اک_انا_پرست

_#تانیہ_طاہر_ناولز

قسط 1

تایا جان نے جناب عمر خیام صاحب کو گھر سے نکال دیا ہے

تالیاں بجاتی ہوئی صنم کمرے میں داخل ہوئی اور سب نے سکھ کا سانس لیا

ویسے تمھیں نہیں لگتا تایا جان نے بہت تاخیر کر دی یہ کرنے میں "ساز نے اپنی کتاب بند کرتے ہوئے کہا

چلو دیر آئے درست آئے شکر ادا کرو اور سب مل کر سو نوافل کی نیت باندھ لو "صوفیا ہنستے ہوئے بولی

بے چارے خیام "صنم گھیرہ سانس بھرتی ہوئی بولی

اس میں بیچارگی کی کیا بات ہے "ساز پین منہ میں لیتی اپنے نوٹس پر کچھ لکھنے لگی تھی

ویسے مجھے اچھا نہیں لگتا اس سے سب ہی نفرت کرتے ہیں اور تایا جان تو اسی انتظار میں بیٹھے تھے کسی دن اسے اس گھر سے باہر نکال دیں "صوفیا بولی

بہت اچھا کیا کم از کم اب گھر میں سب برائی سے بچ جائیں گے کل ہی ارہم بھائی بول رہے تھے

کہ یار خیام کیطرح ہونا چاہیے کم از کم کاروبار جس طرح نقصان میں جا رہا ہے بندہ کچھ ہی پلا کر اپنا غم ہی

novelistaan.com

ہلکا کر لے"

کیا ارہم ایسے بول رہے تھے "صوفیا ایکدم آنکھیں نکال گئ جبکہ ساز شانے اچکا گئ

کل میرا پیپر ہے کیمسٹری کا اور اتنی فکر ہو رہی ہے پوچھو مت اور تم لوگ ایک بے کار بات کو ڈسکس کر رہے ہو" وہ بات بدلتی بولی

اب کیا خیام سے کبھی نہیں مل پائیں گے "صنم وہیں اٹکی ہوئ تھی

تایا جان کی پہلی اولاد ہے ایسے کیسے وہ بھول جائیں گے کچھ دن بعد آ ہی جائے گا کیا خیال ہے" وہ دونوں ساز کو دیکھنے لگی

میری پیاریوں عمر خیام کی طوائف ماں کے پاس اتنا مال ہے اتنا مال ہے کہ وہ تایا جان جیسے دس والد خرید سکتا ہے"

یہ اللہ ساز ایسے منہ پھاڑ کر مت کہو دل کو کچھ ہوتا ہے وہ دل کی تھیں بہت اچھی"۔۔وہ ناز کو سوچتے ہوئے بولی

ویسے عمر گیا اپنی ماں پر ہی ہے

باقی تایا اور تائ کی یہ والی اولاد تو" وہ تینوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسی ہی تھیں کہ اچانک دروازہ کھلا اور سوہا کمرے میں اگئ

تینوں ہی چپ ہو گئیں

novelistaan.com

کیا باتیں کر رہی تھی تم جو میرے آنے پر چپ ہو گئیں ہو" وہ آنکھیں گھما کر بولی۔

ہمیں کیا کہنا ہے ہم تو بس عمر خیام کا سوچ رہے تھے"

اور تم تینوں کیوں سوچ رہیں تھیں اسکو"

مجھے پلیز نکال دیا جائے اس لسٹ سے کیونکہ میرے پاس وقت بلکل نہیں ہے کسی کو سوچنے کا"۔

ساز عشاء کی نماز پڑھنے اٹھ گئ

ابھی سوہا کچھ بولتی کہ ثروت چچی آگئیں اور ان سب کو نماز پڑھنے کا کہا کیونکہ تایا جان مسجد جاتے ہوئے جہاں سب کو لے گئے تھے اپنے ساتھ وہاں خواتین کو کہہ کر گئے تھے کہ نماز کی ادائیگی کر لی جائے

جلدی اٹھ جاو لڑکیوں" ثروت چچی بولیں اور صنم کے ساتھ صوفیا بھی اٹھ گئ جبکہ سوہا نے ساز کے نہایت سفید ہاتھوں کو دیکھا جن میں ایک نازک سا چھلا تھا

معلوم نہیں یہ چھلا اسے کیسے کب اور کیوں ملا تھا بہت ہی حسین تھا نہ ہی گھر میں کسی کا تھا اور نہ ہی وہ باہر جاتی تھی اسے عجیب سی جلن ہوئ تھی اسکے ہاتھوں کو دیکھ کر جبکہ اسکا اپنا رنگ سانولا سا تھا اور کچھ اسی طرح کا صوفیا اور صنم کا بھی تھا

گھر میں ساز کے علاوہ کسی کا رنگ اسقدر صاف نہیں تھا وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر اٹھ گئ

جبکہ ساز اپنی ہی دھن میں نماز ادا کر رہی تھی کہ سلام پھرتے ہی اسکے کانوں میں پھر سے عمر خیام کے

novelistaan.com

نام کی بازگشت دوڑنے لگی

ویسے یار عمر خیام گھر سے چلا گیا اور کسی کو کوئی پرواہ ہی نہیں تایا نماز پڑھنے چلے گئے

چلو چند لمحے بیٹھ کر آنسو ہی بھا لیتے نالائق ہی سہی بیٹا تو تھا" صنم نے کہا جبکہ صوفیا پر سوچ ہوئی

مجھے لگتا ہے وہ واپس آجائے گا"

وہ واپس نہیں آئیں گے" سازنے دوبارہ نیت باندھتے ہوئے کہا

ارے ارے کیوں" وہ دونوں بولیں جبکہ سازنیت باندھ چکی تھی

پتہ نہیں کیوں میرا دل بیٹھ رہا ہے" صنم نے پھر سے کہا

تمھیں بڑی تڑپ اٹھ رہی ہے" صوفیا نے ٹھونگا مارا

جبکہ صنم شانے اچکا گئی فضول نہ بولو

پتہ نہیں بار بار خیال آئے جا رہا ہے" آہستگی سے بولتی وہ بھی نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی

تینوں نے نماز پڑھی اور ساز سب سے پہلے نیچے اگئی۔

سب خواتین نماز پڑھنے میں مگن تھیں اور وہ نیچے چائے بنانے اگئی

کیا بنا رہی ہو"

تائی جان چائے" وہ آہستگی سے بولی

دیکھو بی بی بہت نقصان میں جا رہا ہے تمھارے تایا کا کاروبار کم پیا کرو یہ دودھ چائے وائے" وہ ائی بڑبڑاتی

کر بولی جبکہ ساز نے اسکی جانب دیکھا

پھر اندر داخل ہوتی اپنی ماں کو اور ہر بار کیطرح وہ یہ ہی سوچ کر وہ افسردہ رہ گی کہ اسکی ماں اسکے لیے کچھ بولے کچھ کہے

اسنے پین واپس رکھ دیا

بھابھی ٹھیک کہہ رہی ہیں ساز خیال تو رکھنا پڑے گا" اسکی ماں نجما اندر آتے بیٹی کو بولیں

مگر دودھ بہت سارا ہے اور ابھی سب ہی چائے پیئں گے مما" وہ ہلکی آواز میں بولی

ساز بھابھی سن لیں گی" وہ ڈر گئیں

مما پلیز کچھ تو بول لیا کریں کبھی میرے لیے یہ اپنے لیے" وہ اپنے آنسو پیتی کچن سے ہی باہر نکل گی۔

اور اندر راتے اپنے بھائی سے ٹکرا گی

بدر نے اسکی جانب دیکھا ساز نگاہ چرا گی

کیا ہوا ہے" بدر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا

کچھ نہیں بھائی"

بتاو مجھے" وہ ذرا نرمی سے بولا

مما چائے نہیں پینے دے رہیں تائی جان نے کہا ہے کہ دودھ ختم ہو جائے گا میرے پینے سے" اسکی آنکھیں بھر آئیں

novelistaan.com

بدر نے ضبط سے اندر کچن میں دیکھا اسکی ماں اب دیکچہ بھر کر چائے بنانے لگی تھی

معلوم نہیں قسمت نے اسے اتنی شدید بے بسی میں کیوں مبتلہ کر دیا تھا کہ وہ چاہ کر بھی اپنی ماں بہن کو

یہاں سے نکال نہیں پا رہا تھا

چلو آؤ میں تمھیں چائے پلاتا ہوں" وہ بولا اور اسے اپنے پیچھے آنے کا کہا

نہیں بھیا میرا پیپر ہے بس سر درد تھا تو چائے پینی تھی اب تو دل بھی نہیں کر رہا" وہ ہلکا سا مسکرائی

ساز" بدر نے گھیرہ سانس بھر کر اسکا چہرہ دیکھا جو تائی کے ٹوکنے پر اتر گیا تھا

ساز ہلکا سا مسکرائی اور معمولی سا گڑھا اسکے گالوں میں پڑ گیا

اور وہ اوپر اگئ

جبکہ بدر اسکی پشت دیکھتا رہا اور پھر اسنے ماں کو دیکھا

جی بھابھی ابھی بنا دیتی ہوں آپ جایئے باہر" وہ جلدی جلدی بولیں تھیں وہ جانتا تھا وہ اسطرح کا رویہ

کیوں رکھتی ہیں کیونکہ اسکے علاوہ انکے پاس کوئی چارہ نہیں جوان جہان بیٹا کون سا انکا کچھ کر پا رہا تھا

ایکدم ہی اسے شدید غصے نے اگھیرہ اور وہ باہر نکلتا کہ سوہا سے ٹکراتا ٹکراتا بچا

سوہا اور اسکا رشتہ تایا جان کی ہی مرضی پر طے پایا تھا

باپ جتنا حلال تھا بیٹی اتنی ہی حرام۔۔۔ بدر اسکے پہلو سے نکلنے لگا

کب تک بچتے پھیرو گے مجھ سے بدر زمان" سوہا ذرا اٹھلا کر بولی

novelistaan.com

جبکہ اسکے آگے اگئ

اسے اسکے ساتھ کوئ دیکھ لیتا تو طوفان کھڑا کر دیتا۔۔۔

جبکہ سوہا کو بدر کے صاف رنگ سے عشق تھا کیونکہ اسکا رنگ اسکی خوبصورتی اور وجاہت بھی بلکل اپنی بہن کے ہو بہو تھی

جس کی وجہ سے وہ بدر پر مرمٹنے کو تیار رہتی تھی جبکہ بدر کے مالی حالات ایسے تھے نہیں کہ وہ اسے گھاس بھی ڈالتی۔۔۔

بدر پھر بھی کچھ نہیں بولا پیشانی پر بل ڈالے پہلو سے نکلنے لگا

اچھا سنو کل میں یونیورسٹی جاوں گی تمھارے ساتھ ساز پیپر دے گی ابا سے چھپ کر ہم دونوں مل لیں گے "وہ بولی

چہرے پر خوشی پھیل گئ

مجھے تم سے ملنے کا کوئ شوق نہیں "وہ کہہ کر پھر گزرنے لگا

تمھاری جیب تو میرے باپ کے پیسے پر چل رہی ہے اور اکڑ تمھارے اندر خوب بھری ہوئ ہے "وہ طنزیہ بولی جبکہ بدر مڑا

انگلی اٹھائ اور اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا

میرے باپ کا حصہ دبا کر بیٹھا ہے تمھارا سانپ باپ۔۔۔ جس دن مل گیا نہ میرا حصہ تم سب کی شکلیں

novelistaan.com

بھی بدر زمان پر حرام ہیں" وہ بھڑک کر کہتا اسکے پاس سے گزر گیا اور سوہا آنکھیں سکیڑ گئ جبکہ پیچھے ماں کو دیکھ کر سٹپٹائ

کیا کہہ رہا تھا"

کچھ نہیں بس وہ کہہ رہا تھا کہ صبح ساز کا پیپر دلانے میں چل لوں چھوٹی ہے نہ کچھ الٹی سیدھی حرکات نہ کر دے"

لگتا تو نہیں تمھارے منہ سے وہ یہ کہہ رہا تھا قور کتنی بار کہا ہے تمھارے باپ نے دیکھ لیا تو جان سے مار دے گا" وہ بھڑ کیں

اچھا طوائف سے شادی کر کے بلی حج کو چلی جائے نہ تو کوئ توبہ نہیں ہوتی"

بہت زبان چل رہی ہے تیری" وہ بھڑک کر چپل اتارنے لگیں جبکہ وہ اندر بھاگ گئ

بدر غصے سے باہر آگیا

یہ لون بہت بڑا نہیں تھا لیکن ہوادار ضرور تھا وہ درخت کے گرد بنے سیمنٹ کے چبوترے پر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھنے لگا اگر کوئ کہتا کہ اسے اپنے ہی گھر والوں سے سخت نفرت ہے تو یہ برا نہیں تھا

اسے علم نہیں تھا تایا جان نے اسے آج تک بزنس میں داخل ہونے کیوں نہیں دیا اور نہ ہی کبھی وجہ بتائ بس وہ گھر کے کاموں میں لگا ہوا تھا جبکہ اسکی ڈگریاں بھی کسی سٹور کی شیلف پر گرد کی تہہ تلے پڑی اپنی

novelistaan.com

قسمت پر رو رہیں تھیں

وہ ایک غصے سے بھرا شخص تھا جس کے اندر اتنی اگ تھی کہ شاید کبھی کوئ بھی اسکے اندر لگی آگ سے بچ پاتا

وہ نہ کچھ کر سکتا تھا اور نہ کچھ کر پاتا تھا

معلوم نہیں اسکے باپ نے جو اکب کھیلا جس میں وہ اپنی وراثت ختم کر گیا جبکہ اسنے جتنا اپنے باپ کو دیکھا تھا وہ اپنے کام کے لیے بہت سنجیدہ تھا لیکن ہارٹ اٹیک کے باعث مرنے کے بعد تایا نے اسے بتایا کہ بزنس میں اسکا جتنا حصہ تھا وہ اسکا باپ ختم کر چکا ہے اور اب نہ ہی کاروبار کی جانب وہ دیکھ سکتا اور نہ ہی وہ کچھ اور کر سکتا۔۔۔۔

چھوٹی موٹی نوکریاں ہی تھک ہار کر تلاش کرنے لگا تھا

اسکا کانپتا وجود اور شدت سے کپکپا اٹھا جبکہ پیسوں کی گڈی اسکے اوپر اچھلی اور سیاہ اسمان پر چھاتی وہ اسکے اوپر سے زمین پر گرتی چلی گئ

کوالی کی مسرور کن آواز جہاں سب کو سرور دے رہی تھی وہاں وہ دل تھامے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جس کے ہاتھ میں پیسوں سے بھرے تھیلے تھے اور وہ ان میں سے مٹھی بھرتا اور اسکے اوپر اچھال دیتا وہ بیس سالہ لڑکی اسکے اس عمل پر ہر بار نئے سرے سے کانپ اٹھتی جبکہ وہ جھوم جھوم جا رہا تھا ایسا نہیں

novelistaan.com

تھاوہ نشے میں تھاوہ شراب نہیں پیتا تھا

لیکن وہ ہوش میں بھی نہیں لگ رہا تھا کیونکہ کوئی اسطرح کیسے کر سکتا تھا اس طرح ایک ان چاہی بیوی پر

اتنا پیسہ کیوں لٹا سکتا ہے

آندھیاں وہ چلی آشیاں لٹ گئے۔۔۔۔لٹ گیا۔۔۔۔

پیار کا مسکراتا جہاں لٹ گیا۔۔۔لٹ گیا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں تیزی سے آنسو بھرے جس کو اسنے جلدی سے حلق میں اتارا اگر اسکے یہ آنسو کوئی

دیکھ لیتا

اسنے جھومتے ہوئے شاہنواز سکندر کو دیکھا اور سر جھکا گئی

وہ دیکھاوا کر رہا تھا سب کے سامنے لیکن اسکی کیا غرض تھی بھلا

سیاہ لباس میں عمر میں اس سے پندرہ سال بڑا مرد اسکا دم گھٹنے لگا تھا لیکن وہ خاموش کھڑی تھی

اور بھی بہت لوگ تھے اسکے ارد گرد بے آواز سی ہچکی نکلی اور اپنے ہی اندر دم توڑ گئی۔

کوالی کی آواز اسکے دماغ میں ہتھوڑے برسا رہی تھی اسنے شاہنواز کی جانب دیکھا

وہ رک گیا تھا کسی کی جھک کر بات سن رہا تھا

وہ چاہتی تھی وہ اسے کہے یہاں سے چلی جاو

اور بس وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی جائے وہ اسے بے تابی سے دیکھنے لگی جبکہ وہ اپنا ملازم کی بات سن کر

novelistaan.com

سر ہلا کر اسے انگلی کے اشارے سے نزدیک بلانے لگا

اور ہاں وہ اسکے انگلی کے ایک اشارے پر چلتی تھی وہ جلدی سے اسکی جانب بڑھی اور شاہنواز نے جھک کر اسکے کان کے نزدیک بظاہر بہت مسکرا کر کہا لیکن اسکے الفاظ۔۔۔

اپنی شکل لے کر دفع ہو جاو" کچھ ایسے تھے

ایزہ جلدی سے گھر کے اندر چلی گئی اور اندر آنے تک اسکے کئی آنسو گالوں پر پھیل گئے جنھیں سب سے چھپا کر اسنے صاف کر لیا تھا

یہاں سب اسکے وفادار تھے

وہ کمرے میں جانے لگی کہ دادی جان کی پکار پر رک گئی

بہو تمھیں دیکھائی نہیں دے رہا ہم بیٹھے ہاں کہہ بھاگی جا رہی ہو" وہ سختی سے بولیں

وہ رک گئی۔۔۔ سوری میں وہ"

یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو" وہ کافی سخت تھیں بلکل اپنے پوتے کیطرح۔۔۔ یہ شاید انکا پوتا ہو بہو انکے جیسا تھا

میں معافی چاہتی ہوں آپ سے میرے سر میں درد ہو رہا تھا لیکن یہ اتنا بھی اہم نہیں" وہ اسی انداز میں بولی جس انداز میں یہاں بولا جاتا تھا اور انکے سامنے بیٹھ گئیں

وہ سر ہلا گئی

novelistaan.com

انکے سامنے بیٹھے اسے گھنٹہ گزر چکا تھا لیکن انھوں نے ایک لفظ نہیں کہا اسکی کمر اکڑ چکی تھی

یہ زیورات چبھ رہے تھے یہ لباس کھائے جا رہا تھا

لیکن وہ ایک بڑے گھر کے بڑی عمر کے بیٹے کی اچھی بیوی بنی ہوئی تھی

اور گھنٹے بعد انکو شاید اسے اذیت دینے کا دل ختم ہو چکا تھا

ٹھیک ہے اب گونگی بنی بیٹھی ہی رہو گی جاو یہاں سے" وہ بے زاری سے بولیں

کافی اکھڑے ہوئے مزاج کی خاتون تھیں

ایزہ سر ہلاتی سلام کر کے اٹھ گئی اور کمرے کے اندر جیسے ہی قدم رکھا اسنے ارد گرد دیکھا کمرہ خالی تھی

بہت بڑا شاندار کمرہ ہر آسائش سے بھرپور

اسنے دروازے کی ناب کو تھاما اور اسکی سسکیاں پورے کمرے میں گونجنے لگیں

وہ بچوں کیطرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ایک گناہ کی سزا اتنی سخت تھی کہ اسکی بیس سالہ عمر چالیس سال کو پہنچتی ہوئی لگتی تھی

کیونکہ بیس سال میں اسنے بہت کچھ سیکھ جو لیا تھا۔

تہذیب طریقے اطوار اور اپنا گلہ گھوٹنا محبت کافی بڑا جرم تھا

وہ پاوں پٹخ پٹخ کر رو دی

کیونکہ پچھلے چھ مہینے سے وہ اسطرح بے بسی سے دوسری بار ہی روئی تھی ورنہ اسکے پاس رونے کا وقت

novelistaan.com

نہیں تھا

ساز کا پیپر تھا اور اسے نا چاہتے ہوئے بھی امی کی مدد کرنی پڑ رہی تھی کیونکہ ناشتہ سب کے لیے امی بناتی تھی اور امی کا ہاتھ جل گیا تھا تبھی وہ جلدی جلدی سب کے لیے پراٹھے بنا رہی تھی۔

ثروت چچی نے بھی حالانکہ آکر کہا کہ وہ بنوا دیں گی لیکن تائی جان نے انھیں حکم دے دیا تھا کہ وہ آج سب کے کپڑے دھونے کے لیے مشین لگا لیں

تو وہ وہاں چلی گئیں اور اس مشقت میں اسے اپنی ماں کے ساتھ اترنا پڑا بار بار وقت دیکھتے اور سوئی کی رفتار بڑی تیزی سے آگے بڑھتے دیکھ اسکو رونا آنے لگا

نجمانے بیٹی سے نگاہ چرالی کہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

ساز "بدر کی آواز جیسے صحرا میں پانی کیطرح تھی

جی بھائی" وہ پراٹھا توے پر چھوڑتی باہر اگئی اُسکے حسین سفید چہرے پر چولھے کے سامنے کام کرنے کی وجہ سے سرخیاں سی بھری ہوئی تھیں جبکہ نہایت عام سے لباس میں یہ پھر یہ کہا جا سکتا ہے سوہا کی اترن میں وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی

تمھارا پیپر ہے تم کن کاموں میں لگی ہو" وہ بولا

بھائی وقت نکل رہا ہے" وہ جیسے رو دی

novelistaan.com

تو تمھیں کس نے کہا تھا یہ کرو گھر میں اور بھی لوگوں ہیں" وہ ذرا غصے سے بولا۔

بدر" اسکی ماں نے ٹوکا

ہاں بھئی بولنے دو آخر کو مفت ٹکڑے توڑنے والوں کے منہ سے پھول تھوڑی نہ جھڑتے۔

بدر صاحب جیبیں بھر بھر کر پیسہ نہیں لاتے تم جو بول رہے ہو

ایک کاروبار ہے وہ بھی مر مر کر چلتا ہے تمھارا باپ تو جوے میں ہار کر برباد کر گیا ہم سب کو اور تم یہاں کھڑے باتیں سنا رہے ہو"

تائی کی زبان کبھی نہیں رکی تھی اسکی ایک بات کے بدلے چار سنا کر وہ کچن میں اگئ

ساز کو اچھا نہیں لگتا تھا جب بدر کو سب اس طرح ٹریٹ کرتے تھے

وہ خاموشی سے چہرے پر ایک جنوں لیے کھڑا تھا۔

جبکہ دوسری طرف ساز جلدی جلدی اپنے بھائی کی وجہ سے ناشتہ پورا کرنے لگی۔

اور پیپر شروع ہونے کے عین پندرہ منٹ بعد وہ فارغ ہوئ

ساز ناشتہ کر لو

امی وہ" حالانکہ اسے بھوک تھی

ارے جانے دو ہٹی کٹی ہے اس کی صحت پر کیا اثر پڑے گا تائی بولی تو ساز چپ ہو گئ۔

اور بھاگتی ہوئ باہر ائی ایک ٹوٹی پھوٹی بائیک پر اسکے بھائی کے ساتھ سوار ہوئ اور ابھی وہ دونوں گیٹ

novelistaan.com

سے باہر نکلتے کے سوہا جلدی سے انکے آگے اگئ

کیونکہ تایا جان اور چاچو سمیت ارہم بھی گھر سے جا چکا تھا تبھی سوہا کو ہوا لگ گئ تھی

میں بھی چلوں گی" اسنے کہا اور ساز کو اتار کر خود بدر کے ساتھ چیپک کر بیٹھ گئ اور ساز کو پھر اسکے پیچھے بیٹھنا پڑا وہ کافی خوش تھی جبکہ بدر کا خون کھول رہا تھا اور ساز اپنے پیپر کے لئے تڑپ رہی تھی

راستے میں کئ بار گاڑی رکی اور پیپر گزرنے کے گھنٹے بعد وہ یونیورسٹی میں داخل ہوئ اور پھر بھاگتی ہوئ اپنا رول نمبر چیک کر کے روم میں گھس گئ۔

تم اس کھٹارا کو بیچ کیوں نہیں دیتے یہ تم نے والد صاحب کی آخری سانسیں بھرتی نشانی کو سنبھالنا ہے" وہ ہنسی جبکہ بدر نے جواب نہیں دیا۔

چلو اب شرماومت یہاں تو میرے اور تمھارے علاوہ بھی کوئ ایک دوسرے کو نہیں جانتا" وہ بولی اور اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اسکا سفید مردانہ ہاتھ جبکہ اسکا پتلا سا سانولا ہاتھ بلکل ان دونوں کا جوڑ تھا نہیں۔۔۔

بدر نے گاڑی کو دو تین بار جھٹکے دیے پیٹرول بھی نہیں تھا اسنے جیب میں دیکھا اتنے پیسے تو تھے پیٹرول بھر لیا جاتا

وہ سوہا کو ایسے اگنور کر رہا تھا جیسے وہاں کوئ موجود ہی نہ ہو جبکہ سوہا اسے گھورنے لگی اور اچانک ان دونوں کے آگے سے ایک تیز رفتار گاڑی گزری

گاڑی کے ٹائروں کی دھول ان دونوں پر تھی

novelistaan.com

کون جاہل گدھاالو کا پٹھا ہے یہ "وہ دھاڑی

جبکہ بدر نے گھور کر اسے دیکھا

زبان بند رکھا کرو"

آہ آئے بڑے اتنے بھی توپ چیز نہیں ہو جو مجھ پر حکمرانی کرو گے "اسنے بال جھٹکے بدر نے سر جھٹکا اور

آگے چلنے لگا

کہاں جا رہے ہو "اسکے بے تکے سوال شروع ہو چکے تھے۔

جھنم میں "وہ بے زار سا ہوتا بولا

وہ تو خیر بعد کی بات ہے "وہ شانے اچکا گئی

اچھا سنو چاٹ کھلا دو "وہ جوش سے بولی

پیسے نہیں ہیں "وہ مجبورا اس سے بات کر رہا تھا

حد ہی ہے "وہ اسے غصے سے دیکھنے لگی اور بدر کا ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا اسنے گاڑی میں پٹرول بھروایا اور

دوبارہ وہیں آ گیا جہاں ساز تھی تاکہ وہ ہریشان نہ ہو

اب یہاں بیٹھ کر پاگلوں کیطرح انتظار کرنا ہے "وہ بولی

سوہا میں نے تمھیں نہیں کہا تھا میرے پیچھے او "وہ غصے سے بولا جبکہ سوہا نے اسکی جانب دیکھا

تم مجھ سے نہ تمیز سے بات کیا کرو "وہ انگلی اٹھا کر بولی

novelistaan.com

اور بدر کا دل کیا اسکی انگلی توڑ دے

اسنے اذیت انگیز لمحے گزارے تھے جتنی دیر ساز نے پیپر دیا اور جب وہ باہر ائی تو بچوں کیطرح رو رہی تھی

لو جی ڈرامہ شروع "سوہا نے ہاتھ جھاڑے"۔

کیا ہوا" وہ بولی

بدر کو فکر ہوئی

بھائی میرا پیپر رہ گیا ہے میں گھنٹہ لیٹ تھی اور انھوں نے پنشمنٹ کے لیے آدھا گھنٹہ کھڑا رکھا ہے" وہ روتے ہوئے بولی

اپنے نکمے پن کو اب کسی اور پر مت ڈالو ساز "سوہا کی بات پر بدر جیسے اگ بگولہ ہوتا پلٹا

اپنی زبان بند رکھو میرے اور میری بہن کے بیچ مت بولنا اب"

او ہیلو ہوتے کون ہو تم مجھ سے یوں بات کرنے والے تم دونوں بہن بھائی میرے باپ کے پیسے پر پل رہے ہو اپنی زبانیں اور نظریں نیچے رکھا کرو" وہ چلائی اور وہاں سے چلی گئی جبکہ ساز مزید رو دی اور بدر نے اسکے آنسو صاف کیے

ریلکس کچھ نہیں ہو گا نیکسٹ ائیر پھر دے دینا" وہ اسے تسلی دینے لگا جبکہ بدر خود نہیں جانتا تھا کہ اگلے سال میں کیا ہو گا

---

novelistaan.com

عمر خیام اندر داخل ہوا تو لڑکھڑاتے قدم دھندلی نظروں اور نہایت بے زار چہرہ وہ پیچھلے ایک ہفتے سے ہی یہاں تھا۔

اسنے وہاں بیٹھے لوگوں کو دیکھا اور پھر ایک آدمی کا شانہ پکڑ کر ہلایا

کوئ۔۔۔۔مر گیا ہے کیا"

اسکے سوال پر اس آدمی نے افسوس سے اسکی جانب دیکھا

آپکی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے"

دوسری سمت اس آدمی نے اسے بہت غمگیں خبر دی تھی

جس کے جواب میں وہ "اوہ" کر کے رہ گیا

بیمار تھیں کیا" وہ اسی سے سوال کرنے لگا وہ آدمی بھیگی آنکھوں سے عمر خیام کو دیکھنے لگا اور سر ہلا دیا

کیا ہوا تھا" وہ بولا

کینسر "اسنے بس ایک لفظی جواب دیا

بہت برا ہوا" وہ بولا اور اندر آ گیا

اس محل جیسے گھر کے بیچم بیچ اسکی ماں کا جنازہ رکھا تھا اسکے مدعا بہت تھے اسے چاہنے والے اتنے تھے کہ اسے ضرورت ہی نہیں تھی اپنے زندہ جوان جہان بیٹا یہ شوہر کی۔۔وہ انکے قریب آیا تھوڑا سا جھکا اور انکے چہرے پر سے سفید کپڑے ہٹا کر انکا چہرہ دیکھا جو کافی مطمئین تھا

novelistaan.com

وہ چند لمحے انھیں دیکھتا رہا

سب عورتیں مرد دل منہ پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگیں کیونکہ ناز بہت تمیز تہذیب اور اخلاق والی خاتون تھیں اور انکا بیٹا۔۔۔

لوگ اسے دیکھ کر توبہ توبہ کرتے رہے تھے

کیونکہ اسکی سفید قمیص پر لیپسٹک کے کئی نشان تھے اور اسکے جھولتے قدم گواہ تھے کہ وہ نشے میں ہے

جھک کر وہ مسلسل اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا

کئی لمحات یوں ہی خاموشی اور حیرانگی کے درمیان نکلے تو وہ سیدھا ہو گیا اور دوبارہ انکے چہرے پر کپڑا ڈال کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

اسے تو دنیا میں موجود ہر شخص سے نفرت تھی کجا کہ وہ اپنی ماں کو اہمیت دیتا لیکن یہ تو اسکا دل ہی جانتا تھا کہ اگر خاموشی سے کوئی چیز سینے میں پھرتی ہے تو اسکا دل ہی ہے وہ۔۔۔

کوئی بھی تاثر دیے وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر عین بیڈ پر اندھا جا گرا

کتنے دکھ کی بات ہے بیٹا شرابی اور شوہر نے دھکے دے کر نکال دیا

اللہ ناز آپا کی روح کو سکون دے" وہاں چیمگویاں ہونے لگی

اب جنازہ اٹھا لیتے ہیں کیونکہ انتظار تو عمر صاحب کا ہی تھا" ان میں سے کوئی ایک بولا

کیا انکے شوہر نہیں آئیں گے" کسی ایک نے سوال کیا

novelistaan.com

ایسا لگتا نہیں ہے"

کچھ لوگ بولے اور جوان بیٹا اور زندہ شوہر کے ہونے کے باوجود وہ اجنبیوں کے شانوں پر اپنی آخری جائے پناہ میں چلی گئیں تھیں

عمر خیام "نرمی سے پکار کر اسپر پھونک ماری

جاگ گئے ہو شہزادے" وہ مسکرائیں

اسنے ایک آنکھ کھول کر دیکھا

آپ تو طوائف ہیں پھر یہ نمازیں پڑھنے کر مجھ پر دم شوقیہ کرتی ہیں یہ دیکھاوا" وہ کروٹ لیتے ہوئے بھی کافی کڑوا بولا تھا

اسکا دل جیسے بے چین ہوا مگر سنبھال گئیں

اللہ سے محبت میں نمازیں پڑھیں جاتی ہیں"

طوائفوں کو کیسی محبت" وہ بند آنکھوں سے ہی ہنس دیا

مجھے تم سے اہم بات کرنی ہے" وہ اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگیں

عمر آنکھیں بند کیے ہی لیٹا رہا۔

وہ کچھ دیر اسکے اٹھنے کا انتظار کرتی رہیں اور پھر وہ جانتی تھیں کہ وہ آنکھیں کھول کر انھیں نہیں دیکھے گا

novelistaan.com

ابھی ہفتہ بھر پہلے ہی وہ اپنے باپ کے گھر سے نکال دینے پر یہاں آیا تھا تو اسکا دل چیر گیا تھا اسکا بیٹا نہ یہاں کا تھا نہ وہاں کا خود کو مجرم مانتے کتنی بار کوستی رہی تھیں

لیکن علم تھا وقت کم ہے

تم سن رہے ہو نہ" بڑی آس سے وہ بولیں

اسنے پھر بھی کوئی ریسپونس نہیں دیا۔

عمر خیام میں نے اپنی ہر چیز تمھارے نام کر دی ہے تمھیں اپنے باپ کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر انکی یاد آئے تو انکے پاس چلے جایا کرنا وہ تم سے بہت محبت کرتے تھے

یہ پراپرٹی سارا بیلنس ہر چیز تمھارے نام ہے میں نے تمام فائلیں وکیل کو دے دیں ہیں تم جب چاہو اس سے وہ فائلیں لے سکتے ہو" وہ بولتی جا رہی تھیں

وہ چپ چاپ لیٹا ہوا تھا ہاں سن بھی رہا تھا

اور "لہجہ بھیگ گیا

اپنی ماں کو معاف کر دینا" انکا آنسو اسکے گال پر گیرہ

عمر کی آنکھ کھل گئی اُسنے سرخ نظروں سے ادھر ادھر دیکھا

وہاں کوئی نہیں تھا یہ تمام گفتگو اسکی ابھی کل رات ہی تو ہوئی تھی

دل پر گھبراہٹ ہوئی تو وہ اٹھ گیا

novelistaan.com

اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑی بوتل اٹھائی اور لبوں سے لگالی

عمر خیام "اپنا نام اسنے خود ہی پکارہ

سخت زہر لگتا تھا اسے اپنا آپ بھی۔۔نہ بھی ہوتا وہ تو کوئی فرق نہ پڑتا

غم تھا یہ غصہ بوتل کھینچ کر دیوار پر ماری تھی اسنے کیوں اسکی انکھ نم ہو رہی تھی

کیا وہ ایک طوائف کے مرنے پر دھاڑیں مارنا چاہتا تھا

کبھی نہیں اپنا ہی گلہ گھونٹتا وہ اٹھا اور شاور کھول کر پانی کے نیچے کھڑا ہو گیا

کافی ٹھنڈا پانی تھا اسکو

احساس نہیں ہوا تھا البتہ۔۔۔۔۔

ناز آنٹی فوت ہو گئیں ہیں

کیا "اس اطلاع پر صوفیا اور ساز کھڑی ہو گئیں

انکی آنکھیں بھیگ گئیں اور دونوں نے اپنے منہ میں کچھ پڑھا تھا

مگر کیسے "صوفیا نے سوال کیا

انھیں کینسر ہو گیا تھا" یہ دوسرا جھٹکا تھا دونوں ہی بے ساختہ رو دیں

اللہ انکی مغفرت کرے "دونوں بولیں اور بیٹھ گئیں

novelistaan.com

عمر خیام کہاں ہے وہ وہیں ہے"

افکورس صوفیا کیسے سوال کر رہی ہو اسکی ماں فوت ہو گئیں ہیں وہ وہیں ہو گا" صنم نے نفی میں سر ہلاتے کہا

ہاں بہت دکھ کی بات ہے" وہ بولی

وہ اچھی تھیں" ساز آہستگی سے بولی دونوں نے اسکی سمت دیکھا اور اس بات سے تو انکاری نہیں تھی کہ وہ اچھی تھی

اسکا اخلاق اس گھر میں رہنے والے ہر شخص سے بڑھ کر تھا

کچھ دیر بھی صدمے میں نہ گزر پائے تھے سوہا اگئ

نیل پینٹ پر پھونک مارتی وہ ان تینوں کو دیکھنے لگی جو ادھر ادھر ہو گئیں تھیں

ساز" اسنے اسے ہی پکارہ جس کا کل پیپر تھا"

جی" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بولی

میرے پاوں کا مساج کر دو بہت دکھ رہے ہیں" وہ بولی اور صوفیا اور صنم نے ساز کی جانب دیکھا وہ کل کے پیپر کا غم نہیں بھولی تھی کہ سوہا نے اسے ٹیز کرنے کی قسم کھالی تھی

شازیہ سے کرالو سوہا اسکا پیپر ہے" صوفیا بولی جبکہ سوہا نے بے زاری سے اسے دیکھا

تم سے بات نہیں کی میں نے اگر تم ارہی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں بولتی ہوا می سے وہ ہی کہیں گی تمھیں

novelistaan.com

بلکہ ایک کام کرتے ہیں نجما چچی تو فارغ ہو گئیں ان سے کروالیتی ہوں" وہ سکون سے پلٹ گئ

ساز صوفیا صنم ایک دوسرے کو حیرانگی سے دیکھنے لگی

ساز جلدی سے اٹھ کر بھاگی تھی نیچے اور وہ پہنچتی کہ وہ نجما سے بات کر چکی تھی جو پہلے ہی چولھے کے آگے کھڑے کھڑے تھکن سے جیسے ختم ہونے کو تھی

نجما نے اسکی بات پر ایک لمحے کے لیے دیکھا

پلیز چچی" وہ مسکرائ

آ اچھا میں یہ رکھ کر آتی ہوں" انھوں نے کہا اور کچن میں چلی گئیں جبکہ سوہا صوفے پر بیٹھ گئ

ساز کی آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو سما گئے۔

اسکی ماں گرم پانی لے ائ اور اس سے پہلے وہ سوہا کے پاوں میں بیٹھتی ساز کا دل پھٹ سا گیا وہ آگے بڑھی اور امی سے پانی کا باول لے لیا

آپ تھوڑی دیر آرام کر لیں" وہ سرخ نظروں سے ہلکا سا مسکرائ تو اسکے گالوں کا گڑھا خوبصورتی سے چمکنے لگا

ارے نہیں میں تھکی تو نہیں" وہ بھی مسکرائیں

ہاں کیا ہی کیا ہے تم نے ایسا بھی اچھا نجما تم نے کچن سے فارغ ہو کر یہ اس کا سوٹ ذرا استری کر دینا اسنے اپنی دوست کی شادی میں جانا ہے"

novelistaan.com

وہ بولیں تو نجمانے جی بھابھی کہہ کر سوٹ تھام لیااور سازاسکے قدموں میں بیٹھ کراسکامساج کرنے لگی

سوہاکوکافی سکون مل رہاتھا تبھی آنکھیں بند کر گئ

مجھے غصہ ارہاہے "صنم بھڑکی جبکہ صوفیاکا بھی یہ ہی حال تھادونوں صنم کے کمرے میں اگئیں

یار یہ غلط ہے سوہااورتائ جان ان دونوں کو ملازمت سے بھی بدتر رویے کے ساتھ ٹریٹ کرتی ہیں کوئ

پوچھے یہ گھران لوگوں کا بھی تو ہے "صوفیابولی جبکہ صنم نے سرہلایا

اسکا پیپر ہے اب ساری رات روئے گی "وہ دونوں فکرمندسی ہوئ

دل تو کررہاہے س کے بلیچ میں لال مرچیں ملادوں "صنم کے دماغ میں خیال آیاتو صوفیانے اسکے بازوپر

تھپڑمارا

پاگل مت بنو۔۔۔

دونوں نے دروازے سے باہر جھانکاتائ جان جاچکیں تھیں کمرسیدھی کرنے کووہ دونوں باہر گئیں اور

تبھی بدر بھی اندرایاتھا

اسکے ہاتھ میں فائل تھی آج اسنے انٹرویودیاتھاجہاں سے کال آنے کی اسے کوئ امید نہیں تھی

سامنے سوہااور ساز کودیکھ کروہ رک

ساز "اسنے پکارہ سازنے نگاہ اٹھائ

کھڑی ہو یہ کیاکررہی ہو "وہ بھڑکا

novelistaan.com

سوہانے آنکھیں کھولیں

تمھاری ہونے والی بیوی کی خدمت" وہ مسکرائی جبکہ بدر کا دل کیا اسکے کھینچ کر تھپڑ مارے صوفیا اور صنم مطمئین سی ہو گئیں۔

شیٹ اپ" وہ دھاڑا اٹھا

اپنی زبان کو لگام دو بدر"

اور تم اپنی حرکتوں کو" وہ گھورنے لگا

کیا ہو گیا اگر کچھ دیر اسنے مساج کر بھی دیا"۔

کیا ہی ہو جاتا اگر تم اپنے پاوں کو خود دھو لیتی تو انھیں مساج کی ضرورت نہ پڑتی" وہ طنزیہ مارتا وہاں سے اپنی بہن کو لیتا چلا گیا جبکہ صنم اور صوفیا منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگیں اور وہ ان دونوں کے پیچھے گئیں سب کے سامنے بدر کے سامنے جانا بھی حرام تھا مگر وہ پیچھے سے اسکے سامنے چلی جاتی تھیں

بہت خوب بدر بھائی آپ نے تو اسکا دماغ ٹھکانے لگا دیا" دونوں ہنستے ہوئی اسکے بستر پر بیٹھ گئیں

تمھیں کون کہتا ہے تم یہ کام کرو" بدر نے ساز کی جانب دیکھا

وہ امی سے کراتی اگر میں نہ کرتی" ساز نے گال صاف کیے

بدر کو لگتا تھا یہ اسکا قصور ہے

اب بھی چچی اسکے کپڑے پریس کر رہی ہیں" صوفیا نے اطلاع دی بدر ساز کو چھوڑ کر باہر آگیا اور نجما کو

novelistaan.com

تلاشنے لگا

سوہالاونج مین نہیں تھی جبکہ لاونج کے پیچھے ایک طرف اسکی ماں تھکی ہاری اسکے کپڑے پریس کر رہی تھی

بدر نے غصے میں اسکے کپڑوں پر استری رکھی اور ماں کو کھینچ کر زبردستی وہاں سے لے گیا۔

میرا سوٹ جلا دیا چچی آپ نے" وہ چلا اٹھی

جبکہ سب کھانا لگنے کا انتظار کر رہے تھے تایا جان نے اسے بڑی کڑوی نگاہ سے دیکھا

کہاں جا رہی ہو" وہ پوچھنے لگے انکے سامنے کسی کی بولنے کی مجال نہیں تھی

بابا جانی مجھے اپنی فرینڈز کی شادی میں جانا ہے"

کس سے پوچھ کر" وہ بولے

اجی جانے دیں بچی ہے ایک ہی ہماری بیٹی ہے اسکے چونچلے پورے نہیں ہوں گے تو کیا فائدہ"

بھولو مت ایک اور بھی تھی" وہ غصے سے بولے

تائی چپ ہو گئیں

کہیں نہیں جانا جاؤ اندر" وہ بولے اور پھر کھانے لگے سوہا نے ماں کو روتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ فلحال تو کچھ کر نہیں سکتی تھی

novelistaan.com

وہ پاوں پٹختی اندر چلی گئ

چھوڑو گی نہیں تجھے میں نجما" وہ دانت پیستی اسکے پکے ہوئے کھانے میں نمک کے ڈبہ الٹ گئ

جبکہ باہر ابھی کھانا لگانے کو وہ اندر ارہی تھیں۔

سو ہا بھاگ اٹھی دوپٹہ سر پر جما کر باہر اگئ دوسری طرف نجما اور ساز نے کھانا لگایا

لڑکیاں الگ بیٹھیں تھیں مرد الگ تھے

ان میں بدر ہی نہیں تھا نہ وہ بیٹھنا پسند کرتا تھا۔

استغفر اللہ"

تایا نے نوالہ پھینکا نجما کا دم سا نکل گیا

یہ کھانا بنایا ہے پھوڑ ہے یہ عورت" وہ اسی طرح سب کو گالیاں نکال دیتے تھے یہ عام بات تھی اپنی بیوی سے لے کر سب کو۔۔۔

جبکہ مسجد کے خیر سے موذن تھے معزز اور باعزت لوگوں میں شمار ہوتا تھا

اتنی زہر کھانا بنایا ہے نجما تم نے "تائ بولیں

نجما نے کھانا چکھا نمک کی بھرمار تھی۔

میں نے ٹھیک"

میں میں نے ڈالا تھا مجھے کم ل۔۔۔لگا تھا" ساز سب کے سامنے اپنے اوپر لے گی کہ اسکی ماں کو مزید

novelistaan.com

گالیاں نہ سننی پڑیں

ساز "نجمانے غصے سے اسکی جانب دیکھا

مجھے لگا کم ہے "وہ نگاہ جھکائے بولی

سب نے کھانا چھوڑ دیا۔ جبکہ ساز کو اب بری طرح سنائی جارہی تھی اور اس میں اسکی ماں بھی شامل تھی

صنم اور صوفیا پہلو بدل رہیں تھیں وہ جانتا تھیں اسنے کچھ نہیں کیا

شاہنواز یہ تمھاری بیوی کو دن تو نہیں چڑھ گئے ہر وقت کمرے میں گھسی ہوئی ہے "دادی جان کے

سوال پر اسنے چونک کر دیکھا وہ پارٹی میں جانے کے لیے تیار بیٹھا تھا

ایزہ بخار سے نڈھال ہوتا وجود کھینچتی باہر ائ

اس وقت اسے رونا ارہا تھا آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں اسنے سلام کیا

کچھ زیادہ دیر نہیں ہو گئ "سخت نگاہ اسپر ڈالے وہ سوال کر رہا تھا۔

معافی چاہتی ہوں "

پچھلے چھ مہینے سے خیر سے بی بی یہ لفظ بول رہی ہو تم "دادی جان بھڑک اٹھیں تو وہ سر جھکا گئ

چلو اب "شاہنواز آگے چلا گیا وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اسکے پیچھے چل دی

اور گاڑی میں سوار ہوئے تو شاہنواز کا موڈ شاید کچھ اور تھا

novelistaan.com

اسنے ایزہ کو اپنی سمت کھینچا وہ نازک سی گڑیا کیطرح اسکے سینے سے الگی۔۔۔

خوفزدہ سی اسے دیکھنے لگی

اسکا چہرہ تپ رہا تھا سانسوں کی گرمی شاہنواز کے چہرے پر پڑ رہی تھی لیکن احساس نہیں تھا تو سوال کیسے ہوتا

وہ اسکے حسین نرم سرخی مائل ہونٹوں پر جھکا

ایزہ نے ایک سانس کھینچا۔۔۔

شاہنواز کو ڈرائیور کی پرواہ نہیں تھی

بخار کیوں ہے تمھیں" بلاخر وہ پوچھ ہی گیا

ایزہ پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتی نفی میں سر ہلا گئی

نہیں ہے اپکو غلط لگا" وہ بولی تو اسکی کڑک نگاہ نے ایزہ کی روح نکل دی

آپ غلط نہیں ہیں مجھے بخار نہیں ہے" وہ ائی بروا چکائے اسے دیکھتا رہا

اچھا بات ہے ادھر بیٹھو پھر" وہ اسے اپنی ٹانگوں پر بیٹھانا چاہتا تھا

ش۔۔۔اہ"

گاڑی میں ڈرائیور" سپاٹ تیور تھے ہاتھ بھی اٹھا سکتا تھا وہ اسکے حکم کو بجالاتی ویسے ہی بیٹھ گئی شاہ نواز نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسکی گردن پر جھکتا وہ حسین نشانات بناتا اسکو شرمندہ کر رہا تھا

novelistaan.com

کیونکہ ڈرائیور چور نگاہ سے انھیں ہی دیکھ رہا تھا ایزہ کو شدید رونا آنے لگا جبکہ شاہنواز نے اسکی ساڑھی کا پلو کھینچا

پ۔۔پلیز شاہ" وہ ایکدم سسکی

رو کو گاڑی" وہ غرایا

دفع ہو جاو" ڈرائیور جلدی سے باہر نکلا اور شاہنواز سکندر نے اسے کسی موم کی گڑیا کیطرح گاڑی کی سیٹ پر پٹخا اور اسے دیکھنے لگا

آج تک شاہنواز کی قربت میں ایزہ شاہ کی اپنی مرضی شامل نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

*****

ایزہ کی خوفزدہ نظریں دیکھ کر وہ ذرا بے زار سا ہوا

سیدھی ہو جاؤ" معلوم نہیں اسنے احساس کیا تھا یہ کچھ اور ایزہ کو غنیمت ہی لگا تھا وہ اٹھ کر بیٹھ گی اپنا لباس درست کیا اور اپنے دل پر ہاتھ رکھتے اسنے دل و دماغ میں اٹھتی کپکپاہٹ کو قابو میں کیا۔

شاہنواز نے ڈرائیور کو گاڑی میں آنے کا کہا اور گاڑی چل پڑی وہ خاموشی سے باہر دیکھ رہا تھا جبکہ ایزہ کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اب بھی نہیں گئی تھی

بلاخر پندرہ منٹ بعد وہ اس جگہ پر پہنچ گئے

شاہنواز گاڑی سے نکلا اور ایزہ نے بھی گاڑی کا دروازہ کھول لیا جبکہ اسکی طبعیت اب بھی ٹھیک نہیں تھی

novelistaan.com

وہ گاڑی سے باہر نکلی شاہنواز دور کھڑا تھا

اسنے جا کر اسکے ہاتھ میں ہاتھ ڈالا اور وہ اسکے ساتھ چلتی ایک موم کی گڑیا سی لگی جس کی آنکھوں کے نیچے سرخ ڈورے اور چہرے کے اڑے ہوئے رنگ اور بلا کی معصومیت پھر اسپر حسن ایسا کہ پلٹ پلٹ کر لوگ دیکھیں۔۔۔

وہ آگے بڑھ رہے تھے تو لگا محفل میں چاند اتر آیا ہو شاہنواز بھی کچھ کم نہیں تھا

اسکا مغرور انداز اسکا گھمنڈ کسی کو اسکے آگے گھاس بھی کاٹنے نہیں دیتا تھا لیکن جس کم سن حسن کے ساتھ وہ چلتا تھا اسکی آنکھیں اسکا وجود بے داغ وہ بلا کا حسن رکھتی تھی وہ اندر آ گئے اور شاہنواز مختلف لوگوں سے ملنے لگا اور ساتھ اسے بھی ملوا رہا تھا

ان مردوں کی نظروں سے ایزہ ذرا عجیب سی کیفیت کو محسوس کر رہی تھی اسنے شاہنواز کے بازو کو ذرا سختی سے تھام لیا اسنے مڑ کر دیکھا

وہ ہر شے سے انجان اسکا بازو تھامے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

اچھی لگی تھی اسے اسوقت۔۔۔۔

شاہنواز نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کر لیا

ایزہ نے سٹپٹا کر اسے دیکھا اسکا یوں ایکدم چھونا ایکدم قریب آ جانا دل ہلا دیتا تھا

ہیلو شاہنواز کیسے ہو" ایک خوبصورت سی لڑکی انکے پاس ائی تو شاہنواز نواز نے کچھ بے زاری سے اس

novelistaan.com

لڑکی کو دیکھا

ایزہ کو وہ بہت ہی خوبصورت لگی وہ حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی جس کی ناک میں نگ ہیرے کا تھا

اور اسکی چمک ایسا لگا ایزہ کی آنکھوں میں لگ رہی ہو

ٹھیک ہوں" اسکا غرور ہی الگ تھا

تو یہ ہیں تمھاری مسز" وہ بولی تو شاہنواز شانے اچکا گیا

جبکہ سامنے کھڑی لڑکی ایزہ کو اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگی

بہت حسین ہے" اسنے ایزہ کے چہرے پر ہاتھ لگانا چاہا جسے شاہنواز نے ایکدم جکڑا اسکے ہاتھ پر پڑنے والی

گرفت سے ایزہ کا دل ایکدم ہلا حالانکہ اسنے کسی اور کا ہاتھ پکڑا تھا

شاہنواز سکندر کی بیوی کو صرف شاہنواز سکندر چھوے گا تمھارے حصے کا پیار اسکو میں دے سکتا ہوں"

وہ اسی لڑکی کے سامنے جھکا اور ایزہ کے گال چوم لیے ایزہ نے زور سے آنکھیں بند کیں اور حلق میں اپنے

آنسو اتارے وہ بے حیائی کو پسند کرتی ہی نہیں تھی اور شاہنواز اپنے ہر عمل میں بہت کھلا مغرور اور لاپرواہ

تھا اس لڑکی کے چہرے کا رنگ ایکدم پھیکا ہوا اور وہ مسکرائی۔۔۔

تمھارے شوہر کا یہ ہی ایگریسیو انداز اس پارٹی کی ہر لڑکی کا دل جیت سکتا ہے لیکن شاہنواز سکندر نے

اپنے لیے اپنی عمر سے پندرہ سال چھوٹی لڑکی پسند کی جبکہ اسکے پاس حسن کی کمی تو کوئی نہیں تھی کوئی بھی

اسکے قدموں میں اپنا دل ڈھیر کر سکتی تھی مگر سمجھ یہ نہیں اتا یہ مرد اٹھتے بیٹھتے اور کام تو میچیور اور بڑی

novelistaan.com

عمر کی عورت کے ساتھ کرتے ہیں پھر ناجائز تعلق بنانے کے لیے بھی انھیں انکا ساتھ دینے والی بھرور عورت چاہیے لیکن اپنے گھر میں بسانے اور عزت کی چادر دینے کے وقت خاندانی اور کم سن حسن یاد اجاتا ہے "وہ کھلکھلادی

مجھے تو لگتا ہے یہ دنیا مردوں کی ہے کیونکہ عورت تو مرد کی زر خرید ہے "شاہ نواز نے اسے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا اسکی فضول گوئی پر اسکا منہ سا بن گیا

اگر عورت مرد کی زر خرید ہی ہے تو اپنی اوقات وہ بھولے بھی مت "وہ ٹکا سا جواب دے گیا۔

لیکن پیدا تو تم مردوں کو عورتوں نے ہی کیا ہے"

آگے کہانی میں نے چھیڑی تو تمھاری گندی ہو جائے گی میرے منہ مت لگو "وہ بے حیائی سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ایزہ کو اسکے پاس سے لے کر ہٹ گیا جبکہ ایزہ کو جہاں تک بات سمجھ ائی اسکا چہرہ لال سرخ ہو چکا تھا

اس بے عزتی پر وہ لڑکی مسکراہٹ سمیٹ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔اسکی ویلیو تھی ہی کیا وہ اپنی مرضی سے کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی بھلے اسکا دل چاہتا نہیں وہ اسکے ساتھ ایک شو پیس کیطرح آتی تھی چھ ماہ میں چھ سو پارٹیز اٹینڈ کر چکی تھی۔

اور کسی ایک پارٹی میں بھی اسنے ایک لفظ نہیں بولا تھا نہ اسکا خود سے دل کرتا تھا وہ چند لمحے اسے لیے کھڑا رہا اور پھر بے زار ہو گیا

novelistaan.com

جبکہ ایزہ کی توجہ اشتہا انگیز خوشبو اڑاتے کھانے پر چلی گئی تھی اسکی بھوک چمک اٹھی تھی وہ کچھ کہتی کہ اسنے اسے چلنے کا کہہ دیا۔

ایزہ خاموشی سے اٹھ گئی اور شاہنواز کا موڈ یقینا سپوئل ہو گیا تھا تبھی گاڑی میں بھی ایک لفظ بھی وہ بولا نہیں تھا وہ گھر آئے تو وہ گاڑی سے نکل گیا ایزہ خود ہی گاڑی سے نکلی

ایزہ بی بی اپکا پلو "ڈرائیور دانت نکوستہ بولا تو اسکا دل ڈوب سا گیا اسنے جلدی سے اپنی ساڑھی کا پلو اٹھایا اور بھاگتی ہوئی اندر ائی تو شاہنواز سے ٹکرا گئی

وہ برہمی سے مڑا

وہ معافی چاہتی ہوں "وہ ذرا سہمی ہوئی سی بولی

شاہنواز نے اسکا بازو پکڑا اور اسے اندر گھسیٹ کر کمرے میں لے گیا

ایزہ کے پاس اسکے ساتھ جانے کے علاوہ کوئی اور چوائس ہی نہیں تھی

اسنے اسے بیڈ پر پٹخا اور اپنی ویسکوٹ اتارنے لگا

وہ اسے دیکھ رہی تھی اسے بھوک لگی تھی اسے بخار تھا وہ پاگل ہو جاتی اسکی آنکھوں سے بے ساختہ بہنے والے انسوؤں کی پرواہ شاہنواز کو کسی دن نہیں ہوئی تھی

وہ ویسکوٹ اتار کر اب اپنی قمیض کے بٹن کھول رہا تھا ایزہ سر جھکائے سسکی

قمیض ایکطرف پھینک کر وہ اسکی جانب بڑھا ایک بازو میں اسے اٹھا کر اسے اپنے سینے پر لیٹایا وہ اسکے آنسو

novelistaan.com

دیکھنے لگا

کیا مصیبت ہے؟ بگڑ کر پوچھا

ب۔۔۔ بھوک لگی ہے" اسنے ایسا کبھی نہیں کہا تھا شاہنواز کو وہ پہلی بار چھوٹی بچی لگی تھی جو بھوک کی وجہ سے روپڑی تھی وہ گھیرہ سانس بھر گیا

سائیڈ ٹیبل پر لگے فون کا کریڈل اٹھایا اور اسنے اپنی پسند کا کھانا بنانے کے لیے کہا اب آدھی رات کو کسی کو تکلیف دینا اچھا نہیں تھا۔۔ لیکن آدھی رات کو اسنے کھانا بنوالیا تھا تازہ

نہیں بریڈ جیم کھالوں گی" وہ پلکیں جھپکاتی بولی

جبکہ شاہ نواز نے کریڈل پھینکا جب تک تمھارا کھانا نہیں آتا تب تک اپنا منہ بند رکھنا" وہ بولا اور اسکی حسین خوشبو میں کھونے لگا

ایزہ اسکے لمس پر سانسیں تھامے اسکی بڑھتی جسارتوں کو محسوس کرتی خود کو اسکا عادی بنانے کے لیے ہر جتن کر رہی تھی لیکن ہر بار بے سود تھی

وہ اس میں ایسا کھویا ٹھیک پندرہ منٹ بعد دروازہ بجنے سے آدھا گھنٹہ دروازہ بجتا رہا مگر شاہ نواز سکندر اندر اپنی من مانی اور اپنے حقوق کو اسکے انگ انگ سے وصول کر رہا تھا اور ایزہ کا وجود اتنا آدھ موا ہو چکا تھا کہ اسکی چوں چراں کی بھی آواز اس کمرے میں نہیں تھا جیسے وہ بے ہوش ہو گئی ہو

اور جلد ہی اسے اس بات کا احساس ہو چلا کہ وہ واقعی بے ہوش ہو گئی ہے وہ سر جھٹک کر اٹھا اور واشروم

novelistaan.com

میں چلا گیا۔

عمر صاحب اشفاق صاحب آئے ہیں" نیندوں میں یہ نام سن کر اسنے سر اٹھایا ایک آنکھ کھولی اور ملازم کی جانب دیکھا

کیوں"؟ نیند میں ڈوبی بھاری آواز میں وہ سوال کر رہا تھا

جبکہ ملازم کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی کہ عمر خیام اپنے باپ کے آنے کے بارے میں کیوں جاننا چاہتا ہے" وہ خاموش رہا

ٹھیک ہے اتا ہوں" کہہ کر وہ بے زاری سے اٹھا اٹھتے ساتھ ہی اسنے سائیڈ ٹیبل پر رکھی بوتل کو منہ لگایا اور یوں ہی باہر آگیا

نشے کی زیادتی کے باعث اسکے قدم درست جگہ پر پڑتے بھی نہیں تھے وہ جھولتا ہوا باہر نکلا اور سامنے اپنے باپ کو دیکھا جو بلکل سفید لمبی داڑھی اور سرخ و سفید رنگت اور سفید ہی سوٹ میں تھا

وہ صوفے پر گیرہ اور پاوں پر پاوں چڑھا کر بوتل سے ایک بڑا گھونٹ بھر کر سوالیہ نظروں سے باپ کو دیکھنے لگا

کیا کام ہے اپکو" اسنے پوچھا

تو اسکے باپ نے ادھر ادھر دیکھا جیسے کسی کے وہاں نہ ہونے کی تسلی کر رہا ہو۔۔۔

novelistaan.com

تمھاری ماں کے قل ہو گئے"

وہ کیا ہوتا ہے"؟اسنے مسکرا کر پوچھا

عمر"وہ سختی سے اسے گھورنے لگے

خیام"اسنے اسے یاد دلایا کہ اسکے باپ نے تو اسکے نام کے آگے اپنا نام بھی نہیں دیا تھا یہ تو اسکی ماں نے اپنے باپ کا نام اسکے نام کے آگے لگا کر اسکا نام مکمل کیا تھا

میں آنا چاہتا تھا پھر بس کسی سوچ کے تحت رک گیا

تم نہا دھو لو پھر اسکی قبر پر چل لیں گے"

اجی نوابوں سا مزاج ہے اپکا۔۔۔میں اور میری ماں بڑے چھوٹیں ہیں اپکے سامنے وہ طوائف میں طوائف کا بیٹا آپ جناب موذن صاحب کیوں ایک طوائف کی قبر پر جا کر اپنا نام بدنام کرنا چاہ رہے ہیں جائیں یہاں سے"وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہتا پھر بوتل سے منہ لگا گیا

عمر تم انسانوں کیطرح کس وقت رویہ رکھو گے اپنا"وہ برہمی سے بولے۔۔۔

جس وقت آپ جواب دیں گے کہ طوائف سے شادی کرنے کے عین کچھ سالوں بعد یہ مولانا صاحب کا بھیس دھارنے کا کیا مقصد تھا"

وہ سکون سے پاوں جھلاتا سوال کر رہا تھا وہ کسی سے اتنی گفتگو نہیں کرتا تھا سوائے سامنے بیٹھے اپنے باپ کے ہمیشہ وہ اسی سے الجھتا تھا اور اسی سے اتنی لمبی چوڑی بات کرتا تھا

novelistaan.com

میرا دین تمھاری ماں کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دیتا تھا تبھی اسے گھر سے نکالا تھا"

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے غرائے

اب آپکے دین نے چٹھی لکھی ہے کہ آپ طوائف کی قبر پر جا کر پھول بچائیں" وہ ہنسنے لگا

وہ لاجواب سے ہوتے گھیرہ سانس بھر گئے

جبکہ وہ سکون سے پاوں جھلاتا پینے میں مصروف تھا

جہنمی ہو تم عمر خیام دوزخ میں ڈالے گا تمہیں میرا اللہ کہ یہ حرام شے ہر وقت منہ کو لگائے رکھتے ہو" وہ بھڑک کر بولے

عمر نے انکی جانب توجہ سے دیکھتا مسکرا دیا

میرے لیے دنیا بھی جنت نہیں ہے ڈیڈ اللہ مجھ سے نفرت کرتا ہے اس بات کا غم ہے میرے سینے میں مگر آپ یہاں اب بے کار میں ایک جہنمی سے الجھنے کی کوشش کر رہے ہیں" وہ اٹھ کھڑا ہوا

جایئے اپکا معزز گھر اپکا منتظر ہے میں بدنام زمانہ ہوں آپکا کچھ نہیں لگتا" بولتا ہوا وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا جبکہ اشفاق سلام کھڑے ہوئے اور باہر نکل آئے

جبکہ ملازم انکے لیے چائے پانی لایا تھا جسے پیچھے دھکیل کر وہ باہر آئے چھوٹی سی گاڑی میں ارہم بیٹھا انھیں کا منتظر تھا

کیا ہوا کی بات" وہ بولا

novelistaan.com

نشے میں تھااول فول بھونک کر چلا گیا کتا آخر میری ہی نسل سے کیوں ہے" وہ نفرت سے پھنکارے

آپ مقصد کی بات تو کرے"

عمر خیام ہے وہ نشے میں بھی چھٹی حسیں جگا کر رکھتا ہے فورا مطلب سمجھ کر بے عزتی کرنے لگ جاتا" وہ بے چینی سے بولے

لیکن عمر کا پیسہ ہماری ضرورت ہے ابو" وہ بولا جبکہ اشفاق صاحب نے محبت سے بیٹے کو دیکھا

تم فکر نہ کرو اسکی ماں بھی مجھ سے جیت نہیں سکی تھی یہ بھی میری ہی اولاد ہے" وہ مسکرائے جبکہ ارہم سر ہلا گیا۔

اگر عمر کچھ مدد کرے گا تو ہمارے ڈوبے ہوئے جہاز کو سپورٹ ملے گی"۔

ہاں اسے گھر لے آوں میں ذرا" کہہ کر وہ اسکے شانے کو تھپتھپا گئے جبکہ ارہم کو تسلی ہوئ تھی۔

پیپر کیسا ہوا" دونوں اسکے پہلو میں بیٹھ گئیں

شکر ہے آج تو اچھا ہوا ہے" ساز نے سکون کا سانس لیا

ہائے ساز کتنی خوش نصیب ہو تم۔۔ تمھیں کم از کم ایف اے کرنے کی اجازت مل گئی

ابا نے تو میٹرک ہی مشکل سے کرنے دیا خیر اب کیا کر سکتے ہیں ویسے تمھیں پتہ ہے تمھارے اور بدر بھائ کے جانے کے بعد سوہانے نجما چچی کو بہت سنائی ہے"

novelistaan.com

کیوں؟ساز کھڑی ہو گئی ماں کی فکر سی ہوئی

معلوم نہیں اسکی قمیض جل گئی اسے بہت غصہ ہے"

کیسے جلی"ساز بولتی ہوئی باہر جانے لگی

اوران دونوں کی بات سنے بناوہ باہر اگئی تو نجما کو کچن میں تلاش کیاوہ کچن میں نہیں تھی پھر اسے تائی جان کے کمرے سے آواز آئی تو وہ اس کمرے کی جانب بڑھی مگر بنا اجازت وہ اندر نہیں جاسکتی تھی

نجما یہ حرکت نہ تم نے اچھی نہیں کی بندہ اتنا نہ جلے سوہا تمھاری ہونے والی بہو ہے تم اگر اسکے کام کر دو گی تو کیا جائے گا تمھارا۔۔ نہیں الٹا سوٹ جلا دیا اسکا تمھیں علم بھی ہے کتنی مہنگا جوڑا تھا اسکا۔

گردیزی مارکیٹ سے پورے چار ہزار کا لے کر ائی تھی

بارہ سو پندرہ سو روپے کا سوٹ چار چار سال پہنے والوں کو بھی کیا تمیز۔۔۔ تمھیں میں نے کہہ دیا ہے آئندہ ایسا نقصان ہوا تو تم بھرو گی اس نقصان کو"

جی بھابھی"نجما سر جھکا گئی جبکہ۔

ساز باہر آنسو پیتی اپنی انگلیاں موڑ رہی تھی

معذرت غلطی کی مانگ لینی چاہیے چچی"سوہا کی آواز ابھری

سوہا بیٹا مجھے معاف کر دو بس بے دھیانی میں تمھارا اتنا مہنگا جوڑا جل دیا"

انھوں نے معافی مانگی تو ساز کے آنسو آنکھوں سے ٹپکنے لگے

novelistaan.com

اسکی ماں باہر ائی وہ کچن میں چلی گئی خود سے کھانا بنانے لگی

اسکی روئی روئی نکھیں دیکھ کر نجما جان گئی تھی وہ سن چکی ہے

ساز "انھوں نے پکارہ ساز نے انکی جانب دیکھا۔

امی۔۔امی آپ اپ کا کوئی قصور نہیں ہے آپ نے کیوں معافی مانگی" وہ بچوں کیطرح اسکے گلے لگتی بولی

کچھ نہیں ہوتا بیٹا غلطی تو بدر کی تھی نہ جان بوجھ کر بچی کا سوٹ جلادیا بیوی ہونے والی اسکی۔۔۔

بدر بھائی سوہا کو پسند نہیں کرتے "ساز ذرا منہ بنا کر بولی

جن کی جیب میں دانے نہ ہوں انکی کوئی پسند نہیں ہوتی "اسکا گال تھپتھپا کر وہ پالک کاٹنے بیٹھ گئی ساز کو

اپنی ماں کی اداسی پر بہت تکلیف ہوئی تھی اسکے بعد اسنے اگلے دن پیپر ہونے کے باوجود وہ انکی مدد کرتی

رہی اور دوپہر کا کھانا لے کر جانے کے لیے بدر دیر کر چکا تھا

کیونکہ یہ اسی کی ذمہداری تھی اور جب سے اسکے ذمہ یہ بات ائی تھی تب سے وہ یوں ہی کرتا تھا جان

بوجھ کر وہ یہ حرکتیں کرتا تھا

اب بدر کیوں نہیں آتا کام نہ کاج کا اور آوارگی کرتا رہتا ہے "تائی جان کافی غصے میں تھی نجما پریشان سی

ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی اور ساز نے پریشانی سے لینڈ لائین پر نمبر ڈائل کیا

اور بدر کا فون نہیں اٹھ رہا تھا

تقریباً مغرب کی نماز کے بعد وہ گھر آیا تو تائی جان اسپر چڑھ دوڑیں جبکہ بدر کافی خوش تھا

novelistaan.com

کہاں مر گئے تھے تم کیوں نہیں آئے وقت پر اوبھائی تمھیں دو چار سو اس کام کے مل جاتے ہیں کہ وقت پر دکانوں پر کھانا پہنچا دو تم اس سے بھی جانا چاہتے ہو"

جبکہ بدر اسکی کڑوی باتوں کو اگنور کر کے اپنی ماں کو ڈھونڈنے لگا

امی "اسنے کچن میں جھانکا

امی کہاں ہیں" وہ بولتا یوں پیچھے کی جانب آیا وہ کپڑے دھو رہیں تھیں جبکہ موسم کافی بدل گیا تھا اور انکی طبعیت بھی خراب ہو سکتی تھی وہ آگے بڑھا اور اپنی ماں کو وہاں سے اٹھایا

بدر کہاں چلے گئے تھے کھانا نہیں۔۔

میری جاب لگ گئ ہے بہت بڑی کمپنی ہے مجھے یقین نہیں تھا وہاں سے کال آئے گی میری پورے 70 ہزار کی جاب ہے امی 70 ہزار کی" وہ بولا جبکہ نجما حیرانگی اور بے یقینی سے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

بدر نے اسکی انکھوں میں آنسو دیکھے تھے

نجما اسکے سینے سے لگ گئ

بدر مجھے یقین کیوں نہیں ارہا" وہ بے یقین تھی

اب یقین کر لیں امی۔۔بس اپکو ان سب کے کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے بہت اچھی امید دلائی ہے میں کوئ چھوٹا موٹا کرائے کا گھر لے لوں گا اور ہم الگ ہو جائیں گے ان سب سے" وہ اپنی ماں کی

novelistaan.com

پیشانی چومتا ہوا بولا

اچھا تو نوکریاں لگ گئیں ہیں "تائی جان سب سن چکی تھی بدر کچھ نہیں بولا اپنی ماں کو اندر لے ایا اور دوسری طرف مغرب کا وقت ہو چکا تھا تو تایا جان ارہم اور چچا جان بھی اگئے تھے

کھانا نہیں بھیجنا تھا سارا دن بھوکے رہے ہیں ہم لوگ "ارہم ماں پر چلایا اور سب مردوں کی اواز سن کر صوفیا صنم اور ساز بھی دوپٹہ سروں پر رکھ کر اپنے آدھے آدھے چہرے چھپائے سلام کرتی نیچے اگئیں تھیں

ارہم نے ساز کو بڑی غور سے دیکھا تھا جبکہ اسکا رشتہ صوفیا سے ہوا ہوا تھا مگر اسے صوفیا میں کبھی دلچسپی نہیں تھی اسے تو ساز کی گوری رنگت بہت پسند تھی۔

نوکریاں لگ گئیں ہیں جناب کی اب کیوں کرے گا وہ کوئی کام اور وہ بھی 70 ہزار کی نوکری لگی ہے "

تائی جان بولیں تو تایا نے صوفیا سے پانی کا گلاس لے کر بدر کی جانب دیکھا جو سپاٹ چہرے سے سب کو دیکھ رہا تھا

کہاں لگی ہے تمھاری نوکری "

بینک میں "بدر سکون سے بولا

کیا "تایا جان اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھے

حرام لے کر آؤ گے اس گھر میں "وہ برہمی ہوئے

novelistaan.com

بھائی جان آپ کی طبعیت نہیں ٹھیک " چچا جان اٹھے اور انھوں نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

تمھارے باپ نے بھی جو اشراب شروع کر دیا تھا تباہ ہو گیا تھا تم بھی حرام کما کر تباہ ہو گے "۔

آپکا بیٹا حرام پی سکتا ہے میں حرام کما نہیں سکتا اور میں اپنی محنت کی اجرت لے رہا ہوں بس " وہ بولا جبکہ استغفار کرتے وہ بیٹھ گئے

بدرا اگر تم نے گھر سے باہر قدم نکالے تو ٹانگیں توڑ دوں گا "

آپ میرے لیے فیصلہ نہ ہی کریں تو بہتر ہے " وہ دو بدو ہوا اور ساز اور نجما دل تھام گئے کہیں تایا جان مارنا نہ شروع کر دیں اسے

اب کیوں گونگی ہو گئی ہو بولو اب کچھ " تائی جان جھگڑا بڑھنے سے پہلے نجما چچی کو جھنجھوڑ کر بولیں

نہیں اب تو گونگی ہو جائے گی یہ عورت خبر دار جو بینک و بینک کی نوکری کی گھر سے باہر نکال کر دوں گا "

کیوں نکالیں گے میرے باپ نے کاروبار کھا لیا اور گھر بھی کھا گیا کیا میرا حصہ ہے یہاں میں اور میری ماں بہن یہاں اپنے حق " اور کھینچ کر پڑنے والے تھپڑ پر بدر کا منہ بند کر گیا

یہ حق ہے تیرا یہاں اس سے زیادہ کچھ نہیں

اگر تو نے بینک کی نوکری کرنی ہے تو اس دو گند کو سمیٹ اور نکل اس گھر سے " وہ چیخے

بھائی صاحب آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں بچی ذات ہے میری میں کہاں لے کر جاوں گی بدر کہیں نہیں جائے گا میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے " نجما انکے آگے ہاتھ جوڑ گئی جبکہ ساز کے پاس آنسو بہانے جے

novelistaan.com

سوا کچھ نہیں تھا

وہ سوچتی تھی کسی دن کوئی انکی مدد کے لیے اجائے

اسکے پاس بھی تو ایک فرشتہ ہونا چاہیے جو انھیں اس مشکل سے نکالے اللہ تعالیٰ نے تو وعدہ کیا تھا کہ تنگی کے ساتھ آسانی ہے تو اسکے پاس یہ آسانی کب آئے گی

اپنی ماں کو گڑگڑاتے دیکھ اسکی ہچکیاں بند گئیں بدر نے لاکھ نجما کو سمجھایا اٹھایا مگر نجما جانتی تھی کہ ساز کنواری ہے اور اب تک اسکا کہیں رشتہ بھی نہیں ہوا در بدر ہو گی تو کہاں اپنی بیٹی بیاہے گی بدر نے لاکھ پاوں پیٹے مگر نجما نے جب تک اس سے یہ بات نہیں کہلوادی کہ وہ یہ نوکری نہیں کرے گا وہ مانی نہیں اور پھر جا کر سب کے دلوں میں چین اترا اور بدر گھر سے ہی باہر نکل گیا

جبکہ نجما آنسو پونچھتی سب کے لیے کھانا بنانے چلی گئی

صوفیا اور صنم دونوں ہی غمگیں تھیں انکے باپ کی بھی حیثیت اس گھر میں وہ ہی تھی جو شاید انکے مردہ باپ کی تھی

ان دونوں بہنوں کو بھی کبھی کسی قسم کا حق نہیں ملا تھا مگر انکے ساتھ ویسا رویہ بھی نہیں تھا جیسا بدر اور ساز کے ساتھ تھا

اچانک اسپر سے کمبل کھینچا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور دادی جان کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ اسکے اوسان خطا ہو

novelistaan.com

گئے وہ خود کو چھپاتی اپنے لباس کو دیکھتی اپنے دوپٹے کو ڈھونڈتی یہ انکی آنکھوں سے بچتی جو کہ غصے سے بھری کھڑی تھیں

انھوں نے کمبل ایزہ کے منہ پر مارا ایزہ نے جلدی سے خود کو چھپایا اور سر جھکا گئ

اگر تمھارے کرتوت میں شاہ نواز کو بتادوں تو شاہنواز تمھارے نام کا کتا بھی اپنے محل کے باہر نہ باندھے کجا کہ اس ماہ رانی کے لیے ڈاکٹر ارہے ہیں اسکی بے ہوشی کا علاج کرنے" وہ بھڑکیں

ایزہ کا دماغ اس وقت اتنا اڑا ہوا تھا کہ دماغ میں کچھ سمجھائی نہیں دیا

اٹھ کر دس منٹ میں نیچے پہنچ جاو مہمان ارہے ہیں کچھ تم سے ملیں گے اور اب مجھے اس گھر میں تمھارے کسی بھی ڈرامے کے لیے کوئ ڈاکٹر آتا نہ دیکھے چھ ماہ گزر گئے گود تو ہری ہوئ نہیں چونچلے اٹھوا رہی ہے میرے پوتے سے" بول کر وہ باہر نکل گئیں اور ایزہ نے جلدی سے بھاگ کر دروازہ لاک کر لیا اور پھر دروازہ پکڑ کر وہ دل پر ہاتھ رکھتی وہیں بیٹھ گئ۔

کچھ گھنٹوں پہلے کا منظر آنکھوں میں اگیا کہ اسے ہوش بازو میں کسی چبھنے والی چیز کے احساس سے آیا تھا ہلکی ہلکی آنکھیں کھولیں تو شاہنواز کھڑا کچھ بول رہا تھا اسے آواز نہیں آرہی تھی

ڈاکٹر بھی کچھ بول رہا تھا اور پھر وہ اسکے نزدیک آیا ڈاکٹر جا چکے تھے

اسکو کچھ لمحے جھک کر دیکھتا رہا اور پھر وہ باہر نکل گیا اسکے بعد وہ سو گئ تھی اسکی ڈراپ کب کس نے اتاری اسے علم نہیں تھا وہ تو دادی جان کے آنے پر جاگی تھی

novelistaan.com

دل کی دھڑکنیں اب بھی بہت تیزی سے چل رہیں تھیں

دادی جان نے دس منٹ کا وقت دیا تھا وہ اٹھی اور واشروم میں جانے لگی کہ دیوار غیر آئینے میں اپنا عکس دیکھا

شاہ کی قربت کا احساس جگہ جگہ پر تھا

وہ خود پر سے نگاہ ہٹا کر خاموشی لبوں پر سجائے وہاں سے واشروم میں گئ

بھوک بھی لگی تھی عین دس منٹ بعد وہ اپنا ہر نشان فاونڈیشن کے نیچے چھپا کر دادی جان کے پاس اگئ۔

زیورات پہناؤ اسکو" دادی جان نے ملازمہ نے اسے کہا وہ اسے زیورات تب ہی دیتی تھی جب اسے ضرورت ہوتی اسے خود بھی دلچسپی نہیں تھی ان چیزوں میں ملازمہ نے ایک ہیرے کا نیکلس اسکی گردن میں پہ آیا تو اسکی چبھن اسکے زخموں پر جلن لگا گئ

وہ ذرا الجھ کر اس نیکلس کو دور کرنے لگی کہ دادی جان پر نگاہ گئ اور ہاتھ پیچھے کھینچ لیا وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ جو رہیں تھیں

ملازمہ نے اسے کانٹے پہنائے اور اسکے ہاتھوں میں چوڑیاں ڈالیں اور اسے اصل شاہنواز کی دولہن بنا دیا

ان زیورات کا بوجھ کتنا تھا یہ بات تو وہ ہی جانتی تھی

ہمم" وہ مطمئین ہو کر پان کھانے لگیں

ایزہ اٹھ گئ اور کچن کی سمت چلنے لگی

novelistaan.com

ناشتے میں کچھ ہے "اسنے سوال کیا

ج۔۔جی نہیں ناشتہ نہیں ہے آپ کہیں تو بہو میں ابھی بنا دیتی ہوں "ملازمہ بولی تو اسنے تشکر بھری نگاہ اٹھائ

پلیز مجھے پراٹھا اور انڈا بنا دیں "اسنے کہا

ملازمہ مسکرائ

میں بس پانچ منٹ میں لاتی ہوں "اسنے کہا اور ایزہ باہر اگئ

دادی جان شکر تھا کچھ نہیں بولی ایزہ خاموشی سے انکے پاس بیٹھ گئ

سارا سارا دن ساری ساری رات وہ بلکل چپ رہ کر گزار دیتی تھی

نہ اس سے کوئ بولتا تھا نہ ہی اسے کسی سے بولنے کی اجازت تھی۔

وہ خاموشی سے بیٹھی تھی کہ ملازمہ ٹھیک دس منٹ بعد ناشتہ لے آئ اسنے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اتنے بڑے محل میں اسے بلا خر کچھ کھانے کو مل گیا تھا

وہ کھانے لگی جبکہ دادی جان نے ذرا منہ بنالیا۔

وہ خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی کہ ابھی کچھ لقمے ہی اندر اترے تھے کہ دادی جان کے مہمان اگئے اور وہ جلدی سے سیدھی ہوئیں

رقیہ "وہ ایکدم چلائیں ایزہ نے سامنے دیکھا وہ لوگ اندر ہی آرہے تھے رقیہ دوڑ کر ائ

novelistaan.com

اٹھااس ناشتے کواور لے جایہاں سے "وہ بولیں

ایزہ انکا منہ دیکھتی رہ گئ اور دادی جان ان مہمانوں کی جانب متوجہ ہو گئیں

وہ ایک ادھیڑ عمر عورت تھیں اور انکے ساتھ ایک خوبرو نوجوان تھا وہ دونوں دادی سے ملیں اور ایزہ بھی کھڑی ہو گئ

یہ میری بہو ہے ایزہ شاہ میرے شاہ کی بیوی" وہ بڑے فخر سے بتا رہیں تھیں ایزہ ہلکا سا مسکرائ اور اس عورت نے ایزہ کو سینے سے لگا لیا

ہائے چچی اتنی چھوٹی عمر کی لڑکی بس آپ نے بھی شاہنواز کے لیے ہیرے کو چنا ہے" وہ ہنسی جبکہ دادی جان کے چہرے پر فخر ہی الگ تھا

یہ میرا بیٹا ہے روہان"

انھوں نے ایزہ کا تعارف کرایا ایزہ نے سلام کیا

روہان اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا وہ لڑکی بہت چھوٹی تھی اور نازک اور بے حد حسین

روہان نے سر ہلا کر اسکے سلام کا جواب دیا اور پھر ایزہ بیٹھ گئ

اسے بھوک نے بے چین کیا ہوا تھا لیکن وہ دادی جان کے پاس بیٹھی انکے کسی جاننے والے کی باتیں سن رہی تھیں

دادی جان میں کچھ کھانے کا اہتمام کرتی ہوں" ایزہ کسی خیال کے تحت اٹھی

novelistaan.com

ہاں ہاں کھانا بنواو" دادی جان بولی تو ایزہ نے سکھ کا سانس لیا اور کچن میں اگئ

کچن میں ہی بیٹھ کر اسنے اپنا ناشتہ پورا کیا اور اب دل و دماغ میں کچھ سکون تھا کہ خوارک اسنے اچھی لے لی تھی

وہ کھانا بنتا ہوا دیکھتی رہی کوئ ملازم اس سے نہیں بولا تھا

اور پھر وہ باہر ائ تو سامنے روہان ہی کسی کو تلاشتہ ہوا اسی طرف ارہا تھا

اوہ آپ مل گئیں مجھے ایکچلی شاہنواز بھائی کا نمبر چاہیے

دادی جان کہہ رہی ہیں کہ انھیں کال کر کے بتاو" وہ بولا ایزہ شاہنواز کے نمبر تو کیا اسکے کام کے بارے میں بھی نہیں جانتی تھی

لیکن نمبر مجھے نہیں معلوم" وہ بولی

روہان نے مزید حیرانگی سے دیکھا۔۔

ٹیک ایٹ ایزی پریشان مت ہوئیں میں کسی ملازم سے پوچھ لوں گا" وہ کہہ کر مسکرایا اور آگے بڑھ گیا

روہان کے جاتے ہی ایزہ دوبارہ دادی جان کے پاس آگئ

اور پھر وہ خاموشی سے بیٹھی ان سب کی باتیں سننے لگی روہان بھی اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا جبکہ ایزہ نے آنکھ بھی نہیں اٹھائ تھی

کچھ دیر بعد شاہنواز گھر میں داخل ہوا تو اسکے پیچھے دو ملازم چلتے ہوئے آئے اور روہان اسے دیکھ کر کھڑا ہو

novelistaan.com

گیا

کیسے ہو" وہ ہلکا سا مسکرایا جیسے بس تکلف ہی کیا ہوا

اسنے ایزہ کو دیکھا وہ موم کی گڑیا سی لڑکی بہت پیاری لگ رہی تھی

بیٹھو شاہ" دادی جان بولیں

میں فریش ہو کر آتا ہوں آپ لوگ بیٹھیں" اسنے کہا اور ایزہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کے درمیان سے اٹھایا اور اسے لیے اندر آ گیا

ایزہ اسکے ہاتھ کی سختی اپنے بازو پر محسوس کر کے ذرا پریشان سی ہوتی اسکے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی

اسنے اسے کمرے کے وسط میں چھوڑا

باہر کیوں بیٹھی تھی تم" سختی سے پوچھا

دا۔۔۔دادی جان نے کہا تھا میں خود سے نہیں بیٹھیں تھیں

آئندہ اسکے سامنے نظر مت انا کہیں دیکھائ بھی دے تو منہ اٹھا کر دیکھنا بھی مت" وہ انگلی اٹھا کر وارن کر گیا

جی" وہ سر ہلا گئ

شاہنواز نے اسکا بازو جھٹک کر چھوڑا اور واشروم میں چلا گیا وہ پہلے دن سے ہی اسکے ساتھ بے حد سخت تھا

ایزہ وہیں کھڑی رہی یہاں تک کے وہ باہر نکلا اور سیاہ شلوار سوٹ میں وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

novelistaan.com

ایزہ جبکہ کمرے میں ہی بیٹھ گی کمرے کی تمام لائٹس بجا کر اسنے کھڑکی کے باہر جھانکا تو ادھورا چاند بلکل اسکی طرح اداسی سے اسی کو دیکھ رہا تھا

کہنے کو یہ کتنا بڑا محل تھا اور اس محل میں اس کے پاس کہنے کے لیے جی ہاں اور معافی چاہتی ہوں اسکے علاوہ کوئی لفظ نہیں تھا پچھلے چھ ماہ سے وہ اپنی سانسوں کو بھی محسوس نہیں کر پا رہی تھی

اور اچانک آنکھوں میں ایک چہرہ سا جھلملا اٹھا

وہ بے تحاشہ خوفزدہ ہو گئی

چھ ماہ میں یہ پہلا خیال تھا جو اسے آیا تھا اور اسکا دل اس قدر ڈوبا کہ اسکے خیال کو ہی سوچ کر وہ تیسری بار آج پھوٹ پھوٹ کر رو دی

محبت کیسا جرم ہے کیسا؟

یہ بیان نہیں ہو سکتا یہ محسوس نہیں ہوتا یہ صرف سینے میں چبھن بن کر رہ جاتا ہے کتنی چھوٹی سی عمر میں محبت کا روگ سینے میں لیے وہ اپنی عمر سے 15 سال بڑے مرد کی خدمت کے لیے روز اپنے آپ کو تازہ دم کرتی اور روز وہ بلکل ایسے مر جاتی جیسے وجود میں جان نہ ہو۔۔۔

سانس گھٹتی تھی اسکی شاہنواز کی بانہوں میں اور کیوں نہ گھٹتی وہ مرد تھا میچیور جو عورت کو صرف اپنی ضرورت کے لیے استعمال کرتا ہے باقی کوئی بات وہ اس سے کرنا پسند نہیں کرتا تھا حکم دینا اسکے خون میں تھا جبکہ کبھی اسکی اہمیت کسی کی نظروں میں ایسی تھی کہ وہ پھولے نہیں سماتی تھی اسکی شرارت سے

novelistaan.com

بھرپور چہکاریں اسکے گھر میں گونجتی تھی

بدر کھانا لے کر بائیک سٹارٹ کر کے جانے لگا تھا نجما نے اپنے آنسو صاف کیے وہ دونوں بہن بھائی اپنی ماں سے خفا ہو گئے تھے وہ اس سے بات ہی نہیں کر رہے تھے

نجما اندر آگئی جبکہ دوسری طرف سوہا جو چھوٹے سے لون میں بیٹھی چائے پینے کے ساتھ رسالہ پڑھ رہی تھی بدر کو بائیک سٹارٹ کرتے دیکھ اٹھی اور جلدی سے اسکی بائیک کے آگے آگئی

بینک کی نوکری چھپ کر کر لو میں دیتی ہوں اجازت تمھیں"

وہ جلدی سے بولی بدر نے اسکی جانب دیکھا اور پھر نخوت سے اسکے بازو جھٹک دیے

سامنے سے ہٹو" وہ صبر سے بولا

کہا تو ہے دے تو دی اجازت کر لو نوکری اب کیوں نکھرے دیکھا رہے ہو"

تم سے اجازت لے کر کروں گا کچھ اب میں" وہ بگڑ کر بولا تو وہ ہنسنے لگی

ایک میرے ابو کے روکنے پر تو رک گئے انکی بیٹی کے حکم دینے پر کر لو نوکری لیکن وعدہ کرو تم مجھے نہ روز باہر سے کھانا لا کر دو گے کیونکہ مجھے تمھاری اماں کے ہاتھ کا کھانا آج کل پسند نہیں آرہا" وہ بولی جبکہ بدر نے مٹھیاں بھینچ لی

تم یہاں سے چلی جاو بہتر ہو گا" وہ بولا

novelistaan.com

ورنہ "وہ جیسے چیلینجینگ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

بدر نے بائیک سٹارٹ کی اور اسکے پاوں پر سے گزار کر وہاں سے باہر نکل گیا

اہ اہ میرا پاوں توڑ دیا بد تمیز جاہل مرد میری ہڈی توڑ دی"

وہ چلانے لگی تائی جان اسکی اواز پر باہر لپکی

کیا ہوا" وہ اسکے پاس ائیں

امی بدر میرے پاوں پر سے بائیک چڑھا کر لے گیا میرا پاوں توڑ دیا" وہ چلانے لگی

منہ بند کر لو سوہا اپنا یوں منہ پھاڑ پھاڑ کر نام لو گی تو تمھارا باپ میرا خون پی جائے گا"

کیا مصیبت ہے سب کو" وہ غصے سے بولی

اچھا بس اٹھو ہزار بار منع کیا ہے وہ تمھارا منگیتر ہے کم بکواس کیا کرو اس سے" وہ غصے سے بولی جبکہ سوہا

ماں کے سہارے پر اٹھتی اندر اگئ

اندر ثروت اور نجما بھی کچن سے اسے دیکھنے کو باہر اگئیں

سوہا درد سے اہ اہ کر رہی تھی

ارے مر جانیوں اتر جاؤ نیچے اجاؤ میری بچی کا پاوں توڑ گیا تمھارا بیٹا تائی غصے سے نجما کو دیکھنے لگی اور ساتھ

کے ساتھ ان تینوں کو بھی آواز لگائی وہ تینوں نیچے آئیں تو صنم اور صوفیا کو ثروت نے کچن میں بھیج دیا اور

پیچھے سازرہ گئ جسے سوہا کے پاوں پر گرم تیل سے مالش کرنے کے لیے بیٹھا دیا

novelistaan.com

ساز کے لیے اب یہ بات کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی یہ بہت عام تھا اب اسکے نزدیک اسکے ہاتھ تھک بھی جاتے تب بھی اسے کرتے رہنا تھا جب تک سوہا کا من راضی نہ ہو جاتا

تمھارے ہاتھوں میں جان نہیں ہے کیا" سوہا نے اسے ٹھونگا مارا اور صوفیا اور صنم ماں کو دیکھنے لگی

سلاد بناو تم" یہ ناانصافی ہے امی"

جب نجما بھابھی کو نہیں دیکھتا تو ہم کیا کر سکتے ہیں ہماری ولیو بھی اتنی ہی ہے یہاں" وہ بولیں

مگر ساز کی عزت نفس کو ہمیشہ مجروح کیا جاتا ہے" صنم دکھے دل سے بولی

زیادہ ہمدردی ہو رہی ہے تو جاو کرواسکی خدمت"

میں کیوں کروں" وہ ایکدم سر جھٹک گئ

تو پھر یہ کرو" ماں نے اسے سلاد بنانے کے لئے سامان دیا اور نجما یہ سب سن رہی تھی وہ گھیرہ سانس بھر کر ہانڈی بھوننے میں لگ گئ وہ اپنے بچوں کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی

ساز کے ہاتھ تھک گئے تھے گھنٹے سے اوپر ہو گیا تھا جبکہ سوہا موبائل فون یوز کیے جا رہی تھی

یہاں تک کے اب اسے رونا انے لگا

سوہا میں تھک گئ ہوں کیا تمھارا درد ٹھیک نہیں ہوا" وہ بلا خر بولی سوہا نے اسے دیکھا تو ناک کے نتھے غصے سے پھول گئے

سارا دن پین پکڑ کر چلتے ہیں یہ ہاتھ تب تو نہیں تھکتے"

novelistaan.com

امی دیکھنا یہ کہہ رہی ہے تھک گئی ہے" وہ ماں سے بولی

نہیں تو ایسا کرتی کیا ہے" وہ بگڑ کر بولیں

تائی جان میں" چپ چاپ اسکے پاوں کا مساج کر"

بھابھی ساز نے پیپر کی تیاری کرنی ہے" نجما کچھ ہمت کرتی بولی

تو ایسا کریں نجما چچی آپ کر دیں" سوہا مسکرائی جبکہ ساز ایکدم سیدھی ہوئی

نہیں میں ٹھیک ہوں" وہ آنسوؤں کو حلق سے نیچے اتارتے ہوئے دوبارہ سے اسکے مساج میں لگ گئی اور سوہا مسکرا دی

وہ فریش ہو کر اپنے کمرے سے نکلا تو کافی خوبصورت لگ رہا تھا بڑی بڑی آنکھیں اور ان آنکھوں میں سرخی جو نشے کی زیادتی کی وجہ سے اکثر رہتی تھی

اور اسپر رنگت ایسی کہ چاند کو بھی مات دے دے

وہ خوابوں میں بسنے والا شہزادہ سا لگتا تھا جو خوشبو میں لپٹا نکلا اور گاڑی کی چابی گھمائی وہ سوار ہوتا اپنی منزل کو چل دیا سڑکیں ناپتے اسے کئی گھنٹے گزر گئے تھے اسکا سیل فون بجا اور اسنے ڈیش بورڈ پر سے لاپرواہی سے سیل فون پر آنے والی کال اٹینڈ کی

عمر خیام سپیکینگ"

novelistaan.com

تمھارا باپ بات کر رہا ہوں" دوسری طرف سے ابھرنے والی آواز پر اسنے سیل فون کان سے ہٹایا

اپکو میرا نمبر کس نے دیا" بے رخی سے وہ بولا

بھولا مت کرو عمر باپ ہوں تمھارا تم سے ملنا ہے گھر اسکتے ہو" وہ سنجیدگی سے بولے

جہاں سے دھکے دے کر نکال دیا تھا آپ نے" اسنے گاڑی کو ایک نائیٹ کلب کے سامنے روکا

عمر جو کچھ بھی ہوا اسکے بارے میں بیٹھ کر بھی بات ہو سکتی ہے میں تمھارا انتظار کر رہا ہوں"

انتظار بے کار جائے گا" کہہ کر کال کاٹ کر کے وہ اندر داخل ہوا اور اپنی دنیا میں پھر سے کھو گیا

جبکہ دوسری طرف اشفاق صاحب نے فون بستر پر پھینکا

کیا کہہ رہا ہے عمر" تائی جان بولیں

نہیں" وہ ذرا ناگواری سے بولے

بہت ضدی ہے یہ لڑا بلکل اپنی ماں کی طرح" تائی جان نے منہ بنایا تو اشفاق صاحب نے اسے ترچھی نگاہ سے دیکھا

آپکے قابو میں آنے کا نہیں ہے یہ لڑکا یہ تو میرا بیٹا ہے اور اسکی شرافت ہے جو آپکے بازو سے بازو لا کر کھڑا ہے اور آپکے اس ڈوبے ہوئے کاروبار کو سہارا دینے کے لیے دن رات ایک کر رہا ہے" انھیں طعنے دینے کا موقع گیا تھا اشفاق صاحب نے ہاتھ اٹھا کر انھیں ٹوک دیا

اب مزید بکواس اپنے منہ سے مت اگلنا" وہ نفرت سے بولے اور لیٹ گئے

novelistaan.com

ویسے ایک بات کرنی تھی مجھے آپ سے "وہ کچھ آہستگی سے بولیں انھوں نے اسکی سمت دیکھا

اچھا تھا بدر کوئی نوکری کر لیتا بیٹی کا مستقبل سنور جاتا" وہ بولیں تو تایا جان نے نہایت کڑوی نگاہ اٹھائی

سر پر نچواوں اب جنے جنے کو میں اپنے" وہ برہمی سے بولے

میرا یہ مطلب تو نہیں ہے بس"

اچھا بس چپ ہو جاؤ سوچنے دو کچھ مجھے" وہ آنکھیں بند کر گئے جبکہ تائی جان بھی چپ ہو گئیں

گھر میں تایا جان نے خیر و برکت کے لیے میلاد کروائی تھی جس میں انھوں نے سب کو مدعو کیا تھا اور

اس میلاد میں ہونے والی تمام چیزوں کی ذمہ داری بدر پر ڈال دی تھی۔

میں نیا جوڑا لوں گی" سوہا نے ماں کی جانب دیکھا

بس کرو تمھارے ابا کبھی پیسے نہیں دیں گے" وہ بولیں تو سوہا نے دونوں پاوں پٹخے مجھے نہیں پتہ میرا

جوڑا نیا آئے گا" وہ بولی جبکہ تائی جان نے ذرا غصے سے اپنے چھوٹے سے پرس میں سے تین ہزار روپے

نکال کر اسکے ہاتھ میں تھما دیے جبکہ سوہا خوش ہو گئی

اور اپنے باپ کو مت بتانا" ساتھ ساتھ تنبیہ بھی کر دی

جبکہ سوہا کو پرواہ کب تھی دوسری طرف صنم اور صوفیا کے پاس نئے جوڑے موجود تھے تبھی انھیں کوئی

پریشانی نہیں تھی اور ساز نے کبھی کسی چیز کی فرمائش نہیں کی تھی جو اسکے پاس تھا وہ وہ ہی پہن لیتی۔۔۔

novelistaan.com

سوہاز بردستی ماں کو گھسیٹ کر مارکیٹ لے گئی اور باقی سب بھی کاموں میں لگ گئے

وہ بازار سے ایک گھنٹے بعد بہت محنت کر کے آسمانی رنگ کا سوٹ لائی تھی جو سچ تھا تبھی وہ بآسانی آج کی میلاد میں پہن سکتی تھی دوسری طرف سازاور نجمانے گھر پر ہی کھانا پکایا تھااور ثروت اور صنم صوفیا انکی مدد کر رہیں تھیں۔

سازا چھے خاصے نومبر کے مہینے میں بھی پسینے سے شرابور باہر ائی تو تائی جان نے اسے چادریں بچھانے کا آرڈر نافذ کر دیا وہ اس کام میں لگ گئی اور جب وہ فارغ ہوئی تب تک سوہا تیار ہو کر آگئی تھی وہ اپنے کپڑوں کی شومارتی کبھی ادھر جاتی کبھی ادھر سازنے ایک پل کے لیے اسے دیکھا

جن لڑکیوں کے باپ زندہ ہوں اور مائیں تائی جان جیسی ہوں انکی قسمت بہت اچھی ہوتی ہے ان کی فرمائشیں پوری ہو جاتی ہیں اور انھیں کسی کی اترن نہیں پہنی پڑتی وہ سوہا کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی یہ سوچیں بچوں جیسی تھیں تو وہ اتنی بڑی تھی بھی نہیں کہ ہر چیز پر صبر کر لیتی لیکن اسنے انکھ کھولتے ساتھ ہی صبر کرنا سیکھا تھااور یہ ہی اسکا مقدر تھاوہ گھیرہ سانس بھر کر اٹھی

بدر مٹھائی کا ٹوکری لے کر اندر آیا تھااسنے بے زار نگاہ سے سوہا کو دیکھااور اسکے بعد اپنی بہن کی جانب اسکی شفاف رنگت میں ہلکی سی سرخی گھلی ملی تھی جیسے وہ ابھی چولہے پر سے ہٹ کر ائی ہو۔

سوہابدر کو ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی بدر نے مٹھائی کا واحد ٹوکرا جو بڑی مشکل سے تایا جان نے بھیجا تھا گھر وہ رکھا قور ہا تھ میں موجود شاپر کو ساز کی طرف بڑھا دیا

novelistaan.com

سازنے بدر کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا جبکہ سوہا بھی وہیں موجود تھی باقی سب نہادھو کر فریش ہونے چلے گئے تھے

یہ پہن لینا آج" بدر نے کہا تو ساز کے چہرے پر بس ایک عام سے لباس کو لے کر جو خوشی چھائی بدر کو شدید شرمندگی ہوئی اسنے یہ پیسے بچا کر اسکے لیے لباس لیا تھا لیکن یہ عام سا تھا کہ اسکی شاید کوئی ویلیو ہوتی۔۔۔

جبکہ سوہا یہ منظر دیکھ کر آگ بگولہ ہوتی ان دونوں کے نزدیک ائی اور ساز کے ہاتھ سے وہ شاپر کھینچ کر اسنے وہ ڈریس دیکھا اور پھر طنزیہ مسکرائی

یہ تو کچھ زیادہ ہی عام ہے" وہ ہنس دی

ویسے تمھارے پاس پیسے کہاں سے آئے کہیں ابا کے"

شیٹ اپ" وہ گھور کر جھاڑ گیا

تمھیں ہزار بار کہا ہے میری عزت کیا کرو ورنہ ابا کو کہہ کر تمھارا دماغ درست کروانا میرے لیے مشکل نہیں ہے" سوہا کی بکواس پر ساز نے بھائی کو دیکھا

جاؤ تم تیار ہو جاو" بدر نے تحمل سے کہا اور ساز وہاں سے چلی گئی جبکہ بدر بھی بنا جواب دیے ہٹنے لگا کیونکہ اس سے بحث کرنا دنیا کا سب سے بے کار کام تھا۔

بدر چلا گیا تھا اور سوہا نے سر جھٹکا دونوں بہن بھائی ہی بے کار تھے

novelistaan.com

وہ اپنا میکپ درست کرنے چلی گئی وہ جانتی تھی اس سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں لگے گا

مہمان اکٹھے ہونے لگے تھے لیکن نجما اب تک کاموں میں لگی ہوئی تھی باہر بدر جبکہ لاونج میں سازان

تینوں کو ہی گھر کے نوکروں سے زیادہ کی اہمیت نہیں دی گئی تھی

جبکہ صوفیا اور صنم کو انکی ماں نے بیٹھا دیا تھا

سوہا ساز کو دیکھ کر جل بھن چکی تھی کیونکہ وہ اس عام سے لباس میں بھی اتنی خاص لگ رہی تھی کہ جیسے

چاندنی سی اسکے چہرے سے پھوٹ رہی ہو

عورتیں جمع ہوئیں اور میلاد شروع ہو گئی

ساز صنم اور صوفیا سے دور بیٹھی تھی تبھی بجھی بجھی سی تھی تائی جان نے اسے دم لینے ہی کب دیا تھا

ساز پانی پلا دو ساز اٹھ کر پنکھا چلا دو ساز یہ دو ساز وہ دو اور نجما کو نہ اٹھنا پڑا ساز سب کام خود کر رہی تھی

کتنی پیاری بچی ہے یہ "ایک عورت ہلکی آواز نجما سمیت سب کے کانوں میں پڑی تو نجما نے ساز کی جانب

دیکھا وہ سر پر دوپٹہ رکھے بیٹھنے ہی لگی تھی

ساز "تائی جان کی آواز پر وہ ایکدم کھڑی ہو گئی

جا کر مٹھائی پلیٹوں میں لگاو "جھڑک کر بولیں

جی تائی جان "وہ کہہ کر کچن میں چلی گئی نجما کا چہرہ مرجھا سا گیا

بہن اسکی والدہ کون ہیں "انھوں نے نجما سے ہی پوچھا

novelistaan.com

میں "وہ آہستگی سے بولی

ارے "وہ عورت مسکرائی کافی امیر خاتون لگ رہیں تھیں

بہت پیاری بچی ہے آپکی کیااس بچی کا رشتہ ہوا ہوا ہے کہیں "انھوں نے کہا

نجما کی آنکھیں چمک گئیں پہلی بار ہوا تھاایسا کہ کسی نے اسکی بچی کے بارے میں پوچھا تھا

نہیں ابھی تو کہیں نہیں "نجما مسکرائی

ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھا ہو گیا

میرا بیٹا ہے صائم بہت شریف ہے مجھے آپکی بیٹی بہت اچھی لگی ہے میں اوگی آپکی طرف "وہ عورت کھلے عام کہہ رہی تھی تائی جان سوہا یہاں تک کہ ثروت بھی پہلو بدلنے لگیں

نجما اٹھو دیکھو کہیں مر گئی ہے یہ ساز "تائی کی کڑک آواز پر نجما جلدی سے اٹھی اور کچن میں چلی گئی اُسکے بعد میلاد ختم ہونے تک وہ عورت ساز کے بارے میں ہی پوچھتی رہی تھی

اور جاتے جاتے بھی وہ آنے کا کہہ کر گئی تھی جبکہ اسنے خصوصی ساز کو پیار کیا تھا جو انکے پیار کا مطلب نہیں سمجھ سکی تھی

میلاد ختم ہونے کے بعد تائی جان کے پاوں دکھ گئے جبکہ سوہا

تائی جان اور ثروت چچی اور باقی سب کے لیے چائے بنانے کے لیے کچن میں ساز کھڑی ہو گئی تھی تاکہ نجما بھی کچھ دیر سکون حاصل کر لے۔

novelistaan.com

یہ عورت وہ بڑے گھر والی تھی نہ بھابھی جو میری ساز کے بارے میں بات کر رہی تھی" نجما خوشی سے بولی

ارے رہنے دو کون ہے کیا ہے کیا کرتے ہیں ہمیں کیا پتہ بس عورتوں نے بھی فضولیات شروع کر دی ہے اللہ کا ذکر ہو رہا تھا اور دیکھو رشتے داریاں شروع کر دیں تمھارے جیٹھ کو پتہ چل گیا تو اچھا نہیں ہو گا" ساتھ کے ساتھ وہ ڈرا بھی گئیں

اور ساز نے ان باتوں پر کان دھرنے کے بجائے ان سب کو چائے دی اور بدر کے لیے لے کر باہر اگئ بدر سامان اٹھا رہا تھا

بھای چائے" ساز کی آواز پر وہ پلٹا

میرے لیے" وہ حیران ہوا

جی" وہ مسکرادی

اچھا بھئ تایا جان نے مجھ تک آنے دی چائے" وہ حیرانگی کا اظہار کرتا چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا ساز کی جانب دیکھا

اچھی لگ رہی ہو" وہ بولا تو ساز مسکرادی چہرے پر شرم وحیا پھیل گئ بدر بھی مسکرایا

کل پیپر ہے آخری تیاری ہے" اسنے سوال کیا۔

جی تیاری تو ہے اگر ریوائس کرنے کا وقت مل جائے تو اچھا ہو جائے گا" اسنے کہا

novelistaan.com

چلو پھر جاؤ تم تیاری کرو"

لیکن کام کون کرے گا پھر "وہ افسوس سے بولی

میں دیکھتا ہوں جاؤ تم "بدر نے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے ایا

امی سازاب پیپر کی تیاری کرے گی تو اسے ڈسٹرب نہ کیجئے گا "بدر نے سب کے سامنے کہا

ارے بھئی تم ہمیں کہو نہ سیدھا ایک چائے کا کپ کیا بنا دیا حمایت ہی شروع کر دی تم نے "تائی جان بولی

جی تائی جان سوہا سے بنوالیں یہ چیزیں اسکے بھی آگے جا کر کام آئیں گی "وہ بول کر گزرنے لگا

آئے ہائے تم میری بچی سے کام کرواؤ گے "وہ بھڑ کیں

اس قابل ہی نہیں ہے آپکی بچی کہ اپنے ہاتھ بھی خود ہلا لے"

بدر "نجما پریشان سی ہو گئ

دیکھ لو سیکھا پڑھا کر ہمارے آگے اسے بولنے کے لیے چھوڑا ہوا ہے تم نے "وہ نجما پر بھڑ کی جبکہ بدر نے گھور کر تائی کو دیکھا

امی آپ ذرا کمرے میں آئیں میں ارہا ہوں "وہ نجما کو بھی وہاں سے نکال کر لے گیا جبکہ نجما بولتی رہی تھی اسے کہ وہ بہت بد تمیز ہو گیا ہے

بدر کے پاس فلحال جواب نہیں تھا کیونکہ اسکی ماں حق پر بولنے کو بھی بد تمیزی کا نام دیتی تھی۔۔۔

---

novelistaan.com

میں تمھیں لینے آیا ہوں گھر چلو" عمر کی جانب دیکھتے وہ بولے جبکہ عمر نے گلاس میں بوتل سے مشروب ڈالا اور اسکے بعد وہ گلاس حلق میں اتار لیا

مسکرایا پھر ہنسنے لگا

اپکو میری ضرورت کیوں ہے"

اولاد ہو تم میری" وہ اب کے بھڑکے کہ وہ کسی طور قابو میں نہیں ارہا تھا

اولاد" وہ گھیرہ سانس بھر کر پھر سے پینے لگا

آپ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں بار بار یہاں اکر" اسنے شانے اچکائے

ہر وقت یہ گند پیتے رہتے ہو تبھی اس قدر زہر لگتے ہو" وہ بلا تکلف بولے

زیر ہی ہوں آپ کیوں پینے کے چکروں میں ہیں مجھے۔۔۔ مر جائیں گے" وہ مسکرایا جبکہ اشفاق صاحب آگے ہوئے

بات توجہ سے سنو عمر میری۔۔۔

تمھیں لینے آیا ہوں سیدھی طرح میرے ساتھ چلو"

وہ بولے جبکہ عمر نے سانس کھینچا

میرے پاس وہ چیز ہے جو تمھیں چاہیے اور وعدہ کرتا ہوں اگر تم میرے ساتھ چلو گے تو جو تمھیں چاہیے میں تمھیں دے دوں گا" اشفاق صاحب جیسے اسکے اندرونی معاملات سے واقف تھے وہ سنجیدگی

novelistaan.com

سے انھیں دیکھنے لگا

مجھے پتہ ہے تم اپنی ماں کی ڈائری ڈھونڈتے ہو میرے پاس ہے میں تمھیں دوں گا لیکن" وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا گئے

تمھیں میرے ساتھ چلنا ہو گا" وہ سکون سے بولے

چلیں" عمر نے بوتل ہاتھ میں لی اور کھڑا ہو گیا اشفاق صاحب کے لبوں پر مسکان تھی

میرا بیٹا" وہ اسکے شانے پر ہاتھ دھر گئے

عمر کو انکی منافقت سے نفرت تھی انکے ہونے سے ہی نفرت تھی اسنے انکا ہاتھ اپنے شانے سے جھٹکا اور آگے چلنے لگا

گاڑی نکالی اور انک ویٹ کیے بنا ہی وہاں سے گاڑی نکال گیا جبکہ اشفاق صاحب باہر آئے تو ارہم انتظار کر رہا تھا

کیا ہوا" وہ بے تابی سے بولا بات بن گئ ہے وہ گھر ہی گیا ہے" وہ بولے اور گاڑی میں بیٹھ گئے

سچ ابو" ہاں بھی" وہ ہنسا

زبردست ہو گیا بس اس سے پیسے لے کر خواجہ محبوب کے منہ پر مار اکر ہم اپنی جان بچائیں گے" ارہم نے گاڑی گھمائی اشفاق صاحب سر ہلا گئے

ابھی تو یہ گھر آیا ہے آگے دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے"

novelistaan.com

ابو عمر کی شادی کرادیں"

ارہم کے مشورے پر وہ چونکے کون کرے گا اس سے شادی" وہ بولے اور باہر دیکھنے لگے یہ تو سچ تھا اس سے شادی کون کرتا جس قسم کے اسکے حالت تھے کیا کوئ جانتا نہیں تھا

روہان اوپر والے پورشن میں چہل قدمی کر رہا تھا لیکن اسکا اصل مقصد صرف اور صرف شاہنواز بھائ کی نئ نویلی بیوی کو دیکھنے تھا وہ اتنی خوبصورت تھی کہ وہ حیران تھا کہ اتنی خوبصورت لڑکی اتنے بڑے مرد کی بیوی تھی

وہ ہر کمرے میں جھانکتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ ایزہ نے کمرے کا دروازہ کھولا اور وہ باہر نکلی

روہان ایزہ کو دیکھ کر اسکی سمت بڑھا اور ایزہ کی توجہ بھی نہیں تھی اسپر وہ نیچے جانے لگی تھی شاہنواز تو جا چکے تھے تبھی وہ دادی جان کے پاس جا رہی تھی کہیں وہ خود اوپر آتی اس سے پہلے وہ نیچے جانے لگا

ایزہ" روہان نے پکارہ تو ایزہ نے مڑ کر دیکھا

شاہنواز کے الفاظ کی بازگشت اسکے کانوں میں گونجی

ہائے کیسی ہو" روہان مسکرا کر اسکے قریب آیا

ایزہ نے جواب نہیں دیا پاس سے گزرنے لگی

کیا ہوا" روہان آگے آگیا

novelistaan.com

مجھے نیچے جانا ہے آپ پلیز آگے سے ہٹ جایئں "ایزہ آہستگی سے بولی

ایزہ تم شاہنواز بھائ کے ساتھ کیسے رہتی ہو وہ کتنے بڑے اور تم ایک کومل سی کلی کیطرح ہو جسے "

ایزہ خوفزدہ سی دور ہوئ کیونکہ روہان اسے ہاتھ لگانا چاہ رہا تھا

آپ دور ہو جائیں"

کیوں کیا ہوا کیا تم ایک بڈھے کے ساتھ "

آپ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں "وہ سسک اٹھی

تم تو ڈر گئ "روہان ہنسا ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ کوئ دیکھ تو نہیں رہا

یہ میرا نمبر ہے تم مجھ سے رابطہ "

اسکی بات مکمل ہوتی کہ اسکے ہاتھ میں موجود نمبر کسی نے اچک لیا اور ایزہ کی روح جہاں فنا ہوئ وہیں

روہان گھبرا کر دور ہوتا سیڑھیاں اترتا گیا

چار پانچ سیڑھیاں اترتا وہ دور ہوا

شاہنواز نے خاموشی سے وہ نمبر دیکھا

اسنے ایزہ کی جانب نہیں دیکھا وہ کانپ رہی تھی وہ شدت سے کانپ رہی تھی دل تھا کہ تھر تھرا گیا

شاہ نواز نے بھی چار پانچ سیڑھیاں اتریں روہان دور ہونے لگا

شاہ بھائ ایزہ نے نمبر مانگا تھا میں تو آپکی بیوی کے بہکاوے میں آگیا "روہان کی بات پر وہ چکرا گئ

novelistaan.com

شاہنواز نے ایکدم اسکی گردن جکڑلی

اوراس شدت سے دبائی کہ روہان کی آنکھیں باہر آگئیں

تم جانتے ہو وہ کون ہے"

شاہ نواز کی سرد آواز پر روہان نے سانس حلق مین اتارا

میں سچ کہہ اپکی بیوی نے"

ششش جواب دو" وہ اپنی بات پر اٹل رہا

آپ آپ کی بیوی"

شاہنواز سکندر کی بیوی جو نہ رعایت دیتا ہے نہ غلطیوں کی معافی" کھینچ کر تھپڑ روہان کے منہ پر مارا اور

دادی جان اور آنٹی روہان کی ماں کے قدموں میں روہان جا کر گیرہ

شاہنواز "دادی جان کی آواز پر شاہنواز نے کان نہیں دھرے

کھڑے ہو" وہ اسے ٹھوکر مار کر کھڑا ہونے کا کہنے لگا

کیا ہوا ہے "انھوں نے روہان کو پکڑا جبکہ روہان چلانے لگا

شاہ بھائی کی بیوی نے خود مجھے سے نمبر مانگا تھا یہ مجھے مار رہے ہیں" وہ غصے سے بولا

جبکہ دادی سمیت وہ عورت بھی توبہ توبہ کرنے لگی

او بھائی اپنی بیوی پر پٹا ڈالو" وہ عورت روہان کو اپنے قریب کرتی چلائی جبکہ شاہنواز نے"

novelistaan.com

روہان کی جانب پھر سے ہاتھ بڑھایا اور دادی جان نے آگے اکر روکا

اپنی بیوی کو رو کو شاہ اتنا اندھا اعتبار کرتے ہوا سپر "وہ آگ بگولہ ہوئیں۔۔۔

شاہ نواز جوالہ مکھی کیطرح پلٹا اور ایزہ کا بازو جکڑ کر اسے کمرے میں لے گیا

اسنے ایزہ کا ہاتھ نہیں چھوڑا ایزہ کا چہرہ پیلا پڑتا جا رہا تھا یہ سچ تھا وہ پچھلے چھ ماہ میں اسنے یہ پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا لیکن اسکا خوف اتنا تھا کہ ایزہ کو لگتا تھا اسکی ساری صلاحیتیں ختم ہو گئیں ہوں زبان بول نہیں سکتی اور شاید وہ اپنے حق کے لیے بھی کچھ کہہ نہیں سکتی

شاہنواز نے دروازہ بند کیا

ایزہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی وہ مڑا

سیاہ قمیض شلوار میں بازو کہنیوں تک فولڈ کیے وہ اپنے بھاری مردانہ بازو کی گرفت اسکے ناتواں بازو پر ڈالے شاید توڑ دینے کا ارادہ رکھتا تھا

ایزہ کو لگا اسکی سانسوں کا سلسلہ ابھی ٹوٹے گا اور وہ شاہنواز کے قدموں میں جا کر گیرے گی لیکن وہ کھڑی تھی وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے ایزہ کی انکھ سے آنسو ٹوٹ کر اسکے گال پر گیرہ شاہنواز اب بھی خاموشی سے اسے گھور رہا تھا

novelistaan.com

وہ رو نہیں رہی تھی جیسے پتھر آنکھوں میں کوئی تاثر ہو بس ایسا ہی تھا اسکا حال بھی پتھرایا ہوا سا وجود اور کہیں دور سے اسکے اندر اٹھتا کوئی تاثر شاہنواز سکندر نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑا ایزہ کے وجود کو ایک جھٹکا لگا اور اسنے پلکیں جھپکیں تو دو تین آنسو مزید اسکے گال پر لڑھک آئے

شاہنواز نے اسے پیچھے دھکیل دیا وہ عین بیڈ کے بیچ میں گیری

وہ کچھ نہیں بولا اور وہاں سے واشروم میں چلا گیا

ایزہ کی آنکھوں میں مزید حیرانگی پھیل گئی وہ آنکھیں پھاڑے اس بند دروازے کو دیکھنے لگی

کیا وہ چھوڑ گیا تھا اسے۔۔۔ایزہ کو لگا آج وہ اسے دھنک کر رکھ دے گا کیونکہ وہ پچھلے چھ ماہ سے وہ اسکے ساتھ جتنی پارٹیز اٹینڈ کر چکی تھی یہ تو سمجھ گئی تھی وہ بہت تنگ ذہنیت کا شخص تھا

ایزہ سن بیٹھی تھی اسے لگتا تھا اکثر وہ پاگل ہے

جس کے پاس کوئی تاثر ہی نہیں وہ اسکے چھوڑ دینے پر حیران رہ جاتی اسکے پکڑ لینے پر مرنے کو ہو جاتی

ایک شخص کی محبت نے اسکو کہاں سے کہاں پہنچا دیا تھا۔

دروازہ کھلا وہ اپنی ٹانگیں سمیٹ گئی

وہ باہر نکلا تو چہرے پر پانی کی کئی قطرے تھے ایزہ اسے دیکھنے لگی وہ بہت خوبرو تھا بے حد خوبرو۔۔۔

اسے تو اپنا آپ اب اچھا لگتا ہی نہیں تھا

شاہ نواز نے بالوں میں برش کیا اور صوفے پر بیٹھ گیا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ سامنے اپنی بیس سالہ بیوی

novelistaan.com

کو دیکھنے لگا جو اپنی ٹانگیں سینے سے لگائے سکڑ کر بیٹھی تھی۔

وہ کچھ نہیں بول رہا تھا ایزہ کی پریشانی بڑھ رہی تھی

معلوم نہیں کس طرح سزا دے اسے۔۔۔

کھڑی ہو جاؤ" اور حکم ہو گیا۔۔۔ خاموشی ٹوٹ گئ

ایزہ فورا کھڑی ہو گئ

جاو میرے لیے کھانا لگاو" وہ سنجیدگی سے بولا اور موبائل نکال لیا

ایزہ پھر حیرانگی سے بت بنی کھڑی اسے دیکھنے لگی

شاہنواز نے نگاہ اٹھائ تو وہ سٹپٹا کر پیچھے ہوئ اور باہر نکل گئ۔

جبکہ اسنے موبائل صوفے پر پھینکا اور خود بھی اٹھ گیا

ایزہ نیچے ائ تو روہان اور اسکی ماں جا رہے تھے

بہت دکھ ہوا چچی شاہنواز کو اپنی بیوی پر اعتبار تھا برسوں سے رشتے داریاں ہیں ہماری"

ایسا نہیں ہے دیکھنا اسکا بھی دماغ درست کر رہا ہو گا بہت سخت ہے شاہنواز ان معاملات میں اسے سخت نفرت ہے کہ اسکی چیز کو کوئ چھیڑے بھی تم دل پر نہ لو" دادی جان بولیں تو آنٹی نے سر جھٹکا جبکہ یہ سب سنتے ہوئے وہ کچن میں چلی گئ

شاہنواز کبھی کبھی ہی کوئ کام اسے کہتا تھا ورنہ اس گھر میں ایک شو پیس کی طرح سی اہمیت تھی اسکی کہ وہ

novelistaan.com

اسے اٹھا کر لوگوں کو دیکھانے لے جاتا ورنہ وہ اسکی بوڑھی دادی کی باتیں سنتی رہ جاتی

بس کریں چچی وہ جا رہی آپ کی بہو" وہ غصے سے بولیں اور روہان کو لے کر باہر نکل گئیں

دادی جان نے پلٹ کر دیکھا شاہنواز بھی سیڑھیاں اتر رہا تھا

وہ لاونج میں ہی بیٹھ گیا

تم نے اسکا دماغ درست نہیں کیا ارے اتنے بڑے گھر کی بہو ہے یہ اور حرکتیں" دادی کی بات پر شاہنواز کی رگیں غصے سے مزید تن گئیں تھیں۔

میں کل اسلامہ آباد جا رہا ہوں آپ بھی چل لیں" وہ مختصر بولا

اور تمھاری یہ آوارہ بیوی پیچھے یار بنا لے بتا رہی ہوں شاہنواز بہت آوارہ ہے یہ ارے مجھ سے سنو یہ جو بت بنی ادھر سے ادھر پھرتی رہتی ہے تمھیں کیا لگتا ہے بہت سنجیدہ ہے

نہیں جی اپنے عاشق کا غم مناتی ہے"

اسکے باپ نے اس بدچلن کو ہمارے سر پر باندھ دیا اور پلٹ کر اسکی صورت بھی نہیں دیکھی" وہ بولتی جا رہیں تھیں ایزہ کے ہاتھ سے برتن چھٹے اور شیلف پر گیرے تھے جبکہ شاہنواز آنکھیں سکیڑے سب سن رہا تھا۔

اب تم کیوں بت بن گئے ہو سختی کرو اسپر ورنہ میں نے تمھاری شادی کسی اور سے کرا دینی ہے اگر اس بدچلن کے یہ ہی ناٹک رہے تو"

novelistaan.com

دادی جان" سپاٹ سی آواز تھی وہ رک گئیں

ایزہ کا ٹھنڈا پڑتا وجود گویا تھا وہ بے ہوش ہو جائے گی وہ غیر جائے گی نہیں تو شاید اسکی روح نکل جائے

جب میں آپ سے اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تو آپ کیوں کر رہی ہیں" وہ بولا لہجہ بری طرح سختی لیے ہوئے تھا

بتا رہی ہوں آگاہ کر رہی ہوں اسے یہاں چھوڑ کر جائے گا تو یہ تیرا نام برباد کر دے گی"

وہ کچھ نہیں کرے گی نہ ہی وہ ایسی ہے آپ فضول وہم نہ پالیں" شاہنواز کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پر

ایزہ ششدر سی پلٹی اور کچن کے دروازے پر کھڑی اسکی پشت دیکھنے لگی

یقین بے یقینی کی سی کیفیت تھی وہ حیرانگی سے اسکی پشت دیکھنے لگی

یعنی تجھے تیری دادی کی باتوں کا اعتبار نہیں" وہ ذرا غصے سے بولیں

مجھے صرف اپنی نکھوں کا عتبار آتا ہے میری آنکھیں جو دیکھتی ہیں میں صرف اسپر یقین رکھتا ہوں

جس دن میں نے ایسا کچھ دیکھا تو دنیا کی ہر لڑکی کے لیے اسے عبرت کا نشان بنا دوں گا لیکن جو کچھ آپ کہہ رہی ہیں چھ ماہ میں میں نے ایسا کچھ نہیں دیکھا" وہ صاف بولا جبکہ دادی کا چہرہ اتر گیا وہ سچی ہونے کے باوجود جھوٹی بن گئیں تھیں وہ سچ کہہ رہیں تھیں وہ دنیا میں ایک ہی شخص سے محبت کرتی تھی اور بے پناہ

ٹھیک ہے تمھارا یہ اعتبار جس دن ٹوٹے گا اس دن تمھیں دادی کی باتیں یاد آئیں گی"

novelistaan.com

اعتبار و قار کوئی نہیں ہے مجھے کسی پر لیکن کہانہ آنکھوں دیکھے پر یقین کرتا ہوں "تو جو ابھی روہان اسکو تو نہیں چھوڑو گا شاہنواز سکندر کی بیوی پر ہاتھ ڈالنے والے کے ہاتھ جڑ سے اکھاڑ دوں گا" وہ بے لچک لہجے میں بولا جبکہ دادی جان نے ایزہ کی جانب دیکھا

تمھاری عزت خاک میں ملادے گی یہ یاد رکھنا شاہ کر لو اسپر اعتبار آج تم" وہ کافی غصے میں لگیں جبکہ شاہنواز کھڑا ہوا

دادی جان" وہ انکو پکڑنے لگا لیکن وہ غصے سے چلی گئیں

شاہنواز نے غصے سے ایزہ کی طرف دیکھا جو تقریبا چھپ سی گئ۔

اور دادی جان بولتی ہوئ اندر چلی گئیں شاہنواز کو انھوں نے اکیلے پالا تھا اور وہ کبھی بھی دادی جان کے بارے میں برا نہیں سوچ سکتا تھا نہ انکا دل دکھاتا تھا اور نہ ہی انکی بات کو ٹالتا تھا ایزہ سے شادی بھی تو انکے کہنے پر ہی کی تھی

شاہنواز دادی جان کے پاس چلا گیا جبکہ ایزہ پریشانی سے باہر اسکا انتظار کرنے لگی اسے باہر آوازیں ارہیں تھیں

اچھا ٹھیک ہے اسے اپنے ساتھ لے جاوں گا" وہ ہار مانتا بولا

تجھے میری بات کا اعتبار نہیں شاہ" دادی جان خفگی سے بول رہی تھیں۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا میں نے اپکو بس اتنا کہا ہے کہ میں اپنی انکھ سے دیکھی ہوئ باتوں پر یقین کرتا

novelistaan.com

ہوں اور وہ صرف بیس سال کی ہے میرے ہاتھ لگانے پر کانپ اٹھتی ہے وہ کسی اور سے کیا افئیر چلائے گی" وہ جیسے بے دھیانی میں بول رہا تھا

ایزہ دل پر ہاتھ رکھے آنکھیں بھرے سب سن رہی تھی۔

اس شخص کو اسپر اعتبار نہیں تھا لیکن وہ اتنے عرصے میں پہلا تھا جس نے اسپر اندھا اعتماد کیا تھا

وہ کچھ جانے بنا اسکے حق میں بول رہا تھا

ایزہ کی آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے دل عجیب سا ہو گیا تھا ہر بات پر ہی سہم جاتا روپڑتا تھا

کسی نے اسپر بھی اس جیسے گندے وجود پر بھی عتبار کیا وہ شاید شاہنواز کا بے دھیانی میں کیا ہوا یہ احسان کبھی نہ بھولتی

سب عمر کو دوبارہ گھر میں دیکھ کر حیران رہ گئے۔

وہ لاپرواہی سے سب کو دیکھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

پورے گھر میں اسکا کمرہ بلکل ہی الگ تھا کیونکہ یہ اسکی ماں کے پیسوں سے سجا ہوا تھا

وہ پہلی بار نہیں آیا تھا وہ یہاں یوں ہی آتا تھا اور نکال دیا جاتا تھا۔

ساز صنم اور صوفیا اسے دیکھ کر چھپ گئیں تھیں کیونکہ پیچھے تایا جان بھی ارہے تھے اور وہ تینوں ہی پردہ کرتی تھیں خاص کر عمر سے اور عمر نے کبھی نہیں دیکھا تھا ان میں سے کسی کو لیکن ان لوگوں نے دیکھا

novelistaan.com

ہوا تھا کیونکہ وہ تھا ہی ایسا کہ اسپر ایک بار نگاہ اٹھے تو بار بار دیکھنے کو دل کرتا تھا صنم تو خصوصی طور پر اسے دیکھتی تھی لیکن بس دیکھنے کی حد تک ورنہ کون نہیں جانتا تھا کہ عمر کیا ہے

خوف ہی آتا تھا کیونکہ وہ شراب پانی کیطرح پیتا تھا۔

تائی جان تو بے حد خوش ہو گئیں جبکہ ثروت اور نجا بھی حیران تھیں بدر نے بھی بے زاری سے اسے دیکھا تھا اور دوسری طرف تایا جان اندر آ گئے

کھانا بنا و عمر آیا ہے کچھ خاص چیزوں کا اہتمام کرنا" وہ بولے تو ثروت اور نجما اسکے لیے اہتمام کرنے اٹھ گئیں وہ دونوں بھی تھکی ہوئی تھی پھر بھی خلاف نہیں کر سکتیں تھیں کہ یہ حکم تایا جان کا تھا ارہم بھی وہیں بیٹھ گیا سوہا بھی وہیں موجود تھی جبکہ چچا جان نے بھی اپنے بھائی کی جانب دیکھا

سارا کاروبار وہ ہی سنبھال رہے تھے تبھی انکی حیثیت بس اتنی ہی تھی کہ جو وہ کہہ دیتے وہ بس وہ ہی کرتے

کھانے کا شاندار اہتمام ہوا اور سب کو کھانے پر بلایا گیا

بدر بھی وہیں تھا

جاؤ بدر یہ بوتل وغیرہ لے او" تایا جان نے اسے کھانے پر بیٹھنے سے پہلے ہی کام کہہ دیا جبکہ بدر نے انھیں سرد نظروں سے دیکھا جبکہ وہاں ارہم بھی تھا

بدر نے ان سے جھٹکے سے پیسے کھینچے تایا جان نے گھور کر دیکھا اور وہ وہاں سے نکل گیا نجما نے دکھ سے

novelistaan.com

اسے دیکھا جبکہ وہ کافی دیر سے کھانا مانگ رہا تھا اور اب غصے میں وہ کچھ کھانے والا نہیں تھا

عمر کو تو بلا لو "تایا جان بولے تو ار ہم اٹھ گیا اور وہ عمر کو لینے جانے لگا کہ عمر پہلے ہی باہر آ گیا

تینوں لڑکیاں الگ بیٹھیں تھیں بلکل خاموشی سے وہ دم سادھے انتظار میں تھیں کہ کب عمر خیام صاحب کھانا نوش فرمائیں اور کب انھیں کچھ ملے۔۔۔

عمر نے ان سب کی جانب دیکھا

آؤ عمر کھانا کھاو بیٹے دیکھو تمھاری پسند کی چیزیں بنا ہیں "تائی جان نے پیار سے اٹھ کر کہا

اپکو کیسے پتہ میری پسند کیا ہے "اسکے سوال پر ایکدم سب کی مسکراہٹ سمٹ گئی وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

میری پسند تو مجھے بھی نہیں پتہ پھر آپ نے کیسے میرے لیے کچھ بنا لیا"

وہ ائی بروا چکا کر پوچھنے لگا کہ تائی جان کھسیانی سی ہنس دیں

ارے میرے ہاتھوں میں بڑے ہوئے ہو تمھاری پسند کا پتہ ہے مجھے"

کیوں میری ماں کے پاس ہاتھ نہیں تھے"

اسکے جوابوں پر صنم اور صوفیا اپنی ہنسی دوپٹہ رکھا کر روکنے لگیں کہ پورے گھر میں تایا تائی کو صرف عمر کے علاوہ کوئی سیدھا نہیں کر پاتا تھا جبکہ ساز کو تو بس بھوک کی فکر تھی جو کہ اسے شدید لگی تھی۔

ارے چھوڑو بیٹا کن باتوں میں پھنس گئے ہو چلو اجاو میں تمھارے لیے کھانا نکالتی ہوں "تائی جان نے

novelistaan.com

اسے بیٹھنے کا کہااور وہ خلاف تواتر بیٹھ گیااور چمچ بجانے لگا

جیسے وہ کھانوں کو دیکھ رہا تھا کیا کھانا چاہیے تھااسے۔۔۔

یہ لو چاول کھاو بریانی ہے تمھیں اچھی لگے گی میری سوہانے بنائی ہے اپنے بھائی کے لیے"

تائی کی چاپلوسی سب سن رہے تھے اور اچانک ہی ان سب کے بیچ بدر نے بوتل پٹخ دی

امی مجھے کھانا مل سکتا ہے" وہ چیڑ کر نہایت غصے سے بولا

ہ۔۔ہاں بس عمر لے لے پھر نکال کر دیتی ہوں" نجما بولی جبکہ بدر نے ضبط سے ماں کو دیکھااور دوسری طرف عمر نے بھی۔۔

کیوں میں پرائم منسٹر ہوں ڈیڈ بھی تو کھا رہے ہیں جو مرضی کھائے مجھے بلاوجہ کے تکلفات دینے کی ضرورت نہیں ہے" وہ بے دھڑک بولا جبکہ۔

تایا جان نے اسکی جانب دیکھا اسنے تھوڑے سے چاول نکال لیے اور کھانے لگا جبکہ باقی سب نے بھی کھانا نکال لیا

عمر خیام کی وجہ سے دال سے جان چھٹ گئی میرا تو دم گھٹ رہا تھا" صنم بولی جبکہ صوفیا نے بھی سر ہلایا ساز کی توجہ کھانے پر تھی اور ان سب کے بیچ سے پھر سب سے پہلے عمر ہی اٹھا اور دو لقمے لینے کے بعد جس چیز کی طلب ہو رہی تھی وہ اسکو پوری کرنے کو باہر نکل گیا

جبکہ تایا جان نے غصے سے اسکی پشت دیکھی

novelistaan.com

گیا ہو گا بوتل چڑھانے "ارہم نخوت سے بولا جبکہ تایا جان نے سب کو نماز کی ادائیگی کا حکم دے دیا تھا

میں تو کہتی ہوں عمر کی شادی کر دیں گھر ٹک جائے گا بار بار وہم ہوتا ہے واپس چل گیا تو"

کون کرے گا اس سے شادی "تایا جان نے کھاتوں پر سے نگاہ اٹھا کر دیکھا

آپکو ایک بات بتانی تھی" وہ رازداری سے انکے قریب ہوئ

یہ جو ساز ہے نہ اسکا رشتہ آیا تھا آج دوپہر میں امیر کبیر عورت تھی لڑکا بھی اچھا تھا میں نے تو جھڑک کر

واپس بھیج دیا" وہ بولی جبکہ تایا جان نے سر ہلایا

اسکے رشتے کیوں ارہے ہیں" وہ پوچھنے لگے

منحوس کی صورت پر مرمٹتے ہیں لوگ" وہ منہ بن کر بولیں

جبکہ دوسری طرف تائ جان مزید قریب ہوئ

یہ جو ساز ہے اسکی شادی کر دیں عمر سے" وہ آہستگی سے بولیں تو تایا جان نے نگاہ اٹھا کر دیکھا

تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے نہایت آوارہ ہے عمر اور اتنا آوارہ کے بوتل منہ سے نہیں ہٹاتا چوبیس گھنٹے

نشے میں رہتا ہے اور لڑکیوں کے ساتھ ناجائز تعلقات الگ" وہ بولے جبکہ تائ منہ پر ہاتھ رکھ گئیں

کہیں نہ کہیں ساز پر ترس ہی آگیا تھا انھیں تو خاموش ہو گئیں

---

novelistaan.com

یہ لاکھ روپے کا چیک کاٹ دو ذرا" اشفاق صاحب بنا جھجکتے بولے تو عمر نے انکی جانب دیکھا وہ ابھی سو کر اٹھا تھا اور اٹھتے ساتھ ہی انھیں سامنے دیکھ کر منہ کڑوا ہو گیا

عمر مجھے دکان پر جانا ہے جلدی کرو" وہ اسکی چیک بک لیے کھڑے تھے اسنے بنا کچھ کہے لاکھ روپے کا چیک کاٹ کر اپنی چیک بک پھینکی اور پھر اندھا سو گیا جبکہ وہ باہر اگئے

تھنکیو ابو" ارہم جوش سے بولا آج وہ اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہا تھا اور اسنے اشفاق صاحب سے پیسے مانگے تھے انھوں نے اسے پیسوں کا چیک دیا تو وہ بے حد خوش سا باہر اگیا اپنی گاڑی میں سوار ہونے لگا تو اسے ساز نظر ائی وہ کپڑے دھو رہیں تھی شاید کیونکہ اسکے کپڑے بھیگے ہوئے تھے وہ اسکے نزدیک اگیا اسے دیکھنے لگا

ادھر ادھر دیکھا کوئی دیکھ تو نہیں رہا تھا اور اچانک اسنے ساز کی بھیگی قمیض پر ہاتھ رکھا تو ساز چلا کر دور ہوئی

ا۔۔۔ارہم بھائی" وہ سر پر دوپٹہ اوڑھ کر انکی اس حرکت پر خوفزدہ رہ گئی جبکہ ارہم دانت نکال کر اسے دیکھتا رہا

ساز کی آنکھیں حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

خوبصورت ہو کافی تم" اسکی بات پر وہ خوفزدہ ہو گئی

گورا رنگ ملائی ہوتی ہے نہ دودھ کی ویسی لگتی" اور ایکدم وہ پیچھے ہٹ گیا کیونکہ اندر سے کوئی ارہا تھا

novelistaan.com

وہ اسے آنکھ مارتا چلا گیا جبکہ ساز کے رونگٹے کھڑے ہو گئے آج سے پہلے اسکے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا تھا اورارہم بھائی اسپر بری نظر رکھتے تھے اسے تو خبر ہی نہیں تھی اسکی آنکھیں بھیگ گئیں اور وہ روتی ہوئی جلدی سے چھپ گئی۔

اپنا بیگ پیک کرو تم میرے ساتھ اسلامہ اباد جاو گی "اسنے حکم دیا تو ایزہ سر ہلا کر اٹھ گئی۔

دادی جان تم سے کچھ زیادہ خفا ہیں اگر زبان چلا کر بول لو گی تو وہ تمہارے بارے میں کچھ اچھا سوچ لیں گی "وہ ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا

جی اچھا "اسکے پاس کسی بات کی نفی کی گنجائش نہیں تھی وہ اپنے اوپر سے کمبل ہٹاتی اٹھنے لگی شاہنواز جبکہ تیار ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا

ادھر او "ایک بات ہی پسند تھی اسے اسکی وہ اسکے حکم کے آگے ایک لفظ نہیں بولتی تھی

وہ اسکے سامنے اگئی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی شاہ نواز نے انگلی اسکے چہرے پر پھیری اور پھر اسکے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرنے لگا۔۔۔

وہ اسے دیکھ رہا تھا

وہ اسے دیکھ رہا تھا بلاشبہ وہ کافی خوبصورت تھی۔

novelistaan.com

روکا تھا میں نے تمھیں روہان سے مخاطب نہیں ہونا" انگوٹھا اب بھی اسکے نرم ہونٹوں پر گردش کر رہا تھا ایزہ کی ہر امید کے برعکس ہوتا تھا یہاں سب کچھ۔۔۔

خاص کر شاہنواز وہ اسے برا سمجھتی تو اسکی حمایت لے لیتا اور جب وہ سب نارمل سمجھتی تو سوال کر کے روح کھینچ لیتا۔

ایزہ نے نفی میں سر ہلایا۔

م۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا تھا" وہ بس اتنا ہی بولی

شاہنواز کے انگوٹھے کی حرکت رک گئی۔

تو اسکی جرت کیسے ہوئی وہ تم سے بات کرے" شاہنواز نے اچانک اسکا چہرہ اپنے ہاتھ کی سخت جکڑ میں پکڑ لیا۔

ایزہ کی سانس وہیں اٹک گئی

م۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں" اسکے پاس ایسے الفاظ ہی نہیں ہوتے تھے وہ اپنی بات پر زور دے سکے۔

اور اگر جھوٹ نکلا تو" وہ اسکے چہرے کے قریب ہوا

جان سے مار دیجیے گا" وہ یہ الفاظ بنا خوف و خطر کے بولی کہ مرنا شاید اس زندگی سے زیادہ بہتر تھا

شاہنواز مسکرا دیا

اسکا چہرہ جھٹکا دے کر چھوڑا

novelistaan.com

ایسے نہیں ایسے تو بلکل نہیں" وہ شانے اچکا گیا

جاو اپنا بیگ پیک کرو مجھے نکلنا ہے اور دادی جان سے معافی مانگ لینا" وہ کہہ کر مڑا اور پھر خود کو آئینے میں دیکھنے لگا۔

جی" نہ اسنے قصور پوچھا نہ ہی قصور جاننا چاہا۔

وہ واشروم میں چلی گئ

فریش ہو کر وہ باہر ائ تو شاہنواز نہیں تھا اسنے ائینے میں خود کو دیکھا

اسکے وجود پر زخم دو دن پرانے تھے دو دن سے شاہنواز نے اسے چھوا نہیں تھا۔

وہ ان چیزوں کی عادی ہو گئ تھی۔

اب نہ روتی تھی ان باتوں پر نہ ہی اپنا بچاو کرتی تھی الٹا جب وہ اسکے ساتھ لیٹتا۔ اور اسے اپنی جانب نہ کھینچتا تو وہ حیرانگی کے مارے ساری رات سو نہیں پاتی تھی۔

وہ تیار ہو کر سیاہ جوڑے میں بالوں کو آج بے ساختہ کھلا چھوڑے۔ سر پر دوپٹہ جمائے نیچے اگئ

بنا میکپ اور کسی چیز کے بھی وہ چلتی پھرتی آفت تھی

وہ نیچے ائ تو دادی جان کے سامنے شاہ نواز بیٹھا تھا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے۔

اور ایک پل کے لیے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

اسکا حسن قیامت خیز تھا وہ توجہ سے اسے دیکھنے لگا جس کی جھکی جھکی نگاہ شاہنواز کا سارا دھیان کھینچ چکی

novelistaan.com

تھی۔

دادی جان نے نخوت سے ائزہ کو دیکھا

یہ کیا حلیہ ہے۔اسطرح ائیر پورٹ پر جاو گی" وہ ایکدم تلخی سے بولیں شاہنواز کی پیشانی پر بل سے پڑے مگر فلحال کچھ نہیں بولا۔

جا کر اس لباس کو بدلو ہاں تمھاری جیسی آوارہ بد چلن لڑکیوں کی اولین خواہش ہوتی ہے کہ مرد انپر فدا ہو جائیں استغفر اللہ زمانہ تو دیکھو کیسا اگیا" وہ غصے سے توبہ توبہ کرتے بولی جبکہ وہ پلٹنے لگی لباس تبدیل کرنے کے لیے

رک جاو میرے پاس زیادہ وقت نہیں جو پہن لیا سو پہن لیا" وہ اٹھتے ہوئے بولا نگاہ اسی پر تھی دادی جان دیکھ رہیں تھیں اور انھیں پوتے کی یہ توبہ سخت زہر لگ رہی تھی وہ اتنا ہی لاغرض سا رہتا نہ کیا ضرورت تھی اتنا اسپر دھیان دینے کی۔

وہ کھڑا ہو گیا اور ایزہ دادی جان کے پاوں پکڑ گئ

آپ مجھے معاف کر دیں اگر میں نے آپکی دل آزاری کی ہے تو"۔

اگر "وہ اسکے لفظ پکڑ گئیں

او بی بی یہ ڈھکوسلے نہ کسی اور سے سامنے کرنا یہ اگر کیا ہوتا ہے پتہ نہیں ہے کیا تیری بد چلنی کا مجھے" وہ اسکے وجود کو لفظوں سے چھلنی کر دینا چاہتی تھیں لیکن وہ ساکت بیٹھی تھی۔

novelistaan.com

ان لفظوں کی چبھن کا اظہار اور اسکی اجازت تو کبھی بھی نہیں تھی۔

ہٹو یہاں سے "وہ اسکے ہاتھ جھٹک گئیں

دادی جان" شاہنواز بیچ میں ہی بول اٹھا۔

آئندہ آپ ایزہ کو ان لفظوں سے مت پکاریے گا جب دنیا کہ ہاتھ میں توڑ سکتا ہوں تو آپکے منہ سے یہ لفظ سن کر مجھے تکلیف ہو گی"۔

خلاف توقع شاہ نواز کی آواز اسے حیران کر گی اسنے حیرانگی سے مڑ کر دیکھا دادی جان کا منہ سا بن گیا۔ پہلو بدلنے لگیں۔

ایزہ نے انکے پاوں پھر سے پکڑنا چاہے

تو وہ اسکے ہاتھ جھٹک گئیں لیکن اب کچھ بولی نہیں تھیں شاہنواز کو کسی کی کال اگی تو وہ باہر نکل گیا۔

اور اسکے جاتے ہی دادی جان نے اسکے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔

ایزہ کی بے ساختہ چیخ نکلی کہ وہ اسکے ہونٹوں کو بھی اپنی ہتھیلی سے دبا گئیں۔

پرانے دماغ اور خیال کی عورت تھیں جو بس بہو پر ظلم کرنے کو ترجیح دیتی تھیں

کیا گھول کر پلایا ہے تو نے شاہ کو کہ سچی باتوں کو بھی جھوٹا کہہ رہا ہے۔ تیری بد چلنی تو اسکے آگے کھل ہی جائے گی یہ ڈرامے اور ڈھونگ میرے سامنے کرنے کی ضرورت نہیں پوتا چھین لیا کلموہی بدذات نے میرا" وہ اسکے بالوں کو جھنجھوڑنے لگیں ایزہ کی آنکھیں بھیگ گئیں آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے اور ایک

novelistaan.com

ملازمہ دوڑتی ہوئی اندر آئی

ایزہ بی بی شاہ صاحب بلا رہے ہیں"۔

وہ بولی۔

جبکہ دادی جان نے اسکے بال اچھے خاصے کھینچے تھے کے اسکے بال انکی مٹھی میں اتر گئے

اسکی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور انسوؤں کی ایک جھڑی بن گئی

انھوں نے لات مار کر ایزہ کو اپنے تخت پر سے ہٹایا۔

دفع ہو جا اب میری نظروں سے اور واپس آنے پر مجھے خوشخبری نہ ملی تو یہ جو حمایت لے رہا ہے نہ

نرگیس بیگم کا پوتا ہے" وہ فخر سے بولیں

ہڈی پر سے چمڑا الگ کرا دوں گی"۔

وہ بولیں ایزہ۔ پیچھے قدم لینے لگی۔

اور ملازمہ بھی خاموش کھڑی رہی گئی

اسپر ہونے والا ظلم یہ پہلا تو نہیں تھا دادی جان اسکے ساتھ یہ ہی سلوک کرتی تھیں

شاہنواز جب جب اسے جوتے کی نوک پر رکھتے تو وہ ایزہ کے ساتھ نارمل رہتی ورنہ انھیں ایسے ہی

دورے پڑتے تھے وہ اپنے چہرے پر پھیلے آنسو صاف کرتی دوپٹے کو اچھے سے لیے باہر آگئی

تو شاہنواز گاڑی میں سوار تھا وہی ڈرائیور تھا ایزہ کا دم سا گھٹنے لگا وہ اسے دیکھ رہا تھا ترچھی نگاہوں سے ایزہ

novelistaan.com

کا بس نہیں چلا کہیں غم ہو جائے غائب ہو جائے۔

اور جیسے ہی اسنے ایزہ کو شیشے میں دیکھ کر آنکھ ماری۔

ایزہ کے ہاتھ پاوں پھول گئے

اسنے شاہنواز کو دیکھا۔

وہ اعتبار بے اعتباری کے بیچ تھا۔

وہ دادی جان کے خلاف پہلی بار بول رہا تھا کیونکہ چھ ماہ میں ایک بار بھی دادی جان کے خلاف بات کرتے سنا نہیں تھا الٹا اسے اگنور کرنا عام بات تھی

گاڑی روکو"۔ شاہنواز نے اچانک کہا تو ذرا ڈرائیور نے گاڑی روک دی۔

اور شاہنواز باہر نکل گیا

ایزہ بے چین ہو گئ۔

باہر ایک گاڑی رکی تھی اس میں سے نکلنے والے شخص سے وہ مل رہا تھا اور اندر ایزہ کی ہمت جواب دے گئ وہ شکایت لگاتی تو کہیں خود بری نہ بن جاتی کہیں وہ اسی کے بارے میں یہ نہ سوچ لیتا کہ اسی میں برائ ہے جو ہر مرد اسکے ساتھ ایسا کر رہا ہے

ڈرائیور ڈھٹائی پر اترا ہوا تھا۔

وہ دانت نکوستہ ایزہ کو دیکھ رہا تھا ایزہ نے منہ چھپا لیا۔

novelistaan.com

پردے میں رہنے دو پردہ نہ ہٹاو۔

پردہ جو ہٹ گیا تو۔

بھیڑیا کھا جائے گا"۔

وہ گنگنا رہا تھا۔

ایزہ کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔

آنکھیں انسوؤں سے بھر گئیں تھیں۔

اور ڈرائیور اب سیٹی بجا رہا تھا۔

وہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھا

تو ڈرائیور کی چونچ بند ہوئی اور ایزہ کچھ بھی سوچے سمجھے بنا اسکے نزدیک ہو گئی۔

شاہ نواز نے اسکی جانب دیکھا ایزہ نے کانپتا ہاتھ اسکے بازو میں ڈالا اور اسکے بازو پر سر رکھ لیا

اسطرح وہ چھپ گئی تھی ڈرائیور سے۔

اسنے ٹانگیں سمیٹ لیں بولی کچھ نہیں تھی بس بچوں کیطرح اسی کے پہلو میں چھپنا چاہ رہی تھی۔

شاہنواز نے اسکی اس حرکت کو دیکھا اور پھر ایک نظر آگے بیٹھے ڈرائیور کو۔

اور اچانک ہی اسکی گردن پیچھے سے جکڑی

گاڑی روکو"۔

novelistaan.com

ایزہ سیدھی ہوئی

گاڑی روکو" وہ دھاڑا ایزہ دور ہو گئ۔

ڈرائیور نے گاڑی روکی

شاہنواز باہر نکلا

اور اسنے باہر نکل کر ڈرائیور کو کھینچ کر باہر نکالا اور الٹے ہاتھ کے دو تھپڑ کھینچ کھینچ کر اسکے منہ پر برسا

دیے

ایزہ منہ پر ہاتھ رکھ گئ۔

کیا اسے علم ہو گیا تھا۔ جو وہ کہہ نہیں پا رہی تھی۔

ایزہ اب بھی حیران تھی۔

کل سے اب تک شاہنواز اسے اعتبار کی کڑی میں بے دھیانی میں باندھتا جا رہا تھا۔

اسنے ڈرائیور سے کچھ نہیں کہا تھا اسپر غصہ نکال کر اسنے ڈرائیور کو دھکیلا

صاحب میں نے کیا کیا ہے آپ مجھے مار کیوں رہے ہیں" وہ متواتر ایک ہی سوال کرتا اپنا بچاو کر رہا تھا جبکہ

دوسری طرف ایزہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔

کیا وہ اتنی حثیت رکھتی تھی کہ وہ بن کہے سمجھ جاتا۔

آئندہ میرے ارد گرد بھی نظر نہ انا" اسکی ناک سے بہتے خون کو اگنور کرتے وہ اسے نوکری سے نکالتا

novelistaan.com

بس اتنا ہی بولا۔

اور ڈرائیور کو روڈ پر ہی پھینک کر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

شاہنواز سکندر پہلی بار گاڑی پر وٹو کول کے بنا چلا رہا تھا نہ ہی وہ چلاتا تھا نہ اسے ضرورت ہڑتی تھی۔

ایزہ دم سادھے گئ

شاہنواز نے گاڑی کی سپیڈ بھڑائی اس سے کوئ بات نہیں کی تھی اور ائیر پورٹ کی جانب بڑھ گیا۔

آو آو عمر بیٹا کیسے ہو ٹھیک سے نیند ای مچھروں نے کاٹا تو نہیں بھئ تمھارے لیے سپیشل مچھروں کو مارنے والی دوا ہوتی ہے نہ وہ لگائ تھی۔

کیا ناشتہ "۔

اتنے سوال کیوں کر رہی ہیں اپ "وہ بے زاریت سے بولا۔

تائ کا منہ سا اترا۔

عمر بھائی آپ امی سے بد تمیزی کرتے ہیں ہر وقت "سوہا زرس غصے سے بولی

اور عمر نے سوہا کو کبھی ولیو نہیں دی تھی

مجھے ناشتہ چاہیے "وہ بس اتنا ہی بولا سوہا بے عزتی کے احساس سے سرخ ہو گئ۔

آہاں اری او نجما کہاں مر گئ ناشتہ بنا دے عمر کو "۔

novelistaan.com

وہ بولیں

اپ بنا کر دیں "عمر نہیں جانتا تھا یہ نجما کون ہے بلکہ اس گھر میں وہ صرف تائی اپنے باپ اور سوہا اور ارہم کے ساتھ چچا کو بھی تھوڑا بہت جانتا تھا اور بدر کو تو بس دیکھا ہی تھا

ہیں "۔تائی حیران ہوئی

ہاں اپکے پاس ہاتھ نہیں ہیں انھیں ہاتھوں میں تو بڑا ہوا ہوں میں "وہ انھیں کی بات انکے منہ پر مارتا سکون سے بولا

میں بنا دیتی ہوں "نجما پریشانی سے بولی تائی جان کو تو عرصہ گزرا کچن میں نہیں گئیں تھیں

نو تھینکس "سرد لہجے میں بولا

مجھے بھوک لگی ہے جلدی کریں "وہ پاوں جھلاتا موبائل نکال گیا

ہاں ہاں میں اپنے بیٹے کے لیے ناشتہ بناتی ہوں "وہ مسکرا کر اٹھ گئیں۔

جبکہ سوہا عمر کو دیکھنے لگی

دیکھنے میں وہ ہمیشہ سے پرفیکٹ تھا بدر سے بھی زیادہ حسین رنگت تھی معلوم نہیں انکی رنگت انکی ماں پر کیوں گئی تھی سوہا اور ارہم کی ورنہ عمر بھی تو اسی کے باپ کی اولاد تھی ایسے سونے کیطرح چمک دھمک رکھتا تھا۔

سوہا منہ بنانے لگی اور تائی نے تب تک نجما سے ناشتہ بنوالیا

novelistaan.com

عمر خاموشی سے ملک شیک اور بریڈ سلائس لینے لگا

اور اچانک ہی سامنے سے ایک انٹی آگئیں

اسکا دھیان اپنے کھانے کی جانب تھا۔

اسلام علیکم "انھوں نے تائی کو سلام کیا

تم پھر آگئی کہا تو ہے ہماری بچی چھوٹی ہے بھئی نہیں کرنی کوئی شادی وادی "تائی زرا غصے سے بولیں

میرا بیٹا بھی ایا ہے اپ ایک بار مل لیں میرے بیٹے سے اپکی بیٹی کو بہت عزت سے رکھے گا "انھوں نے

پیار سے کہا اور ایک خوبرو لڑکا اندر داخل ہوا تو سوہا تو دل تھام گئی

دیکھو بھلا ساز کی قسمت تھی کیا تھا صوفیا صنم جو ماں کے کمرے سے ابھی نکلیں تھیں دیکھ کر حیران

ہوئیں اور کہیں نہ کہیں جیلسی بھی ہوئی تھی ساز سے جبکہ ثروت بھی منہ بنا گئی اسکی بھی تو دو بچیاں تھیں

اب یہ ساز میں کون سے لال لگے تھے جبکہ ساز اپنا اخری پیپر دینے بدر کے ساتھ گئی ہوئی تھی۔

نجما بھی چپ کھڑی تھی

تمھارا دماغ خراب ہے بہن ہمارے ہاں لڑکے منہ اٹھا کر نہیں اتے نکالو بھئی اسکو باہر "تائی غصے سے

بولیں اور عمر کو دیکھا جو کہ لاتعلق بنا ناشتہ کر رہا تھا

اسکا کوئی ریسپونس نہ پا کر وہ خود ہی اٹھیں

جبکہ وہ خاتون نجما کے پاس آگئیں

novelistaan.com

مجھے اپکی بیٹی بہت پسند ہے۔اپ کا اختیار ہے اپ ہاں کہہ دیں" وہ بولیں

جبکہ نجما کے چہرے کے رنگ سے اڑ گئے

سوہازرا اپنے باپ کو فون گھماو یہ لوگ یوں نہیں مانیں گے "تائ بھڑک کر اٹھیں اور وہ لڑکا ابھی کچھ کہتا کہ بدر اور ساز بھی اگئے

سازان لوگوں کو گھر میں دیکھ کر کچھ حیران ہوئ اور جلدی سے اوپر چلی گئ

بدر نے سوالیہ نگاہ اس لڑکے پر اٹھائ جو انکے گھر میں کھڑا تھا

یہ ساز کے بھائ ہیں نہ" وہ خاتون آخری بار قسمت آزمائی ہوئ بدر کے پاس گئیں

بیٹا میں بہت دونوں سے آپکی امی تائ چچی سب سے بات کر رہی ہوں مجھے آپکی بہن ساز بہت پسند ہے اور میں کیا میرا بیٹا بھی بیت خوش رکھے گا انھیں آپ ایک بار میرے بیٹے سے مل لیں" وہ بولی تو بدر حیران ہوا یہ بات نجما نے کی نہیں تھی اس سے اور ساز دل تھامے سب سن رہی تھی

اچھا لیکن آنٹی ہمارے ہاں اجنبی لڑکے گھروں میں نہیں آتے

بدر بولا

اچھا اچھا بیٹا۔ سبحان بیٹا آپ گاڑی میں بیٹھو میں آتی ہوں" وہ جلدی سے انکے گھر کے ماحول کر احترام کرتی بولیں بدر کو تو بہت اچھی لگیں جو چیزوں کو ولیو دے رہیں تھیں۔

اور انھوں نے دو تین بار آنے کا کہا تھا

novelistaan.com

بدر تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے میں انکار کر چکی ہو باہر نکالو اس عورت کو "تائ جان بولیں تو بدر نے سرد نظروں سے اسے دیکھا

کیوں انکار کیا ہے"۔اسکے سوال پر ان خاتون کی جان میں جان آئی اور تائ نے غصے سے اسے دیکھا

ساز میری بہن ہے اور اسکا پورا اختیار میرے پاس ہے "وہ سکون سے بولا۔

اب گونگی کا گڑھ کھا لینا زبان تو تمھاری ہلے گی نہیں من چاہی جو کر رہا ہے بیٹا ارے منحوس تجھے کہا ہے اپنے باپ کو بلا "تائ چلائیں جبکہ بدر نے سر جھٹکا

آپ میرے ساتھ آئیں "وہ انھیں باہر لے آیا

بیٹا میں چاہتی ہوں آپکی بہن"۔

آنٹی آپ مجھے سلجھی ہوئ خاتون لگیں ہیں میں یقینا اس بارے میں سوچوں گا"۔وہ مسکرایا۔

جبکہ وہ بھی مسکرا دیں

بہت شکریہ اتنی عزت دینے کا'

عزت کہاں آپ نے تو ساری اصلیت ہی دیکھ لی "وہ طنزیہ ہنسا۔

جانے دو بیٹا مجھے ساز کو لے کر جانا ہے باقیوں سے مجھے غرض نہیں "وہ مسکرائیں تو بدر بھی مسکرایا

میں کل پھر آؤ گی "وہ کہہ کر چلی گئیں جبکہ بدر نے سر ہلایا اور۔

اندر آ گیا

novelistaan.com

یہ کون سا طریقہ ہے بڑوں کو بے عزت کرنے کا "تائی بھنا اٹھیں

بدر "نجمانے کچھ بولنا چاہا

امی میں لڑکے کی معلومات نکلوالوں ہم ساز کی شادی کر دیں گے اس دوزخ سے بچ جائے گی"

لو یہ گھر دوزخ بن گیا۔ "تائی کی چیخ و پکار شروع ہو چکی تھی

بدر نے کان بھی نہیں دھرے اور چلا گیا تایا نے نجما کو طعنے مارنا شروع کر دیے ساز منتظر تھی صوفیا اور صنم کی مگر دونوں ہی نہیں آئیں

اور دوسری طرف سوہا بے چین ہو گئ

ساز اتنے امیر لوگوں میں جاتی اسے چین کیسے آتی جبکہ عمر تو کب کا وہاں سے جا چکا تھا

کس سے پوچھ کر تم نے ہاں کی ہے "بدر کو کٹگھڑے میں کھڑا کر لیا تھا۔

ابھی تک تو نہیں کی لیکن کر دوں گا"۔

تمھارے بڑے مر گئے "تایا جان بھڑکے

ساز بہن ہے میری میں اسکے بارے میں سوچنے کی اور درست فیصلہ لینے کا پورا اختیار رکھتا ہوں"

بس "وہ دھاڑے

novelistaan.com

پہلے اپنے قدموں پر کھڑے ہو اسکے بعد اس منہ کو کھولنا میرے سامنے

کیا اوقات ہے تیری۔ کیا اپنی بہن کو اپنی خوشی سے ایک چادر تک نہیں دے سکتا شادی کے فیصلے کرے گا" وہ اسکو بے عزتی کرنے میں کوئ قصر نہیں چھوڑتے تھے اور وہ ہی ہو رہا تھا جیسے پورے گھر کی دل کی آواز تایا جان بول رہے تھے ساز منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی اسکی وجہ سے پورے گھر میں اسکا بھائ بے عزت ہو رہا تھا وہ نہ ضد کرتا کون سا ساز کو شادی کی جلدی تھی نہ عمر نکلے جا رہی تھی۔

تایا جان میری بہن'

دو دانے بھی اپنے پیسے کے ڈالیں ہیں تو نے اسکے حلق میں جو فیصلہ کرنے چلا ہے نکل اس گھر سے اور یہ گند بھی لے کر جا پھر دیکھتا ہوں کون تیری بہن سے شادی کرے گا" انھوں نے اسے دھکیلا تو بدر ایکدم دور ہوا۔

اوقات دیکھو اسکی اور باتیں سنو" وہ ہنس دیے

اگر دوبارہ وہ عورت اس گھر میں دیکھی تو تھپڑوں سے منہ سجا دوں گا" وہ بولے

میں ساز کی شادی وہیں کروں گا" بدر ہمت کر کے ضد پر اڑا رہا

جبکہ تایا جان نے جوتی اتاری اور اسپر ہاتھ اٹھاتے کہ ساز دوڑ کر بھائ کے آگے اگئ۔

تایا جان آپ جو کہیں گے وہ کریں گے ہم"

پاگل ہو گئ ہو" بدر دھاڑا تھا یہ ڈرامہ کیا زندگی بھر چلتا وہ لوگ اسی طرح زندگی گزارتے

novelistaan.com

ارے تم تو ہٹو' ساز کو دھکیل کر۔

تایا جان نے بس اسکا گریبان پکڑا۔

جبکہ عمر یہ شور شرابہ سن کر ابھی نکلا تھا کمرے سے

اور وہی بدر نامہ کچھ کچھ جانتا تھا وہ اس بارے میں

بدر ایک مظلوم لڑکا اور اسکا باپ ایک جلاد تایا وہ سیب کھاتے ہوئے یہ منظر سکون سے دیکھ رہا تھا۔۔

تایا جان میں اپنی بہن کی شادی کا حق رکھتا ہوں"

تو کر نہ جا یہاں سے" وہ بھڑکے بدر انھیں گھورنے لگا

جا بھئ جا تو یہاں سے نکل اس گھر سے"۔

بھائ صاحب ہم تو آپکے فیصلے پر چلتے ہیں اپ بڑے ہیں بچہ ہے یہ"

بس گونگی عورت زبان کھل گئ اب تیری۔

میں نے کر دیا آج تیری بیٹی کا رشتہ۔

عمر خیام سے اور جس میں اس فیصلے کے خلاف جانے کی جرت ہے وہ آئے میرے سامنے" وہ بولے اس

بیچ اپنے نام کی بازگشت پر عمر نے ائ بروا چکا کر باپ کو دیکھا

جبکہ تایا جان نے کہہ تو دیا اب عمر کا ہی ڈر تھا بیچ میں کود گیا تو کچھ نہین چھوڑتا انکا

کیا" اس سے پہلے بدر چیخا

novelistaan.com

اپکا دماغ ٹھیک ہے آپکے شرابی بیٹے اور میری بہن کا جوڑ بنتا بھی ہے "بدر تلملا اٹھا

ہاں بنتا ہے تیری بہن میں سرخاب نہیں لگا میں فیصلہ کر چکا ہوں'۔

میں یہ ہونے نہیں دوں گا پاگل ہیں اپ "عمر کو لگا اسے بولنے کی ضرورت نہیں وہ ابھی صرف تماشا دیکھ رہا تھا

بھای صاحب میری بچی آپکی بچی ہے کچھ اچھا سوچ"۔

شکر مناو کہ تمھارے بھائ نے یہ سوچا۔ برائ کیا ہے عمر میں لاکھوں میں کھڑا ہو گا چاند کیطرح چمکے گا" تائ بھی بولیں

اور اگر اس خاتون کو اتنی ہی ہمارے ہاں رشتے داری کی پڑی ہے صنم کی کر دو وہاں "وہ بولے تو ثروت چچی کو بھی سکون ملا مسکرا دیں

بہت شکریہ بھائی صاحب آپ بہت عظیم ہیں"

آپ اپنے دماغ سے یہ وہم نکال دیں "بدر دھاڑا

تم اس گھر سے نکلے گے میرے فیصلے کے خلاف گئے تو اور تم شادی کی تیاریاں کرو عمر خیام اور ساز کی شادی ہو گی وہ بھی بہت جلد"

واقعی "اور نجما بدر سمیت ساز کے دل کو بھی اس آواز نے چین دیا تھا اب تایا تائ تو کیا کوئ بھی اسکے آگے پر نہیں مار سکتا تھا۔

novelistaan.com

عمر تم سے بعد میں بات کروں گا میں"۔

وہ بعد ابھی ہو جائے تو بہتر ہے میرے کمرے میں آئیں ورنہ مجھے یہاں بھی کوئی دقت نہیں"۔وہ بولا اور چلا گیا۔

سازنے ماں کو دیکھا

امی نہیں"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

گھبراو نہیں کچھ نہیں ہو گا

بدر نے اسے سینے سے لگا لیا جبکہ نجما سب کی جانب دیکھنے لگی پر سکون مسکان سب کے لبوں پر تھی اور وہ بے بس کھڑی تھی

میری زندگی کا فیصلہ لینے والے آپ کون ہوتے ہیں"

باپ تمھارا"وہ بولے

اچھا بس یہ ڈھونگ رچانا بند کریں"وہ چیڑ گیا

لگتا ہے تمھارا انٹرسٹ اس ڈائری میں رہا نہیں"اشفاق صاحب ہلکا سا مسکرائے عمر نے کھا جانے والی نظروں سے انھیں دیکھا

آپ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے"وہ انگلی اٹھا کر بولا

novelistaan.com

بلکل نہیں میں صرف تمھیں یہ کہہ رہاہوں کہ شادی کرو بس"

مجھے شادی کی ضرورت نہیں"

تو میرے بیٹے تمھیں کہا کس نے ہے کہ اس بھکارن کے ساتھ ساری زندگی بندھے رہو جہاں دل کرے وہاں جاو جس پر دل آئے اسے استعمال کرو"

آپ مولانا ہیں" وہ طنزیہ ہنسا

اشفاق صاحب سنجیدہ ہوگئے

تمھاری بکواس ہی مجھے تم سے بات کرنے سے روکتی ہے"

تو بات ہی کیوں کرتے ہیں"۔

خیر تمھیں تمھاری زبان میں سمجھانا پڑے گا۔

تمھیں اگر نہیں چاہیے تو میں انکار کر دیتا ہوں کوئ زبردستی نہیں"

وہ بولے اور جانے لگے

مجھے شادی ہوتے ہی میری مطلب کی چیز چاہیے" وہ بولا

تو اشفاق صاحب خوش ہوگئے اسکا شانہ تھپتھپا کر باہر اگئے اب مزید چوڑے ہوگئے تھے۔

بدر کو یقین تھا وہ بے عزت ہوں گے مگر انکی خوشی نے اسے حیران کر دیا

کرو ساز اور عمر کی شادی کی تیاری۔۔۔اور تیاری بھی کیا دو جوڑے بناو اور نکاح کی تاریخ یہ ہی کوئ

novelistaan.com

اگلے ہفتے کی رکھ لو" وہ بولے تو ساز کو لگا وہ بے حوش ہو جائے گی جبکہ اسنے بری طرح رونا شروع کر دیا تھا

سب وہاں سے چلے گئے اور ساز پھوٹ پھوٹ کر رو دی

مجھے نہیں کرنی امی پلیز نہیں" وہ ایک سانس بول رہی تھی نجما بھی اسکے ساتھ بے بسی سے رو دی جبکہ بدر خاموشی سے ان دونوں کو دیکھنے لگا اور جیسے اسکے دماغ نے بڑی عجلت میں حرکت کی تھی

وہ تایا کہ کمرے میں بنا اجازت کے گھسا

اگر عمر اور ساز کی شادی ہو گی تو سوہا اور میری شادی کی بھی تیاریاں کریں اور" وہ کچھ بولتی کہ وہ غرایا یہ میرا فیصلہ میری زندگی کا فیصلہ ہے"

وہ جتا کر چلا گیا اور تایا جان نے گھیرہ سانس بھرا

ٹھیک ہے مجھے اعتراض نہیں"

کرتا اور تا تو کچھ ہے نہیں" تائی کو اختلاف ہوا

کچھ نہیں ہوتا میں اسے رکھ لوں گا پانچ سو روپے پر" وہ کہہ کر لیٹ گئے جبکہ تائی بے چین ہو گئیں بیٹی کے مستقبل کی فکر تھی انھیں

---

novelistaan.com

سازنے رو رو کر برا حال کر لیا تھا صوفیا اور صنم افسوس سے اسے دیکھ رہیں تھیں

بہت برا کیا ہے تایا جان نے اس طرح کوئی اپنے شرابی بیٹے کو زبردستی کسی کے ساتھ باندھ سکتا ہے" صنم بولی جبکہ ساز نے رو رو کر آنکھیں سوجھا لیں تھیں

پلیز تم دونوں کچھ کرو مجھے عمر خیام سے شادی نہیں کرنی اور اور مجھے ابھی تو شادی نہیں کرنی میرا ریزلٹ میری پڑھائی" وہ چہرے پر ہاتھ رکھے رو دی

ہم کیا کر سکتے ہیں بدر بھائی بھی تو خاموش ہو گئے ہیں تم بدر بھائی سے بات کرو" وہ دونوں بولیں

تو ساز بے سر ہلایا اسکی جان سولی پر لٹک گئی تھی گھر کا سب سے گندا لڑکا تھا عمر خیام۔۔۔

جو نشے میں ہر وقت دھت رہتا ہر وقت گھر سے باہر ہوتا اور نہایت بد تمیز ہونے کے ساتھ ساتھ اسکے اندر احساس نام کی چیز نہیں تھی اسے کسی کے بھی ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تھا تبھی وہ شادی کے لیے مان گیا تھا

ساز کا دل بیٹھے جا رہا تھا۔

ایسا تو نہیں ہوتا نہ اسنے ایسا کیا کیا تھا جو اسے بدلے میں عمر خیام مل رہا تھا وہ تو عمر جیسی بھی نہیں تھی

کیونکہ ہر انسان کو ویسا ہی شخص ملتا ہے جیسا وہ خود ہوتا ہے وہ تو ایسی بلکل نہیں تھی پھر اسے عمر خیام کیوں مل رہا تھا وہ نیچے ائی صوفیا صنم بھی پیچھے سے اسکے ساتھ ہی اتریں تھیں اسنے ادھر ادھر دیکھا سوہا اچانک

novelistaan.com

سے دیکھ کر مسکرادی

ارے سازاواو" وہ اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگی مگر ساز صرف بدر کو ڈھونڈ رہی تھی جو معلوم نہیں کہاں غائب تھا۔

وہ باہر ائی تو وہ اپنی بائیک کو دیکھ رہا تھا

بھائی" اسکی روندی ہوئی آواز پر پلٹا

وہ ساز سے نگاہ چرا گیا وہ خود ہی دوڑ کر اس تک پہنچی

بھائی پلیز ایسا مت کریں مجھے نہیں کرنی عمر خیام سے شادی وہ اچھا انسان نہیں ہے بھائی آپ کہیں نہ کچھ آپ تایا جان سے بات کریں میں نے ایسا کیا کیا ہے مجھ پر یہ ظلم نہ کریں" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی بدر کا دل ہلا چکی تھی اسنے اسے سینے سے لگا لیا جبکہ وہ بچوں کیطرح رودی

تمھارے حق میں اچھا ہو گا وہ" وہ آہستگی سے بولا

نہیں بھائی وہ اچھا نہیں ہے وہ ہر وقت شراب پیتا ہے اور اور صنم بتا رہی تھی لڑکیوں سے تعلقات بھی رکھتا ہے اپ مجھے اسکے ساتھ کیسے بندھ سکتے ہیں" وہ بولتی جا رہی تھی جبکہ بدر نے ایک گھیرہ سانس اندر اتارا

ساز بچے رونا بند کرو جلدی سے پہلے پھر بات کرتے ہیں"

ب۔۔بھائی مجھے شادی نہیں کرنی" وہ سسکیاں لیتی بولی

novelistaan.com

اچھا ٹھیک ہے ادھر او" وہ اسے چیئر پر بیٹھا گیا

ہو سکتا ہے وہ ویسا نہ ہو جیسا ہم سمجھتے ہیں سب" وہ بولا

آپ حمایت لے رہے ہیں ایسے انسان کی جس سے کوئی امید نہیں جو اپنے قدموں پر ٹھیک طرح چل نہیں پاتا وہ جوا بھی کھیلتا ہے" وہ جیسے دل ہار کر روئی تھی

بدر یہ سب جانتا تھا اسنے ساز کو پھر سے سینے سے لگا لیا اسکے پاس خود کوئی الفاظ نہیں تھے وہ کیا کرتا اسکے لیے ایک بے بس انسان تھا وہ اسے شدید غصہ چڑھا تھا

ابھی وہ مزید کچھ بولتا کہ تائی جان اگئیں پیچھے نجما نے سارے شاپر پکڑے ہوئے تھے جبکہ ثروت اور تائی جان خالی ہاتھ باتیں کرتی ارہی تھیں اور اسکی ماں کے چہرے پر تھکاوٹ ہی تھکاوٹ تھی دونوں بہن بھائیوں نے ماں کو دیکھا ساز اپنا غم بھلائے ماں کیطرف بڑھی اور اسکے ہاتھ سے بھاری سامان لے لیا وہ سب اندر چلے گئے اور بدر کو لگا وہ اس وقت غصے سے پاگل ہی نہ ہو جائے۔

بس لے لیا جوڑا دو جوڑے ٹھیک ہیں مہنگائی تو دیکھو کیسے سر کو رہی ہے دو ہزار میں تو کچھ ملا ہی نہیں۔۔۔ پانچ ہزار کا جوڑا آیا ہے تمھارا دیکھ لو بس اب اپنی قسمت" وہ ساز کو بولیں جبکہ ساز نے کوئی جواب نہیں دیا

آئے ہائے یہ شکل پر منحوست کیوں طاری کی ہوئی ہے

دلہنوں کا یوں رونا دھونا اچھا شوگن نہیں" وہ جھڑک گئیں ساز نے انکی جانب دیکھا

novelistaan.com

مجھے عمر خیام سے شادی نہیں کرنی وہ شرابی ہے "اندر داخل ہوتے عمر کے قدم اس معصوم سی ڈری سہمی آواز پر رکے اور اسنے آواز کے تعاقب میں دیکھا

اس لڑکی کی پشت دیکھائی دی تھی وہ سیگریٹ لبوں میں دبائے ہنس دیا اور اندر چلا گیا جبکہ سیگریٹ کی بدبو جب پھیلی تو سب نے مڑ کر دیکھا اور ساز کو مزید رونا آیا۔

سن لیا اسنے کیسے منہ پھاڑ کر بولی ہے تو ہاں۔۔۔ کیا تربیت ہے بھئی نجما تمھاری واہ واہ کوئی لحاظ کوئی پردہ کوئی شرم نہیں دور دور تک نہیں "تائی نے اٹھ کر اسکے تھپڑ جڑ دیا۔۔۔

ساز صوفے پر گیری

بھابھی بچی ہے "نجما تڑپ کر آگے بڑھی

مر جانیے کی اج شادی ہو جائے کل کو دس بچے کر لے گی بچی ہے زبان کو لگام دے اپنی۔۔۔

تیرے تایا نے سن لیا زبان کھینچ لیں لے گے اسکی بے حیا "وہ چیخنے لگیں جبکہ ساز ماں کے سینے میں چہرہ چھپائے رو دی

اسکے پاس کوئی حل ہی نہیں تھا

اجی میں کہتی ہوں یہ جو ہفتے بعد کی تاریخ ہے اسے دو دن کے بعد ہی کر دیں آوارہ لڑکی ہے زبان کھل گئی ہے اسکی"

novelistaan.com

رات کا کھانا کھاتے ہوئے تائی جان بولیں تو سب نے تائی جان کی جانب دیکھا وہاں عمر موجود نہیں تھا اور تایا جان نے عین حسب عادت بدر کو کھانے کے وقت کسی کام سے بھیج دیا تھا

تایا جان کی نگاہ اسے اپنی پیٹھ پر بھی محسوس ہو رہی تھی ساز سے لقمہ بھی حلق سے نہیں اترا اسنے صنم اور صوفیا کو دیکھا جو چپ چاپ کھا رہیں تھیں جیسے اسکی کچھ نہ لگتی ہوں

بھابھی بچی ہے بچے تو ایسی باتیں بول"

چپ "تایا جان کی دھاڑ پر نجما کا سانس رک گیا

اب اس کو کس یار کے ساتھ پکڑا ہے" وہ تائی جان کی جانب دیکھتے بولے جبکہ تائی جان انکے طنز پر پہلو بدل گئیں

اور بے عزتی کے احساس سے سرخ پڑ گئیں وہ جانتے تھے انکا اشارہ کس طرف ہے

ن۔۔۔ نہیں یار کے ساتھ نہیں لیکن کل کو بنا لے کسی کو کیا خبر ابھی تو منہ پھاڑ کر کہتی ہے عمر شرابی ہے شادی نہیں کروں گی دیکھو بھلا شرم وحیا تو اس گھر میں بس ایک ہی بچی کے پاس رہ گئی میری سوہا مجال ہو جو ایک بار بھی منگنی کے باوجود بدر سے بولی بھی ہو "تائی بولی جبکہ ثروت بھی بے چین ہوئی

بھابھی میری صنم صوفیا بھی تو شرم وحیا والی ہیں" وہ اپنے بچوں کو تایا کی نگاہ میں گندا نہیں بنا سکتی تھی

ہاں ہاں بھائی لیکن میری سوہا کا مقابلہ نہیں" وہ بولیں

اور سن لیں میں سوہا کی شادی نہیں کروں گی ابھی اس بدر کو کسی کام دھندے پر لگنے دیں" انھوں نے کہا

novelistaan.com

جبکہ تایا جان خاموش ہو گئے

کل نکاح کا انتظام کر لینا چار لوگوں میں نکاح پڑھا دیا جائے گا" وہ کہہ کر اٹھ گئے اور ساز غش کھا کر وہیں گیر گئ

امی کیا ہے اپکو مجھے بدر سے شادی کرنی ہے اور آپ نے بلاوجہ ڈرامہ لگ دیا" وہ بھڑ کی

منہ بند کر لے اپنا" تائی نے اٹھ کر دروازہ بند کیا

تو اور کیا کہوں اچھا بھلا سب ٹھیک ہو رہا تھا اپکو کیوں دورہ پڑ گیا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ مجھے شادی کرنی ہے" وہ بھڑک کر بولی

بس سوہا مجھے غصہ چڑھا نہ مار دو گی تمھارے سر پر کچھ" وہ نہایت غصے سے بولی

مسلہ کیا ہے اپکو"

کماتا دھرتا نہیں کچھ تمھارے باپ کا ہاتھ ہے مجھے ابھی عمر کے ساتھ لالچ چپکی ہوئ ہے کبھی بھی بدر کو کچھ نہیں دے گا بدر کو خود ہی کچھ کرنے دو" وہ کپڑے تہہ لگاتی بولیں تھیں

لو بھلا اب بھی کچھ نہیں کرتا لیکن روٹی تو پوری ملتی ہے نہ" وہ پہلو بدلتی کھڑی ہو گی

شادی کے بعد بچے لگ جاتے ہیں ایک چھڑی چھاٹ انسان اور بال بچوں والے میں فرق ہے" تائی بولیں تو سوہا پاؤں پٹخ گئ

novelistaan.com

بس دفع ہو یہاں سے اور اپنی زندگی چاہتی ہے تو منہ بند ہی رکھ "وہ بولیں جبکہ سوہا منہ بسور کر باہر اگئ

اچھا بھلا سب ٹھیک ٹھاک ہو رہا تھا معلوم نہیں کیا دورہ پڑ جاتا تھا اسکی ماں کو وہ صوفے پر بیٹھ گئ

پھر ایکطرح اسے یہ بات ٹھیک بھی لگی ابھی تو ساز کی آئے روز کی بے عزتی کے مزے لینے تھے اسے اگر اسکی بھابھی بن جاتی تو شاید عمر اسپر کسی قسم کا دباؤ ڈالتا لیکن وہ اسپر دباؤ ڈال ہی نہیں سکتا تھا وہ اسکو بتا نہ دیتی۔۔۔۔

خیر چھوڑو "سب کچھ دماغ پر سے اتار اکر وہ ساز کو دیکھنے پہنچ گئ

نجما اسکا سر دبا رہی تھی

ارے ساز تم تو بے ہوش ہو گئ" وہ ہنس دی

سوہا بیٹا اسکی طبعیت نہیں ٹھیک "

اچھا آپ تو چپ کریں عجیب میسنی سی عورت ہیں اپ بھئی پہلے اسکے لیے کچھ تو بولیں بیٹی تھی آپکی کہہ سکتی تھیں میرا اختیار ہے عمر خیام مطلب واقعی عمر جو دو قدم پیے بنا نہ چلے" وہ منہ بنا کر بولی

نجما خاموش ہو گئ اور دوسری طرف ساز پھر سے رونے لگی تھی

امی مجھے بچا لیں کچھ کریں اس شادی سے بہتر ہے آپ مجھے مار دیں" وہ بولی جبکہ سوہا کو ایک لمحے کے لیے اسپر ترس آیا اور اگلے لمحے وہ چل بھی گیا

---

novelistaan.com

اگلادن عجیب خاموشی لیے ہوئے تھا۔

گھر میں سب تھے چہل قدمی ہو رہی تھی دو چار لوگ جو گواہان کے طور پر باہر سے ارہے تھے انکے لیے کھانا بن رہا تھا اور بیٹی کے نکاح پر بھی نجما کچن میں تھی

جاؤ بھی تمھارے تایا نے کہا ہے کہ بس آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گے گھر تیار ہو جا کر اور اسکے بھی نیلی پیلی کوئی سرخی لگا دینا" تائی نے سوہا کو ڈریس دیا تو سوہا نے دیکھا

اتنا اچھا جوڑا لائی ہیں اپ اسکے لیے" وہ سرخ رنگ کے عام سے لباس کو دیکھتی جلن محسوس کرتی بولی

ارے میری بچی تو نے اس سے زیادہ مہنگا جوڑا پہنا ہوا ہے اور دیکھ کتنی پیاری لگ رہی ہے" انھوں نے اسکی بلائیں لیں اور وہ مطمئین ہو کر باہر اگئ

بدر اندر ہی رہا تھا سوہا نے ادھر ادھر دیکھا اور اسکے پاس اگئ

بتاو بھلا کیسی لگ رہی ہوں" وہ ذرا اترا کر بولی

شکل و صورت سے تو اچھی ہی لگ رہی تھی بدر نے اگنور کر دیا اور آگے بڑھ گیا

تایا جان کتنی دیر میں آئیں گے" اسنے تائی سے پوچھا

آتے ہوں گے تم نے انتظامات دیکھ لیے"

چار لوگوں ارہے ہیں تائی جان چار سو نہیں" وہ سر جھٹک گیا

بس طنز کرا لو رشتوں کا بھی حساس نہیں ساس ہو تمھاری" وہ بولی

novelistaan.com

یہ تو آپکی بیٹی میرے نکاح میں آجائے پھر ہی کوئی رشتہ بنے گا" وہ کہہ کر پلٹتا

منہ دھو کر رکھو میاں اپنا جب تک کسی کام دھندے پر نہیں جاتے میں اپنی بیٹی نہیں بیاہوں گی" وہ

بولیں تو بدر نے حیرانگی سے مڑ کر دیکھا یعنی اب صرف ساز کا نکاح ہو رہا تھا

یہ کیا بکواس ہے تایا جان سے میری کمٹمنٹ تھی" وہ بھڑکا

کون سی کمنمنٹ بھئی کہہ دیا میں نے بس" وہ ہاتھ اٹھا کر بولیں بدر تلملا کر پلٹا سوہا کھڑی مسکرا رہی تھی وہ

دانت پیستا وہاں سے چلا گیا اور اسکے بعد اسنے تایا جان کو ہزار فون کر لیے مگر اسنے فون نہیں اٹھایا معلوم

نہیں کہاں تھے

عمر خیام والد اشفاق صاحب تمہیں ساز زمان اپنے نکاح میں قبول ہے" وہ نیندوں میں اٹھا تھا تو پتہ چلا

نکاح ہے اسکا شدید بے زاریت اور نیند میں چور وہ منہ دھو کر انکے سامنے بیٹھا تھا

چھتیس بار کہوں قبول ہے کہہ تو دیا" وہ اکھڑ کر بولا

بیٹے تین بار"

قبول ہے قبول ہے قبول ہے مزید مجھ سے سوالات کرنے کی ضرورت نہیں ہے"

اسنے اس مولانا کے ہاتھ سے پیپر کھینچا اور عمر خیام بڑا بڑا درج کر کے اسنے پیپر ٹیبل پر پھینکا اور اٹھا گیا

اب مجھے نہ اٹھانا کوئی" کہہ کر وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا تھا۔

novelistaan.com

تایا جان ادھر ادھر دیکھنے لگے جبکہ بدر نے ایک ادھم اٹھایا تھا جسے ہمیشہ کیطرح بیٹھا دیا گیا تھا وہ ہر صورت سوہا سے آج ہی نکاح کرنا چاہتا تھا لیکن ابھی قسمت بلکل کوئ اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی

بدر نے نفرت سے تایا کو دیکھا اور دوسری طرف ساز لال جوڑے اور زبردستی کے پہنائے گئے زیورات میں بیٹھی ایک سانس رو رہی تھی۔

اور جب اس سے سوال ہوا تو وہ بچوں کیطرح انکار کر گئ

نہیں نہیں قبول "وہ بدر کے ہاتھ تھام گئ

تایا نے اسے کھا جانے والی نگاہ سے دیکھا۔

بدر بھائی نہیں پلیز "وہ آخری کوشش کرنے لگی جبکہ تایا نے اسکا ہاتھ سب کے سامنے پکڑا اور زبردستی اسکا انگوٹھا لگوا دیا

مولانا صاحب زبردستی نکاح نہیں کرا سکتے آپ بچی کو قبول ہے کہنا بہت ضروری ہے"

قبول ہے کہو "وہ حکم دیتے دھاڑے

ق۔۔قبول ہے "وہ بولی اور تین بار بول کر اسنے اپنا چہرہ چھپا لیا

بدر بے بس کھڑا تھا۔

مبارک اور سلامتی ہونے لگی جبکہ بدر سے مزید یہ سب برداشت نہیں ہوا اور وہ باہر نکل گیا

خود پر شدید غصہ تھا نہ ہی کچھ کر سکتا تھا وہ اور نہ ہی کر پاتا

novelistaan.com

لے جاو بھئی ساز کو اسکے کمرے میں "تائی مسکرائی

نجما بیٹی کو سینے سے لگائے رو دی

صنم اور صوفیا بھی جبکہ سوہا تائی اور ثروت چچی خوش تھیں

ساز کو زبردستی گھسیٹ کر عمر کے کمرے کے باہر لے جایا گیا

ساز نے نجما کا ہاتھ جکڑ رکھا تھا

امی نہیں "وہ سہمی ہوئی سی بولی

اللہ کے حوالے "اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی بات نہیں تھی

ارے بند کرو یہ ڈرامہ عجیب ڈرامے لگائے ہوئے ہیں رات سر پر چڑھ گئی ہے صبح سے کام کر کر کے کمر ٹوٹ گئی "تائی بولیں جبکہ صبح سے ہی وہ تخت پر بیٹھیں تھیں

سوہا نے بے زاریت سے دیکھا اور ساز کو اندر دھکیل دیا اور دروازہ باہر سے لاک کر دیا

ڈرامے باز "کہہ کر وہ پلٹ گئی

نجما منہ پر دوپٹہ رکھے رو دی"

مر جانی کیوں منحوست پھیلا رہی ہے چائے بنا کر لا بس اب رو رو کر گھر بھر دیا میرا "وہ چلائیں تو نجما کچن میں چلی گئی

novelistaan.com

اچھا ہو گیا ایک بچی کے فرض سے فارغ ہو گئے

ثروت چچی چاپلوسی کرتی بولیں

ہاں بھئی کل کو وہ عورت آ کر کھڑی ہو جاتی ہفتے میں تو دنیا ادھر سے ادھر ہو جاتی بس ہو گئی شادی جہاں ہونی تھی"

وہ بولیں اور ثروت چچی انکے پاوں دبانے لگیں

صنم صوفیا اور سوہا اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں تھیں

مجھے ساز کے لیے بہت دکھ ہے "صوفیا نے کہا تو صنم نے سر جھٹکا

بھئی تمھاری بہن کی شادی اتنے امیر کبیر لڑکے سے ہو تمھیں خوشی نہیں ہو گی "صنم بولی

ہو گی مگر ساز بھی تو ہماری دوست تھی"

اچھا اب بس کرو اللہ کرے وہ آنٹی جلدی سے آ جائیں پھر سے" وہ بیڈ پر لیٹ گئ

صوفیا نے بھی شانے اچکائے اور چینج کرنے چلی گئ

اسلامہ آباد میں سردی ذرا زیادہ تھی

اور اسے ہمیشہ سے سردی بہت لگتی تھی اسے یہ تھا سردیوں میں وہ ہمیشہ کمرے کی ہو جاتی تھی جبکہ اسکی بڑی بہن اسے کتنی باتیں سنا دیتی تھی اور اسے کوئ فرق بھی نہیں پڑتا تھا مسکرانا اسکی طبعیت کا خاصا تھا۔

novelistaan.com

یہاں اکر شاہنواز اپنے کاموں میں لگ گیا تھا اسنے اس سے کوئ بات نہیں کی

پہلے اس محل نما گھر میں وہ دونوں ہوتے تو بولنے کی اجازت نہیں تھی اب اس محل نما گھر میں کوئ نہیں تھا اور اب اسے بولنے کی عادت نہیں تھی ملزم کام کر جاتے کھانا بنا جاتے وہ سارا دن لون میں بیٹھ کر گزار دیتی

شاہنواز اپنے کام سے گھر میں آتا اور اسکے بعد چلا جاتا اسنے ایک بار بھی کوئ بات نہیں کی تھی اور اکثر رات کو دیر سے آتا تو اسکی جان بخشی ہوئ تھی

ایزہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی شاور لے کر نکلی تھی

اسنے بال خشک کیے اور اسکی ڈریسنگ پر میکپ رکھا تھا اسے یاد آیا اسے کتنا شوق تھا میک اپ کا مگر امی نے کبھی استعمال نہیں کرنے دیا تھا

اور شادی کے بعد کوئ خوشی اسکے سینے میں جنم نہیں لے سکی تھی تبھی اسنے خود سے نہیں لگایا اور نہ شاہنواز کو ضرورت تھی

اسنے لیپسٹک کھولی اور ہونٹوں پر لگالی

اسکی چمکتی رنگت پر سرخ اناڑی لیپسٹک حسین لگ رہی تھی دوسری طرف اسنے بلش بھی لگالیا اور بے دھیانی میں وہ میکپ استعمال کرتا چلی گئ

یاد ہی نہیں رہا وہ تو پتھر کی ایزہ تھی اب۔۔۔

novelistaan.com

اسنے ڈارک بلو کلر کا ڈریس پہنا تھا جو ہلکے پھلکے کام سے بہت حسین لگ رہا تھا اسنے بالوں میں برش چلایا اور یہ سوچ کر کہ کچھ دیر تک وہ یہ سب ہٹادے گی وہ نیچے اگئ

نیچے اترتے ہی ملازمائیں سمیت ملازم اسے دیکھتے رہ گئے

وہ ملازمتوں کی تعریف پر سرخ سی پڑنے گئ

جبکہ وہ باہر لون میں آگئ ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ شاہنواز کی گاڑی دیکھ کر ایکدم اسکے رنگ اڑے

اسکے ساتھ کوئ اور بھی تھا

ایزہ کا دل کیا یہاں سے غائب ہو جائے وہ سہمی سہمی نظروں سے سامنے دیکھتی حالانکہ وہ پیچھے قدم لے سکتی تھی لیکن شاہنواز کو سامنے پا کر وہ اسی طرح ہو جاتی تھی جیسے جسم سے روح نکل گئ ہو اور جان باقی نہ رہی ہو

شاہنواز نے اسے لون میں سجے سورے بڑی حیرت سے دیکھا تھا وہ مرد جو اسکے ساتھ آیا تھا اسنے بھی ایزہ کو دیکھا۔

شی از سو بیوٹی ہو از شی"

اس مرد نے بظاہر تعریف کی تو ایزہ کو لگا اب شاید اسکے ٹکڑے کر دیے جائیں وہ اسکے پاس نہیں آیا تھا اس

novelistaan.com

بات کا جواب نہیں دیا اور اسے یوں ہی دیکھ کر وہ اندر چلا گیا۔

ایزہ کے وجود میں ہلکی سی حرکت ہوئ

ہاتھ پاوں کانپ اٹھے بے چینی سے پہلو پر پہلو بدلنے لگی

وہ مرے مرے قدموں سے اندر ائ اور جلدی سے بھاگ کر اوپر چلی گئ

شاہنواز ٹانگ پر ٹانگ جمائے خاموشی سے بیٹھا تھا جبکہ وہ آدمی اسے کچھ بتا رہا تھا اور ان دونوں کے

درمیاں توقف ایزہ کے بھاگنے پر ہوا تھا

ایزہ کمرے میں ائ اور اسنے روم لاک کر دیا

کیا کیا ضرورت تھی اسے یہ سب کرنے کی اسے کیوں ضرورت پڑی یہ سب لگانے کی؟

اسے خوف سے رونا آیا تو ہونٹوں پر ہاتھ مل دیا

اسکی لیپسٹک گالوں پر پھیل گئ

سارا چہرہ بار بار دھو دھو کر سرخ کر لیا تھا اسنے جبکہ رو رو کر آنکھیں بھی سجالی تھیں یقیناً اب وہ اسکا منہ

توڑنے گا

اس سے کہے گا کہ کس یار کے لیے سج کر بیٹھی تھیں کیونکہ اسکے لیے تو کبھی تیار نہیں ہوئ تھی

دادی کی باتیں سچی ثابت ہو جائیں گی اور اسنے کہا تھا جس دن وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا اسے دنیا کی

ہر لڑکی کے لیے عبرت بنا دے گا

novelistaan.com

ہو سکتا ہے اسے مار مار کر اسکی ہڈیاں توڑ دے۔

ویسے تو انکے گھر میں ٹی وی یہ موبائل لڑکیوں کے پاس ہوتا نہیں تھا لیکن یہاں اکر اسنے ایسی نیوز کئی بار سنی تھی پھر کالج میں بھی لڑکیاں اکثر بتا دیتی تھی اب اسکے ساتھ کیا ہو گا؟

بے چینی نے اسے ایسے چین نہ لینے دیا کہ اسکا دم گھٹنے لگا اور وقت کافی گزر گیا

اچانک دروازہ کھلا ایزہ کھڑی ہو گئ

جرم کی سزا پانچ گھنٹے بعد ملے یہ پانچ منٹ بعد ملنی ہی تھی اسنے شاہنواز کو عجلت میں اندر آتے دیکھا اور جتنی جلدی میں تھا وہ وہیں رک گی اسے دیکھ کر۔۔۔۔

تمھیں کسی ملازم نے بتایا تھا آج گھر میں پارٹی ہے چھوٹی سی"۔اسکے سوال پر ایزہ نے حیرانگی سے سر اٹھایا

وہ کچھ کہہ نہیں سکی۔۔۔

اتنی تیار ہو کر لون میں بیٹھی تھیں تو یقینا کسی نے بتایا ہو گا ورنہ تمھارے شکل کبھی سنوری ہوئی دیکھی نہیں میں نے خیر سب اتار کیوں دیا"اسکے سوال پر ایزہ کا دل کیا وہ زمین پر پڑ جائے اور چیخے چلائے بہت زور زور سے روئے

اللہ نے اسے بچا لیا کتنی آسانی سے وہ خوف سے مرنے کو تھی اور اللہ تعالیٰ نے کتنی سہولت سے اسے اس خوف سے نکال دیا

novelistaan.com

اسکی نگاہ جھک گئی کیونکہ اسکی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا

مج۔۔مجھے لگا اپکو برا لگا اس۔۔اس وجہ سے چہرہ دھو۔۔۔دھو دیا۔م۔۔مجھے نہیں۔۔۔پتہ۔۔۔

تھا۔۔میں وی۔۔ویسے ہی بس تھوڑا بہت تیار ہو گئی تھی" وہ سچ بتا گئی جہاں اللہ نے خود سے اتنی مدد کی سچ پر بھی اسکی مدد کرتے۔۔۔

شاہنواز نے اسکے اٹکے ہوئے لفظ سنے

گھر میں ہزار ملازم ہیں" لہجے میں سختی اتری

میں آئندہ خیال رکھوں گی" ایزہ کی آواز بھیگ گئی

تمھیں کھانا وانا بنانا آتا ہے" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

ج۔۔جی" ایزہ نے گال پر سے آنسو صاف کیے

گڈ ٹھیک ہے فارغ کرو پھر سب کو گھر سے گھر کے اندر کوئی مرد نہیں آئے گا پھر جیسے مرضی پھیرو" وہ کہہ کر مڑ گیا

ایزہ نے حیرانگی سے اسکی پشت دیکھی وہ شخص ہر جگہ حیران کرتا جا رہا تھا وہ اپنے اندر کے گلٹ کے باعث اتنی خوفزدہ رہتی تھی

پھر اسکے سخت اور سرد رویے پر پھر دادی جان کے طعنوں اور مار پیٹ پر لیکن ہر بار جب اسے لگتا اب وہ اسے مار مار کر ختم کر دے گا وہ کوئی نہ کوئی راہ دے جاتا اور وہ یہ بھی جانتی تھی یہ سب وہ لاپرواہی اور بے

novelistaan.com

دھیانی میں کرتا ہے

اسے ایزہ میں انٹرسٹ بستر کی حد تک تھا اگر اسے ایزہ سے محبت ہوتی تو یقیناوہ اسکی خاموشی سے کو توڑتا لیکن شاہ نواز کو جتناوہ سمجھ پائ تھی

ایک میچور مرد تھا

اور اپنے ہر انداز میں بولڈ اسے غرض نہیں تھی وہ اپنی بیوی کو چار بندوں میں چھونا ہے یہ اکیلے کمرے میں۔

وہ محبت وغیرہ کے جذبوں سے عاری تھا۔

اسنے ایک بار دادی سے باتیں کرتے اسکے یہ الفاظ سنے تھے

محبت بچوں کا کھیل ہے اگر وہ مجھ سے نہ بھی کرے مجھے تب بھی فرق نہیں پڑتا اور مجھے دنیا میں کسی سے محبت نہیں"

یہ الفاظ شادی کے شروع دنوں میں سنے تھے اسنے جب دادی جان نے کہا تھا کہ ایزہ کم عمر ہے تم سے بہت محبت کرے گی

ہو سکتا ہے تب انھیں ایزہ اچھی لگتی ہو اور وقت کے ساتھ ساتھ انھیں اسکا کردار اسکے چہرے پر دیکھتا ہو شاہنواز ایک انا پرست مغرور اور گھمنڈ مرد تھا جبکہ اسکے بر عکس ایزہ محبت اور چاہت کے لبادے میں لیٹی ایک حسین سی کلی جس کے اختبارات اسی کے ہاتھ میں تھے

novelistaan.com

ایزہ کو اسکی کوئی بات اچھی کبھی نہیں لگی ان کے بیچ کبھی کوئی بات ہوئی بھی نہیں اور بس مرد کا شکل و صورت سے اچھا ہونا کافی ہوتا ہے

سیرت کہاں جاتی ہے؟

اخلاق کہاں جاتا ہے لہجے کی نرمی آنکھ کی نرمی کہاں جاتی ہے لیکن اسکا یہ اندھا اعتبار ایزہ کو پاگل کر رہا تھا جب دنیا میں کسی نے اسپر اعتبار کیا ہی نہیں تو شاہنواز کو کیوں ہے اسپر اعتبار وہ سب کچھ سچ ہی تو ہے جو اسکی دادی نے کہا

وہ واقعی آوارہ تھی "ٹپ ٹپ آنسو بہتے چلے گئے

یہاں تک کے دروازے کی کلک پر اسنے جلدی سے آنسو صاف کیے

جب گھر مہمانوں سے بھر جائے گا تب تم نے اپنے قدم نیچے لے کر جانے ہیں "ایکدم وہ ذرا غصے سے بولا

ایزہ نے آنسو صاف کیے وجود میں حرکت ہوئی

میں۔۔میں کیا پہنو "وہ جاتے جاتے رک گئی

یہ تم مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو "اسنے ذرا کڑوی سی نگاہ سے دیکھا

وہ پارٹی میں جاتی وقت ڈریس آپ چوز کرتے ہیں نہ "وہ اہستگی سے بولی

شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا اسکی وارڈروب ایک جھٹکے سے کھولی وہ تو اتنی نازک سی تھی کہ اس آواز

novelistaan.com

سے ہی ہل گئی شاہنواز نے نفی میں سر ہلایا اور اسکے ڈریسز دیکھنے لگا اور ان ڈریسز میں سے اسنے اسکے لیے ریڈ کلر کی ساڑھی کھینچ کر اسکی جانب اچھال دی

اب مجھے روتی ہوئی نہ دیکھنا" کہہ کر وہ مڑا اور خود تیار ہونے لگا

ایزہ نے اس سرخ ساڑھی کو دیکھا

کچھ زیادہ ہی پسند تھا اسے یہ لباس وہ اکثر پارٹیز میں ساڑھی میں ہی جاتی تھی

وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی کیونکہ اسکے ساتھ اسکے پہلو میں تیار ہونے کی ہمت ہی کہاں تھی۔

اسنے تقریبا آدھے گھنٹے میں خود کو تیار کر لیا تھا بلکل ویسا ہی جیسا ہو جاتی تھی

وہ باہر نکلی تو شاہنواز نہیں تھا

بس اتنی ہی ولیو تھی اسکی دو لفظ جملوں کے بعد وہ اپنی دنیا میں مگن ہو جاتا اسنے اپنی وارڈروب سے ایک سیٹ نکالا کافی نفیس تھا اور گلے میں پہن لیا کافی خوبصورت لگ رہا تھا

چھوٹے چھوٹے ائیر گز پہن کر وہ مکمل تیار ہو چکی تھی۔

اسنے ائینے میں خود کو دیکھا

وہ حسین تھی یہ بات تو اسنے ہر آنکھیں پڑھی تھی اور دنیا میں ایک ہی شخص تھا جو اسکی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر دیتا تھا اور وہ کتنی بیوقوف تھی نامحرم کی تعریفوں پر پھولے نہ سماتی تھی

خود پر افسوس تو وہ بہت عرصے سے کر رہی تھی

novelistaan.com

اسنے کہا تھا روتی ہوئی نہ دیکھا آنکھوں کو ٹشو سے صاف کر کے وہ دروازہ کھول کر نکلی تو گھر میں چہل پہل امیروں کے جوتوں کی ٹک ٹک اور گلاسوں کا ہلکا سا شور سا اٹھ رہا تھا

وہ کنفیوز سی تھی شاہنواز کو ڈھونڈنے لگی وہ اسے دور کھڑا دیکھائی دیا

یہاں وہ جانتی ہی کسے تھی سر جھکائے اسکے پہلو میں اکر کھڑی ہو گئی اور اسکا ہاتھ تھام لیا

اسکی اس حرکت پر شاہنواز نے پلٹ کر ایک نظر چاروں طرف دیکھا

ہر نگاہ اسپر تھی

"Meet my wife eza shah

وہ بولا تو سامنے کھڑی عورت نے اسکی جانب ہاتھ بڑھا لیا

She is too young--

وہ ہلکا سا مسکرائی

ایزہ بھی مسکرا دی شاہنواز کا ہاتھ اسکی کمر پر تھا ایک ڈھارس سی ہو رہی تھی اور پھر ہلکا ہلکا کانفرنس بھی آنے لگا

کیا کرتی ہو تم" وہ پوچھنے لگی

شاہ کا انتظار" جو حقیقت تھی اسنے اتنی بتا دی

جبکہ وہ لڑکی قہقہہ لگا اٹھی

novelistaan.com

سو سوئیٹ کیا یہ کھڑوس اتنا سوئیٹ ہے بھی کہ تم اسکا انتظار کرو" اسکے چیڑنے سے شاہ کو کوئ فرق نہیں پڑ رہا تھا یقینا وہ اسکی جاننے والی تھی ورنہ اسکی جانب کوئ ہاتھ نہیں بڑھا سکتا تھا

شاہنواز کی جانب ایزہ نے دیکھا وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا ایزہ سر ہلا گئ

بہت پیاری ہو تم" اسنے پھر سے تعریف کی

باقی میرے لیے چھوڑ دو میں کر دوں گا" بلا خر اسنے اس لڑکی کا ہاتھ ہٹا ہی دیا

ایزہ بھی حیران تھی بار بار اسکی تھوڑی کو چھو رہی تھی اور وہ کھڑا مسکرا رہا تھا

پل بھر کے لیے کسی اور کا گمان ہونے لگا تھا کہ وہ شاہنواز تو نہیں ہو سکتا مگر جیسے ہی اسنے ہاتھ ہٹایا تو یقین ہو گیا کہ وہ وہ ہی ہے۔۔۔

آہ تم آج بھی اتنے ہی پوزیسیو ہو" وہ لڑکی بولی تو شاہنواز شانے اچکا گیا

مجھے زندگی نے ایک بار میری جگہ سے ہلایا ہے بار بار نہیں توڑ سکتی" وہ کہہ گیا

ایزہ چونکی تھی مگر بات کہیں اور نکل گئ

شاہنواز ایزہ کو اسکے پاس چھوڑ کر دوسری طرف چل گیا

اپکا نام کیا ہے" ایزہ نے خود ہی پوچھ لیا

وہ ہنس دی۔۔

دیکھو کب سے میں تم سے بات کر رہی ہوں نام ہی نہیں بتایا ایکچلی میں شاہنواز کی یونیورسٹی فیلو ہوں۔۔

novelistaan.com

فیلو سمجھو بزنس پاٹنر سمجھو یہ کچھ بھی سب کو لگتا تھا وہ مجھ سے شادی کرے گا" وہ قہقہہ لگا اٹھی ایزہ نے اسکی جانب دیکھا۔

لیکن یہ بات بس ہم دونوں کو نہیں لگتی تھی یو نو دوستی ایک بہت خوبصورت رشتہ ہوتا ہے اگر دونوں طرف سے اس رشتے کی پاکیزگی کو سمجھا جائے

تو میں شاہنواز میں اس طرح انٹرسٹیڈ تھی ہی نہیں اور شاہنواز تو شاہنواز تھا" وہ سر نفی میں ہلاتی ہنس دی

مطلب "ایزہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی

ارے بھئی چھ سات ماہ ہو گئے شادی کو اور تم مجھ سے مطلب پوچھ رہی ہو" وہ مسکرائی

ایزہ خاموشی ہو گی

چپ چپ رہتی ہو یہ یہ ڈرا کر رکھتا ہے" وہ بولی

نہیں ایسا تو نہیں ہے" وہ اہستگی سے بول دی

نہیں مجھ سے بہتر شاہنواز کو کوئی نہیں جانتا وہ یقینا تمھارے ساتھ سخت ہے" وہ سنجیدگی سے بولی

ایزہ کچھ نہیں بولی

دیکھو ایزہ ہر انسان کی زندگی میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے تمھاری زندگی میں بھی ہو گا

اور میری میں بھی ہے

شاہنواز تم سے بہت بڑا ہے ائی نو لیکن بیوی بیوی ہی ہوتی ہے پندرہ سال چھوٹی ہو یہ پندرہ سال بڑی

novelistaan.com

مرد اگر کسی کے آگے گھٹنے ٹیکتا ہے تو وہ اسکی بیوی ہی ہو گی بھلے کتنا بھی آنا پرست ہو"

اور زندگی میں واقعات حادثات بہت تبدیلی لے رہے ہیں

مجھے لگتا ہے تمھارے حسن سے اگر وہ متاثر ہے تو تمھاری کردار سے بھی ہونا چاہیے

چھ سات ماہ میں تمھیں اسکے اندر محبت کا بیج بو دینا چاہیے تھا

تمھاری فضل میں ہریالی بہت ہوتی یہ میرا وعدہ ہے کیونکہ شاہنواز نہایت چپکو انسان ہے" وہ خود ہی ہنس دی

جس کا ہو جائے اسکے بعد تو کوئی اسکے خلاف زمین آسمان بھی ایک کر دے کبھی نہیں جیئے گا"

انھوں نے کہا وہ آنکھوں دیکھے پر یقین رکھتے ہیں" ایزہ کو پہلی بار احساس ہوا تھا کہ شاہنواز اسکا شوہر ہے یہ کسی نے حساس دلایا تھا۔

بلکل تم بھی تو آنکھوں دیکھے پر یقین کر لیتی ہو گی میں بھی کر لیتی ہوں لیکن اچھی بات یہ ہے وہ کسی کی باتوں میں نہیں آتا اور میں اور تم کسی کی بھی باتوں میں اسکتے ہیں" اسنے بتایا اور یہ بات تو ایزہ بھی سمجھ گئ تھی چپ ہو گئ۔

ہمیں اپنے ہاتھوں سے زندگی کو خود سنوارنا ہوتا ہے"

لیکن میری زندگی میں ایسا کچھ نہیں ہے جسے سنوارا جائے" وہ کسی سے سات ماہ بعد بولی تھی

novelistaan.com

کیوں نہیں ہے بہت کچھ ہے تمھارے پاس غور کرو"

میں اچھی لڑکی نہیں ہوں" وہ بولی رمشہ نے اسکی جانب دیکھا

میں کون سا اچھی ہوں ماضی تو میرے پاس بھی ہے" وہ ہلکا سا مسکرائی

مگر مجھے یہ لگتا ہے میں جتنے دل سے اپنی غلطی کو سدھاروں گی میرے لیے اتنا ہی اچھا ہے تو تم نے ایسا کیوں نہیں سوچا"

لیکن وہ غلطی گناہ ہے" وہ سسک اٹھی

یہ تو شکر تھا وہ دونوں بلکل الگ بیٹھیں تھیں

گناہوں کی معافی نہیں ہوتی کیا" اسنے اسکے نازک سے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

آپ پوچھیں گی نہیں وہ کیا ہے" وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی

نہیں" وہ مسکرائی اور اسکے پاس ہو گئ

کیونکہ مجھے یہ دکھ رہا ہے کہ ایک چھوٹی سی معصوم سی لڑکی نے بلاوجہ بہت سارا بوجھ اٹھا رکھا ہے تم نے کبھی اللہ سے معافی مانگی ہے

مانگی ہے مجھے لگتا ہے انھوں نے معاف کر دیا ہو گا مگر دنیا معاف تو نہیں کرے گی"

اسکے گالوں پر پھیلتے آنسو دیکھ رمشہ کا افسوس بڑھ گیا اسے امید نہیں تھی وہ ایک بے بس لڑکی سے ملے گی

ارے جانے دو جب تمھیں اس ذات کی معافی پر یقین ہے تو دنیا کا رخ وہ تمھارے لیے خود بدل دے گا

novelistaan.com

"وہ پیار سے اسکا گال سہلا گئ

ک

۔۔کب "وہ کانپتے لہجے میں پوچھنے لگی

ام ممم جب تم اس گلٹ سے نکل کر دنیا کو دیکھو گی "وہ مسکرائ۔

یہ باتیں افسانوی نہیں "وہ ہنس دی

لگتا ہے شاہنواز کے ساتھ رہ کر مچیور ہو گئ ہو "ایزہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

تم یہ نہیں ہو جو تم ہو۔۔۔اپنا وہ رخ دیکھاؤ تمھیں یقینا بہت کچھ ملے گا "وہ اسکا شانہ تھپتھپا گئ۔

ایزہ چپ ہو گئ

اچھا یہ بتاو تمھارا فیورٹ کلر کون سا ہے "

بلیک "۔۔وہ ہلکا سا مسکرائ

واو شاہنواز کو بھی بلیک ہی پسند ہے "رمشہ چہک کر بولی

ایزہ کی چھوٹی سی پیشانی پر الجھن بھرے بل پڑے

جی نہیں انھیں گرے پسند ہے وہ گرے کلر شوق سے پہنتے ہیں "وہ بولی تو رمشہ کا قہقہہ ابھرا کیوں کہ شاہنواز پیچھے ہی کھڑا تھا اور ایزہ کی اسکی جانب سے پیٹھ تھی

او کے بھئ تم جانتی ہو اپنے شوہر کو

novelistaan.com

یہ بتاو کہ تمھیں کھانے میں کیا پسند ہے "وہ اگلا سوال کرتی بولی

ام کچھ بھی"

یہ کچھ بھی کون سی ڈش ہے شاہ" اسنے شاہنواز کو مخاطب کیا

کتنی بار کہا ہے میرا پورا نام لیا کرو"

اچھا بھئ شاہ تو تمھیں تمھاری بیوی ہی کہے گی بس"

وہ گونگی ہے" شاہنواز نے ایزہ کا ادھورا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا اور اسپر نگاہ اٹھائ ایزہ کا چہرہ معلوم نہیں کس احساس سے سرخ ہو گیا

She is blushing how cute"

رمشہ اسے پیار سے دیکھنے لگی جبکہ ایزہ کے ہاتھ کانپ گئے

یہ کیوٹ کیا ہوتا ہے کتنی فضول بولتی ہو تم" وہ چیڑ گیا

تم مردوں کو سینس ہی کب ہوتی ہے" رمشہ لڑنے کو ائ

اگر ہم مرد تمھارے اس نام نہاد حسن کی تعریف نہ کریں اپنی پوری سینسیز استعمال کر کے تو تم عورتوں کسی کباڑے میں پڑی بے کار کتاب کیطرح ہو"

ہاہا بہت بے کار بات تھی" رمشہ اٹھ گئ

جبکہ ایزہ کو ڈر لگا وہ کیسے اسکا مذاق اڑا سکتی تھی

novelistaan.com

سچ تو تم سے کبھی برداشت نہیں ہوتا" شاہنواز نے بقیہ گلاس ایزہ کی جانب بڑھادیا وہ پھر سے سرخ ہو گئ اور کانپتے ہاتھوں سے گلاس تھام لیا

میری تو بدعا ہے تمھیں ایسی محبت ہو ایزہ سے کہ تمھارے دماغ سے یہ مرد مرد کا بخار تو اترے"

شاہنواز کا قہقہہ کافی عجیب تھا

یہ مذاق تھا" وہ ہنس کر مڑ گیا ایزہ کا چہرہ سا اتر اگیا

رمشہ نے بھی گھورا اسکی پشت کو۔۔۔

دیکھا کتنا گھمنڈ ہے اسکو ایسا سیدھا کرو تار کیطرح ہو جائے"

وہ مجھ سے بہت بڑے ہیں میں انکے بارے میں یہ باتیں نہیں کر سکتی" ایزہ بولی جبکہ رمشہ پیشانی پر ہاتھ مار کر رہ گئ

واہ وہ تمھارا ابو ہے" وہ بھڑکی

بیوقوف لڑکی بڑا ہے یہ چھوٹا شوہر ہے تمھارا جس پر تمھارا ہر قسم کا حق بنتا ہے یہ اسے عزت دینے کے چکروں میں اپنی ویلیو نہ گیرا و ذرا چڑھ کر رہو چھوٹی عمر کی بیویاں مرد کی لاڈلی ہوتی ہیں تم اسے ایسے عزت دے رہی ہو جیسے تمہارا بڑا بھائ ہو"

استغفراللہ" بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا

گڈ یہ ہی سوچ اچھی ہے کہ تم اسے بھائ ابو ماموں یہ چاچا نہیں سمجھتی شوہر کیطرح ٹریٹ کرو بلکہ محبوب

novelistaan.com

کیطرح"۔

آپ کچھ زیادہ ہی فلمی ہیں" وہ ہلکا سا ہنسی

اور ایکدم مسکراہٹ تھمی وہ سات ماہ میں ایک بار بھی ہنسی نہیں تھی

کیوں اتنا ڈر رہی ہو" وہ اس لڑکی کا خوف دیکھ کر کافی اداس ہو گئی تھی

تم بہت اچھی لگتی ہو مسکراتی ہوئی دیکھو اسکے سامنے مسکراو گی تو وہ تم پر اپنا سب کچھ بھی وار سکتا ہے اتنی ہی حسین ہو تم" وہ بولی جبکہ ایزہ خاموشی ہو گئی

اچھا خیر میں چلتی ہوں کبھی تمھارا بدتمیز خبیث شوہر مجھے نکالے۔۔ہے تو اتنا ہی بدتمیز"

وہ بیگ اٹھا کر گھر کے اندر آگئی ایزہ بھی پیچھے پیچھے آگئی تقریبا لوگ جا چکے تھے ایزہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی یہ پارٹی کس لیے تھی کس غرض سے تھی

بہت بہت مبارک ہو شاہنواز ایم شیور تم آگے مزید ترقی کرو گے"

ایک انکل بولے تو وہ مسکرایا

اگور س سر

I'm willing to challenge myself

وہ اکڑ کر بولا ایزہ اس کی جانب دیکھنے لگی

وہ وائٹ اینڈ بلیک ڈریس سوٹ میں تھا اور بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا بڑھی ہوئی بریڈز بڑھے ہوئے بال

novelistaan.com

جنھیں سلیقے سے سیٹ کیا ہوا تھا اور اپنے مال اور وجاہت کا نکھرے اسکی ستواں ناک پر بیٹھا رہتا تھا

دیٹس گریٹ" وہ ہنسی اور پھر چلے گئے

تم نے یہیں رہنا ہے" شاہنواز نے اب رمشہ کی جانب دیکھا

دیکھا دیکھا کہا تھا نہ کتنا بد اخلاقی ہے یہ شخص جا رہی ہوں اور ویسے بھی اب مجھے تم میں انٹرسٹ نہیں میں توایزہ سے ملنے آؤ گی"

بس زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے" وہ ہاتھ اٹھا کر بولا

ایزہ" رمشہ نے منہ بنایا جبکہ وہ گھبرا گئ

آپ اپ پلیز برا نہ مانیے آپ دوبارہ بھی آیئے گا" وہ اسکا ہاتھ پکڑ گئ اور شاہنواز نے اسکا وہی ہاتھ دور کھینچ کر رمشہ کے ہاتھ پر سے ہٹایا۔

کوئ بہت ہی گھٹیا آدمی ہو تم" رمشہ نے اسکے بازو پر مکہ مارا

بہت شکریہ اب جاو" وہ بولا جبکہ رمشہ نے ایزہ کو بائے کہا دور سے ہی۔۔

آپ اپ دوبارہ بھی آئیں گی نہ" وہ بے ساختہ بولی

کیوں نہیں میں ضرور اوں گی" وہ ہلکا سا مسکرائ

اور ایزہ نے سر ہلایا اور رمشہ آخری مہمان تھی وہاں سے چلی گئ

شاہنواز کے ہاتھ میں اب ابھی اسکا ہاتھ تھا

novelistaan.com

نوکر نکال چکا ہوں میں تو یہ سارا بکھیڑا سمیٹو"

اسنے ایزہ کا ہاتھ چھوڑا اور کہہ کر کمرے میں جانے لگا

ایزہ نے سر ہلا دیا ویسے تو ساڑھی سے ڈسٹرب کر رہی تھی لیکن خالی بیٹھنے سے بہت بہتر تھا وہ کام کر لیتی

آج دل عجیب پر سکون سا تھا جیسے بہت بوجھ ہٹا ہو

جیسے اندر ہی اندر جو گھٹن اسے مار رہی تھی وہ باہر نکلی ہو کچھ تو تھا اس لڑکی میں جو وہ اس کو پر سکون کر گئ تھی۔

وہ ہلکا سا مسکرائ

اور ایک ملازمہ اسکے پاس تھی اسکے ساتھ مل کر اسنے پورا حال روم صاف کیا جو چیز جہاں تھی وہاں رکھی

اور اسکے بعد اس ملازمہ کو بھی اسنے بھیج دیا کیونکہ دو ہی بندے تھے وہ تھک گئیں تھیں

اب جب صبح سب آئیں تو برتن دھو لینا" اسنے ذرا تھکن سے بھرپور آواز میں کہا

جی بی بی" وہ کہہ کر باہر نکل گئ تو ایزہ نے خود حال روم کے دروازے بند کیے

اچھا احساس تھا جو اسکے ارد گرد تھا

تیز اسلامہ آباد کی ہوا اسکے بالوں میں ہلکا سا بندھا جوڑا کھول گیا

اسنے بال سمیٹ کر ایک شانے پر کیے اور دروازے بند کر کے اپنے روم کیطرف بڑھنے لگی

وہ اندر ائ شاہنواز بیڈ پر ترچھا لیٹا ہوا تھا

novelistaan.com

ایزہ اندر ائی اور دروازہ بند کیا شاہنواز نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تو اسکی پشت پر نگاہ گئی

کمرے میں نائٹ لائٹس اون تھیں تبھی روشنی ملگجی سی تھی

وہ آئینے کے سامنے ائی اور اسنے اپنا سیٹ نکالا اپنے ہاتھوں سے رینگز اتاری اور بالوں کو سمیت کر جوڑا بنا لیا

شاہنواز کی نگاہ اسکے گلے کی گھیرائی میں الجھی

ایزہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھتی کہ شاہنواز کی آواز پر رک گئی

ادھر او" وہ تھم گئی تھی

اب اب۔۔۔ وہ اسکے ساتھ"

وہ مڑی اسکا جوڑا پھر سے کھل گیا بال ایک طرف پھیل گئے اور وہ آہستگی سے اسکی جانب ائی

شاہنواز نے اسکے لیے ہاتھ کھولا اور ایزہ اسکے پہلو میں لیٹ گئی

اسکے ہاتھ پر سر رکھتے ہی اسے لگا تھا وہ اسپر حاوی ہو جائے گا ہمیشہ کیطرح۔۔۔

لیکن شاہنواز کس سوچ میں تھا وہ کچھ سکینڈ بعد اسکی جانب متوجہ ہوئی جو ایزہ کیطرف متوجہ نہیں تھا

وہ یوں ہی لیٹی رہی پھر اسے دیکھنے لگی

تم ایسی نہیں ہو جو تم ہو۔۔ احساس دلاؤ اسے" رمشہ کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی

وہ تمھارا بھائی یا ابو نہیں ہے جس کی عزت کر رہی ہو" وہ اسکی بات پر اپنے آپ مسکرادی

novelistaan.com

اسکے سامنے مسکرایا کرو"اور اسکی مسکراہٹ پر شاہنواز واقعی متوجہ ہو گیا

رمشہ اپنا اثر چھوڑ گئی تم پر" وہ طنزیہ مسکرایا

ایزہ کی مسکراہٹ کچھ سمٹی

نہیں ایک بات یاد آگئی اُنکی تو ہنسی آگئی"

اچھا کیا بات" وہ اسکی جانب کروٹ موڑ گیا تو ایزہ ذرا گھبرا سی گئی۔

نگاہیں جھک گئیں شاہنواز اسکے بہت قریب تھا کہ وہ بآسانی اسے سینے میں بھینچ لیتا

لیکن معمولی سا فاصلہ اب بھی دونوں کے مابین تھا

بتاو" سنجیدگی سے پوچھا۔

ان۔۔انھوں نے جو کہا وہ میں بتادوں" وہ اجازت لینا چاہتی تھی کہیں اسے برا نہ لگے جاتا

افکورس اور کسے بتاو گی" وہ اسکے گلے پر اپنی انگلی سے ٹریسنگ کرتا اسکی گردن تک لے ایا

انھ۔۔انھوں نے کہا کہ آپ میرے ابو ہیں جو میں آپکی عزت کروں" اسکی انگلی کی حرکت رک گئی۔

آنکھوں میں الجھن چھا گئی اور پھر وہ ہنستا چلا گیا اٹھ کر بیٹھ گیا

پھر تم نے کیا کہا" اسنے اسکی جانب دیکھا

پہلی بار اسکے سامنے ہنسا تھا ورنہ مسکرانا بھی تکلف سمجھتا تھا

میں نے کہا نہیں وہ بڑے ہیں مجھ سے" وہ بھی بیٹھ گئی

novelistaan.com

اچھی بات ہے بڑوں کی عزت کرنی چاہیے اور تمھاری یہ جھکی ہوئی نگاہ ہی تمھیں میرے ساتھ رکھے ہوئے ہے ورنہ شاہنواز سکندر کے لیے مشکل نہیں تھا تمھیں چھوڑ دینا"اکڑ تو وہیں کی وہیں تھی اگر ہنس لیا تھا تو یہ تو مقصد نہیں تھا بدل گیا

ایزہ نے سر ہلایا اور شاہ نواز فریش ہونے چلا گیا۔

وہ واپس آیا ایزہ بھی فریش ہونا چاہتی تھی مگر اسکا ویٹ کر رہی تھی

لیٹ جاؤ"وہ ویسے ہی حکم دے گیا

م۔۔میں چینج کر لو"

نہیں"صاف جواب آیا

ایزہ لیٹ گئی اور وہ اسکے پہلو میں لیٹ گیا

چند لمحے اسکی اکھڑی سانسوں کو دیکھتا رہا اور پھر ساڑھی کا پلو کھینچا دیا ایزہ کا دم سا نکلا۔۔۔

پلو اسکے وجود سے الگ کرتا وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کسی موم کی گڑیا کیطرح خود پر کھینچ گیا

چند لمحے اسکے چہرے کی جانب دیکھتا رہا اور پھر وہ وہی شاہنواز تھا وہی جو اسکے وجود کو کھلونے کیطرح استعمال کرتا تھا اور وہ وہی ایزہ تھی جو اپنی وقت اور حیثیت کو اسکے اس رد عمل سے جان جاتی تھی کہ وہ فقط اسکی راتوں کو بخشنے والا سکون ہے

اسکے چبھتے دانت اسکے ہاتھ کی سختی اسکے ہاتھ کی بے رحمی اسکا لمس سب کچھ ویسا ہی تھا

novelistaan.com

اور رمشہ اسکے بارے میں کیا کیا بتا رہی تھی

اسنے ایک اچھی بیوی کیطرح اپنے پتھر جیسے وجود کو اسکے حوالے کر دیا پھر اسنے جب تک چاہا اسکو اپنی مرضی سے وقت دیتا رہا اور جی بھر گیا تو الگ ہو گیا

گھیرے سانس بھرتا وہ کروٹ لے گیا

اور ایزہ کا نازک سا وجود آج کئی دنوں بعد اسکے نشانات سے سج گیا تھا وہ خالی خالی نظروں سے اپنے ارد گرد پھیلے اندھیرے کو دیکھتی رہی اور آنکھیں بند کیں تو کئی آنسو اسکے گالوں پر گیرے مگر احساس کچھ نہیں ہوا

اسے سوہانے کمرے میں دھکیل دیا تھا

ساز دروازے کے ساتھ چپکی کھڑی رہی۔۔۔اسنے دوپٹے کی آوٹ سے کمرے میں نگاہ گھمائی تو یہ کمرہ انکے گھر کا نہیں لگ رہا تھا انکے گھر کے ہر کمرے میں سیم زدہ دیواریں منہ چیڑا رہی تھیں تایا جان کی کنجوسی کی گواہ تھیں جبکہ یہ کسی امیر شہزادے کا کمرہ تھا جو خود سے بھی لاپرواہ تھا

کمرے میں اسکے سونے سے سانسوں کی آواز پھیلی ہوئی تھی جبکہ اسکے بیڈ کے پاس دو بوتلیں لڑھکی ہوئی تھیں

novelistaan.com

سیگریٹ کے ڈبے آدھ کھلے دراز سے جھانک رہے تھے جبکہ ایش ٹرے بھی بھری ہوئ تھی

ڈریسنگ پر پرفیوم کی بوتلیں الٹی ہوئ تھیں جبکہ کمرے میں ایک صوفہ جس پر اسکے کئ کپڑے تھے

اور اسی کمرے میں ٹریگ میل اور ایک وائلن بھی تھا یعنی اسنے ہر کام تایا جان کے خلاف کرنا تھا

ساز کی سسکی سی بلند ہوئ

یہ وہ کہاں آ گئ تھی اسکی دنیا تو نہیں تھی یہ۔۔اسکے سسکنے پر عمر نے سر اٹھایا مڑ کر دیکھا

ساز جلدی سے پردہ کر گئ۔

اسے تو بس ایک سایہ سا دیکھا تھا وہ تکیوں میں پھر سے منہ ڈال گیا حالانکہ نشے کے باعث وہ بھول چکا تھا

جس شرط پر شادی کی تھی آج اسنے وہ چیز اپنے باپ سے لینی تھی اسکی اسی طبعیت کے باعث اشفاق

صاحب اسکا فائدہ اٹھا رہے تھے کہ حوش میں ہو تو اسے کچھ یاد رہے۔

وہ پھر سے سو گیا اور ساز وہیں بیٹھ گئ

اور پھر جتنا وہ بے آواز رو سکتی تھی روتی ہی چلی گئ

اسے شکوہ تھا سب سے۔۔اپنے بھائ سے ماں سے کسی نے اسکا ساتھ نہیں دیا

صوفیا صنم بھی کیسے اجنبی ہو گئیں

عمر خیام وہ شخص تھا جس کے سائے سے بھی وہ بھاگتی تھی آج تک اس نے اسکی ایک انگلی بھی نہیں

دیکھی تھی پھر وہ آج اسکی محرم بن کر اس کمرے میں کیسے اگئ

novelistaan.com

وہ تادیر رونے کے بعد تھک گئ

فجر کی اذانیں بھی شروع ہو گئیں تھیں وہ جلدی سے اٹھی اس مشکل وقت میں اسکا رب ہی اسکا سہارا تھا

۔

اسنے ارد گرد واشروم تلاشنا چاہا تو اسے ایک دروازہ دیکھ گیا اور وہ اندر آ گئ اُسنے وضو کیا

اور باہر اگئ دل کیا یہ سرخ جوڑا اتار کر پھینک دے لیکن اس وقت اس جوڑے کے علاوہ کچھ نہیں تھا

اسکے پاس تبھی یہ مجبوری تھی پہنا

وہ جائے نماز کی تلاش میں اسکے کمرے کو کافی حد تک صاف کر گی لیکن اسے جائے نماز نہ ملا اسنے منہ پر

ہاتھ رکھ کر اپنی ہچکیاں روکیں وہ نماز بھی نہیں پڑھتا تھا

وہ دروازے کو کھولنے لگی لیکن دروازہ باہر سے لاک تھا

اسنے توبہ کرتے ہوئے وہیں کلین پر صاف حصے پر نیت باندھ لی اور نماز پڑھتے ہوئے بھی وہ بے تحاشا

روتی رہی جبکہ اگلے نفوس کے سونے کی آواز ہی سنائی دیتی رہی تھی

وہ بہت دیر روئ دل کا بوجھ تھا کم ہی نہیں ہو رہا تھا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر بیٹھ گئ

کوئ دروازہ کھول دیتا تو وہ بھی یہاں سے بھاگ جاتی

معلوم نہیں کب اسے نیند نے جالیا تھا

---

novelistaan.com

اسنے ہاتھ مارا اور اپنی بوتل تلاشنی چاہی لیکن خالی بوتل نے منہ چیڑا

ربش "بول کر وہ اٹھ بیٹھا کمرے کی بڑی ساری کھڑکی سے روشنی اندر ارہی تھی

اسنے بمشکل آنکھیں کھول کر موبائل میں وقت دیکھا کیونکہ گھڑی کے سیل تو سالوں پہلے ہی ختم ہو گئے تھے جن کی خبر بھی نہیں تھی اسے۔۔۔۔

اسنے وقت دیکھا دن کے ڈھائی بج رہے تھے اور اچانک دھڑادھڑ دروازہ بجا

پہلے اپنے دروازے کی جانب ناگواری سے دیکھا اور اسکے بعد صوفے پر کوئی پوٹلی سی سرخ جوڑے میں پڑی تھی ہڑبڑا کر اٹھی اور وہ اس کا چہرہ کیا دیکھ پاتا وہ بھاگ کر دروازہ کھول گئ

بے شرم بے حیا آدھے دن چڑھے کمرے میں گھسی ہوئی ہے بدذات اتنی بے حیائی پھیلائے گی "تائی جان نے اسے باہر کھینچا

عمر کو لگا اسکی یادداشت چلی گئی ہے یہ ہو کیا رہا تھا وہ اس شور شرابے کا عادی نہیں تھا

تائی جان میں میں۔۔۔ساز بولنے کے لیے لب وا کرتی کہ کھینچ کر تھپڑ لگا نجمادل تھام گئ

بھابھی"

ارے بس چپ کرو جوان جہاں لڑکیاں ہیں اس گھر میں یہ بے حیائی نہیں چلے گی یہاں۔۔۔۔

عمر کو پیچھے دیکھ کر وہ ذرا سٹپٹائی

کیا تماشہ ہے یہ "بے زاریت سے وہ بولا

novelistaan.com

نجما کو لگا تھا وہ اسکے لیے کچھ بولے گا

صبح صبح میرے سر پر کیوں ہتھوڑے برسا رہیں ہیں اپ اس بے سری آواز میں "وہ چلا اٹھا

اور اسنے دروازہ تائی کے منہ پر مارا

اسے یاد تک نہیں تھا یہ لڑکی جس نے تھپڑ کھایا ہے اسی کی بیوی ہے

تائی سمیت سب کے دلوں میں چین پڑ گیا کہ عمر کو ساز سے فرق نہیں پڑتا

اگر وہ اسکی حمایت لے لیتا تو شاید اس وقت سب کو اوقات یاد اجاتی اپنی مگر وہ جانتا تک نہیں تھا کہ یہ اسی کی بیوی ہے بس تیری اوقات بتادی میرے بیٹے نے دفع ہو بدل اس لباس کو اور کام پر لگ اور ہاں سن اب بات میری آج سے سارے کام تیرے ذمہ ہے کپڑے دھونے سے لے کر ہانڈیاں بنانے تک۔۔۔ بہو ہے اب اس گھر کی تو اور یہ پڑھائی وڑھائی سب ختم بکواس کاموں میں لگ گھر داری کون کرے گا" وہ اسے آگے دھکیلتی بولیں

بھابھی آپ کیسا رویہ رکھ رہی ہیں"

اب تجھے بتاو کیسا ہے میرا رویہ "وہ نجما کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولیں

وہ دلہن ہے"

اوبی بی جس کی دولہن تھی اسے پرواہ نہیں ہے اب زیادہ نہ سیکھاو ہی منحوس شکل ہے کچھ بھی نہ بدلا اے میں کہتی ہوں عمر نے تجھے منہ لگایا بھی ہے یہ نہیں "وہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہنسنے لگی

novelistaan.com

ساز کو لگا وہ غش کھا کر گیر جائے گی وہ اتنی بڑی بات کہہ گئیں تھیں اسے۔۔۔

لگتا تو نہیں "ثروت چچی بھی دباد باہنس دیں

ہیں واقعی ساز "سوہانے بھی ٹھونگا مارا

وہ بے بسی کی انتہا پر تھی

بے عزت ہو رہی تھی بھری محفل میں وہ اپنے کمرے میں بھاگ گئی سب ہنسنے لگے اور نجمار و پڑی تھی۔

کپڑے بدل کر وہ بے حسوں کیطرح نیچے ائی اور سب کی طنزیہ ہنسی مذاق اڑانے والی نظروں کو سہتی وہ

واقعی گھر کے سارے کام سنبھال گئی

اسنے نجما کو کوئی کام کرنے نہ دیا

سب کام کچن سے لے کر گھر کی صفائی ستھرائی تک خود کیے معلوم نہیں بدر کہاں تھا اسے یاد ارہی تھی

اپنے بھائی کی

تایا جان نے اسے اپنے کسی دوست کے گھر بھیج دیا تھا وہ اپنا گھر شفٹ کر رہے تھے اور انھوں نے

زبردستی اسے بھیجا کہ وہ جائے گا تو وہ کچھ پیسے اسے دے دیں گے

اور بدر اختلاف کے باوجود بھی چلا گیا کہ واقعی اب وہ اس نہج پر اگیا تھا کہ مزدوری کر کے کما لیتا۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو سامان اٹھا اٹھا کر اسکے ہاتھوں پر چھالے پڑے تو وجود تھکان سے چور ہو گیا

novelistaan.com

ساز "اسنے بہن کو دیکھا وہ بھرائی ہوئی آنکھوں سے اسکے نزدیک آیا جو اسکے ہاتھوں پر چھالے دیکھ کر تڑپ اٹھی

یہ یہ کیا ہوا ہے بھائی"

ارے پگلی کچھ نہیں یہ تو بس محنت کی ہے اسکے کچھ زخم ہیں تم بتاو ٹھیک ہو" وہ فکر مندی سے بولا

نہیں نہیں میں تو ٹھیک ہوں" وہ بولی کیا تکلیف دیتی کہ کم اسکی تکلیفیں تھیں زندگی میں۔۔۔

وہ اسکے گال پر پیار سے ہاتھ رکھ گیا

اچھا ذرا کچھ لگانے کے لیے لادو" وہ بولا تو ساز پلٹی تبھی سوہا بھی آگئی

یا اللہ یہ کیا ہوا ہے" وہ اسکے ہاتھ تھام گئی

بدر نے نفرت سے کھینچ لیے

تمھیں کتنی بار کہا ہے دور رہا کرو"

اچھا ٹھیک ہے زیادہ نہ بولو کیا ہوا ہے تمھارے ہاتھوں پر" وہ بولی

شیٹ اپ تم ہوتی کون ہو مجھ سے یہ سوال کرنے والی" وہ اکھڑ کر بولا

منگیتر ہوں تمھاری جس سے چاہ کر بھی تم چھوڑا نہیں سکتے" وہ کچن کی جانب بڑھی اور سکون سے بولی

اندر کچن سے اسنے دوائی اٹھائی جسے ساز ڈھونڈ رہی تھی کہ جہاں آخری بار اسنے دیکھی تھی وہاں ملی نہیں تھی اسے

novelistaan.com

وہ باہر ائی اور بدر کے ہاتھ تھامے

بدر نے اسکے ہاتھ سے دوائی کھینچی اور ساز کے ہاتھ میں تھمادی

ساز نے اپنے بھائی کے ہاتھوں پر روتے ہوئے لگائی

دفع ہو جاو روتی ہی رہو گی" سوہا بولی جبکہ بدر نے اسکی جانب دیکھا

جن کے سینوں میں دل ہوں گے وہ ہی ایک دوسرے کی تکلیف پر مر مٹیں گے تم تمھارا باپ منافق

لوگ ہو اور منافقوں کے دل صرف سیاہی سے بھرے ہوتے ہیں آئندہ مجھے ہاتھ لگایا نہ تو منہ توڑ دوں

گا" وہ کہہ کر اٹھ گیا

لگاؤ گی منگیتر ہو میرے اور شوہر بھی تم ہی بنو گے" وہ بھی چیڑ کر چلائی

غضب خدا کا کیوں منہ پھاڑ رہی ہے" تائی دل پر ہاتھ رکھتی نکلیں

اماں ابا کو نہ سمجھا لیں بدر سے الٹے سیدھے کام نہ کرائیں" وہ بھڑکی

تم نہ چپکی رہو" وہ پھر سے ڈپٹ کر چلی گئیں سوہا منہ بنا گئ

وہ تیار ہو چکا تھا آج صعود کے ہاں جانا تھا اسنے اور ویل ڈریس رہتا تھا ہمیشہ تیار ہو کر اسنے سیگریٹ منہ

میں دبایا اور کلون چھڑکا کلون کی سمیل سیگریٹ میں گھل گئ اور وہ باہر نکلتا کہ پہلی بار بدر کو اپنے کمرے

میں دیکھا

novelistaan.com

اسنے گھیرہ سانس بھر کر بے زاری سے اسے دیکھا

کہ وہ کیوں آیا ہے

کیسے ہو عمر" وہ سوال کرنے لگا

یہ پوچھنے آئے ہو" اسکے پاس کسی بات کا درست جواب تھا ہی نہیں

بدر نے اپنے غصے کو اندر اتارا

نہیں تم سے ضروری بات کرنی تھی"

مجھ سے" اسے یقین ہی نہیں آیا

ہاں" وہ بولا

کیا؟

بیٹھ سکتے ہیں"

اگئے ہو تو بیٹھ جاو" وہ جیسے جان چھڑانا چاہتا تھا اور بدر کی اس وقت مجبوری تھی اس سے بات کرنا

وہ میں نے تم سے ساز کی بات کرنی ہے" اسنے بات کا آغاز کیا

کون ساز" وہ پٹاخ جواب دے گیا بدر نے حیرانگی سے اسکی صورت دیکھی

تمھاری بیوی" وہ بولا جبکہ عمر خیام کو وقت لگا یہ جاننے میں کہ اسکی شادی ہو چکی ہے اوہ ہاں یاد آگیا

Her name is saaz?

novelistaan.com

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا

بدر تعجب سے اسے دیکھتا رہا

نائیس نیم کس نے رکھا ہے" وہ بولا

جبکہ بدر نے چہرے پر ہاتھ رکھا

میوزک لائیک انسٹرومنٹ کیوٹ" وہ اسکے نام کو دھراتا حیران تھا کہ یہ کیسا نام ہے

وہ کل تمھارے کمرے میں تھی"

کیوں"؟

اسکے سوال پر بدر نے مٹھیاں بھینچ لیں دل کیا اٹھ کر تھپڑوں سے اسکا منہ سرخ کر دے۔۔۔وہ اٹھا

میری بہن بہت معصوم ہے عمر خیام اسے اپنے شرابی ذہن سے ٹریٹ مت کرنا۔۔میں نے تم پر صرف اتنا بھروسہ کیا ہے کہ تم اپنے باپ اور سوتیلی ماں سے میری بہن کی حفاظت کرو گے اور ہاں یہ تمھیں کرنا ہو گا ورنہ" وہ بگڑ کر بولتا روکا

عمر کے چہرے پر ایسا تاثر تھا جیسے وہ اسکا بھڑکنا انجوائے کر رہا ہو

ورنہ" اچانک سنجیدہ ہوتا وہ اسکی جانب قدم بڑھا گیا

میں تمھاری جان بھی لے سکتا ہوں" وہ اسکا گریبان پکڑ گیا

عمر نے بدر کے ہاتھ دیکھے

novelistaan.com

میرے پاس سب سے سستی چیز یہ ہی یعنی میری جان کسی بھی وجہ کے تحت لے سکتے ہو تم نیور مائینڈ"

اسنے اسکا ہاتھ اپنے گریبان پر سے ہٹایا اور ایکدم گرفت ڈالی اسکے ہاتھ پر

آئندہ میرے گریبان کو مت پکڑنا" سیدھی طرح جھٹک کر اسکے ہاتھوں کو وہ بولا

اور اسکے بعد وہ مڑ گیا

اپنے کمرے سے نکل کر نیچے آیا اور گھر سے ہی نکل گیا

ساز کو بلکل دلچسپی نہیں تھی اس میں وہ دیکھتی یہ نہ دیکھتی برابر تھا اسکے لیے زندگی پہلے بس اتنی تھی وہ کتابوں میں دل لگا لیتی تھی اب بس برتن دھونے اور کھانے بنا کر گھر والوں کے کپڑے دھونے میں نکل جاتی اور اسکی زندگی کا فرشتہ جسے وہ مانگتی تھی یہ امید بھی ٹوٹ چکی تھی

خواہشیں جگی ہیں پیاسے پیاسے لبوں پے

خود کو جلادوں تیری بانہوں میں

آغوش میں آج میرے سما جا

جانے کیا ہونا ہے ہے ذرا ذرا قریب سے جو پل ملے نصیب سے

آجا ذرا قریب سے۔۔۔۔

پہلی بار گھر تایا جان کے گھر میں دھما کے دار گانوں کی آواز گونج اٹھی تھی جس میں عمر خیام کے گنگنانے

novelistaan.com

کی بھی آوازیں اٹھ رہیں تھیں سازرات اسکے کمرے میں نہیں گئی تھی وہ تھکان سے اتنی چور ہو چکی تھی کہ کچن میں ہی بیٹھے بیٹھے سو گئی اور جب ٹھنڈ کے باعث اسکی انکھ کھلی تو فجر کا وقت تھا وہ شکر ادا کرتی نماز پڑھ کر سب کی نظروں سے بچتی کچن میں اگئی ویسے بھی تائی جان کا حکم تھا کہ وہ اگر دیر سے اٹھی تو اسکا وہ حشر بگاڑ سکتیں تھیں اور ایسا وہ کر بھی جاتی تبھی ساز پہلے ہی کچن میں کھڑی ہو گئی اسنے جب سے کچن کی ساری ذمہداری سنبھالی تھی نجما کو آرام تو مل گیا تھا مگر وہ اسی کوشش میں لگی رہتی کہ وہ دولہن تھی نئی نویلی وہ دلہنوں کیطرح رہتی مگر اسکا حال تو پہلے سے بھی بدتر ہو گیا تھا اور یہ بات اسکا دل چیرٹی تھی جب وہ خالی خالی نظروں سے اپنی ماں کو دیکھتی احساس ہوتا کہ ان لوگوں نے کتنا غلط فیصلہ لیا ہے

تایا جان دکان پر چلے گئے تھے چاچو کے ساتھ اور بدر بھی گھر سے باہر تھا جبکہ تائی ثروت چچی اور سوہا صنم صوفیا کو ابھی ناشتے دیے تھے اور نجما کو بھی۔۔۔ لیکن نجما اسکے پاس کھڑی اسے اپنی پلیٹ میں سے لقمے دے رہی تھی

اور وہ ساتھ کے ساتھ رو بھی رہی تھی۔

آپ رو کیوں رہی ہیں" وہ برتن دھوتے ہوئے سوال کر گئی

مجھے لگا تھا میری بیٹی کی قسمت کا ستارہ چمکنے لگ جائے گا" وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئیں۔

چمک تو گیا۔۔۔

کتابوں سے برتنوں تک پہنچ گئیں ہوں آپ پریشان مت ہوں اور پلیز بدر بھائی کو کچھ مت بتایئے گا" وہ

novelistaan.com

بولی تو اسکی ماں نے اسکی پیشانی چوم لی

میں اللہ سے دعا کروں گی تمھارے لئے وہ بہت خوبصورت دروازے کھولیں گے" وہ سر ہلا گئ

عمر خیام کبھی خوبصورت دروازہ نہیں ہو سکتا تھا اسکے لیے وہ دونوں اسی گفتگو میں تھیں کہ اچانک گھر میں گانے کے ساتھ ساتھ عمر خیام کی آواز بھی گونجی جیسے کسی موج میں وہ گا رہا تھا۔

لاحول"

ساز "تائ جان چلا اٹھیں

جبکہ وہ ادھورے برتن چھوڑ کر باہر نکلی تو نجمہ نے برتن دھونے شروع کر دیے وہ تو دن رات کی مشقت میں پڑ جاتی تھی پہلے پڑھائ کی وجہ سے کچھ دیر توقف بھی اجاتا تھا

جی تائی جان "اسنے پوچھا

گانوں کی آواز اسے بھی رہی تھی مگر نہ ہی اسے دلچسپی تھی اور نہ اسنے دھیان دیا کہ وہ کس قسم کا گانا سن رہا ہے

اوبی بی اپنے شوہر کو جا کر سمجھاؤ یہ کیا اول فول لگا رکھی ہے اسنے گھر میں جوان بچیاں پھر رہی کیا اثر لیں گی"

تائی نے سختی سے جھاڑا ساز سر جھکا گئ

میں میں کیسے کہو" وہ کچھ پریشان ہوئ عمر سے تو کبھی بات نہیں کی تھی امنا سامنا نہیں کیا تھا

novelistaan.com

لو بھلا اور کون جا کر کہے گا بیوی تو ہے اسکی"

یہ لفظ گولی کیطرح لگتا تھا اور ایسا لگتا سب جان بوجھ کر یہ کہہ کہہ کر اسے ٹیز کرتے ہیں

تائی جان آپ اپ کے بیٹے ہیں اپ کہہ د"

بات ادھوری ہی تھی کہ انھوں نے چپل اٹھائی تو وہ دو قدم دور ہوئی

منہ رنگ دوں گی تیرا۔۔۔

یہ شرابی نشئی یہ منحوس میری سوتن کی نسل میرا بیٹا نہیں ہو سکتا۔۔۔

یہ بس تیرا شوہر ہے اب دفع ہو اور یہ ناٹک بند کرو اور نہ منہ رنگ دوں گی جوتی سے تیرا" وہ اپنے اندر کا زہر اگلتی بولیں جبکہ ساز نے حیرانگی سے انھیں دیکھا کیونکہ وہ تو عمر پر چاپلوسی کی انتہا کر دیتی تھی اسنے

صوفیا اور صنم کو دیکھا وہ دونوں خاموشی سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں

صوفیا اور صنم سے بھی اسنے بولنا چھوڑ دیا تھا

وہ سر ہلا کر اوپر کی جانب بڑھنے لگی ایک ایک قدم ہر آنسو کی جھڑی بندھ رہی تھی عجیب خوفزدہ سی ہوتی وہ اسکے کمرے کے باہر پہنچ گئی

سب نیچے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو سب کی نظروں کو محسوس کر کے اسنے دروازے پر دستک دی

لیکن اندر سے جس طرح مگن انداز میں آوازیں ارہیں تھیں وہ اسکی معمولی دستک سنتا

novelistaan.com

وہ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتی

ایکدم دروازہ کھول کر آنکھوں کو سختی سے میچ کر اندر گھس گئ

نیچے ایک ایک شخص ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگا

پیٹے گی یہ اس نشئ سے" سوہا بولی جبکہ باقی سب بھی متفق ہوئے تھے حد تو صوفیا اور صنم پر تھی جو لالچ کی وجہ سے تائ اور سوہا کی جانب ہو چکیں تھیں۔

دروازہ کھلا اور وہ جو گیند دیوار پر مار کر دوبارہ کیچ کر رہا تھا ایکدم رکا گانے کی سراب بھی ویسے ہی چل رہے تھے لیکن اسکے لب رک گئے تھے

وہ مڑا اور اپنے کمرے میں ایک لڑکی کو دیکھ کر اسکے ہاتھ میں موجود گیند وہیں تھم گئ

وہ کون تھی؟ پہلا سوال یہ ہی تھا

آنکھیں بھینچیں ہوئیں مٹھیاں سختی سے بند اور دروازے کو سختی سے جکڑے

---عم---عمر---عمر بھائی تائی جان کہہ رہی ہیں گ---گانے کی اواز---آواز بند کر دیں" بند آنکھوں سے ہی وہ بولی۔

اور عمر کو یہ گانے کی آواز ڈسٹربینگ سی لگی اسنے ریموٹ اٹھا کر ڈیک بند کیا

نیچے ایکدم حیرانگی سے سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جبکہ سازنے بھی حیرانگی سے آنکھیں کھول دیں

novelistaan.com

وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

پہلی بار دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

ساز کے ہاتھ پاوں ڈھیلے سے پڑ گئے

اسے لگا اسکا وجود اتنی شدت سے کانپ رہا ہے کہ وہ یہیں گیر جائے گی

وہ کچھ بولا نہیں تھا

عمر گیند اچھالتا ہوا صوفے پر دھپ سے بیٹھا نگاہ کا زاویہ ایک لمحے کے لیے تبدیل نہیں ہوا تھا

اور اسنے سیگریٹ لبوں میں دبا کر گھیرہ کش بھرا

ساز کو لگا یہ بے کار ہے کہ وہ اسکے سامنے کھڑی ہے ہاتھوں میں جنبش پیدا کر کے اسنے دروازہ کھولنا چاہا

ویٹ "اسکی آواز پر قدم رکے

کون ہو تم ؟لمحے بھر کے لیے ساز کو حیرانگی ہوئ تھی اس سوال پر پھر اپنی قسمت پر ہنسی اگئ

ک۔۔ کوئ ن۔۔ نہیں "وہ کہہ کر باہر نکلنے لگی

ائ سیڈ جسٹ ویٹ " لہجے میں ذرا سختی تھی

ساز پیٹھ موڑے ہی کھڑی رہی

نام کیا ہے تمھارا "اسنے دوبارہ سوال کیا

س۔۔ ساز "وہ آہستگی سے بولی اور عمر کے ہاتھ کی سیگریٹ کی راخ ایکدم انگلی پر لگی اسنے نگاہ اٹھائ

novelistaan.com

ساز "اسنے نام دہرایا

میری بیوی؟ وہ ہنس دیا

ٹرن یور فیس "شاید اب وہ مزید اسے دیکھنا چاہتا تھا

تا۔۔تائ جان نے بس بس اسی کام سے بھیجا تھا کہ ڈیک بند کر دیں "وہ آہستگی سے بولی بس بھاگ جانا چاہتی تھی ان نگاہوں سے۔۔۔

عمر نے ریموٹ اٹھا کر ڈیک پھر سے کھول دیا اور اب آواز ایسی تھی کہ سر پھاڑ دیتی

وہ مڑی

گریٹ "اسنے بند کر دیا

بیوٹیفل "وہ اسکی تعریف کر گیا

اور ساز کو لگا جیسے وہ گنہگار ہو رہی ہو

اسنے دھواں فضا میں چھوڑا اور اسے توجہ سے دیکھنے لگا

اتنی شفاف رنگت کہ داغ بھی برا لگے بڑی بڑی جھکی جھکی نگاہیں انپر گیری خم دار پلکیں نوخیز جوانی اور اس سے جھجھک کھاتا انداز۔۔۔کافی ایمپریس تھا لیکن اسکا حلیہ غریبوں کو بھی مات دے دے

تم میری بیوی ہو؟ وہ کہتا ہوا کھڑا ہوا

ساز جلدی سے دور ہوئ

novelistaan.com

وہ رک گیا وہیں

پھر تم نے مجھے بھائی کیوں کہا" وہ کچھ کنفیوز سا ہوا

م۔۔منہ سے نکل گیا" وہ جلدی یہ گفتگو ختم کر کے یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی

ہمم خیر عمر خیام رشتے میں اپکے شوہر ہوتے ہیں" اسنے ہاتھ آگے بڑھایا جیسے خود بھی اپنی بات کا لطف لیا ہو جبکہ ساز کے لیے یہ سب نہایت مشکل تھا

میں۔۔میں جانتی ہوں" وہ بس اتنا ہی بولی

کافی ذہین ہو میری یادداشت کا مسلہ ہے دیکھتی رہو گی تو یاد رہے گا بیوی ہو ورنہ بھول جاوں گا" وہ لاپرواہی سے سر جھٹک گیا

کیا اسکے لیے یہ بڑی بات نہیں تھی کہ ایک بلکل اجنبی لڑکی اسکی زندگی میں شامل ہو گئ تھی

ویسے شادی کس دن ہوئ تھی" اسنے مڑ کر پھر سوال کیا

تین دن پہلے" ساز اب بھی کچھ حیران تھی

تو تم تین دن سے تو مجھے نظر نہیں ائ" وہ بولا

جبکہ ساز کے پاس الفاظ ہوتے یہ وہ کچھ کہتی تبھی تائ جان کی آواز نے اس گفتگو کو اختتام دیا وہ اس آواز پر ایسے بھاگی جیسے بھوت دیکھ لیا ہو

عمر کی گفتگو ادھوری رہ گئ

novelistaan.com

نہایت ناگواری سے اسنے بند دروازے کو دیکھا تھا

جبکہ وہ نیچے دوڑتی ہوئی ائی

بے حیا کیا رنگ رلیاں منا رہی تھی"

وہ ہمیشہ بات ایسے کرتی کہ سامنے والے کہ کپڑے اترنے لگتے

ن۔۔ نہیں" وہ بولی جبکہ ایکدم چھت پھاڑ گانوں کی آواز پر تائی نے سر تھام لیا۔

اڑے جا اس منحوس کا گلہ بند کروا"

ج۔۔۔جی" وہ پاگلوں کیطرح پھر اوپر ائی تو اب کی بار رو دی

وہ تھک گئی تھی وہ ان سب چیزوں کو ہینڈل نہیں کر سکتی تھی

اپنی سسکیاں روک کر وہ اندر داخل ہوئی جیسے وہ منتظر ہی تھا

اور اسنے ڈیک کی آواز بند کر دی

ساز نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھائیں

اور عمر خیام نے پہلی بار کسی عورت کو روتے ہوئے دیکھا تھا

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

آپ پلیز بند کر دیں" اسنے کہا اور دوبارہ باہر چلی گئی

عمر کا دل نہیں کیا اسے روکے

novelistaan.com

چند لمحوں بعد اسنے سر جھٹکا اور موبائل اٹھالیا صعود کی کال تھی

ہاں میں نے آنا ہے "اسنے کہا

ٹھیک ہے "اور کال بند کر کے وہ وارڈ روب کی جانب بڑھ گیا

لیکن دماغ میں کہیں نہ کہیں منظر ٹھہر گیا تھا

ارہم کی واپسی ایسے ہوئی جیسے وہ حج یہ عمرہ کر کے آیا ہو تائی نے گھر میں اسکی پسند کے کھانے بنوائے ساز کا ہاتھ دو بار جلا تھا لیکن پر وہ کیے بنا وہ انکے حکم پر پلاو کڑاہی کھیر مچھلی

چپلی کباب نگٹس اور بھی بہت کچھ بناتی چلی گئی اور اسے تنگ کرنے کے لیے انھوں نے کچن سے سب کو نکال باہر کیا تھا

کل وہ عمر سے پہلی بار ملی تھی اور مل کر بس یہ احساس ہو جیسے وہ آدھا پاگل ہو جو اپنی ہی بیوی سے اسکا نام پوچھ رہا تھا

کیا نکاح نامے پر سائین کرے وقت ہوش میں نہیں تھا پھر جیسے خود ہی یاد آگیا کہ وہ حوش میں ہوتا کب تھا

وہ رات بہت ڈرتے ہوئے کمرے میں گئی مگر وہ تھا ہی نہیں اسنے شکر ادا کیا اور ساری رات اسی خوف میں گزار دی کہیں وہ انہ جائے۔

novelistaan.com

اوراس خوف سے سو بھی نہیں پائ زمین پر ہی لیٹی رہی اپنی قسمت پر چار آنسو بھائے اور دوبارہ پھر سے کام میں جت گئ

تایا جان چاچو تائ چچی اور اسکی ماں جو بے چینی سے بار بار کچن میں آتی

ساز دیکھاؤ یہ میں تل دوں" وہ نگٹس لیتی بولیں

بس ہو گیا ہے امی آپ جائیں باہر آرام سے بیٹھیں" اسنے مصروف سے انداز میں کہا

نجما کا دل سا بھر گیا۔

کاش عمر اچھا ہوتا تو آج اپنی بیوی کے لیے کچھ تو بولتا وہ بس سوچ کر رہ گئیں۔

صوفیا تیار ہو رہی تھی جبکہ صنم بھی سر پر دوپٹہ جمائے باہر اگئ تھی لیکن وہ دونوں ہی کچن میں نہیں آئیں اسے م ان دونوں کی مدد درکار بھی نہیں تھی

ساز" بدر کی اچانک آواز پر وہ چونک کر پلٹی نومبر کی خوبصورت سرد ہوا کی شام میں بھی اس کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی

بھائ" وہ مسکرا کر پلٹی

کہاں تھے آپ کتنے دن ہو گئے میں نے آپکو دیکھا ہی نہیں" وہ بولی اور اسکے سینے سے لگ گئ۔

تم کچن میں۔۔۔ یہ سب تم نے بنایا ہے" وہ اسکو پیار کرتا بولا

جی آپ چلیں باہر میں کھانا لگاتی ہوں" وہ ہلکا سا مسکرائ

novelistaan.com

باقی کسی نے مدد نہیں کی "اسکے سوال پر وہ ہنس دی

مجھے ضرورت ہی نہیں تھی سب کچھ بنانا آتا ہے آپکی بہن کو"

وہ اچھے انداز میں بولی کہ بدر کسی سے بات نہیں کرے گھر میں بدمزگی ہوتی اور وہ کھانا چھوڑ دیتا۔

اسکے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا کب تک وہ اس لکیر کو پیٹتی جہاں سے اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں تھا۔

بدر کے تیور بدل چکے تھے وہ باہر آگیا

اوہ ہاں بدر میں تمھارا ہی انتظار کر رہا تھا

یار جاؤ ذرا آئس کریم لے آؤ ار ہم کا موڈ ہو رہا ہے "تایا جان نے پیسے نکال کر اسے دیے

آپکے بیٹے کا موڈ ہے میرا نہیں میں تھکا ہوا ہوں" کہہ کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا

تایا جان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا وہ کچھ بولتے کہ ساز جلدی سے باہر آگئ

ک۔۔ کھانا بن گیا ہے لگا دوں "وہ جان بوجھ کر آئی تھی کہ بدر کو کوئی بات سننے کو نہ ملے

ہاں ہاں لگاو "تائی جان بولیں تو بات رفع دفع ہو گئ

دوسری طرف ساز نے کھانا لگانا شروع کیا کوئی ایک فرد بھی اسکی مدد کو نہ آیا اور چار نار نجما کو خود اٹھ کر

اسکی مدد کرنی پڑی

کسی کو کوئی فرق نہیں ہوا تھا بدر کی آنا ٹوٹتی تھی تو شاید تایا اور اسکے بیٹے کو سکون ملتا تھا

وہ کھانا لگا کر اپنا کھانا لیے صوفے پر بیٹھ گیا نجما بھی بیٹھ گئ

novelistaan.com

ساز ذرا تازہ پھلکے ڈال دو "تائی جان بولیں

وہ ابھی بیٹھنے ہی لگی تھی اسکی آنکھیں بھر گئیں وہ تھک گئی تھی ہاتھوں میں جلن الگ لگی تھی اسنے ماں کی جانب دیکھا اور بچوں کیطرح رونے والا منہ بنالیا

میں بناتی ہوں تم بیٹھ جاو "نجما نے کہا ساز سر ہلا کر پھر بیٹھتی کہ تائی جان بول اٹھیں

نجما گھر کی بہو ہے وہ کام کاج کی عادت نہیں آئے گی تو کیا ہو گا آگے جا کر بیٹھی رہو جاؤ ساز بنا کر لاو "تائی نے کہا تو ساز کو اٹھنا پڑا

بدر کو لگا جیسے اسکا کھانا حرام ہو چکا ہو

آپکی بیٹی بھی موجود ہے اسکے ہاتھوں کو بھی آگے جا کر کاموں کی ضرورت ہے "وہ چیڑ کر طنزیہ بولا

تائی ابھی جواب دیتی کہ تایا جان نے روک دیا

بدر کھانا کھا ہے تو خاموشی سے کھاو ورنہ دفع ہو جاؤ "انکی کڑک آواز پر وہ تلملا اٹھا ابھی کچھ بولتا کہ نجما نے آنکھوں سے ہی منت کی کہ نہ بولے اور اسے اپنا غصہ قابو کرنا پڑا

وہ روتے ہوئے پھلکے اتار رہی تھی

کہ اچانک کھٹ پٹ ہوئی اور کچن کی کھڑکی سے عمر خیام صاحب اندر کوس گئے

ساز دل پر ہاتھ رکھے ایک قدم دور ہوئی

اوہ ہائے بیوی "وہ اسکو ہائے کرنے لگا

novelistaan.com

جیسے کچھ تلاش کر رہا تھا ساز نے آنسو صاف کیے اور باہر روٹی دے کر آئی اب وہ دوسری بنا رہی تھی مگر عمر کچھ ڈھونڈنے کے چکر میں بلکل ہی کچن تباہ کر رہا تھا یہ سب ٹھیک اسے ہی کرنا پڑتا

آپ کو کچھ چاہیے "وہ بیچ میں ہی بولی

ہاں سرکہ "وہ بولا

جبکہ فریج میں گھس گیا

ساز نے اسے سرکہ دے دیا

تھینکس "سکون سے بولا اور پانی کا گلاس اٹھا کر اسنے سرکہ پانی میں ملایا اور پی گیا

کچھ دیر چیئر پر آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا ساز کو جیسے ابکائی آئی یہ کیا طریقہ تھا کون سرکہ پیتا تھا اب اسے کون بتاتا کہ وہ حوش میں آنے کے لیے پی رہا تھا

آج سعود نے کچھ زیادہ ہی پلا دی اب زیادہ یہ کم کا سوال نہیں تھا

وہ زیادہ پیتا یہ کم فلحال اسے حوش میں رہنا تھا تو اسنے نشہ کی شدت کو کم کرنے کے لیے پی لیا تھا

اسنے آنکھیں کھولیں ساز اسے ہی دیکھ رہی تھی

وہ اٹھ گیا وہ سٹپٹا کر نگاہ جھکا گئ

سو۔۔۔دوسری بار تمھیں دیکھا روتے ہوئے ہی پایا تمھیں شوق ہے رونے کا "وہ شیلف پر ہاتھ رکھے سکون سے پوچھنے لگا

novelistaan.com

سازنے جواب نہیں دیا

میرا مطلب سب کے اپنے شوق ہوتے ہیں مجھے پینے پلانے کا ہے تمھیں آنسو بہانے کا ہے"

وہ کھیر کے ڈونگے میں انگلی مارتا بولا

آپ نے خراب کر دیا" ساز تڑپ اٹھی

اوہ میرے کھانے سے خراب ہو گیا" وہ طنزیہ مسکرا دیا

ایسا کچھ نہیں ہے انسانوں کیطرح بھی کھایا جا سکتا ہے اسنے پیالی لی اور اسے کھیر نکال کر دی

نہیں کھانی" وہ مکر گیا

اور اس وقت ساز کو لگا دنیا میں ہر شخص اسے زچ کر رہا ہے

اسے پھر سے رونا آیا اور اسنے پیالی وہیں رکھ دی

اچھا کھا لیتا ہوں اس میں رونے والی کیا بات ہے" وہ پیالی اٹھا گیا اور چمچ بھری

یہ تم نے بنائی ہے" وہ بلاوجہ بہت ہی بولتا تھا اور اس سے تو ایسے بات کر رہا تھا جیسے بہت دوستانہ ہو

جی" وہ بس اتنا ہی بولی

اور روٹی اتار لی

واو بہت اچھی بنی ہے" دو چمچوں میں ہی ساری ختم کر کے اسنے کٹوری اسکی سمت بڑھا دی

اور؟" وہ بولا تو ساز نے دوبارہ سے نکال کر دے دی

novelistaan.com

زبردست تم کمال ہو" وہ تعریفیں کرتا شیلف پر چڑھ گیا ساز کے لیے یہ سب بے معنی تھا وہ باہر روٹی دینے چلی گئی اور عمر اندر شیلف پر بیٹھا کھانے لگا

اتنی سستی ہے تیرے کام میں جا سالن گرم کر" وہ ذرا بھڑکیں ساز کو لگا اسے خود کو بے حس کر لینا چاہیے

وہ اندر اگئی سالن گرم کرنے لگی

عمر اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

اسکے گال پر بار بار آنسو آتے جنھیں وہ بار بار صاف کرتی

تمھیں بھوک لگی ہے" اسکے سوال پر ساز نے اسکی سمت سرخ نظروں سے دیکھا عمر کا چمچ منہ میں ہی رہ گیا

نہیں میں انسان نہیں ہوں روبوٹ ہوں آپکی امی مجھے روبوٹ سمجھتی ہیں" حالانکہ ان دونوں کے بیچ یہ دوسری ملاقات تھی مگر وہ اسپر غصہ اتار گئی تھی

وہ مسکرا دا

اول یہ میری ماں نہیں ہے تمھاری تائی ہے اینی ویزہ اتنی سی بات پر رو رہی ہو" وہ سر جھٹک کر ایکدم اسکا ہاتھ تھام گیا

ساز دنگ رہ گئی اسنے ساز کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیے باہر آگیا

novelistaan.com

سب نے ان دونوں کو دیکھا تو کھانا کھانا بھول گئے کسی کو علم نہیں تھا اندر عمر بھی ہے

عمر سکون سے صوفے پر بیٹھا اور ٹانگ پر ٹانگ چڑھالی

پاوں جھلانے لگا سب کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے ساز کو اپنے پہلو میں بیٹھالیا تھا

سب حیرانگی سے انھیں دیکھ رہے تھے ساز بار بار اٹھ جاتی کہ انکے گھر کا ماحول کب ایسا تھا

مجھے کھانا دیں" وہ بولا

تمھاری بیوی تمھارے ساتھ بیٹھی ہے اس سے مانگو" تایا جان ناگواری سے بولے

تو آپکی بیوی آپکے ساتھ کیوں بیٹھی ہے اس سے کہیں مجھے کھانا دے

میری بیوی نے بھی تو آپکی بیوی کے ہوتے ہوئے آپ لوگوں کو کھانا دیا ہے۔۔۔

اسکی بات پر سب نے اسکی سمت دیکھا بدر اور نجما سمیت ساز بھی حیران بلکہ شاکڈ تھی

اچھا جلدی کریں بعد میں گھور لینا مجھے جانا بھی ہے" وہ بولا

جبکہ اسے مسکراتے ہوئے بدر کی پرواہ نہیں تھی نجما کی بھیگی آنکھوں کی بھی نہیں تھی نہ ہی اپنے باپ کی کھاتی ہوئ نظروں کی۔۔

انھوں نے تائ کو اشارہ کیا جو اپنے شوہر کو گھورنے لگیں

اٹھ جاؤ" وہ مدھم آواز میں بولے

میں میں دے دیتی ہوں" ساز پریشان سی ہوتی اٹھی

novelistaan.com

عمر نے اسکی سمت دیکھا

ٹھیک ہے سارا کھانا دوبارہ بناؤ جاؤ" وہ ٹھیرا تھا

اس بات کی گواہ اس وقت اسکی آنکھیں بتا رہیں تھیں جس میں سنجیدگی تھی

اور میرے لیے چائنیز بنانا" اسنے پاوں جھلاتے ہوئے کہا

بدر کی مسکراہٹ سمٹ گئی نجما پریشان سی ہو گئ

شوق ہے نہ تو پورا کرو" وہ سکون سے بول رہا تھا

ساز کنفیوز انگلیاں چٹخا رہی تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر پھر اسے اپنے پہلو میں کھینچ لیا

اب بیچ میں مت بولنا" اسنے ہلکی آواز میں کہا ساز سے نگاہ بھی نہیں اٹھ رہی تھی

تائ نے ان دونوں کو کھانا سرو کیا

عمر اب بھی پاوں جھلا رہا تھا

بیٹا ہے میرا کھانا میں ہی دوں گی نہ "تائ کھجالت مٹانے کو بولیں

عمر کے لبوں کی طنزیہ مسکان واضح تھی۔

کھاؤ" خود اسنے کھانے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا اس سے بولا

سب خاموشی سے کھا رہے تھے

ساز کو بھی کھانے کی جانب ہاتھ بڑھانا پڑا کہ اسے بھوک بہت تھی

novelistaan.com

عمر نے موبائل نکال لیا اور کسی کو میسج ٹائپ کرنے لگا

ساز کھانا کھا رہی تھی بدر نے اسے مسکرا کر دیکھا اسکا دھیان کھانے پر تھا تائی کی غصیلی نظریں ثروت

چچی اور سوہا کی بھی گواہ تھیں کہ وہ بعد میں اسے چھوڑنے والی نہیں

ارہم جبکہ دنگ تھا یہ ہوا کیا ہے

یہ ساز عمر کے ساتھ بیٹھی ہے اور عمر اسے اپنی بیوی کہہ رہا ہے کیا چکر ہے یہ "بلا خر وہ تلملا کر بولا

شادی ہو گئی ہے دونوں کی "تائی نے نفرت سے کھانا ہی چھوڑ دیا

کیا "ارہم کا بھی ہاتھ رک گیا۔

سامنے ساز کو دیکھا

حور تھی وہ عام لباس میں بھی ایسی لگتی کہ کسی کا بھی دل ٹھہر جائے

اور عمر خیام وہ کسی سلطنت کا راجا لگتا تھا وہ دونوں بلاشبہ ایک دوسرے کے ساتھ پرفیکٹ تھے لیکن یہ

کیوں ہوا تھا ارہم فکر مند ہو گیا تھا

اسے صوفیا پسند نہیں تھی اسے ساز میں دلچسپی تھی اسنے کھانا چھوڑا اور اٹھ گیا

دوسری طرف عمر بھی کھڑا ہو گیا

ہاں سعود ٹھیک ہے تم پہنچو میں آتا ہوں "اسنے کہا

نہیں یار پیسوں کا کیا مسلہ ہے "وہ بولتا ہوا باہر نکل گیا

novelistaan.com

اسکی گاڑی کی آواز اس محلے کے چار گھروں کو بھی دور دور تک سنائی دیتی تھی

گاڑی باہر نکلی ارہم تو پہلے ہی جا چکا تھا بدر بھی اٹھ گیا اور چاچو بھی تایا جان بھی دانت صاف کرتے کمرے میں چلے گئے تو تائی جان اٹھیں اور ساز کا ہاتھ جکڑ لیا

زیادہ اچھلنے کی ضرورت نہیں ہے اس شرابی کی حمایت پر مجھ سے کھانا سرو کرایا تو نے اسے سنبھال کر رکھ ورنہ تیرے ٹکڑے کر دوں گی تجھے کیا لگتا ہے یہ مجھ سے تیری خدمات کرائے گا ہاں "تائی جان نے کھینچ کھینچ کر تھپڑ لگا دیے تھے اسے

بھابھی "نجما تیزی سے اسکے پاس ائیں

ن۔۔ نہیں تائی۔۔تائی جان۔۔میں میں نے کچھ نہیں کہا تھا میں "

بہت یارانہ ہو گیا تیرا اس سے مجھے پتہ تھا آوارہ بد چلن ہے تو مردوں کو پھنسانا تو عام بات ہے آئندہ اگر اسنے مجھے کچھ کہا تو تیرا حشر بگاڑ دوں گی بدذات "وہ اسے صوفے پر دھکیل گئیں جبکہ ساز کو اندازا ہو گیا تھا اسکی اوقات اتنی ہی ہے

وہ صوفے پر ہی پڑی رونے لگی اور بہت زیادہ رودی نجما اسے سنبھال رہی تھی وہ اٹھی اور اوپر بھاگ جاتی کہ پکڑی گئ

یہ تیرا باپ اٹھائے گا سب اٹھا اور برتن رات میں ہی دھولیں گے "وہ غرائیں تو ساز کو خود کو بے حس

novelistaan.com

سمجھنا پڑا۔۔۔

اسکے چہرے پر تھپڑ کا نشان سا پڑ گیا تھا جس میں درد بھی کافی ہو رہا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ عمر خیام کے کمرے میں تھی تھک کر سونے کی خواہش تھی لیکن یہ کمرہ ایسا لگتا تھا ہر طرف شراب کی بو ہے یہاں وہ چہرے پر ہاتھ رکھتی بری طرح رو دی ہچکیاں کمرے میں گونجنے لگیں

اسکی زندگی اس سے زیادہ مشکل نہیں ہو سکتی تھی

اس سے کہیں گناہ سکون سے وہ پہلے رہتی تھی اسنے دھندلائی آنکھوں سے سارا کمرہ صاف کیا

یہاں تک کے فجر کی اذانیں ہونے لگیں یہ دوسرا دن تھا وہ سو ہی نہیں سکی تھی وہ صوفے پر بیٹھ گئی اور تھکاوٹ کے باعث اسے گھیری نیند نے جالیا۔۔۔۔

سعود کے ساتھ ایک پارٹی سے واپسی ہوئی تو رات گزر گئی خبر ہی نہ ہو سکی اور راتیں تو یوں ہی بے خبری میں نکل جاتی تھیں وہ نشے میں بری طرح دھت تھا اور گھر میں داخل ہوا تو دروازہ بند تھا وہ دروازہ بری طرح پیٹ گیا لیکن نشے میں بھی اتنا اسے اندازا تھا کہ اسکا باپ جان بوجھ کر دروازہ کھولے گا ہی نہیں تبھی اسنے گھر کا دروازہ پھلانگا اور راستے میں ارہم کی ہیوی بائیک کھڑی تھی اسے لات مار کر وہ اندر آگیا اور جو جو چیز اسے دیکھ رہی تھی اسے گیرا کر توڑتا وہ اپنے کمرے میں آیا اور اندر آتے ساتھ ہی بستر پر گیر گیا

novelistaan.com

لمبے لمبے دو سانس کھینچ کر اسنے چہرہ موڑا تو سامنے صوفے پر وہ اسے بیٹھی ہوئی دیکھائی دی

اسے یاد تھا یہ اسکی بیوی ہے خود کو دوپٹے میں چھپائے وہ بلکل محسوس نہیں ہو رہی تھی کہ انسان ہے بس ایک پوٹلی سی لگ رہی تھی اسنے چہرہ موڑ لیا آنکھیں بند کر لیں اور خود بھی گہری نیند میں اتر گیا

اور جب وہ سوتا تو مردوں کو بھی مات دے دے حیران کن طور پر ساز بھی سوئی تو کچھ زیادہ ہی سو گی کہ سب کو ناشتہ پانی دینا تھا اسے خیال ہی نہیں رہا

اور کمرے کا دروازہ سوہا چچی یہاں تک کے ثروت بھی چار بار بجا کر جا چکی تھی لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے عمر کے ساتھ ساتھ ساز بھی آج نشہ کر چکی ہے۔

دیکھ رہی ہو ثروت اسکی بیٹی کی بے حیائی ارے دن چڑھے کو اگیا شوہر کی بغل میں پڑی ہے توبہ توبہ ایسی بے حیا بے غیرت لڑکی "تائی کو نجما کو سنانے کا موقع مل گیا تھا نجما نے ہی سب کو ناشتہ بنا کر دیا تھا اور تائی کو پہلی بار نجما کو کام دینے کا دل نہیں تھا وہ چاہتی تھی اب بس کام ساز ہی کرے اور نجما کو یہ تسلی ہوئی تھی کہ کچھ دیر چلو وہ آرام ہی کر لیتی

ثروت چچی نے بھی سر ہلایا وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ تائی کا روپ دھار رہیں تھیں نجما کچھ نہیں بولی تائی جان کا غصہ سوا نیزے پر تھا

اے جا ذرا صنم دروازہ پیٹھ اس کلموہی کو نکال باہر گھر کا گھر پڑا ہے کون صاف کرے گا" وہ چلائیں جبکہ صنم نے سر ہلایا اور انکا حکم مانتے ہوئے اوپر اگئی اور دروازہ بجایا تو ساز کے بجائے عمر کی انکھ کھلی تھی اسنے

novelistaan.com

ناگواری سے دروازے کو دیکھا

ایسے بجائے گی تو منحوس اٹھے گی کیسے تائی بھی اوپر اگئی اور اس قدر شدت سے دروازہ پیٹا کہ آس پڑوس کے لوگ بھی اٹھ جاتے وہ تو پھر اس کمرے میں رہتے تھے دونوں۔۔۔۔

کیا مصیبت ہے" وہ دھاڑا ساز ایکدم سیدھی ہوئی اور اجنبی نظروں سے کبھی دروازے کو تو کبھی عمر خیام کو دیکھنے لگی جو کھڑا ہو گیا تھا۔

جیسے کچھ دیر پہلے ہی سویا ہو کیونکہ اسکے پاوں میں جوتا تھا اور اسکی شرٹ کے تقریبا بٹن کھلے ہوئے تھے

وہ اٹھ کر دروازے کے نزدیک آیا اور دروازہ کھول دیا

تائی سمیت صنم بھی جھجھک گئی اور ایک قدم دور ہوئی اسنے دروازہ پکڑ کر صنم کو اوپر سے نیچے تک دیکھا

صنم کا چہرہ سرخ پڑ گیا

پہلی بار آمنا سامنا جو ہوا تھا پھر تائی کو دیکھا جو ذرا سٹپٹائی تھیں عمر کو دیکھ کر۔۔۔

ساز کو بھیج دو بیٹا" تائی ہلکا سا مسکرائی

ساز اپنے نام کی پکار پر اٹھی اور جلدی سے اگے بڑھتی کہ وہ دروازے میں چٹان کیطرح کھڑا تھا

ساز آگے نکلنا چاہتی تھی لیکن عمر خیام ایسے کھڑا تھا کہ وہ نکل کیسے پاتی۔۔۔۔

اور اسے چھونا ناممکن وہ اسے چھونا تو کبھی نہیں چاہتی تھی

دروازہ کیوں بجایا" سرد سپاٹ لہجے میں اسنے تائی کی جانب دیکھا

novelistaan.com

بیٹا دن نکل آیا ہے ساز کو اٹھایا ہے میری جان تم تو سو جاؤ" وہ پیار سے پکارنے لگیں

دروازہ کیوں بجایا" اسکی نیند خراب ہوئی تھی تیور اچھے خاصے خراب تھے اب تائی جان اس پاگل کو کیسے سمجھتی کہ تیسری بار اسے بتا رہیں تھیں کہ ساز کو جگانا تھا مگر اسکا سوال وہیں تھا

عم۔۔عمر بھائی ساز کو بھیج دیں"

عمر نے بنا جواب دیے اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا موبائل نکالا اور اشفاق صاحب کو کال گھما دی

نیچے سوہا ثروت اور نجما سب ہی اوپر کا نظارہ دیکھ رہے تھے اور صوفیا بھی سیڑھیوں میں کھڑی تھی اندر ساز ادھر سے ادھر ہو رہی تھی تائی جان اسکی جان نکال دیں گی وہ جانتی تھی

یہ آپکی بیوی کے پاس تمیز ہے یہ مجھے سیکھانا پڑے گی" وہ دوٹوک بولا تائی نے جلدی سے سٹپٹا کر سب کی جانب دیکھا بے عزتی سے چہرہ سرخ پڑ گیا

میرے کمرے کا دروازہ کیوں پیٹا ہے انھوں نے" وہ چلا اٹھا ساز دل پر ہاتھ رکھ گئی جبکہ تائی کا فق چہرہ سب ہی دیکھ رہے تھے

ہے ہے لیسن ڈیڈ مجھے بکواس نہیں پسند اپنی بیوی سے کہو آئندہ میرے دروازہ پر نہ دیکھے ورنہ پھر اپنے طریقے سے جواب دوں گا میں اور مجھے جس نے نیند سے اٹھایا ائی سوئیر اسکی نیندیں حرام کر دوں گا" کہہ کر اسنے کال ڈسکنیکٹ کی اور تائی کو گھور کر دیکھا تائی جیسے شرمندہ سی ہو گئی اور عمر نے دروازہ دوبارہ انکے منہ پر دے مارا

novelistaan.com

صنم صوفیا ثروت خاموشی سے تائی جان کو دیکھ رہی تھیں جبکہ سوہا تلملا گئ

یہ کیا بات ہوئ کتنا بد تمیز ہے یہ آدمی میں ابو سے خود بات کروں گی اتنی بد تمیزی کی ہے یقینا ساز نے بھڑکایا ہو گا" سوہا غصے سے بولی جبکہ نجما اندر کچن میں تھی اسکے اب لبوں پر مسکان ٹھہر گئ تھی۔۔۔

وہ عمر خیام تھا کہیں نہ کہیں انجانے میں ہی سہی وہ اسکی بیٹی کی حفاظت کر جاتا اسکا دل مشکور سا تھا

جبکہ باہر سب ساز کو برا بھلا کہہ رہے تھے کیونکہ تائی جان رونے لگ گئ تھیں

دوسری طرف وہ ساز کو اور اسکی پتلی ہوتی حالت کو ایک نظر دیکھ کر دوبارہ بیڈ پر گیرہ اور تکیوں کو بانہوں میں بھینچ کر وہ سونے کے لیے آنکھیں بند کر گیا

اور ساز کو لگا اگر وہ نیچے گئ تو تائ جان بم کیطرح اسپر پھٹ پڑیں گی اور کوئ بعید نہیں وہ آج اسے ڈنڈوں سے مارے۔

وہ عمر کو کیا دیکھتی دروازے کیطرف بھاگی کہ نیچے جا سکے کہ وہ ایکدم جھنجھلا کر اٹھ کر بیٹھ گیا

بلڈی بل شیٹ وومن" وہ سر تھام گیا کہ ایک بار جاگ جاتا تو سر درد سے پھٹنے لگتا تھا

ساز نے مڑ کر دیکھا

عمر نے بھی نگاہ اٹھائ

ساز نے نگاہ جلدی سے پھیر لی اور پھر سے باہر نکلنے لگی۔۔ عمر اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا

اسے لگ رہا تھا جتنی پی تھی رات سب اگل دے گا اور ہوا بھی ایسا ہی اسے الٹی سی آئی اور واشروم میں چلا

novelistaan.com

گیا جبکہ ساز گھبرائی گھبرائی سی نیچے ائی تو نیچے تائی جان بہت اونچا اونچا رو رہیں تھیں سب نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور سوہا اسکے پاس آ گئ

دل تو کر رہا ہے ٹکڑے کر دوں تمھارے کیا کیا بکواس کی ہے تم نے اس عمر نشئ سے "سوہا نے ایکدم اسکے بال جکڑے جبکہ ساز نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور اپنے بال چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی

میں۔۔میں نے کچھ بھی نہیں کہا اور اور وہ تو شاید نشے میں ہیں" بڑی شرمندگی سے اسنے یہ بات کہی تھی جیسے عمر کا شراب پینا اسکا جرم تھا اور ہر چیز کی مجرم وہ تھی

سوہا نے اسکے بال جھنجھوڑ کر چھوڑے

اے اس بدبخت کی شکل گم کرو میری نظروں کے سامنے سے "تائ جان نے چپل اٹھالی

دو چار چپل کھائے گی بھابھی یہ پھر ٹھیک ہو گی اسے نہیں تمیز کہ بچیوں والا گھر ہے شوہر کی بغل میں پڑی رہتی ہے "اسے لگا جیسے اسکے کپڑے اتر رہے ہوں وہ ثروت چچی کو حیرانگی سے دیکھنے لگی اسنے صنم اور صوفیا کو دیکھا جن کے چہروں پر بھی ناگواری تھی

وہ حیران ہوتی تھی وہ تینوں تو دوستوں تھیں جب سے اس رشتے کا ذکر ہوا وہ دونوں ہی بدل گئیں تھیں

وہ مرے مرے قدموں سے کچن میں اگئ نجمانے اسکو گلے لگا لیا

تم پریشان نہ ہو آرام کرتی کیوں ائ ہو نیچے "وہ اسکا چہرہ تھام کر بولی

امی میرے ساتھ یہ سب کیوں ہو رہا ہے "وہ ماں کے سینے سے لگی سسکیاں بھرنے لگی

novelistaan.com

اچھا بس بہت ہو گیا ڈرامہ چائے بناؤ دوپہر کا کھانا بھی بنانا ہے "ثروت چچی نے نجما سے اسے دور کیا جبکہ وہ دونوں ہی حیران تھیں

ثروت تم بھی"

بس کریں بھابھی ایک تو غلطی اوپر سے آپ میسنی بن جاتی ہیں "وہ بھڑک کر بولی

جبکہ ساز نے آنکھیں صاف کی مزید بات بڑھا کر وہ خود کو کتنا ذلیل کراتی اسنے ماں کے ہاتھ سے سامان لیا اور وہیں کھڑی ہو گئ

بس ڈرامے کرالو "ثروت چچی نے کہا اور باہر نکلیں کہ جھنجھلائے ہوئے سخت تیوروں سے دیکھتے عمر سے سامنا ہو گیا

وہ فلحال کچھ نہیں بولا تھا لیکن اس کے آتے ہی سب کے منہ بند ہو چکے تھے سب ادھر ادھر ہو گئے تھے عمر اندر آیا تو ساز مڑ گئ۔۔۔۔

پتہ نہیں اسے عمر کا سامنا نہیں کرنا تھا نجما بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آہستگی سے کچن سے نکل گئ وہ اندر آیا

اور چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا

بھوک لگ رہی ہے مجھے "سنجیدگی سے بولا

ساز جھنجھلائ ہوئ تھی اس سے اسکی وجہ سے تھپڑ پڑے تھے وہ رخ موڑ کر کھڑی رہی

novelistaan.com

ہیلو بیوی" وہ اسے متوجہ کرنے لگا

میرا نام ساز ہے" وہ ذرا غصے سے بولی

او کے ساز مجھے بھوک لگی ہے"

تو" وہ نہ جانے کیوں اسپر اپنا غصہ اتار رہی تھی

رائیٹ تو تم کیا کرو گی بھوک مجھے لگی ہے تمھارا کیا اب بیچ میں مت انا" اسنے ایک بازو پکڑ کر اسے دور کیا اور ساز تو جیسے ہلکی پھلکی سی تھی ایک ہی جھٹکے میں دور ہو گئ اور عمر نے پین چولہے پر رکھا اور اپنی مرضی سے کچھ نہ کچھ کرنے لگا

ساز دور سے اسے دیکھ رہی تھی بے ساختہ اسے شرمندگی ہوئ

کیا چلا جاتا وہ اسے کچھ بنا کر دے دیتی

حیرت انگیز طور پر وہ ناشتہ بنا چکا تھا اور ناشتہ بنا کر اسنے انڈے کو کانٹے میں بھرا اور کیبن پر چڑھ گیا

بنالو اب جو بنانا ہے ویسے ہر وقت کچن میں کیوں رہتی ہو" وہ ناشتہ کرتے ہوئے سکون سے اس سے سوال کر رہا تھا

ساز کنفیوز سی کھڑی تھی

تم منہ نہیں دھوتی" وہ دوبارہ اسکی جانب دیکھنے لگا جبکہ انڈہ سکون سے کھا رہا تھا وہ شرمندگی کی انتہا پر چلی گئ

novelistaan.com

جاو منہ دھو" اسنے کہا ساز کا چہرہ سرخ سا تھا واقعی وہ اٹھتے ساتھ ہی نیچے اگ ئ تھی وہ چہرے پر ہاتھ رکھ کر بری بڑی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ وہ سر جھکائے کانٹے میں انڈا لگا کر کھانے لگا

ساز شرمندگی سے پلٹی اور سینک پر ہی چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر اسنے کلی کی اور اپنے دوپٹے سے چہرہ صاف کرنے لگی کہ وہ بے زاریت سے اسے دیکھنے لگا

ویٹ" اسنے اسے ٹوک دیا

یہ لو" لاپرواہی سے اسنے اسکی جانب رومال پھینکا ساز کے لیے یہ حیرانگی کا جھٹکا تھا ایک شرابی اتنی نفیس طبعیت کا کیسے ہو سکتا ہے

ساز نے اسکے رومال کو کچھ کہے بنا سائیڈ پر رکھ کر اپنے دوپٹے سے ہی چہرہ صاف کیا اور دوبارہ ہنڈیاں میں چمچ چلانے لگی جبکہ عمر نے مسکرا کر اسکے رومال کو دیکھا اور سر جھٹکا

تم بہت اکورڈ ہو اور تمھارا بھائ مجھے اکر کہتا ہے کہ تم بہت معصوم ہو اور بلا بلا" وہ جیسے اسکی حرکت پر چیڑ سا گیا

آپ مجھ سے کیوں بات کر رہے ہیں" وہ بلا خر بولی

کیونکہ تم میری بیوی ہو" وہ سکون سے بولا

بیوی کا مطلب بھی جانتے ہیں بیوی بیوی" وہ پٹاخ سے جواب دے گئ جبکہ عمر ایک ائ برو اچکا کر اسکی شکل دیکھنے لگا۔

novelistaan.com

مجھے تو بیوی کا مطلب پتہ ہے" وہ بولا اور پلیٹ پیچھے رکھی اور جمپ لگا کر کھڑا ہو گیا

تمھارا کیا ہو گا اگر میں نے تمھیں واقعی بیوی سمجھ لیا تمھارے بھائی کے بقول معصوم کچھ زیادہ ہو تم اور عمر خیام۔۔۔

وہ بولتا ہوا باہر نکلا گیا جبکہ ساز نے سانس حلق میں اتارا

نشئی شرابی ٹھرکی" وہ ہلکا سا مسکرا کر الٹے قدم بھرتا ایک آنکھ دبا کر باہر نکل گیا جبکہ ساز کو لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی

وہ پریشانی سے آنکھیں پٹپٹانے لگی تھی جبکہ عمر کو اسکی آنکھوں کا یہ معصومیت سے جھپکنا اور کچھ نہ سمجھنا کافی اچھا لگا وہ اسے ہی پلٹ کر دیکھتا سر نفی میں ہلاتا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ اسکے جاتے ہی تائی جان سمیت ثروت چچی نے بھی اسے طعنے دینا شروع کر دیے تھے کہ وہ بے حیائی گھر میں پھیلا رہی تھی اور وہ کچھ نہ کر کے بھی مجرم بن گئی تھی

اٹھو اٹھو جلدی مہمان آئیں گے اچھا سا تیار ہو جانا اور کھانے میں بھی کچھ اچھا بنوا لینا

بلکہ ایک کام کرو تم بس اچھا سا تیار ہو باقی میں آرڈر کر دوں گا" شاہنواز نے عجلت میں اسکا گال تھپتھپایا اور خود آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا

ایزہ نے بمشکل تمام آنکھیں کھولیں تھیں وہ بھول جاتا تھا تو دو دو تین تین دن اسے چھوتا نہیں تھا اور جب

novelistaan.com

اسے اس کی ضرورت پڑ جاتی تب ایزہ میں نہ اٹھنے کی ہمت رہتی اور نہ کچھ کرنے کی وہ آنسو سے نم آنکھوں کو کھول کر اس شخص کو دیکھنے لگی جو کافی فریش تھا

اسنے ایک سانس کھینچا اور ہونٹوں کو دانتوں تلے دبا کر وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی کہ یہ اسکا حکم تھا بلینکیٹ کو خود پر لیے وہ خود کو چھپاتی اپنے بالوں کو پیچھے کرتی اپنے آنسو کو دیکھنے لگی جو کہ لحاف پر گیرا تھا

شاہ" اسے متلی سی ہونے لگی تھی اسنے اسے پکارہ شاہنواز پلٹا

م۔۔۔میری طبعیت ٹھیک نہیں ہے ک۔۔۔کیا مہمان ک۔۔کل اسکتے ہیں" وہ ڈرتے ڈرتے بولی

شاہنواز نے ایک نگاہ میں ہی اسکا جائزہ لیا اسکے شانے اسکی گردن شاہنواز کے دیے گئے نشانوں سے سجی تھی جبکہ اسکی آنکھوں میں کئی آنسو تھے

وہ ڈریسنگ پر برش رکھتا اسکی جانب آیا

ایزہ نے ایک سانس اندر اتارا وہ اسکے نشانوں کو انگوٹھے سے ٹریس کرنے لگا

ایزہ نے سانس کھینچا لیا

ائی ڈونٹ وائٹ اینی چائلڈ۔۔۔ایزہ شاہ

مجھے بچہ نہیں چاہیے جب جس وقت ضرورت ہو گی بچہ تب ہو گا فلحال اس کھپ میں پڑنے کی ضرورت نہیں" وہ سنجیدگی سے اسکے ہر نشان پر اپنی بھاری انگلی سے دباو ڈال رہا تھا

جو نیلاہٹ پر ہوتے جا رہے تھے

novelistaan.com

ایزہ نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا اندر سانس اتارا اسکے دبانے سے ل درد سی اٹھ رہی تھی لیکن وہ اختلاف کیسے کر سکتی تھی

ا۔۔اور د۔۔۔دادی جان" وہ بے ساختہ بولی کہ واقعی وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی طبعیت کس لیے خراب ہے اب تک اسکے جنوں کی اسکے وجود کو عادت کیوں نہیں ہوئ تھی لیکن دادی جان تو چاہتی تھیں پوتا یہ پوتی

یہ تمھارا مسلہ ہے کہ تم انھیں کیسے سمجھاؤ گی لیکن بات صاف ہے" وہ اسکی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھے اسکے چہرے کو اونچا کرتا اپنی گھیری نظروں سے ہی اسے جھلسانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

انڈر سٹینڈ دیٹ" اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھا

ج۔۔۔جی" وہ بس اتنا ہی بولی

I just love your obedient "

وہ اسکا گال تھپتھپا گیا

ایزہ بلینکیٹ خود پر سے ہٹا کر اٹھی شاہنواز اسکو نظر بھر کر دیکھنے لگا

اسکے وجود پر گہری نگاہیں ایزہ کانپتے وجود کے ساتھ واشروم کی جانب بڑھ گئ شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا اور آئینے کے سامنے پھر سے آگیا۔

اگر وہ بلا کا حسین تھا تو اسکی بیوی بھی اسکے ٹکر کی تھی اور یہ ہی تو تھا جو شاہنواز اس سے شادی کر گیا تھا

novelistaan.com

ورنہ شادی؟

ایک لمحے کے لیے اسکے ہاتھ رکے اور وہ اس سوچ سے بھی دور بھاگتا تھا وہ وہاں سے باہر چلا گیا

گرم پانی کے نیچے کھڑی وہ خاموشی سے دیوار کو دیکھ رہی تھی

اچانک ایک عکس اسکی آنکھوں میں اتر آیا تو مسکراہٹ لبوں کو چھو گئ

بدر بھائ کیا آپ مجھے بھی پڑھائیں گے "اسکی معصوم آواز پر اسکا پلٹ کر دیکھنا

ایزہ کا دل بری طرح دھڑکا گیا

پھر اسکا طنز کرنا بھی تو برا نہیں لگتا تھا

تمھارے ابو تمھاری جان نکال دیں گے "

جان تو میری نکلے گی آپ کو فکر ہو گی "وہ اسے دیکھنے لگی بدر نے اسے دیکھا اسکا دیکھنا ہی اتنا قیمتی سا تھا

اور وہ خاموش ہو گیا

اگر اسکو زندگی میں کچھ واپس ملنا ہوتا تو وہ وہ لمحے مانگ لیتی جن میں اسنے اسکی طرف دیکھا تھا

یہ کم عمری کی محبتیں دل میں کیل کی طرح چبھتی ہیں سانس کے ساتھ درد کا احساس دلاتی ہیں۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہنواز کے دوست اگئے تھے ایک بات تھی وہ کافی سوشل تھا اور انکے ہاں تو سوشل ہونے کا کوئ ٹرینڈ

novelistaan.com

ہی نہیں تھا

وہ اسکے ساتھ ساتھ چل رہی تھی اسنے لونگ شرٹ پہنی تھی اور آج شاہنواز نے اسے بیوٹیشن کو بلا کر تیار کرایا تھا شاید اسکے نشانات دیکھ کر خود بھی سمجھ گیا تھا کہ وہ ان کو چھپا نہیں سکتی۔

وہ خوبصورت سی موم کی گڑیا اسکے بازوں میں تھی جبکہ کئی لوگوں ہی نگاہوں میں اسکے دوست اپنی باتیں کر رہے تھے جبکہ اسکا دل کیا کہ رمشہ اجاتی لیکن آج وہ نہیں تھی

وہ لوگ انکی بیویاں بھی تھیں لیکن سب اتنے بڑے بڑے تھے وہ جھجھک رہی تھی کسی سے بھی فارمل ہو کر بات نہیں کر پا رہی تھی اور پتہ نہیں کیوں ہائی کلاس کے لوگوں کو اسکی یہ شرم اور جھجھک بے حد اچھی لگ رہی تھی

شاہ بلاخر وہ اسکو پکار گئ

اسنے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر نزدیک کیا۔

ہم بولو" جوس کا گھونٹ بھرتا وہ اسکے نزدیک اپنا کان کر گیا

سب کے سامنے اسکی بولڈ نیس نئ تو نہیں تھی اسکے لیے لیکن وہ جھجکی

وہ میں تھک گئ ہوں کیا میں اوپر چلی جاوں" اسکی آنکھوں میں منت تھی۔

شاہنواز نے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا۔

ایزہ کو لگا وہ کچھ غلط کہہ گئ اور وہ اسکے گال کو بے ساختہ چوم گیا۔

novelistaan.com

ایزہ کی دھڑکنیں بے ہنگم سی حیران تھیں

جاؤ" اسنے اسکی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے آگے جانے کا کہا

ایزہ شاکڈ سی ہوتی وہاں سے ہٹ گئ لیکن سمجھی نہیں کسی کی نگاہ اسی پر تھی۔

فہیم شاہنواز کا دوست تھا جو ایزہ کو بہت دیر سے دیکھ رہا تھا اور ایزہ جیسے اسے بہت اچھی لگی تھی

شاہنواز کو ایک نظر دیکھا وہ کسی اور سے بات چیت کر رہا تھا پھر اسنے ایزہ کو دیکھا جو چھوٹے چھوٹے قدم

بھرتی اوپر چڑھ رہی تھی اسکی ملائ سی رنگت اسکا مکھن سے ملتا وجود وہ نوخیز جوانی۔۔ فہیم کے اندر

شیطان سا ابھار گئ

وہ اٹھا اور شاہنواز سے نگاہ بچا کر اسکے پیچھے پیچھے چل پڑا

اور ایزہ کمرے میں ائ اور بیڈ پر بیٹھ گئ

شاہنواز کا لمس اسکے گال پر اب بھی تھا

یہ لمس اس لمس سے بہت مختلف تھا جو رات بھر اسنے سہا تھا

کیا محبت کی موجودگی بھی چھونے کی حسوں کو تبدیل کر دیتی ہے۔

وہ اسی سوچ میں تھی اسنے اپنے پاوں سے سینڈل اتارے اور

اپنے گداز پاوں کارپینٹر پر رکھتی وہ دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکتے اس جیولری سے عاجز آتی اپنی جیولری اتارنے

لگی کہ اچانک ہی دروازہ کھلا اور اندر شاہنواز کے دوست کو آتے دیکھ وہ ایکدم گھبرا کر پلٹی

novelistaan.com

وہ دانت نکوستہ دروازے کو لاک کر گیا

ا۔۔۔آپ "ایزہ کی آواز ہی سہم گئ

ہاں میں شاہنواز کی موجودگی میں بات ہی نہیں ہو سکتی بات تو کیا نگاہ بھی نہیں اٹھ سکتی تھی لیکن تم مجھے بہت خوبصورت لگی ہو" وہ اسکے نزدیک آنے لگا

آپ آپ باہر جائیں اپ میرے کمرے میں کیوں آئے ہیں'

ہائے تمھاری آواز سوچ رہا ہوں شاہنواز کو کہاں سے مل گئ تم۔۔

بہت نوچتا ہو گا تمھیں تو" وہ ہنسا

ایزہ کا دماغ اسکی اس بکواس پر چکرا کر رہ گیا

میں شاہ کو شکایت کر دوں گی جائیں اپ یہاں سے" وہ غصے سے بولی

ارے تھوڑی دیر میں کچھ نہیں ہوتا" وہ اسکے نزدیک آیا اور ایزہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے دبوچ لیا اتنی سختی سے کہ جیسے کمر توڑ دیتا۔

اور ایزہ کے بازو کو اسکے ہاتھوں نے دبانا شروع کیا

شاہ" وہ چلا اٹھی اسپر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے برسانے لگی

آواز نہ نکال تیرے شوہر نے سن لیا تو ٹکڑے کر دے گا" وہ اسکا منہ دبوچ گیا اور زبردستی اسکی گردن پر اپنے دانت گاڑنے کی کوشش کرنے لگا

novelistaan.com

ایزہ کو لگا اسکی روح نکل جائے گی

وہ حلق کے بل چلانے لگی مگر فہیم کی ہتھیلی اسکی آواز گلا دبا رہی تھی

شاہ"

ٹھیک ہے شاہنواز چلتے ہیں

یہ فہیم کہاں ہے "اچانک علی نے کہا تو شاہنواز کی عقاب سی نظروں نے چاروں سمت دیکھا

فہیم "اسنے پکارہ مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آیا اور پھر اسکی نگاہ اس بند دروازے پر گئی وہ فہیم کی طبعیت سے واقف تھا واقف تو سب ہی تھے لیکن اج تک مذاق میں ہی اڑاتے تھے

شاہنواز کے قدموں تلے زمین سی کھسکی تھی اسے لگا جیسے اسکے قدم ڈول سے گئے ہوں وہ سیڑھیاں چڑھا اور تقریبا دوڑتے ہوئے اسنے دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ لاک تھا

ایزہ"

شاہ"وہ درد سے چلائی

فہیم گھبرا گیا

ایزہ کے شانے پر دانتوں کے نشان تھے ایزہ کا بازو پھٹ چکا تھا اسکے چہرے پر فہیم کے ہاتھوں کی سختی کے نشان تھے

novelistaan.com

فہیم نے اس ٹوٹتے ہوئے دروازے کو دیکھا اور وہاں سے بھاگنے کو جگہ تلاشنے لگا مگر یہ کمرہ تھا یہ کنواں کوئی کھڑکی نہیں تھی وہ پھنس گیا تھا

ایزہ اٹھ کر دروازے کی جانب لپکی کہ فہیم نے اسکی ٹانگ کھینچ لی

آہ" وہ منہ کے بل گیری اور باہر شاہ نواز اسکی آوازوں پر جیسے جھلس اٹھا۔

وہ دروازہ توڑ دینا چاہتا تھا

ایزہ پیٹ پر ہاتھ رکھ گئی اور درد سے رونے لگی جبکہ فہیم کو لگا اب سب الٹا ہو چکا ہے اچانک ہی شاہنواز نے دروازہ جیسے توڑ دیا اور وہ اندر داخل ہوا ایک نگاہ ایزہ کو دیکھا اور دوسری فہیم کو جس کے رنگ اڑ گئے تھے اور اسکے بعد اسنے کھینچ کر فہیم کو لات ماری تھی گھر میں شاہنواز کے غرانے کی آواز گونج رہی تھی اسنے فہیم کو گالیوں مکوں تھپڑوں سے مار مار کر برا حشر کر دیا تھا اسکے باقی دوست بھی کھڑے تھے

ارے آپ روکیں شاہنواز کو وہ فہیم بھائی کو مار دیں گے "کسی ایک کی بیوی بولی

یہ اسی قابل ہے اسے شاہنواز کا پتہ نہیں تھا اور وہ کبھی نہیں روکے گا" وہ بولے تو جیسے سب سہمی ہوئی نگاہ سے دیکھنے لگے شاہنواز نے بس ایزہ کے شانے پر ابھی دانت کے نشان دیکھے تھے

اور اسنے اتنے مکے اسکے دانتوں پر برسائے یہاں تک کے گالیاں دیتا وہ اسکے منہ پر بھاری لیمپ دے کر مار چکا تھا فہیم درد سے چلایا اور اسکے اگلے دانت ٹوٹ گئے

وہ اٹھا اسنے اپنی گن نکال لی

novelistaan.com

شاہنواز "علی اور باقی سب نے اسے جکڑا

چھوڑو مجھے آج اس (گالی) کو جان سے مار دوں گا اس نے شاہنواز کی بیوی پر ہاتھ ڈالا ہے "وہ گن لوڈ کر گیا

شاہ نواز بھائی ایزہ بے ہوش ہو گئی ہے "علی کی بیوی نے ایزہ کے ساکت وجود کو آگے بڑھ کر چھوا

شاہ نواز کے سر پر اس وقت خون سوار تھا کہ اسکے ہوتے ہوئے اسکی بیوی کو کسی اور نے چھو کیسے لیا کس طرح اس تک کوئی پہنچ گیا اسکا بس نہیں چل رہا تھا فہیم کو لہولہان کر دے

میں نے کہا ہے چھوڑو مجھے "وہ دھاڑا

تم پاگل مت بنو پہلے ہی اسکا بڑا حال ہو چکا ہے شجاع یار اٹھاؤ اسے "علی نے شاہنواز کو سختی سے جھڑتے دوسرے دوست کو کہا جو فہیم کی طرف بڑھے تھے اسکے دانت ٹوٹنے کی وجہ سے وہ درد سے رو رہا تھا

چھوڑو مجھے۔۔۔شاہنواز تو اسی طرح پاگل تھا کیا وہ سب جانتے نہیں تھے اور اسنے بنا کچھ دیکھے فہیم کے ہاتھوں پر فائرنگ کر دی اسکے پاؤں پر۔۔۔

بس "علی نے اسے دور دھکیلا

فہیم کی چیخوں نے گھر سر پر اٹھا لیا تھا

جبکہ شاہنواز تو اسے چیر دینا چاہتا تھا اسکے باقی دوست فہیم کو کھینچ کر وہاں سے لے گئے جبکہ شاہنواز کے سر پر خون سوار تھا

کیوں پاگل ہو جاتے ہو تم "اسنے شاہنواز کو دیکھا

novelistaan.com

وہ علی کو بھی دو ورد دھکیلا گیا بنا جواب دیے اسنے ابھی تک ایزہ کو چھوا نہیں تھا غصے سے پھنکار رہا تھا

ہاں ڈی سی پی صاحب ایک تصویر اور نام بھیج رہا ہوں یہ کتا جس بھی حالت میں ہے مجھے سلاخوں کے پیچھے چاہیے "علی سر تھام گیا شجاع بھی جبکہ باقی دوست فہیم کو ہسپتال لے کر بھاگ گئے تھے کہیں مر ہی نہ جاتا

میں نے کہا مجھے اس نام کا شخص سلاخوں کے پیچھے چاہیے "وہ دھاڑا تو گھر کی در و دیوار بھی جیسے ساکت رہ گئ

اسنے فون بند کیا اور اگلا فون رمشہ کو گھمایا تھا

رمشہ کسی بھی ڈاکٹر کو لے کر گھر آؤ"

بس اتنا کہہ کر کال بند کر دی

علی کی بیوی نے ایزہ کے چہرے پر پانی ڈالا تھا وہ ہوش میں نہیں رہی تھی شاہنواز نے بنا کچھ کہے انکے ہاتھ اپنی بیوی پر اسے ہٹائے اور اسے بازوں میں بھر لیا تو وزن کا احساس بھی نہ ہوا

اسکی گردن پر صبح والے نشان جتنی اسکی انا کو تسکین دے چکے تھے اس وقت یہ ایک نشان اسکی جان نکال رہا تھا سچ تو یہ تھا اسنے زور سے اسکی گردن پر یہ نشان دبا دیا ایزہ کے وجود میں جنبش بھی نہیں تھی

وہ کمرے سے ہی باہر نکل گیا جبکہ علی شجاع اور انکی مسز بھی

شاہ تم تھوڑا تو چین لے لیا کرو"

novelistaan.com

علی دفع ہو جاؤ اگر تم میرے ہاتھوں مرنا نہیں چاہتے اس (گالی) کا نشان میری بیوی کے وجود پر ہے تم یہ کہہ رہے ہو میں چین لوں" وہ ٹیبل کو لات مار گیا تم نے اسکا کیا حال کر دیا ہے تھوڑا سکون لو"

نہیں لوں گا جان سے مار دوں گا میری چیز کو چھونے کی جرت بھی کیسے کی اسکے دماغ میں یہ خیال بھی کیسے آیا" وہ جیسے بھوکے شیر کیطرح کبھی ادھر تو کبھی ادھر پورے لاونج میں گردش کر رہا تھا

رمشہ تیزی سے اندر آئی

کیا ہوا" وہ بولی اسکے ساتھ ڈاکٹر بھی تھیں

شاہنواز نے جواب نہیں دیا اور ڈاکٹر کو اپنے روم میں چلنے کا کہا

اور سوائے رمشہ کے کسی میں جرت نہیں تھی اسکے ساتھ ہی کمرے میں گھس گئ

شاہنواز" رمشہ چلا اٹھی

وہ دانت پر دانت چڑھائے کھڑا رہا

ڈاکٹر بھی خاموشی سے اسکی ٹریٹمنٹ کرنے لگی

یہ بے ہوش کیوں ہوئی ہے"

ویک نیس۔۔ بہت ویک ہیں آپکی وائف کوشش کریں انھیں ریلکس کرنے دیں کچھ وقت" ڈاکٹر اس نشان پر دوائی لگانے لگی رمشہ نے گھور کر اسے دیکھا جس کے تیور اتنے خراب تھے کہ وہ سب کے منہ پر تھپڑ برسا دیتا

novelistaan.com

وہ ادویات لکھ کر اسکے ہاتھ میں تھما گئ

شی نیڈز گڈ بیہویئر مسٹر شاہنواز'

ٹھیک ہے اب جاو یہاں سے "وہ چیڑ کر بولا

جبکہ رمشہ کو شرمندگی سی ہوئ وہ ڈاکٹر اسکی اچھی جاننے والی تھی ڈاکٹر چلی گئ اور علی اور شجاع بھی اس پاگل کو ٹھیک کرنے والی جو اچکی تھی

یہ کیا کیا ہے تم نے"

رمشہ کے سوال پر اسنے غصیلی نگاہ اٹھائ

نکلو تم بھی یہاں سے "اسنے کہا

شیٹ اپ تم اتنے جنگلی جانور کیسے ہو سکتے ہو" وہ ایزہ کے پاس بیٹھ گئ

تبھی وہ تم سے سہمی رہتی ہے کچھ نہیں بولتی"

رمشہ کو لگ رہا تھا یہ سب شاہنواز نے کیا تھا اور شاہنواز اس نشان کو دیکھ دیکھ کر جل رہا تھا

وہ سر تھامے کچھ دیر ایزہ کو دیکھتا رہا اور پھر اٹھ کر چلا گیا جسے ڈارپ لگی ہوئ تھی

پتہ نہیں اسے چین کیسے آتا۔۔۔

اسے ہوش آیا تو اسنے اپنے پاس رمشہ کو دیکھا اور ایکدم اسکے سینے سے لگ کر وہ بری طرح رو دی معلوم

novelistaan.com

نہیں کیوں لگا تھا وہ اسکی ہمدرد ہے

رمشہ نے بھی اسے خود سے لگا لیا کسی بڑی بہن کیطرح۔

تم پریشان نہ ہو میں اسکی ٹانگیں توڑ دوں گی یہ تمھارے ساتھ ایسا رویہ کیسے رکھ سکتا ہے" وہ بولتی جا رہی تھی

یہ۔۔۔۔ یہ انکے دوست نے کیا ہے وہ وہ نہ آتے تو شاید میں" وہ بری طرح رو دی

کیا" رمشہ پر جیسے پہاڑ سا ٹوٹا وہ اسے مزید خود میں بھینچ گئی اُسکی سسکیوں سے رمشہ کے اعصاب چیخنے لگے تھے

ایزہ" وہ پکارا اٹھی ایزہ روتی چلی گئ

تم ایسا کرو کچھ وقت کے لیے اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤ مجھے لگ رہا ہے فہیم کو وہ مار دے گا" رمشہ سمجھ گئ تھی یہ کس نے کیا ہے

ایزہ جیسے ماں باپ کے نام پر تر رو دی اتنا تو شاید چھ سات ماہ میں بھی نہیں سسکی تھی وہ روتی ہی چلی گئ

میرے ماں باپ نہیں ہیں وہ کہیں بھی نہیں ہیں جن لڑکیوں کے سر سے ماں باپ ہاتھ اٹھا لیں انکا انجام ایسا ہی ہوتا ہے" وہ ہچکیاں بھرنے لگی

رمشہ چپ رہی وہ ہرٹ تھی اور اس وقت مزید ہو جاتی اگر وہ کوئ سوال کرتی

آپ پلیز یہیں رہ جائیں میرے پاس" آنسو صاف کرتی وہ منت بھرے لہجے میں بولی

novelistaan.com

اچھا ٹھیک ہے تم پریشان نہ ہو" وہ اسکے گال سہلانے لگی

تم کچھ کھالو پہلے ڈاکٹر نے کہا ہے بہت ویکسین ہے تمھیں" وہ بولی اب کیا بتاتی کہ جب اسے بھوک لگتی تھی تو دادی جان اسکے آگے سے کھانا اٹھا لیتی تو اب اسے بھوک مارنے کی اتنی عادت ہو گی کہ وہ کچھ کھاتی ہی نہیں تھی

رمشہ اس سے پہلے اٹھتی کہ شاہنواز کمرے میں داخل ہوا دونوں کی نگاہ ملی اور شاہنواز اسکی آنکھوں میں کیا دیکھتا وہ نشان خون کھلانے کے لیے کافی نہیں تھا

تم گئی نہیں اب تک" رات کے دس بج رہے تھے وہ ذرا کڑوے تیوروں میں بولا

ایک بات بتاو شاہنواز وہ صرف بیس سال کی ہے بیس سال کی لڑکی اتنی بے بس ہوتی جیسے کوئی بچہ۔۔۔

نہ ہی اس سے کسی بردبانہ بات کی توقع کی جاسکتی ہے اور نہ ہی یہ امید لگائی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہے اور نہ ہی کوئی انسان کسی بچے کو جانوروں کی طرح ٹریٹ کرتا

وائے یو بیہیو لائیک دس"

جسٹ شیٹ اپ رمشہ اینڈ گیٹ اوٹ" وہ ہاتھ اٹھا کر بولا

یو جسٹ شیٹ اپ مجھے مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ ہم بہت اچھے دوست ہیں" وہ غصے سے بولی

یعنی تم نہیں جاؤ گی"۔

ایزہ نے مجھے یہیں رہنے کا کہا ہے میں کہیں نہیں جا رہی اگر دھکے مار کے نکلواگے تو تمھاری مرضی" وہ

novelistaan.com

ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑی ہو گئ

شاہنواز نے ایزہ کو دیکھا جو گھبرا سی گئ اُسے امید نہیں تھی رمشہ اسکا نام لے گی

شاہنواز کی گھورتی نگاہ نے ایزہ کا دم سا نکال دیا

کہو اس سے یہ جائے یہاں سے "وہ سیدھا بولا

ایزہ نے بے چارگی سے رمشہ کی جانب دیکھا

اسکا سر پھاڑ نا تم "رمشہ غصے سے ایزہ کو دیکھتی بولی ایزہ میں اتنی ہمت تھی کہ وہ ایسا کرتی۔۔

بہت اچھے مشورے دے رہی ہو تمھارے اندر تو چین ہی میرے مرنے پر آئے گا "وہ دونوں اتنے بڑے ہونے کے باوجود بچوں کیطرح لڑنا شروع ہو چکے تھے ایزہ کبھی یہاں دیکھتی کبھی وہاں۔۔۔

مگر نہ جانے کیوں شاہنواز کے ان لفظوں پر اسکے منہ سے بے ساختہ اللہ نہ کرے نکلا تو رمشہ نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا

کچھ دیر کے لیے آمین کہہ دیتی اور چڑھاوے اسکو سر پر جو پہلا ہی سر پر چڑھا ہوا ہے "وہ ایزہ کو ڈپٹ دیتی

ایزہ چپ ہو گئ اور شاہنواز نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھ لیے جیسے پوچھ رہا ہو اب بتاؤ

زہر لگ رہے ہو "رمشہ کہہ کر ایزہ کے پاس ائ

میری جان اپنا خیال رکھا"

رمشہ یہ کسی کی جان نہیں ہے زبان کھینچ لوں گا اب بکو اس کی تو "وہ بھڑکا

novelistaan.com

رمشہ دانت پیس گئ

یہ پاگل سنکی بڈھا ہے" وہ آہستگی سے بولی

پلیز اپنا خیال رکھنا اور تم کچھ کھا لینا اور اس سے ڈرنا مت ایزہ" وہ اسکا گال تھپتھپاتی رک گئ کیونکہ وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

وہ جانتی تھی شاہنواز اپنے چاہنے والوں کو لے کر پاگل ہے

ایزہ نہیں چاہتی تھی وہ جائے مگر وہ جا رہی تھی شاہنواز کی جانب دیکھا بھی نہیں وہ باہر نکل گئ اسنے کمرے کا دروازہ بند کیا ایک نظر پورے کمرے میں ڈالی

عجیب سا احساس ہونے لگا وہ آگے بڑھا ایزہ کی ڈرپ کھینچ کر نکالی وہ کراہ اٹھی نم نظروں سے اس بے حس کو دیکھنے لگی اسنے آگے بڑھ کر اسے اٹھا لیا

ایزہ کی سانس اٹکی اور وہ اسے اس لیے کمرے سے باہر لے گیا

دوسرے کمرے میں داخل ہوا وہاں ایزہ کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود وہاں سے چلا گیا

ایزہ کو پہلی بار محسوس ہو رہا تھا وہ کتنا انا پرست تھا اس سے وہ جگہ برداشت نہیں ہو رہی تھی تو وہ اسے کیسے برداشت کرتا اسنے جلدی سے اپنے نشان کو چھپا لیا

وہ تقریبا آدھے گھنٹے بعد کمرے میں ایا تھا اور اسکے ساتھ ملازم بھی تھے۔۔۔

انھوں نے کھانے کی ٹرے رکھی ایزہ شاہنواز کو دیکھنے لگی جو کہ

novelistaan.com

کبرڈ میں سے کچھ نکال رہا تھا

ایزہ نے کھانے کی ٹرے تب تک اپنے نزدیک کھینچ لی اور کھانے لگی

بھوک بھی تھی لیکن پتہ نہیں کیوں زیادہ کھایا ہی نہیں گیا بہت جلد چند لقموں میں پیٹ بھر گیا خوف تھا اسکے ارد گرد حلق سے نیچے کچھ بھی نہ اترتا۔۔۔

اٹھو شاور لو اور کوشش کرو اس نشان کو ہٹاؤ اپنے جسم پر سے نوچو اکھاڑو یہ یہ حصہ کاٹ کر پھینک دو مجھے یہ تمھارے جسم پر نشان نہیں چاہیے" اسنے اسکی جانب ایک نائیٹ ڈریس پھینکا اور سنجیدگی سے بولا۔

کوئی ہمدردی نہیں کی تھی اسے اس سے بس وہ اپنے ہی مسلے میں تھا۔

ایزہ نے نم آنکھوں سے وہ ڈریس اٹھایا اور اسکے پاس سے گزرگی یہاں تک کے وہ ایک قدم دور ہوا ایزہ کا دل پھٹنے کو تھا اسکا کوئی قصور نہیں تھا اس میں تو کیا شاہنواز اس سے گھن کھائے گا اس سے دور رہے گا

واہ کیا قسمت تھی اسکی وہ واشروم کی دیوار پر سر ٹکائے بری طرح رو دی کہ دروازہ کھلا وہ اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا

اسنے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے ایزہ کا رونا بند نہیں ہوا تھا

اسے دیکھ کر بھی اس بات نے کافی تکلیف دی تھی ہاں ٹھیک ہے وہ دونوں بس میاں بیوی تھے کوئی جذبات نہیں تھے مگر وہ اسے بیوی سمجھتا تھا اور اب اس سے گھن کھا رہا تھا

novelistaan.com

وہ روتی ہی چلی گئی شاہنواز کے سامنے پہلی بار رو رہی تھی وہ شرٹ وہیں پھینک کر اندر داخل ہوا اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

میں۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا شاہ مجھے نہیں پتہ تھا وہ ک۔۔ کون کون ہے وہ میں تو اپنے کمرے میں گئی تھی میں نے تو کچھ نہیں کیا میں کسی کو نہیں جانتی میرے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے میں۔۔۔ میں اب اپکو اپنی سچائی کا کیسے یقین دلاؤ گی" وہ سسکنے لگی جبکہ شاہنواز کا دل پہلی بار اسکی آنکھوں کے آنسوؤں میں ڈالنے لگا کیونکہ پہلی بار اسے اپنا قصور دیکھ رہا تھا اسنے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا اور اچانک اسے سینے سے لگا لیا

یہ اتنا مشکل بھی نہیں تھا جتنا اسکی انا پر گزر رہی تھی

ہاتھ مار کر شاور کھولا اور ایزہ کو جھٹکے سے شاور کے نیچے کر دیا گرم پانی اسکے وجود پر پڑا تو عجیب احساس سا ابھار گیا جیسے ایک راحت سی ملی ہو

شاہنواز اسکے جھکے سر کو دیکھنے لگا

ایزہ کا وجود بڑی تیزی سے بھیگ رہا تھا پانی کے گرنے کی آواز شور برپا کر چکی تھی

اسنے ایزہ کو حکم دیا بہت آہستگی سے

اور ایزہ نے اسکے حکم کی تعمیل کی تھی وہ کسی بات کو نہیں ٹالتی تھی اسکی یہ ہی بات شاہنواز کو اسکے نزدیک کھینچتی تھی

novelistaan.com

وہ اسکے زخم پر سے بار بار نگاہ ہٹاتا

شاہ میرا کوئ قصور نہیں ہے" اسکی خاموشی ایزہ کو اپنی غلطی کا احساس دلا رہی تھی

میں نے کب کہا ہے تمھارا قصور ہے اسنے اسکا چہرہ پکڑ کر اوپر کیا گرم پانی اسکے چہرے پر بھی گرنے لگا

لیکن میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتا ایزہ۔۔۔

تم جانتی ہو میں ایزہ شاہ تمھیں کیوں کہتا ہوں کیونکہ تم شاہ کی ہو اور صرف میری ہی رہو گی۔

جھٹکے سے اسنے اسے خود پر کھینچا تھا کہ ایزہ اسکے چہرے کو قریب سے دیکھنے لگی

اسکے بال بھیگ کر اسکی پیشانی پر چپکے ہوئے تھے اور اسکے لہجے میں ایک جنون سا تھا

صرف میری شاہنواز کی دنیا کچھ بھی بھونکتی رہے شاہنواز کا جو ہے وہ صرف شاہنواز کا ہی رہے گا تم سمجھ

رہی ہو میری بات کو" جھٹکے سے اسے دیوار سے لگاتے وہ احساس دلا رہا تھا وہ کتنا پاگل ہے

یہ نشان میرے اندر کچھ کاٹ رہا ہے میری انا پر کوڑے برسا رہا ہے مجھے بتا رہا ہے یہ میرا قصور ہے" وہ

دیوانگی سے اسے اپنا لمس دینے لگا اسکے چہرہ کو اپنے ہتھیلی میں بھرتے وہ جا بجا چھوتا اسپر سے جیسے کسی اور

کا لمس نوچ دینا چاہتا تھا

جلا دیں اسکو ایسا۔۔ایسا کریں اس حصے کو کاٹ دیں" وہ بھی پاگل ہو جانا چاہتی تھی اگر ایسا تھا تو ایسے ہی

سہی

شاہنواز نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

novelistaan.com

میرے پاس اپکو دینے کے لیے صرف یہ وجود ہی تھا اور اسپر بھی کسی کا نشان اپکو تکلیف دے رہا ہے" وہ سرخ ہوتی نظروں سے اسکے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ گیا

پانی دونوں کو بھگو رہا تھا

شاہنواز اسکی بات پر ٹھہر گیا

ماردوں گا میں فہیم کو تم دیکھ لینا وہ مر جائے گا

کتے کی موت مارو گا اسے میں اسنے تمھیں چھونے کی ہمت کیسے کی" اسکے الفاظ ایزہ کی آنکھیں پھیلا گئے

جبکہ شاہنواز اسکے ہونٹوں پر جھکا

اسنے تمھیں یہاں نہیں چھوا نہ" اسکا جنون ایزہ کو حیران کر رہا تھا کوئ کیسے اتنا خود پرست ہو سکتا تھا

یہ یہاں اسنے اسکی گردن کے دوسرے حصے پر ہونٹ رکھے یہ یہاں

اور پھر کچھ نیچے۔۔۔اور یہاں کرتے کرتے وہ اسے عجب دیوانگی سے پہلی بار ہمکنار کر رہا تھا

ایزہ کو نیچے اتار کر وہ خود نیچے بیٹھ گیا

ایزہ پاگل سی ہونے لگی یہ سب انوکھا اور نیا تھا اسکے لیے۔۔۔

شاہ" اسکی پکار پر شاہنواز جھٹکے سے اٹھا اور ایک بار پھر اسکے ہونٹوں پر جھکا اسے جابجا چھوتا اسکے بازو پر اپنا لمس بکھیرتا وہ یہ احساس دلا رہا تھا کہ وہ صرف اسکی ہے وہ اسکے جسم سے یہ لمس جو کسی غیر کا تھا نکال دے گا

novelistaan.com

ایزہ اس پاگل پن کو پہلی بار دیکھ رہی تھی

پہلے تو بس ایک گھمنڈ اور انا پرست انسان کو دیکھا تھا

اسنے جھٹکے سے اسے موڑا پانی ایزہ کی کمر پر جیسے شبنم کے قطروں کیطرح پھیل رہا تھا۔

شاہنواز نے اسکی کمر پر اپنا ہاتھ رکھا اور جیسے اسکی نازک کمر سمٹ گی اُسکی ہاتھوں میں ہی۔۔۔وہ جھکا اور

اسکی کمر کو چھوتا اسپر اپنے لمس کی برسات کرتا آج ایزہ کی دھڑکنیں سے کھیل رہا تھا

یہ سب پہلی بار تھا

وہ سہمی نہیں بلکہ اسکے پاگل پن کے ساتھ پاگل ہو رہی تھی

تم میری ہو تم ایزہ شاہ ہو" وہ اسکے کان کی لو کو لبوں میں بھرتا جنونی سی سرگوشی کر گیا

مجھ سے بہت کچھ چھینا گیا ہے میں تمھیں کسی کا ہونے نہیں دوں گا" ایکدم ایک جنون میں اسنے اسکی

گردن جکڑلی

Mark my word iza shah u r mine just mine mine " .

اسکی گردن پر دباو ڈالتا وہ بولا ایزہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

جس انسان کو اتنا کریز تھا کیا وہ اسکی محبت کا برداشت کرتا کسی اور کے لیے لیکن یہاں مدعا محبت تو نہیں تھا

وہ کون سا محبت کرتا تھا اس سے بات وہ تو صرف اسکے وجود کی کر رہا تھا

ی۔۔۔یہ سب آپکا ہے شاہ مجھے چھونے والے آپ پہلے مرد ہیں

novelistaan.com

اور آخری بھی "اسنے کہا تو اسکے چہرے پر ایک الگ ہی تاثر ابھرا

تم سچ کہہ رہی ہو"

ج۔۔۔جی "وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی اور شاہنواز اسکے لبوں کی نغمات پر پھر جھک گیا

اور بھی شدت سے

میں مار دوں گا فہیم کو"

پلیز ایسا مت کیجیے گا "وہ اسکا ہر ستم سہتی اسکے پاگل پن کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ سانسوں کی بے ہنگم گواہ تھی ایزہ شاہ آج واقعی شاہنواز سکندر کے قبضے میں ہے

میں ایسا ہی کروں گا مجھے کوئی نہیں روک سکتا "وہ بھڑکا اور اسکے ہونٹوں کی نرمی کو ہی کاٹ کھایا جیسے اپنی فطرت سے وہ ہٹ نہیں سکتا تھا ایزہ اسکی جانب دیکھنے لگی

آپ آپ کو گناہ ملے گا۔۔۔

پہلی بار بات چیت ہوئی بھی تو کن لمحات میں جب وہ اسپر برس رہا تھا پورے زور و شور سے۔

اور ایزہ اپنے ہونٹوں کو دانتوں میں دبائے اسکا ہر وار سہتی ساتھ اسے روک بھی رہی تھی شاہنواز سکون سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھنے لگا

گناہ۔۔۔گناہ کیا ہوتا ہے دنیا میں سب عام ہے "وہ بولا اور ایزہ نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں نڈھال سا

novelistaan.com

وجود اسکے چوڑے شانے پر وہ سر رکھ گئ

اللہ تو ہے نہ"

ہمم لیکن قسمت کچھ نہیں ہے"

کسی موم کی گڑیا کی طرح اسنے اسے شانے پر ڈالا اور کمرے میں لے آیا

ایزہ گھیرے گھیرے سانس بھر رہی تھی اسنے اسکو باتھ گاؤن پہنایا اور بستر پر لیٹا دیا

ایزہ آنکھیں بند کر گئ

ہمم انسان کی قسمت میں بس محبت نہیں ہے"ایک غم کی سی کیفیت میں کہتے وہ آنکھیں بند کر گئ

وہ خود بھی باتھ گاؤن پہنے اسکی بات پر غور کرتا اسکے پہلو میں لیٹ گیا اس سے فاصلے پر اسکا چہرہ کرتا وہ اسکی بات کو سمجھنا چاہتا تھا

ایزہ نے ہلکی سی آنکھیں کھول لیں

شاہ"اسنے پکارہ

شاہنواز اسکی جانب متوجہ تھا

ک۔۔۔کیا کیا میں اپکے سینے پر سر سر رکھ لوں"وہ بھاری ہوتے سر اور نیند میں ڈوبتے وجود کے ساتھ بولی

تمھیں ان چیزوں کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں"اسنے اپنا بازو پھیلایا اور اسے اپنی سمت کھینچا لیا

novelistaan.com

ایزہ اسکے چوڑے سینے پر سر رکھ گئ

شاہنواز اسکے الجھے ہوئے بالوں کو بے دھیانی میں سلجھا گیا

مجھے کس چیز میں اجازت کی ضرورت ہے" وہ نیند میں ڈوبتے ڈوبتے آخری سوال کر گئ

صرف محبت کرنے میں" وہ جانتا تھا وہ سو گئ وہ بولا اور اسکا چہرہ دیکھا نیند میں ڈوبی سانسیں لیتی وہ سو گئ تھی جبکہ

شاہنواز اسکی صورت دیکھنے لگا اگر وہ دنیا میں سب سے حسین تھی تو اس بات میں کوئ گنجائش نہیں تھی

آج تک بس وہ اسے ایک بیوقوف چھوٹی عمر کی لڑکی کیطرح ٹریٹ کرتا رہا تھا جس سے شاہنواز کے

یہ نٹیلیٹی کا مقابلہ نہیں تھا اور نہ ہی وہ اسے اتنی اہمیت دینا چاہتا تھا

وہ اس لیول کی لڑکی نہیں تھی جو سینے میں وہ جذبات رکھتی جو شاہنواز کے تھے لیکن آج اسکے چند الفاظ

شاہنواز کو چونکا گئے تھے کہ وہ پہلی بار آج خود سو گئ اور شاہنواز جاگتا رہا

یہ پکڑوں آمنہ کہ بڑی بیٹی کی شادی ہے اب بہن تو میری ہے مگر بلا تمھیں بھی رہی ہے چلنا ہے تو چل

لینا" تائی جان نے نجما کے ہاتھ میں کارڈ تھماتے ہوئے کہا جبکہ ساز نے کچن میں جب یہ بات سنی تو جلدی

سے چہرہ صاف کرتی باہر ائ

صدف آپی کی شادی ہے" وہ جیسے بہت ایکسائٹیڈ تھی۔

novelistaan.com

آمنہ آنٹی توتائی جان سے بلکل ہی مختلف تھی وہ بہت نرم اور پیار کرنے والی خاتون تھیں اور صدف آپی اور مشال آپی دونوں ہی اسکو بہت پیار کرتی تھیں وہ بہت خوش ہو گی تھی وہ لوگ کراچی میں رہتے تھے

۔

تائی جان نے اسکی خوشی دیکھی اور ساز نے ماں کی جانب

اب تم اتنے خوش کس لیے وہ رہی ہو تم تو جاو گی ہی نہیں "سوہانے کہا تو ساز نے اسکی جانب دیکھا

مجھے صدف سے ملنا ہے مجھے جانا ہے "وہ اہستگی سے بولی

آہاں س۔۔سب ہی چلیں گے "نجما بھی بولی تو تائی نے سر اٹھایا

یہ کیوں جائے گی سر پر شوہر جن عورتوں کے لگ جائے وہ یہ چونچلے نہیں کرتی سیدھی طرح اپنے گھر کو سنبھالے اور ویسے بھی اسکا شوہر ہوش میں کب ہوتا ہے رات بھی ارہم کی بائیک پھینک دی اس پاگل نے۔۔۔وہ ذرا غصے سے بولیں

ساز جیسے مجرم نہ ہو کر بھی مجرم بنی ہوئی تھی

مجھے جانا ہے امی "وہ بچوں کیطرح رونے والی ہو گئ

ہاں چل لینا ساز روتے نہیں "وہ اٹھ کر بیٹی کو چپ کروانے لگی

وہ ایف اے کی سٹوڈنٹ تھی شادی اور ذمہ داریاں اگر بڑوں والی ابھی گئ تھیں تو جزبات تو ویسے ہی تھے

novelistaan.com

اور ویسے بھی وہ شادیوں میں جانے کی بہت شوقین تھی

بس ڈرامے کرالو کوئی نہیں جاؤ گی تم دیکھتی ہوں میں بھی کیسے جاتی ہو" سوہا نیل فائیل کرتے ہوئے بولی اور انھی باتوں میں ثروت صنم اور صوفیا مزے لے رہیں تھیں بدر اندر داخل ہوا

ساز بچے مجھے پانی دینا" وہ سٹور کی جانب بڑھتے ہوئے بولا۔

سوہا سیدھی ہو گئی جیسے جاننا چاہتی ہو وہ کیا کر رہا ہے۔۔

جبکہ وہ سٹور میں چلا گیا اور ساز اسکے لیے پانی لے کر سٹور میں ہی اگئی

بھائی آپ کو کیا چاہیے مجھے بتادیں" وہ پوچھنے لگی

یار میرے ڈاکومنٹس کہاں ہیں" وہ عاجز سا چلایا

امی" اسنے پکارہ تو نجما جو سوہا کے کپڑوں میں ٹانکے بھر رہی تھی جو اسنے شادی میں پہننے تھے اٹھی اور اسکے پاس آ گئی

میرے ڈاکومنٹس یہیں تھے کہاں گئے" اسنے سوال کیا

ہاں یہیں ہو گے بدر بیٹا چلاتے نہیں ہیں" انھوں نے کہا اور بدر پانی پینے لگا

نجما نے اسے نکال کر دیے

تھنک گارڈ ورنہ مجھے ان گھر والوں سے اچھے کی امید نہیں ہے" وہ بول

اچھا چپ وہ جاؤ سن لیا نہ بھابھی نے بولیں گی"

novelistaan.com

آپ خود بھی ڈرتی ہیں اور ہمیں بھی ڈرا کر رکھتی ہیں" وہ غصے سے بولا

چلا جاؤں گا میں یہاں سے دیکھنا اپ"

بدر" نجما نے پکڑا وہ باہر نکل گیا

اب معلوم نہیں کیا کرنے جا رہا ہے یہ" نجما کا دل پریشان ہو گیا

امی پلیز اب بھائی کو کچھ بھی کرنے سے مت روکنے گا پلیز" ساز بولی تو نجما نے نفی میں سر ہلایا

سب ٹھیک سے چل رہا ہوتا ہے اور دونوں بہن بھائی کچھ الٹا کر دیتے ہو"

حد ہی ہو گئی اپکو سب ٹھیک لگتا ہے" وہ بولی اور دونوں باہر نکل گئ

ہاں جی اب کون سے کارنامے سرانجام دینے ہیں تمھارے بیٹے نے" تائی نے اسے گھورا

معلوم نہیں کچھ بتایا نہیں

پتہ تو بھابھی جی انکو سب ہوتا ہے بس میسنی بنی رہتی ہیں" ثروت چچی بولی تو تائی نے سر ہلایا

اچھا یہ میرے اس جوڑے کو بھی کھول دے" وہ کپڑوں کا ڈھیر لگا چکیں تھیں جو نجما نے ٹھیک کرنے تھے

میں میں کیا پہنو گی میرے پاس تو کوئی سوٹ بھی نہیں" ساز نے ہونٹ نکال کر ماں کو دیکھا

ساز میرا بچہ کچھ بھی پہن لو اتنے سارے تو ہیں"

novelistaan.com

امی آپ آپ ان کو اتنے سارے کہتی ہیں اتنے رنگ خراب ہو گئے ہیں انکے اور یہ تو پھٹ بھی گیا ہے سوہانے اتنی بار پہنا پھر مجھے دیا میں نے پہنا اب بھی میں یہ ہی پہنو" اسکی آنکھیں بھیگ گئیں

کیا ہو رہا ہے" بدر کافی خوش تھا لبوں پر مسکان لیے اندر آیا

بھائی میرے پاس کپڑے نہیں ہے اپکو پتہ صدف آپی کی شادی ہو رہی ہے" وہ خوشی سے بتانے لگی

اچھا صدف نے بھی برباد ہونے کا سوچ لیا" وہ اسکے گال کھینچتا امی کے پاس چارپائی پر بیٹھ گیا تائی جان اور ثروت چچی صنم صوفیا اور سوہا کو لے کر بازار گئی تھیں تبھی وہ لوگ سکون سے بیٹھے تھے ورنہ ایسے دن کم و بیش ہی آتے تھے

ایسے تو نہ کہیں مجھے نیا جوڑا دلائیں" وہ ضد کرنے لگی

بدر نے گھیرہ سانس کھینچا

تم جاؤ ہی نہ کیا فضولیات میں پڑ گئی ہو" وہ بات ٹالتا بولا

آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں مجھے جانا ہے"

ہاں اسکا تو شادیوں میں دل ہی بہت لگتا ہے" کیونکہ وہاں مزے دار کھانے ہوتے ہیں اور تائی جان مصروف ہوتی ہیں" وہ بچوں کیطرح خوش ہوتی بولی۔

دیکھو اسے شادی ہو گئی حرکات بچوں جیسے ہی ہیں"

نجما تائی جان کی قمیض ادھیڑ رہی تھی

novelistaan.com

اسکو شادی کہتے ہیں ایک نشئ کے ساتھ شادی بھی کوئ شادی ہے "وہ منہ بن کر بولی

ساز "بدر نے ٹوکا

دیکھو اور سر پر چڑھاؤ کیسے منہ پھاڑ کر شوہر کو بولی ہے "نجمانے غصے سے دیکھا۔

انکی وجہ سے تائی جان مجھے مارتی ہیں "وہ پاوں پٹخ گئ

کیا انھوں نے تمھیں مارا ہے "بدر حیرانگی سے سیدھا ہوا

جی اور اب تک وہ یہ ہی کر رہی ہیں وہ کچھ بھی کہتے ہیں اسکا بدلا مجھ سے لیتی ہیں

تم نے عمر کو بتائ یہ بات "بدر نے پوچھا

میں ان سے بات نہیں کرتی "وہ شانے اچکا گئ

یہ اللہ کیا کروں میں اس لڑکی کا منہ اٹھا کر سب بتا رہی ہے بھائ ہے وہ تیرا کوئ لحاظ نہیں "نجمانے پاس

پڑی کشن اسے ماری

ساز منہ بنا گئ

بدر نے کچھ پریشانی سے اسکی جانب دیکھا۔

تم اسے ساری بات بتایا کرو

کیا فائدہ نشے میں رہتے ہیں وہ "

ساز بری بات ہے یہ "بدر نے پھر ٹوکا

novelistaan.com

بھائی یہ برائی انکے اندر ہے تو بری بات بھی انھی کے لیے ہونی چاہیے تائی جان بھی تو انھیں نشئ کہتی ہے اور سوہا بھی"

وہ بد تمیز ہیں دونوں" بدر نے کہا

اور تم بد تمیز نہیں ہو اور اسکی بیوی ہو"

مجھے نہیں بننا انکی بیوی" وہ جھنجھلا گئی ساز اب مجھ سے تھپڑ ہی کھائے گی" نجما غصے سے بولی

بس سب مجھ پر غصہ کرتے ہیں" وہ منہ بنا کر باہر نکلی کہ جیسے جان ہی نکل گئی وہ دیوار سے ٹیک لگائے سب سن رہا تھا

اور اسکی گوہر فشانی ساری سن چکا تھا

ساز کی پیشانی پر پسینہ ہی پھوٹ پڑا

کچھ دیر عمر اسے دیکھتا رہا

نجما اور بدر بھی شرمندہ ہو گئے اور اسکے بعد وہ وہاں سے چلا گیا

ساز نے شرمندگی سے مڑ کر دیکھا

وہ دونوں اسے گھور رہے تھے

وہ سر جھکا کر بھاری بھاری دل سے باہر آ گئی وہ کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی بھلے وہ عمر خیام ہی ہو وہ کافی زیادہ شرمندہ تھی۔

novelistaan.com

اب نہ جا کر اس سے معافی مانگ لو" نجما اسکے قریب ائ

میں میں کیوں مانگو سچ ہی تو ہے سب "

اچھا ساز اب میں نے تھپڑ لگانا ہے تمھیں کب سے اتنی بد تمیز ہو گئ ہو تم" نجما کو غصہ چڑھا جبکہ بدر بھی نفی میں سر ہلا رہا تھا

مجھے ڈر لگ رہا ہے" وہ بیچارگی سے بولی

تو اتنا بولنے کو کس نے کہا تھا" بدر مسکرایا

امی بھائ ہنس رہے ہیں" ساز اسکی شکایت لگاتی گئ

ہاں تو ہنسے گا ہی تم نے جو حرکت کی ہے کیا سوچے گا ہمارے بارے میں"

وہ سوچتے نہیں ہیں

کیونکہ وہ نشئ ہے" دونوں بہن بھائی ایک ساتھ بولے اور دونوں ہی ہنس دیے نجما توبہ توبہ کرنے لگی کہ اچانک سب کے جاتے ہی انکی زبانیں کھلیں کیسے تھیں دونوں کے اسنے دو دو تھپڑ لگائے تھے

زبان کو لگام ہی نہیں ہے" وہ بولی

ساز نے کچھ کہنا چاہا

اچھا بس چپ" وہ گھور کر بولیں تو دونوں چپ ہو گئے تائی جان اور باقی سب بھی آ گئے تو وہ لوگ چپ ہو گئے اور اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔

novelistaan.com

جبکہ وہ لوگ بہت ساری شاپنگ کر کے آئے تھے سازا نکی چیزیں حسرت سے دیکھنے لگی

رات کے کھانے پر تایا نے سب کو پیسے دیے تھے اور کچھ نوٹ نجما کے ہاتھ پر بھی رکھ دیے جو تائی نے لے لیں۔۔۔

اسے کیا ضرورت ہے ہمارے ساتھ جائے گی یہ دیکھ لوں گی" وہ بولیں نجما چپ ہو گئ

بدر تم ان سب کے ساتھ جانا"

میرا ایک ضروری کام ہے میں نہیں جا سکتا" بدر بولا

ضروری کام" ارہم ہنس دیا

ابو میں جاوں گا"

اسنے کہا بدر فلحال کو بدمزگی نہیں چاہتا تھا اچھا تھا اسکی جام چھٹ گئ تھی تبھی وہ چپ ہو گیا ارہم کو تایا جان نے پانچ پانچ ہزار کے کئ نوٹ دیے وہ مسکرا دیا

جا میرا بیٹا جو دل کرے وہ خرید نا کھانا اور ماں بہنوں کا خیال رکھنا" وہ کہہ گئے جبکہ ارہم نے سر ہلایا اور سب کھانے میں لگ گئے۔۔۔۔

اگلے دن سب کراچی جانے کے لیے نکل رہے تھے اور ساز مسلسل رو رہی تھی

novelistaan.com

کیونکہ سوہانے جو کہاوہ پورا کر رہی تھی

ساز کے علاوہ سب جا رہی تھے اور بدر تو تھا ہی نہیں گھر جبکہ تایا جان اور چچا جان کام کے سلسلے میں لاہور جا رہے تھے اور

گھر میں صرف ساز تھی

جس نے رو رو کر آنکھیں سوجھا لیں تھی صنم صوفیا اور سوہا باہر گاڑی میں بیٹھ گئیں

ابو کیا عمر کی گاڑی مل سکتی ہے" ارہم نے باپ سے فرمائش کی

اسکی شاندار گاڑی گیراج میں پوری بھی مشکل سے ہی ہوتی تھی

ارے بیٹا رہنے دو" وہ بولے تو ارہم منہ بنا گیا اور باہر نکل گیا جبکہ اشفاق صاحب کو بہت برا لگا تھا اسکو

یوں خالی ہاتھ لوٹانا وہ سب گاڑیوں میں نکل گئے جبکہ ساز پیچھے تنہا رہ گئ

اسکی آنکھوں میں کئ آنسو تھے وہ کل سے اپنے جوڑوں کو ٹانکے لگا رہی تھی تاکہ وہ پہن سکے اور اسے کوئ نہیں لے کر گیا تھا

نجما نے اسے بہت پیار کیا تھا بہت سمجھایا تھا لیکن وہ پھر بھی رو رہی تھی اور سب چلے گئے تو وہ خالی گھر میں صوفے پر بیٹھ گئ اسنے اپنے پاوں سمیٹے اور چہرہ گھٹنوں پر رکھ لیا اور بہت سارا رو دی۔

کسی کے رونے کی آواز پر اسکی آنکھ کھلی صوفے کی جانب دیکھا لیکن کوئ نہیں تھا پھر بھی رونے کی آواز

novelistaan.com

اسکے کانوں میں کیوں

پڑ رہی تھی

وہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل آیا شرٹ لیس تھا اور جو پوٹلی اسے اپنے کمرے میں نہ دیکھی وہ لاونج میں مل گئی اسنے ارد گرد دیکھا کوئی بھی نہیں تھا

مجھے لگتا ہے تم رونے میں کمپلیکیٹڈ ہو" وہ سکون سے پلر سے ٹیک لگا گیا لیکن ساز نے سر نہیں اٹھایا

کیا ہوا ہے اب کیا سیلاب لانا ہے" وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا

ہاں بھئی ہم نشئی لوگ ہیں ہم سے بات تو نہیں کرنا چاہو گی اپ لیکن پھر بھی چاہو تو بتا دو"

آپ کیا کریں گے" وہ سر اٹھا کر غصے سے بولی

تمھارا مسلہ حل" وہ شانے اچکا گیا

ساز نے اسکی جانب دیکھا وہ شرٹ لیس تھا وہ نگاہ جھکا گئی

میرا مسلہ کوئی حل نہیں کر سکتا" وہ آنسو صاف کرنے لگی جبکہ عمر نے ٹیبل پر سے ڈرائے فروٹ اٹھا کر کھانے شروع کر دیے

کسی سے محبت کرتی ہو" وہ اپنی مرضی کے تجزیے نکالنے میں تو ماہر تھا

ک۔۔۔ کیا" ساز دل پر ہاتھ رکھ گئی

اکثر لڑکیوں کے یہ ہی مسلے ہوتے ہیں نہ جو حل نہیں ہو سکتے" وہ مزے سے بادام کھا رہا تھا

novelistaan.com

استغفراللہ آپ "وہ شاکڈ تھی وہ اپنی ہی بیوی سے یہ کیسے سوال کر رہا تھا

جبکہ اسکی بڑی بڑی آنکھوں کا یوں جھپکنا عمر توجہ سے دیکھنے لگا پھر مسکرا دیا

اچھا تو تم اس ٹائپ کی لڑکی نہیں ہو" سمجھ گیا زیادہ شاکڈ نہ ہو "اسنے کہا اسکا ہاتھ کھینچ کر دور کیا

پھر کیا مسلہ ہے"

میں اپکو کیوں بتاؤ "اسنے گال صاف کیے اور اٹھ گئ

وہ گھیرہ سانس بھر گیا

اس گھر کی چڑیلیں کہاں پر ہیں"

اسنے اسکے اٹھنے کے بعد پاوں پھیلا لیے اور اس سے سوال کیا ساز نے مڑ کر دیکھا اور شدید دکھ تو اسے اس بات کا ہی تھا کہ وہ لوگ اسے لے کر نہیں گئے تھے اسنے ایک سسکی لی

عمر نے اسکی جانب دیکھا

وہ سب چلے گئے مجھے لے کر نہیں گئے۔۔۔

میرے پاس اچھے کپڑے بھی نہیں تھے سوہا نے میرا مذاق بنایا اور جان بوجھ کر مجھے چھوڑ کر چلے گئے مجھے بھی شادی میں جانا تھا صدف آپی بہت اچھی ہیں وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں میں جانا چاہتی تھی انھوں نے مجھے بلایا تھا مگر مجھے سب جان بوجھ کر چھوڑ گئے آپکی وجہ سے "وہ روتے روتے آنسو صاف کرتی اب غصے سے بولی

novelistaan.com

میری وجہ سے"؟عمر نے سوالیہ نگاہ اٹھائی

جی"

کیوں؟

کیونکہ آپ میرے شوہر ہیں اور شادی ہو جانے کے بعد میں قید ہو گئی ہوں اس سے اچھا تو پہلے ہی تھی"

وہ سب سنا کر سر جھکا گئی اپنے دوپٹے کو موڑنے لگی

اوہ"وہ سر ہلانے لگا

تو تمھارا مسلہ میں ہوں شادی ہے یہ کپڑے"

وہ جیسے سمجھنا چاہتا تھا

سب"وہ منہ بسور کر بولی

اور ان مسلوں کو کوئی حل نہیں کر سکتا ساری زندگی مجھے سسک کر گزارنی ہو گی"وہ سرد آہ بھر کر مڑ گئی

رکو"اسکی بات پر وہ ذرا تلخی سے بولا

سسکنا اسے نہیں کہتے جو وجوہات تم نے بتائی ہیں اگر سسکنے کا مطلب جانا چاہو تو کبھی فرصت میں بیٹھنا

خیر یہ کوئی بڑا مسلہ نہیں ہے

او میں تمھیں کپڑے دلا دیتا ہوں اور شادی میں لے جاتا ہوں لیکن تمھیں اسکے بدلے میرے دو کام کرنے ہوں گے پہلے۔۔۔

novelistaan.com

یہ رونا دھونا چھوڑو بہت بری لگتی ہیں لڑکیاں مجھے روتی ہوئ

اور دوسرا مجھے ناشتہ بنا کر دو گی وہ بھی روز "اگر منظور ہو تو بتا دینا میں جا رہا ہوں اوپر "سکون سے کہہ کر وہ اوپر آگیا جبکہ ساز اسکی پشت دیکھنے لگی۔

مجھے منظور ہے "وہ جلدی سے بولی

عمر مڑا اور مسکرا دیا

ٹھیک ہے ریڈی ہو کر آتا ہوں ناشتہ بنالو "کہہ کر وہ سیڑھیاں چڑھا گیا جبکہ ساز کے ہاتھ پاوں پھول گئے ۔۔۔وہ۔۔وہ عمر سے کیسے بات کرے گی اور اسکی بات مان گی۔

اب کیا ہو گا تائی نے اسے شادی میں دیکھ لیا تو لیکن چھوٹے سے دماغ میں خیالات کی بھنڈار یہ بھی تو تھی

وہ باہر جائے گی کپڑے خریدے گی

پاس والی دوکان سے ہی خرید لے گی

لیکن اگر کسی نے اسے عمر کے ساتھ دیکھ لیا تو مگر عمر تو اب اسکا شوہر ہے مگر پھر بھی عمر تو شرابی ہے

اور اسنے کہا اسے لڑکیوں کا رونا نہیں پسند یعنی وہ ہزاروں لڑکیوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے

ہائے اللہ ساز یہ کیا کر دیا "وہ سر تھام گی

اب کیا انکار کر دو "وہ ناخن چبانے لگی

لیکن اگر ایک بار کپڑے خرید لوں تو کچھ ہو گا تو نہیں لیکن۔۔۔ لیکن لیکن اتنے تھے اسکے پاس تھے کہ

novelistaan.com

عمر خیام تیار ہو کر نیچے بھی گیا اسے خبر اسکے کلون کی خوشبو سے ہوئی جو بڑی تیزی سے اسکی ناک سے ٹکرئی تھی اسنے نگاہ اٹھائی گا گلز لگائے بلیک ٹی شرٹ جو اسکے مسلم پر پھنسے ہوئی تھی اور بلیک ہی پینٹ پہنے گیلے بال سٹائل سے بنائے وہ شہزادوں سی آن بان رکھتا تھا وہ نیچے اترا ساز ہونٹ کاٹنے لگی

چلیں" وہ مصروف سا بولا

ساز کو لگا وہ اسکی کام کرنے والی ضرور لگ رہی ہے لیکن وہ ایسا کیوں کر رہا ہے"

یہ سوال اسکے دماغ میں کندہ۔۔اسنے سر ہلایا

ایسے جاؤ گی" عمر نے سے اوپر سے نیچے تک دیکھا

اوہ میں چادر لے کر آئی" وہ پیچھے بھاگی عمر اسے کھڑا دیکھتا رہا وہ چادر لے گئی اور اسکے پاس آ گئی جیسی نگاہوں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا اسے شرمندگی ہوئی کچھ نہیں بولا باہر آ گیا

اور جب اسنے گاڑی نکالی تو ساز کا تو وجود ہی کانپ اٹھا کیا وہ اس گاڑی میں بیٹھے گی

بہت بڑی اور مہنگی گاڑی تھی صبح ارہم بھی اس گاڑی کو ساتھ لے جانے کی ضد کر رہا تھا اور تایا جان جو سب کو اپنا ملازم سمجھتے تھے ان میں عمر سے یہ گاڑی مانگنے کی ہمت نہیں تھی

عمر نے گاڑی باہر نکالی

اور خود گاڑی سے اتر کر حونک کھڑی ساز کے نزدیک آیا

بیٹھو" اسنے دروازہ کھولا ایک بات تو طے تھی اسکی طبعیت میں بہت اٹیکیٹس تھے جبکہ وہ تو شرابی تھا اور

novelistaan.com

وہ لوگ بلکل ایسے نہیں تھے جیسا عمر تھا

پ۔۔۔پاس ہی تو جانا ہے ا۔۔ تنی بڑی گاڑی کی کیا ضرورت ہے" وہ اندر بیٹھنے کی ہمت خود میں نہیں پاتی تھی پہلے کبھی کسی نے اتنی عزت جو نہیں دی تھی وہ جھجھک گئ

کیا مطلب پاس کہاں" وہ آنکھوں پر سے گاگلز اتار کر اسے غور سے دیکھنے لگا

یہ یہ صدر بازار یہاں سے سستے جوڑے مل جاتے ہیں" اسنے بتایا عمر کی پیشانی پر کئ بل پڑے

تم میرے ساتھ جا رہی ہو تو اپنا منہ بند رکھو" سنجیدگی سے کہہ کر اسنے اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا

ل۔۔۔لیکن" وہ واضح کانپ رہی تھی

عمر اسے آئی برو اچکائے دیکھتا رہا

اور ساز کو چار نچار گاڑی میں بیٹھنا پڑا اتنی بڑی گاڑی تھی اسے لگا جیسے وہ کسی اور دنیا میں اگئ ہو

گاڑی میں اسکے کلون کی خوشبو اور سیگریٹ کی ملی جلی خوشبو تھی

ساز اسکے ساتھ گاڑی میں پہلی بار بیٹھی تھی اتنی بڑی شیٹ تھی اسکے ساتھ صنم صوفیا بھی بیٹھ جاتی جبکہ وہ دروازے سے لگ گئ

دروازہ بند کرو"

اسنے کہا اور گاڑی سٹارٹ کی

ج۔۔جی"

novelistaan.com

ساز کو اپنا آپ بیوقوف لگ رہا تھا دل اتنا دھڑک رہا تھا ہاتھ کانپنے رہے تھے اسے لگا وہ ان سب چیزوں کو افورڈ نہیں کر سکتی ایک پرانی سی بوسیدہ بائیک یہ رکشوں پر بھی کبھی کبھی سفر کرنے والے جب

BMW

میں بیٹھتے تو شاید انکی حالت یہی ہی ہوتی

ساز دروازہ لاک کرو اور سیٹ بیلٹ پہنو" وہ بولا

ساز کو لگا ابھی وہ رو پڑے گی دروازہ تو بند تھا

پھر کیوں کہہ رہا تھا دروازہ بند کرو اور سیٹ بیلٹ "اسنے بڑی بڑی آنکھوں کو جھپکنا شروع کر دیا جبکہ عمر کو اسکا یہ انداز عجیب ہی طرح اپنی جانب متوجہ کرتا تھا وہ گہرہ سانس بھرتا آگے ہوا جھٹکا دے کر دروازہ کھینچا تو لاک کی آواز ائ ساز سیٹ پر بلکل چپک ہی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

ساز سیٹ پر بلکل ہی چپک گئ جبکہ عمر خیام کی خوشبو کسی کے بھی ہوش اڑا دیتی پھر اچانک اتنی قربت لیکن دوسری طرف ان باتوں کا اثر بھی نہیں لیا جا رہا تھا

جب تک لاک کی آواز نہ آئے گاڑی بند نہیں ہوتی وہ اسے جھکے جھکے ہی بتا رہا تھا اور یہ سیٹ بیلٹ ہے اگر یہ تم نہیں لگاؤ گی تو شیشے میں جا کر بجو گی اتنی سی ہوا لریڈی "اسنے سیٹ بیلٹ باندھی عمر کی انگلیاں اسکی تھائی پر ٹچ ہوئیں وہ جلدی سے سیمٹ گئ

novelistaan.com

وہ دور ہوا اور ساز کو سانس آیا عمر نے گاڑی سٹارٹ کی اسکا تو دل گاڑی کے سٹارٹ ہونے پر ہی دھڑکا اور جب گاڑی چلی تو وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی

عمر نے ایک نگاہ اسپر ڈالے اور پھر اپنی سائیڈ کا میرر کھول لیا ڈیش بورڈ سے سیگریٹ اٹھائی لبوں میں دبائی اور ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرنے لگا۔

اسنے سامنے لگی ایل سی ڈی پر ٹچ کیا اور گاڑی میں گانا چلنے لگا اور جو گانا چلا ساز کی آنکھیں پھٹ گی

پی لوں تیرے تیرے نیلے نیلے نینوں سے شبنم

پی لوں تیرے گیلے گیلے ہونٹوں کی سرغم

پی لوں ہے پینے کا موسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیرے سنگ عشق طاری ہے

تیرے سنگ ایک خماری ہے

تیرے سنگ چین بھی مجھ کو

تیرے سنگ بے قراری ہے۔

اسنے کبھی گانے نہیں سنے تھے اسنے کبھی ایسا تو کچھ نہیں سنا تھا اسنے تو کبھی کچھ کیا ہی نہیں تھا وہ ساتھ کے ساتھ سیگریٹ کے کش بھرتا باہر دیکھتا گاڑی کو موڑ دیتا ڈرائیو کرتے شاید خود انجوائے کر رہا تھا اور ساز کو

novelistaan.com

لگاوہ بیٹھے بیٹھے شرمندگی سے مر جائے گی

وہ کانپنے لگی ایسا لگا کھڑکی کی ساری ہوا اس پر ا رہی ہے اور وہ برف کی ہوتی جا رہی ہے گاڑی میں مدھم مدھم میوزک اسکی آواز سیگریٹ کی خوشبو موسم کی ٹھنڈک اور اسلامہ آباد کی حسین سڑکیں یہ سب تو ایک نشے کیطرح سا لگ رہا تھا

اچانک ہی اسنے اس پی لوں پی لوں پر ہاتھ مار دیا

اسے سمجھ نہیں ائ کہاں سے بند کرے مگر جہاں بھی ہاتھ مارا گانا بند ہو گیا

شکر ہے خدا کا کہہ کر اسنے استغفار کا ورد شروع کر دیا

عمر خیام نے مڑ کر اسکی صورت دیکھی اور لبوں پر مسکان ٹھہر گئ

ہماری شادی نہیں ہونی چاہیے تھی" سکون سے وہ ایک اور کش بھرتا بولا

میں۔۔ میں تو کبھی نہ کرتی تائی جان نے زبردستی کی ہے" وہ جلدی سے اسے بتانے لگی

ہمم" وہ ہنکارہ بھر گیا اور ساز کا دل کیا خود کو کچھ مار دے

وہ پھر شرمندہ ہو گئ تھی وہ کتنا اٹیکیٹس والا انسان تھا اسکی ایسی باتوں کا کبھی جواب نہیں دیتا تھا اور وہ منہ پھاڑ کر سب کہہ دیتی تھی آخر عمر خیام سے کتنا پرانہ دوستانہ تھا جو وہ ہر بات کہہ دیتی تھی

س۔۔ سوری" وہ سر جھکائے بھرائے ہوئے لہجے میں بولی

کیوں؟ وہ سمجھا نہیں

novelistaan.com

میں نے ایسے کہا"

نیور مائینڈ" وہ مسکرایا اور گاڑی روکی

سیٹ بیلٹ ہٹائی اور باہر نکل گیا اب ساز کیسے نکلتی

وہ کچھ دیر باہر اسکا ویٹ کرتا رہا اور پھر پلٹ کر دیکھا وہ بیچارگی سے دیکھ رہی تھی

اسنے دروازہ آگے بڑھ کر کھولا

اوہ سوری" کہہ کر اسکی سیٹ بیلٹ کھولی اور اسکی جانب ہاتھ بڑھایا لیکن ساز نے وہ ہاتھ نہیں تھاما اور وہ بنا اسکا ہاتھ پکڑے باہر نکلی

تو اس دنیا میں اسکے قدم ڈگمگا اٹھے

وہ اسے آگے چلنے کا بولا تو وہ پھر چونک گئی وہ اپنے گھر کے باقی لوگوں کے ساتھ بھی گئی ہوئی تھی لیکن کبھی کسی نے ایسا نہیں کہا تھا ہمیشہ وہ آگے آگے چلتے تھے جیسے مردوں کی انا کو یہ بات تسکین دیتی ہو کہ عورت انکے پیچھے چلے ان سے آگے یہ انکے ساتھ برابری کرنے کی حیثیت ہی کب ہے وہ اسکی شکل دیکھنے لگی

ہاتھ تم میرا پکڑنا نہیں چاہتی بت بن کر بار بار دیکھتی ہو کیا ہو بھئی" وہ سر جھٹک کر خود ہی اسکا ہاتھ پکڑ گیا ساز اپنے ہاتھ کی جانب دیکھنے لگی جو اسکے ہاتھ میں تھا مکمل گرفت میں۔۔۔

وہ لوگ اندر آ گئے لوگ عمر خیام کو پلٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے اور دیکھ تو اسے بھی رہے تھے لیکن

novelistaan.com

نظروں میں جو عمر خیام کے لیے تھا وہ اسکے لیے نہیں تھا وہ ایک شاپ میں اگئے اتنی بڑی دوکان اور اتنی مہنگی یقینا برینڈ تھا اور جب اسنے

Maria.B

پڑھا تو ساز وہیں رک گئ

I want some warm clothes for my wife .

وہ بولا اس لڑکی نے عمر کو دیکھا پھر ساز کو۔۔۔

اور یس سر کہہ کر وہ ساز کو کپڑے دیکھانے لگی ایکدم ہی یہ سب

اسکے آگے پیچھے ہوئے تو وہ گھبرا گئ عمر صوفے پر بیٹھ گیا وہ پلٹ پلٹ کر عمر کو دیکھتی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

اسکے لیے جو س آئے عمر کو نہیں چاہیے تھے انھوں نے ساز کو دیا

ساز کانپتے ہاتھوں سے تھام گئ

وہ لڑکیاں ساز کو بہت سارے کپڑے دے چکی تھی یہ کپڑے بہت مہنگے تھے سازا تنی قیمتیں دیکھ کر چکرا گئ تھی

ایک ایک سوٹ 35 ہزار 45 ہزار 55 ہزار اتنے میں تو وہ اپنی پوری زندگی کے لباس خرید لیتی

میم آپ ٹرائے کریں" وہ لڑکی بولی

نہیں مجھے اتنے سارے نہیں چاہیے بس ایک"

novelistaan.com

کوئی تین چار ہزار کا سوٹ نہیں ہے" وہ اہستگی سے بولی جبکہ وہ سیلز گرل مسکرائی

وہ آپکے ہی ہز بینڈ ہیں" وہ عمر کی طرف اشارہ کر کے بولی جس نے ایک حسین سے گلاس میں وائن ڈال لی تھی یقینا کیونکہ بہت سکون سے پی رہا تھا

ہاں" وہ بہت افسوس سے نم انکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی

پھر آپ چار پانچ ہزار کا سوٹ کیوں ڈھونڈ رہی ہیں" وہ لڑکی ہنس پڑی

چلیں آپ چینج کر لیں"

ک۔۔ کیوں" وہ حیران ہوئی

میم آپ سائز چیک نہیں کریں گی" وہ لڑکی سر تھام گئی

نہیں ضرورت ہی نہیں مجھے لینے ہی نہیں" وہ کپڑے اسکے ہاتھ میں دے کر اسکے پاس آ گئی اسنے نگاہ اٹھا کر دیکھا

کیا ہوا کچھ پسند نہیں آیا"

آپ کیا پی رہے ہیں

عمر نے گلاس کیطرف دیکھا ابھی اسنے برینڈی منگائی تھی

یہ" وہ پر سوچ ہوا

جوس" اسنے جھوٹ بولا معلوم نہیں کیوں؟

novelistaan.com

آپ سچ کہہ رہے ہیں" دونوں انگلیاں موڑ کر وہ سر ہلا گیا لیکن ساز نے کہاں دیکھی تھی اسکی انگلیاں

اسنے یقین کر لیا۔۔۔

یہاں بہت مہنگے ہیں کپڑے" وہ اسے اہستگی سے بتا گی کہ ان دونوں کی بے عزتی نہ ہو

تو" وہ بھی اسی کیطرح بولا

اتنے پیسے کہاں سے آئیں گے" وہ سر تھام گی کہ وہ بنا پیے بھی نشے میں رہتا ہے

میرے پاس ہیں" وہ اسی انداز میں بولا اور اپنی ہنسی دبائ

ساز آنکھیں پٹپٹانے لگی

ہائے نور انکو جو پسند ہے وہ ٹرائے کرا و میں ویٹ کر رہا ہوں" اسنے اس لڑکی کو کہا

اپکو انکا نام کیسے پتہ ہے" ساز نے آنکھیں گھما کر دیکھا عمر ہنستے ہوئے جام گلے سے اتار گیا مگر پتہ نہیں

کیوں ذائقہ پہلی بار اچھا نہ لگا اسنے گلاس سائیڈ پر رکھا

میری گرل فرینڈ ہے" وہ اہستگی سے بولا ساز کی آنکھیں کھل گئ سانس اندر اتارا اور برا سا منہ بنا لیا

چلیں میم"

مجھے نہیں جانا" صاف مکر گئ

کیا بیویوں والے نکھرے دیکھا رہی ہو ہم ڈیلرز ہیں او کے تم میرا کام کرو گی میں تمھارا بس بات ختم" وہ

novelistaan.com

بولا جبکہ ساز کو یاد آگیا کہ واقعی ایسا ہی تھا

وہ اٹھ گئ

لیکن یہ پھر بھی مہنگے ہیں نہ "وہ بیچارگی سے بولی

جاؤ ساز" وہ سنجیدگی سے بلند آواز میں بولا اور وہ منہ بسورتی ٹرائے روم میں چلی گئ

اسنے ڈریس چینج کیا اور اتنی دیر ادھر ادھر دیکھتی رہی کہیں کوئ کیمرہ تو نہیں ارد گرد لیکن کچھ نہیں تھا

اتنی قیمتی لباس پہن کر اسکے حسن کو تو چار چاند لگ گئے وہ خود کو حیرانگی سے دیکھنے لگی اور باہر جاتے ہوئے

شرمندگی ہوئ

اسنے چادر لپیٹی اور باہر ائ

یہ سائز بہترین ہے آپ تو بہت حسین لگ رہی ہیں" وہ لڑکی مسکرائی جبکہ وہ کچھ نہیں بولی

چلیں سر کو دکھائیں

کیوں انھیں کیوں دیکھاؤ؟

وہ جلدی سے اندر جانے لگی مگر وہ لڑکی اسے عمر کے سامنے لے آئی

عمر گلاس سے گھونٹ اندر اتار کر اسکی صورت دیکھنے لگا

چادر ہٹاؤ" وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بڑی نشیلی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جو بے حد کنفیوز سر جھکائے

کھڑی تھی

novelistaan.com

بیوٹیفل "وہ جیسے نکھر گئی پہلے بھی کم حسین نہ تھی مگر لباس نے اسے سادہ کیا ہوا تھا اور اب تو وہ نگاہوں کو خیر کر دینے والی کوئی نازک سی اپسرا لگ رہی تھی وہ بس چند لمحوں میں رونے لگتی اور وہ رو بھی پڑی

"

ہے وائے اریو کرائینگ "وہ جلدی سے اسکے نزدیک آیا

آپکی وجہ سے مجھے سب مردوں نے دیکھ لیا" وہ غصے سے بولی

اوہ تم مولانی ہو مجھے یہ یاد نہیں رہا" اسنے نور کے کان میں جھک کر کچھ کہا اور وہ سر ہلا کر آگے چلی گئی اور چند ہی منٹوں وہ ایریا خالی ہو گیا کوئی سیلز مین کوئی سیلز گرل کیشئیر یہاں تک کے کوئی نہیں تھا اس حصے میں۔۔

وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی تھی سب۔۔۔

اب صرف تم اور میں۔۔۔ کہو تو میں بھی دفع ہو جاؤں "وہ مسکرایا

پیاری ہی اتنی لگ رہی تھی پھر رونے لگ جاتی تھی وہ واقعی معصوم تھی اور عمر خیام کا پالا پڑتا ہی کب تھا ایسی لڑکیوں سے جن کے لیے ہر چیز ہی بہت قیمتی تھی

ن۔۔۔ نہیں مجھے ڈر لگے گا"

او کے تو پھر او میں تمھیں شاپنگ کراتا ہوں

وہ اسے مختلف ڈریسز نکال نکال کر دیتا رہا اور اسے زبردستی چینجینگ روم میں بھیج دیتا۔

novelistaan.com

No 10/7

یہ ٹرائے کرو" اسنے ریڈ کلر کا ڈریس دیا

واؤ

10/10

یہ پہنو" پھر پرپل دیا

ایمیزینگ"

واؤخوبصورت بیوٹیفل

سازلال سرخ ہو چکی تھی

میں تھک گئی ہوں" وہ تھکی تھکی سی اسے دیکھنے لگی

اوہ تو پھر چلو کہیں اور سے لیتے ہیں

نہیں بس اب گھر چلتے ہیں"

ارے رکو بھلا اسے بھی شوپنگ کہتے ہیں گھنٹے میں تھک گئی میں جب جب شاپنگ کرانے نکلتا تھا اپنی گرل فرینڈز کو 24 ہارز وہ میرا تباہ کر دیتی تھیں خیر عمر خیام پیدا ہی تباہ ہونے کے لیے ہوا ہے"

وہ بتاتا ہوا اسے باہر لے جانے لگا

یہ یہ میں نے چینج نہیں کیا"

novelistaan.com

وہ ڈریس پکڑ کر بولی

تو وہ کون سا بہت قیمتی ہے یہ اچھا لگ رہا ہے یہ ہی ٹھیک ہے"

میری چادر" وہ مڑی

میں دلاتا ہوں کیا بکواس چادر پہنے پھرتی ہو" اسنے وہیں پھینکی اسنے دوپٹہ اچھے سے لیا اور سرخ چہرے کے ساتھ اسکے پہلو سے لگی آگے بڑھ گئی وہ اسے اتنی شاپنگ کرا چکا تھا کہ وہ اتنے پیسوں پر دم سادھے ہوئے تھی جو اسپر خرچ ہو رہے تھے اگر کسی کو پتہ چل جاتا اسکی جان نکال دیتے وہ پہلی لڑکی تھی شاید جو شوہر کے پیسے خرچ ہونے پر تایا تائی سے ڈر رہی تھی جبکہ وہ اس شاپینگ کے دوران کئی بار روئی

سر سے پاوں تک اسے جیسے پل میں اسنے فرش سے عرش پر بیٹھا دیا اور پوری گاڑی ساز کے سامان سے بھر کر وہ گاڑی میں بیٹھا

اوہ" کچھ یاد آنے پر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

U also need your personal things ✅ right?

وہ بولا ساز نے اسے ساکت نظروں سے دیکھا

ائی تھنک میں نے گارمنٹس کی شاپ دیکھی" اسکی بات ادھوری رہ گئی اور ساز دروازے سے جا کر لگی وہ بے ہوش ہو گئی تھی عمر نے ایک ائی برو اچکا کر اسکی جانب دیکھا وہ دروازے کے ساتھ لگی تھی

Now who will tell me the size ?

novelistaan.com

وہ بولا جبکہ ایک نظر غور سے اسے دیکھا اپنی ہی کمینگی پر خود ہی کھل کر ہنسا اور گاڑی سے نکل گیا

کچھ دیر بعد وہ گاڑی میں بیٹھا اور شاپر پیچھے پھینک دیا اس میں بہت کچھ تھا جسے دیکھ کر ساز شاید ہی جاگ پاتی کبھی۔۔۔۔

وہ گاڑی آگے بڑھا لے گیا اسے بھوک بھی لگی تھی مگر ساز کی وجہ سے رک نہیں سکتا تھا وہ گاڑی گھر کی جانب لے گیا

ساز "اسنے پکارہ اور پانی کی بوتل سے پانی اسکے چہرے پر ڈالا وہ ہڑ بڑا کر اٹھی اور عمر کی جانب ایک نظر دیکھا وہ بلکل بھی اسکی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی

وہ جلدی سے گاڑی سے نکل کر بھاگ گئی

یار میں ملازم ہوں تمھارا" وہ بھڑکا

اف" وہ مٹھیاں بھینچ کر وہ گاڑی سے اسکا سامان نکالنے لگا

اسنے سامان پھینکا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا تو روم لاک دیکھا

ساز "غصے سے جھلایا

دروازہ کھولو"

ن۔۔ نہیں آپ آپ تایا جان کے کمرے میں سو جائیں" وہ اندر سے ہی کانپتے لہجے میں بولی

novelistaan.com

یو" وہ مٹھیاں بھینچ گیا

ائی ایم ہنگری" وہ بھڑکا

ساز نے تو قسم کھالی تھی اب اسکے سامنے نہیں جائے گی عمر غصے سے دروازے کو دیکھتا پیچھے ہٹا وہ تو ڈھیٹ ہو گئی تھی اسکا سامان اندر تھا اسکا بہت قیمتی سامان اندر تھا اگر نہ پیتا تو رہتا کیسے زندہ۔۔

اور ڈیڈ کا روم" وہ کوفت سے جھنجھلا گیا

میں سریسلی دروازہ توڑ دوں گا" وہ دھمکانے لگا مگر اندر سے جواب نہیں آیا کافی دیر کوشش کے بعد وہ تھک ہار کر ڈیڈ کے روم میں اہی گیا

بمشکل دو چار پائیوں ایک الماری لوہے کی اور ایک شیشہ لگا ہوا تھا اس کمرے میں وہ چار پائی پر لیٹ گیا نرم گدے کا عادی تھا جب پی کر بلکل مدہوشی میں اس گدے پر گرتا تو وہ کسی ماں کے آغوش کیطرح اسے خود میں سمیٹ لیتا اور اب مچھر اور اس سخت پلنگ پر اسکے غصے کا گراف بڑھتا جا رہا تھا بھڑک کر اٹھا نہ ہی سے نیند آنی تھی اور نہ ہی سکون وہ باہر نکلا تبھی بدر بھی گھر میں داخل ہوا دونوں کا آمنہ سامنا ہو

ساز کہاں ہے" وہ عمر سے ہی سوال کر گیا

وہ باہر نکل گئی تو میں اسے شوٹ کر دوں گا" وہ بھڑک کر بولا

کیا بد تمیزی ہے" بدر ذرا غصے سے بولا

اپنی بہن سے کہو میرے کمرے سے باہر نکلے" عمر نے بھڑک کر کہا

novelistaan.com

کیا تمھیں کمرے سے نکال دیا ساز نے ؟ بدر حیران تھا

تو تمھیں کیا لگتا ہے مجھے بہت شوق ہے اس گھر میں پھیرنے کا" وہ پٹاخ پٹاخ جواب دے رہا تھا

بدر کو ہنسی آگئ

ہاہاہا بہت ہنسنے کی بات تھی" عمر نے دانت پیس کر دیکھا تو وہ شانے اچکا گیا اور آگے بڑھنے لگا

بدر سریسلی میرا دماغ خراب ہو رہا ہے" اسکے لہجے کی سنجیدگی پر وہ گھیرہ سانس بھر گیا اور اوپر کمرے کی جانب بڑھا

ساز بچے باہر آؤ کیا حرکت ہے یہ روم لاک کیوں کیا ہے" بدر نے نرمی سے کہا۔

ساز اندر بدر کی آواز سن کر اور شرمندہ ہو گئ

ساز چندہ" دروازہ کھلا اور چہرہ جھکائے وہ شرمندگی سے باہر نکلی

عمر اسے پیچھے کھڑا گھور رہا تھا جبکہ ساز کی نگاہ اٹھ ہی نہیں پا رہی تھی

غلط بات تمھیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا" بدر نے کہا تو وہ رونے لگی

سوری بھائ"

اپنے پاس رکھو یہ سوری اور آئندہ ایسا ہوا نہ کھینچ کر مارو گا" وہ جھڑک کر بولتا اندر چلا گیا اور دروازہ کھینچ کر مارا۔

بدر نے گھیرہ سانس لیا

novelistaan.com

کیوں کیا تم نے ایسا تم جانتی ہو وہ نشے کا عادی کا ہے اسی وجہ سے زیادہ چیڑ رہا ہے ایسے لوگ اپنی ضرورت پوری کیے بنا نہیں رہ پاتے" وہ اسکا گال تھپتھپا کر چلا گیا جبکہ ساز نے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا اور خود بھی پرانے کمرے میں اگئ

بار بار اسکے الفاظ کانوں میں گونج رہے تھے اسے بھوک لگی تھی اب وہ بس پیتا رہے گا

اسنے اپنی بات پوری کی اسے اتنی ساری شاپنگ کروائی اور نہ اسنے اسے پہلے کھانا دیا اور نہ ہی اب۔۔۔

معلوم نہیں وہ اسکے ساتھ اتنی بدتمیزی کیوں کر رہی تھی اسے آج خود پر بہت افسوس ہوا تھا

اگلے دن اسنے بدر کے لیے ناشتہ بنایا اور دونوں بہن بھائی نے سکون سے ناشتہ کیا

تمھارے لیے اور امی کے لیے ایک سرپرائز ہے میرے پاس" بدر خوش تھا کافی

واؤ بتائیں کیا" وہ خوشی سے چہکی

نہ نہ ابھی نہیں بس کچھ چیزیں مکمل ہو جائیں اسکے بعد بتاؤ گا" وہ مسکرایا جبکہ ساز نے سر ہلایا

آپکو پتہ ہے بھائ مجھے سرپرائز بہت پسند ہیں" وہ جوش سے بچوں کیطرح اچھل رہی تھی جبکہ بدر ہنسنے لگا

ائ نو گڑیا" وہ اسے پیار سے دیکھتا بولا

یہ ساری شاپنگ عمر کی ہے" اسنے بھرے ہوئے صوفوں کو دیکھا

ساز نے سر جھکا لیا

novelistaan.com

ا۔۔اگر میں اپکو بتاؤ یہ۔۔یہ عمر نے مجھے دلائی ہے تو" وہ جیسے مجرموں کیطرح بولی اور بدر نے منہ سے پانی ہی باہر اگیا

کیا" وہ دنگ تھا

ساز نم آنکھوں سے سر ہلا گئ

بھائی مجھے کچھ بھی نہیں لینا تھا انھوں نے دلا دیا" وہ جلدی سے اپنی صفائی دیتی بولی

یہ سب تمھیں عمر نے دلایا ہے" وہ اٹھ کر ان کیریز کے پاس آیا جن پر بڑا بڑا ماریا بی الکرم بونینزہ اور بھی بہت برینڈز تھے

ساز پیچھے انگلیاں چٹخا رہی تھی

بدر نے بس کیریز دیکھی اندر کیا تھا اسنے نہیں دیکھا

اور تم نے رات اسے کمرے سے ہی باہر کر دیا" اچانک جیسے اسکے دل کو بہت ساری خوشیاں ملی تھی یہ سب دیکھ کر اور دل سے دعا کی اسکی بہن کی ہر خواہش مکمل ہو۔۔۔

وہ میں گھبرا گئ تھی"

وہ شوہر ہے تمھارا اگر اسنے تمھارے ساتھ اچھا بیہیو کیا تھا تو تم نے اسکے ساتھ بہت بدتمیزی کی ہے اور اسے ٹھیک غصہ آیا ہے تم پر" وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بولا

ساز سر جھکائے کھڑی رہی

novelistaan.com

بدر آگے بڑھااور اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

مجھے بہت خوشی ہے"

اپکو غصہ نہیں آیا میں انکے ساتھ گئ"

ارے پگلی شوہر ہے تمھارا" وہ ہنسا

مگر آپ بھائی ہیں" اسکا آنسو گیرہ

شوہر کے زندگی میں آتے ہی دوسرے ہر فرد کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے" اسنے کہا تو ساز اسکی شکل دیکھنے لگی

وہ اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے چلا گیا

میں شاید لیٹ آؤاو کے کھانا وانا کھا لینا سکون کے دن ہیں انجوائے کرو" وہ کہہ کر اپنی بائیک پر سوار ہوا اور چلا گیا

ساز جبکہ اسکی گفتگو کو سوچتی رہ گئ اُسنے اب تک ان چیزوں کو ہاتھ نہیں لگایا تھا ڈر لگ رہا تھا عجیب سا پہلے کبھی کسی نے اتنی اہمیت نہیں تھی

کسی نے پوچھا بھی نہیں تھا یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کسی کو یاد ہی نہیں تھا کہ وہ کسی خوشی کی حقدار ہے

اسنے کل بہت غلط کیا تھا وہ شرمندہ تھی

وہ کیریز اسنے پھر بھی نہیں اٹھائیں اور وہ برتن دھونے میں اور باقی کاموں میں لگ گئ فارغ ہو کر بیٹھی

novelistaan.com

اسنے گھڑی کی جانب دیکھا دن چڑھ گیا تھا اب تو وہ کھانا بنانے کا سوچ رہی تھی 2 بجے کے قریب کا وقت تھا وہ اٹھا نہیں تھا

لیکن وہ کیوں سوچ رہی تھی وہ اٹھی اور آج پلاؤ کھانے کا دل تھا تو پلاؤ بنانے لگی سکون سے جبکہ اسے کچھ دیر بعد احساس ہوا کوئی سیڑھیاں اتر رہا ہے

وہ دروازے کی سمت دیکھنے لگی

عمر تھا موڈ آف تھا کچن میں آیا اور فریزر کھول کیا

اس سے بات نہیں کی تھی

سازا سے ہی دیکھ رہی تھی چور چور نگاہوں سے۔۔۔

اسنے دہی لی اور اسے باول میں ڈال کر بڑے بڑے چمچ لیے

اور کچھ دیر شیلف کو پکڑے کھڑا رہا اور پھر جیسے مکمل ہوش میں آیا تھا

مڑ کر دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی سازا یکدم سیدھی ہو گئ

عمر نے انڈے نکالے اور پین رکھ دیا دوسرے چولہے پر۔۔۔

خود ہی بنانے لگا ساز کو شرمندگی کا احساس شدت سے ہوا

م۔۔۔میں بنا دیتی ہوں"

نو تھینکس۔۔۔فورا جوب دیا اور آملیٹ بنانے لگا

novelistaan.com

سازنے اسکی جانب دیکھا چہرہ سنجیدہ تھا

وہ ناراض تھا اسے سوری کرنی چاہیے تھی

وہ الفاظ جمع کرنے لگی تھی معذرت کے لیے عمر نے اسکی مڑتی انگلیوں کو دیکھا اور سر جھٹکا

مجھ سے معذرت مت کرنا" وہ پہلے ہی ٹوک گیا

میری غلطی تھی۔۔۔

میں غلطیاں نہیں کرتا" اچانک اسنے پین پھینک کر مارا

ساز کا جیسے دم سا نکل گیا

I just hate sorries do you mean that this blady bullshit

----word

"وہ پھنکارہ

ساز کے گالوں پر آنسو بہنے لگے اس سے ایسی بھی کیا خطا ہو گئی تھی کہ وہ اس طرح کا رویہ دیتا وہ سانس روکے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے اسے دیکھتی پلکیں جھکتی اٹھتی

سوری" غصے سے وہ باہر نکل گیا اور لاونج میں بیٹھ گیا

اندر وہ دل پر ہاتھ رکھے بیٹھتی چلی گی آج تک بہت مار بھی کھائی تھی ڈانٹ بھی کھائی تھی لیکن ایسی نہیں جبکہ عمر سر تھام گیا

novelistaan.com

موبائل نکالااور ایک نمبر ڈائل کیا

دوسری طرف سے کال جیسے لمحوں میں اٹھائی گئ

عمر خیام "وہ بس اتنا ہی بولا

حکم کرو"

مجھے رولز رو کی چاہیے "وہ واقعی حکم دیتا تھا

مل جائے گی "آگے سے ہمیشہ ایسا ہی جواب آتا تھا

اور کچھ ؟

کب ملے گی

بس کل صبح"

آج رات۔۔۔آگے سے ہونے کی آواز پر وہ بچوں کیطرح آنکھیں گھما گیا۔

آج رات مل جائے گی"

آپ میری کسی بات سے انکار کیوں نہیں کرتے "وہ چیڑ گیا

تمھیں انکار پسند نہیں آئے گا نہ"

تو اسکا مطلب یہ تو نہیں ساری باتیں مان لی جائیں"

بس مجھ سے انکار ہوتا بھی نہیں تمھیں۔۔۔تم نے میرا موڈ فریش کر دیا"

novelistaan.com

میں آپکی بیوی نہیں ہوں"

لیکن تم میرے لیے دنیا میں سب سے قیمتی ہو"

کیوں" وہ پھر چیڑ گیا

اب اس کیوں کا جواب تو میں نے کبھی دیا ہی نہیں" عمر چپ ہو گیا

غصہ کیوں ہو"

وہ سمجھ گیا

ائی ہیڈ آ بیڈ ڈریم"

میں دیکھنا ہی نہیں چاہتا اپنی ماں کو پھر وہ میرے خواب میں اکر کیوں مجھے ٹیز کرتی ہیں" وہ شعلے کیطرح بھڑکا۔

ٹیبل کو لات دے کر ماری ساز سن سکتی تھی یعنی یہ بات تھی جو اسپر زلزلہ اترا تھا

دوسری طرف خاموشی تھی۔

ائی ہیٹ ہر ائی جسٹ ہیٹ"

او کے ٹیک ایٹ ایزی" وہ بولا

نو دس از ناٹ ایزی" وہ چلایا

عمر یار فور گیٹ اباوٹ دیز آل شیٹس" وہ بولا جبکہ عمر نے اپنی سرخ انکھیں صاف کیں

novelistaan.com

کم اون یار یو آر سو بریو"

ائی ایم ناٹ مجھے میری گاڑی چاہیے بس"

افکورس رات تک تمھارے پاس ہو گی تم نے ٹینشن نہیں لینی" وہ بولا وہ سر ہلا گیا۔

ابے یار تمھارے سر کو میں تو نہیں دیکھ رہا منہ سے بول"

اوکے" وہ سنجیدگی سے بولا

اور کچھ"

برینڈی کا نیو ٹیسٹ آیا ہے بٹ ابھی امریکہ میں ہے مجھے وہ بھی چاہیے" وہ منہ بنا کر بولا

ایک تگڑی سی گالی دوسری طرف سے پڑی تھی اور وہ قہقہہ لگا کر ہنسا

مجھے دونوں چیزیں چاہیے"

مل جائیں گی بٹ خوش رہو"

تھینکس" وہ مسکرا دیا اور فون بند کیا

فون بند کیا۔۔۔

معلوم نہیں یہ رشتہ کب سے تھا لیکن بہت اچھا تھا

novelistaan.com

عمر کو ذہنی اذیت سے نکال دیتا تھا وہ اٹھا اور اچانک اسکی نگاہ ان بیگز پر گئ

پھر یاد آیا کہ وہ اپنا غصہ اندر اتار کر باہر نکلا تھا وہ کچن میں آیا

وہ کیبنیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی رو رہی تھی اور اسکا وجود واضح کپکپاہٹ میں تھا

وہ گھیرہ سانس بھرتا اسکے نزدیک آگیا

ہے "اسنے اسے بنا چھوئے پکارہ

ساز کو اسکا چھونا پسند بھی نہیں تھا عمر نے محسوس کی تھی یہ بات۔۔۔وہ جھٹکے سے سر اٹھا گئ

بڑی بڑی آنکھوں میں ایک سمندر سا تھا پسینے سے چہرے پر چپکے بال اور اسکی خوفزدہ نظریں۔۔۔وہ

باکمال حسن رکھتی تھی اور رنگت تو ایسی تھی کہ جیسے اسکے گالوں میں رس گولوں سا رس ہو ایکدم اسنے

اسکے چہرے سے نگاہ پھیری وہ کچھ زیادہ ہی سوچ رہا تھا

آپ اپ کو کچھ چ۔۔چاہیے "

میں میں ناشتہ بنا دیتی ہوں "وہ جلدی سے اٹھی

عمر نے دیکھا اسکے پاؤں سرخ ہو رہے تھے اور جیسے منظر دماغ میں گھوما

وہ پین اسکا آئل ساز کے پاوں پر گیرا تھا "وہ ایکدم جیسے پریشان سا ہوتا اسکے نزدیک ہوا

وہ چل بھی لڑکھڑا کر رہی تھی

تمھارے پاوں جل گئے ہیں "اسکے لہجے میں فکر تھی

novelistaan.com

ساز نے جھک کر اپنے پاوں کو دیکھا کیا واقعی ایسا تھا گورے گورے پاؤں بلکل سرخ تھے

وہ جیسے بے نیاز تھی اس بات سے جیسے یہ سب تو ہوتا ہی رہا ہے

وہ پین تمھارے پاوں پر گیرا تھا" وہ جھکا اسکے پاوں کو چھوا ساز جھٹکے سے دور ہوئ عمر نے ہاتھ کھینچ لیا

وہ کچھ نہیں بولی اپنا گال صاف کیا

آپ اپ باہر بیٹھ جائیں میں لے۔۔لے آتی ہوں ناشتہ "

ایم سوری "اچانک ہی شرمندگی سے اسنے جیسے کہا ساز اسے دیکھتی رہ گئ

ایم ریلی سوری میں تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا"

وہ بولا ساز کو کسی نے پہلی بار غلطی پر معذرت کی تھی

وہ ابھی کچھ دیر پہلے کے اسکے الفاظ سوچنے لگی

وہ تو غلطیاں کرتا ہی نہیں تھا" وہ نظریں پھیر گئ

اپنے آپ انداز میں ناراضگی اگئ

آپ غلطیاں تو نہیں کرتے "اسنے کہا اور شیلف پر گیرہ آئل صاف کرنے لگی جبکہ وہ لب دبا گیا

ہاں نہیں کرتا۔۔لیکن بے دھیانی میں ہوئ ہے یہ تبھی معافی مانگ رہا ہوں اور میں واقعی تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہوں گا" وہ اسکی جھکی جھکی پلکوں کو دیکھنے لگا

اس بات سے کوئ فرق نہیں پڑتا یہاں بہت سارے لوگ ایسا ہی کرتے ہیں آپکی والدہ آپکی بہن اور

novelistaan.com

آپکے والد بھی

کوئی پلٹ کر مجھ سے تکلیف کتنی ہوئی سوال نہیں کرتا تبھی یہ ٹھنڈا تیل مجھ پر گیرا مجھے احساس نہیں ہوا

اپ شرمندہ نہ ہوں میں یہ سب روز برداشت کرتی ہوں" وہ سنجیدگی سے بولی اور آگے بڑھ کر فرائ

پین جو زمین پر پڑا تھا اٹھالیا

عمر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔

تمھیں میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ میری ماں نہیں ہے"

تو اور کون ہیں"

تمھاری تائی" وہ بولا اور حسب عادت شیلف پر چڑھ گیا

بہت شکریہ بتانے کے لیے" وہ چیڑ گئ

اچھا تو ناراض ہو تم مجھ سے" وہ اسکی صورت تکنے لگا

ساز نے حیرانگی سے اسکی شکل دیکھی

میں کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوئ" اسکی آنکھوں میں حیرانگی تھی

بڑی بڑی آنکھوں والی پری تم ناراض ہو جاؤ میں منالوں گا" وہ سرخ سی ہوئ جبکہ وہ مسکرایا

اچھا چلو اپنے پاوں پر کچھ لگالو"

نہیں میں ٹھیک ہوں" وہ جھجھکتے ہوئے بولی

novelistaan.com

عمر خاموش ہو گیا

خاموشی سے اسے دیکھنے لگا جس کے چہرے پر اسکے دیکھنے سے ہی پسینہ پھوٹنے لگا تھا وہ ہنس دیا

تم ناشتہ لے کر آؤ میں اونٹمنٹ منگواتا ہوں کبھی کھڑے کھڑے پگھل جاؤ"

وہ سر نفی میں ہلاتا باہر نکل گیا جبکہ ساز کا چہرہ سرخی بکھیر رہا تھا اسنے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا اور گھیرے گھیرے سانس لینے لگی

اپنے پاوں دیکھے۔۔ ٹھیک تو تھے جبکہ سرخ تھے مگر ہمیشہ اتنی سرد مہری اور بے حسی سہی تھی کہ اسکی توجہ نے عجیب ہی احساس میں مبتلہ کر دیا

وہ کنفیوز سی تھی

ساز "اسکے پکارنے پر ایکدم دل دھڑکا

یہ سب کیا ہو رہا تھا

باہر آؤ تم بھی بت بن جاتی ہو" اسنے اونٹمنٹ تلاش کر ہی لی تھی

اگر شرابی کے ہاتھوں سے لگوانی ہے تو حاضر ہوں ورنہ لگالو" وہ شانے اچکا کر بولا

ن۔۔۔ نہیں" اسنے اونٹمنت لی اور خود ہی لگالی

جزاک اللہ" اسنے کہا عمر نے اسے غور سے دیکھا مسکرایا اور شانے اچکا کر اوپر کی سمت چلا گیا

پیچھے ساز اپنے پاوں کی انگلیاں ہلانے لگی

novelistaan.com

لبوں پر مسکراہٹ تھی

رات گئے اداسی سے اکیلے گھر میں وہ صوفے پر بیٹھی پلکیں جھپکا جھپکا کر بوریت کے احساس سے اب رونے کو تھی

عمر کب گھر سے چلا گیا تھا اسے خبر نہیں تھی

اسکے پاوں اب ٹھیک تھے کھانا بھی بنایا تھا اسنے مگر اسنے نہیں کھایا تھا کیونکہ وہ گھر پر تھا ہی نہیں نہ ہی بدر بھائی اب تک آئے تھے اسے امی کی یاد ارہی تھی ٹھیک تھا باقی سب بھی اسے تنگ کرتے تھے زچ کرتے تھے لیکن گھر میں چلنے پھرتے تو تھے سارے کام بھی جلدی جلدی ہو جاتے تھے وہ بہت بوریت محسوس کر رہی تھی۔

اداسی سے رونے لگی اسکے گالوں پر آنسو بہنے لگے آج اسنے اپنی شاپنگ بھی الماری میں لگالی تھی اور جتنی خوش وہ شاپنگ کو لے کر تھی اتنا ہی اب اداس ہو چکی تھی کیونکہ اسکے ارد گرد تو کوئی بھی نہیں تھا اسے اندازا ہوا تھا انسان چیزوں سے ایک حد تک خوش ہوتا ہے لیکن اصل خوشیاں تو انسان کو انسان سے ہی میسر آتی ہیں وہ سوچنے لگی

اسنے گھڑی کی جانب دیکھا رات کے گیارہ بج رہے تھے وہ کب سے ایسے ہی منہ اٹھا کر بیٹھی تھی اب رونے لگ گئی تھی بدر نے کہا تھا وہ دیر سے آئے گا

novelistaan.com

اور چند ہمدردی کے الفاظ یہ تو نہیں ثابت کرتے عمر کو اسکی پرواہ ہے چار دن بھی بمشکل وہ ایک دوسرے کو جانتے تھے وہ ایک لمحے کے لیے اسے سوچنے لگی

کافی مختلف تھا لیکن بہت شراب پیتا تھا کتنی گندی عادت تھی یہ حرام پی کر کوئی انسان سکون میں کیسے رہ سکتا ہے

پھر لڑکیوں سے تعلقات اور ہاں اسے یاد آیا وہ نور اسنے کہ تھا وہ اسکی گرل فرینڈ ہے وہ بجھ سی گئ کتنی عام باتیں تھیں یہ اسکے لیے" وہ استغفار کا ورد کرنے لگی

اور معلوم نہیں کب اسکی صوفے پر ہی آنکھ لگ گئ

اسکی انکھ کسی کھٹکے پر کھلی تو اپنے ارد گرد اتنا اندھیرہ پا کر جھٹکے سے اٹھ بیٹھی

امی" بے ساختہ خوفزدہ ہو کر لبوں سے نکلا

ام۔۔امی" وہ اٹھ گئ اُسنے چیزیں ٹٹولی نیند سے یوں ایکدم جاگنے پر اتنا اندھیرا اسکے دل پر وحشت کرنے لگا

باہر سے ٹھنڈی یخ ہوا ارہی تھی اسے جھرجھری سی آئی

ل۔۔لائیٹ چلی گئ" وہ ایکدم سوچنے لگی وہ تو اپنی ماں کے پہلو سے لگ جاتی تھی جب ایسا کچھ ہوتا تھا

وہ جلدی سے بھاگ کر لون میں اگئ کیونکہ لون میں ہی کچھ چاند کی روشنی تھی

بدر بھائی" وہ رونے لگی

novelistaan.com

امی "اور اسکی سسکیاں لون میں گونجنے لگیں اچانک ایک سایہ سا گھر کی دیوار پھلانگتا ہوا دیکھا تو اسکی آنکھیں پھیل گئیں

چ۔۔۔چور "ذہن میں پہلا خیال کندہ

چ۔۔۔چور "وہ جیسے حق ودقت تھی وہ سایہ گھر کے اندر کود چکا تھا ساز پلٹی پیچھے بھاگی

وہ کیا کرے چور۔۔چور اسے لے جائے گا اور ایسے حالت میں لڑکی کی عزت اسکا چھوٹا سا دماغ بڑی

تیزی سے بھاگ رہا تھا اسنے لون میں پڑے ڈنڈے اٹھائے

وہ چور ڈوبتے ہوئے قدموں سے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا

کہ ساز نے اسے ڈنڈے کھینچ کھینچ کر مارے اتنے مارے اتنے مارے کہ عمر کا سارا نشہ ہوا ہو گیا

وہ کراہ اٹھا چلانے لگا

میں تمھیں جان سے مار دوں گی اکیلے لڑکی کو دیکھ کر گھر میں کود رہے ہو

تمھیں پتہ بھی ہے میں۔۔میں کون ہوں "

م۔میں کون ہوں "وہ خود ہی سوچ میں پڑ گئی لیکن یہ بات سوچنے کا وقت تھا بھلا اسنے پھر ڈنڈے مارے

ساز "عمر دھاڑا اور ایکدم لائیٹ بھی اگئ

ساز کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا

اہ "وہ اپنا بازو سہلاتے ہوئے لون میں ہی چت لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لیں جیسے سانس بھی نہ لے رہا

novelistaan.com

ہو

سازنے فوراڈنڈا پھینکا

یاخدایا" وہ ایکدم دور ہوئ

لیکن عمر کے وجود میں حرکت بھی نہیں ہوئ تھی

دوسری طرف ساز کی بھکلائی ہوئ صورت وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی

س۔۔۔سنیے سنیے اپکو کیا ہوا ہے "ڈنڈوں سے اچھی خاصی اسکی چھتر پریڈ کر کے سوال کی معصومیت پر انتہا تھی

سنیے آپ اپ ایسے کیوں لیٹ گئے ہیں" وہ رونے کو تیار تھی

عمر خیام تو دم ایسے کھینچ گیا جیسے بلکل ہی مر گیا ہو ساز اسکے پاس بیٹھ گئ

آپ۔۔اپ مر گئے ہیں" وہ بھرائے ہوئے ڈگمگاتے لہجے میں بولنے لگی وہ نشے میں بھی اپنی ہنسی ضبط کر گیا

آپ کیسے مر گئے ڈنڈوں سے کون مرتا ہے اپ چوروں کیطرح آئے ہیں

آپکی موت میں میرا کوئ قصور نہیں ہے" وہ بولی جبکہ فاصلہ اب بھی برقرار تھا

لیکن میرے مرنے پر تم بیوہ ہو جاؤ گی چار مہینے گزارنے پڑیں گے عدت میں کیوں مارنا چاہتی ہو بھلا تم مجھے" وہ اپنا بازو سہلاتا بولا جبکہ ساز نے جلدی سے اسے دیکھا

novelistaan.com

آپ ٹھیک ہیں"

ہاں بھئی ہڈیاں توڑ کر پوچھ رہی ہو ٹھیک ہوں ہٹواب یہاں سے "وہ اٹھ کر بیٹھ گیا لون میں ہوا خوبصورت چل رہی تھی

اچانک اسکے سیل پر ایک مسیج آیا اور اسنے جوش سے۔۔

یس "کیا جیسے کسی بات کی خوشی اسے ملی ہو ساز اسے دیکھنے لگی

اوہ یس۔۔۔وہ اٹھا اور ایک تیز گاڑی کی آواز جو ساز کے دل کو ڈگمگا دیتی تھی ہارن دینے لگی عمر نے دروازہ کھولا اور ایک ڈرائیور اور نہایت مہنگی گاڑی جسے دیکھ کر ساز کو چکر آنے لگے دیکھ کر وہ تو دروازہ ہی تھام گیٔ

اوہ یس تھینکس برو "وہ چابی لیتا جلدی سے اپنی گاڑی میں سوار ہوا

تھینکس تھینکس "کال اٹینڈ کرتے ہی وہ بولا جبکہ دوسری طرف اسکے اتنے خوش ہونے پر جیسے سکون سا کسی کے اندر اترا تھا

ایم ایویں دیئر ٹو گیا یو بیسٹ ٹائم "وہ بولا

عمر مسکرایا

انجوائے کرو "کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی

عمر نے گاڑی کو اندر باہر اوپر نیچے دیکھا اور گاڑی سٹارٹ کر لی

novelistaan.com

ائ ڈونٹ وائٹ ڈرائیور یو مے گو ناو" وہ سنجیدگی سے بولا تو ڈرائیور سر ہلا کر سے کاغذات تھماتے چلا گیا

جبکہ عمر کافی خوش دیکھائ دے رہا تھا

سازا سے ایک عام سی لڑکی کیطرح جھانک کر دیکھ رہی تھ

کسی انسان کے لیے خوشیاں کتنی سستی ہوتی ہیں وہ جانتی نہیں تھی اسنے کس سے بات کی تھی لیکن وہ جو بھی تھا اسکی خواہش کو کتنی آسانی سے لمحوں میں پورا کر گیا تھا

اسنے حسرت سے دیکھا اور ہلکا سا مسکرائی اور پلٹ گئ

ہے بیوی" وہ کھڑکی میں سے جھانکا

وہ مڑی۔۔۔

اجاوا بھی نہیں بیوہ کرو گا تمھیں۔۔ تمھیں اپنے خوابوں کی سیر کراتا ہوں" وہ بولا

جبکہ ساز نے دروازے بند کئے

مگر رات بہت ہو گئ ہے اتنی رات کو تو مجھے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے" وہ اداسی سے بولی

تم پر پابندی کس نے لگائی ہے" وہ گاڑی کی کھڑکی سے جھانک کر بولا

تایا جان نے" وہ بولی

بھار میں گیا تمھارا تایا میں نے سنا ہے شوہر کے حقوق بیوی پر بہت ہوتے ہیں میں تمھیں کہتا ہوں آج جہاں تمھارا دل کرے جاؤ اور جو تم سے کچھ کہے مجھے بتانا" وہ جانتی تھی وہ خوشی میں بہک رہا ہے بھلا ایسا

novelistaan.com

بھی ہوتا ہے حکمران یہاں تایا جان تھے

آپ خوش ہیں"

میں سریس ہوں" وہ سنجیدگی سے دیکھنے لگا

یہ ہی بات تایا جان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ سکتے ہیں "معلوم نہیں وہ اس سے اتنی جراح اتنی بحث کیوں کرتی تھی جبکہ اسکی عادت نہیں تھی یہ۔۔۔

وہ کسی کے آگے نہیں بولتی تھی اور اسکے آگے زبان اپنے آپ کھل جاتی تھی شاید اسنے خود سے اسے فری سا کر لیا تھا

تم میرا موڈ خراب کر رہی ہو" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

تبھی وہاں عمر کی بائیک بھی آگئی عمر نے ان دونوں کو دیکھا ساز گھبرا گئی پیچھے ہوئی۔۔۔

بدر خاموشی سے اندر آگیا

بھائی ایم سوری" وہ جلدی سے اسکا بازو تھام بولی

کس بات کا بھئی" وہ اسکی جانب دیکھنے لگا یہ بات عمر کو بڑی طرح کھلی تھی اور اس شدت سے چبھن تھی کہ وہ گاڑی میں بیٹھا ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا

آنکھوں میں سرد تاثر تھا وہ اپنے بھائی سے بات کر رہی تھی

ساز نے بتایا کہ عمر سے اس وقت باہر لے جانا چاہتا ہے

novelistaan.com

جس پر بدر نے شانے اچکائے تمھارا شوہر ہے میں نے کہا ہے نہ پہلا حق اسکا ہے تم پر "اسنے ساز کو سمجھایا دیکھو تمھارے خواب تھے نہ یہ "بدر نے اسے کہا تو وہ سانس کھینچ گئ

مگر تایا جان"

یہ انھیں کی اولاد ہے ساز اور اگر گھر میں کوئ اب سے ٹکر لے سکتا ہے وہ صرف عمر ہے عمر خیام خود ہی لے سکتا ہے تم مت گھبراو "اسنے کہا ساز کے دل کو کچھ ہمت ہوئ وہ پلٹی

عمر سے نگاہ ملی اور ساز اس سے پہلے باہر نکلتی عمر گاڑی آگے لے گیا۔

ایکدم ساز کو منہ سا اترا

بدر سمجھ گیا تھا بھلے وہ ان لوگوں کے ساتھ انولو نہیں تھا لیکن پوری پوری انار کھتا تھا۔۔ایسا ہی ہونا تھا

ساز نے شرمندگی سے مڑ کر بھائی کو دیکھا

تم جب اسے اہمیت نہیں دو گی تو وہ پھر عمر خیام ہے"

بدر کی بات پر وہ سر جھکا گئ اور بدر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا اور اسے اندر لے آیا وہ اسے بہت کچھ سمجھا رہا تھا

شاہنواز نے مسکرا کر سامنے دیکھا

ایزہ نے اسکے آگے کھانا رکھا تھا اسکے چہرے پر سنجیدگی چھا گئ

novelistaan.com

تمھاری طبعیت ٹھیک ہے" وہ بولا لہجہ سنجیدہ تھا

ج۔۔جی" اسنے کہا تو شاہنواز سر ہلا گیا

ایزہ اسکے سامنے ہی کھڑی تھی اسنے ہاتھ روک کر اسکی جانب دیکھا

وہ" وہ پریشان سی ہوئ

اسکا یوں دیکھنا بھی تو عام بات نہیں تھی

کیا؟ وہ رک گیا

وہ۔۔۔میں"

وہ کیا رمشہ آپی صبح اسکتی ہیں" وہ بہت مشکل سے بول پائی تھی

شاہنواز نے چونک کر اسے دیکھا

کیوں" اسکا سوال یقینی تھا

وہ۔۔" اسکے پاس کوئ بات نہیں

اگر ان لفظوں کے علاوہ کچھ بولو گی تو مجھے سمجھ اجائے گا" وہ سنجیدگی سے بولا

شاہ وہ مجھے ان سے با۔۔ باتیں کرنی ہیں" وہ اہستگی سے بولی اور بات آدھی ہی چھوڑ دی

شاہنواز نے کھانا چھوڑا اسے گھور کر دیکھنے لگا ٹانگ پر ٹانگ چڑھالی

اچھا تم بولتی بھی ہو" اسکا طنز ایزہ کی پیشانی پر پسینہ بکھیر گیا۔

novelistaan.com

اوکے بتاؤ کیا بات کرنی ہے" وہ کہہ کر پشتائی تھی

سانس حلق میں اتارا

بولو بولو شاباش آج سے جب میں کھانا کھو گا تم صرف بولو گی

اور یاد رکھنا میری بات کو" وہ بولا ایزہ کے ہاتھ کانپنے لگے۔

بولو" سنجیدگی سے اسنے کہا

میں کیا بولوں" اسکا لہجہ بھیگ سا گیا

ایک ہی شخص ملا تھا جس سے وہ بات کر سکتی تھی اور شاہنواز کو وہ بھی پسند نہیں آیا تھا

وہی جو رمشہ سے کرنی ہے تم نے بات کرو" وہ بولا ساتھ کھانے بھی لگا۔

ایزہ کا دل کیا کہہ دے کہ وہ نہایت برا آدمی ہے"

لیکن ہمت لاتے لاتے وہ مر نہ جاتی

بولو" ٹیبل پر ہاتھ مارتا وہ بولا جبکہ ایزہ ایکدم سیدھی ہوئی اسکی آنکھوں میں آنسو تھے

شوہر میں ہوں تمھارا رمشہ نہیں۔۔۔۔

بات کرنی ہے یہ کچھ بھی کرنا ہے اس سے کرو جس کا تم پر حق ہے اور تمھارے سارے حقوق میری اس مٹھی میں ہیں" اسنے ذرا گھور کر دیکھا

ایزہ آنکھ بھی نہ اٹھا سکی

novelistaan.com

کرو بات اب" وہ باضد تھا

میں معافی چاہتی ہوں آئندہ اسی بات نہیں کروں گی" وہ سر جھکا کر بولی

لیکن میں تمھیں معاف کر ہی نہیں سکتا یہ خیال آیا ہے تو یقینا تمھارے پاس باتیں بھی ہوں گی"

لیکن میں آپ سے کیسے کر سکتی ہوں" وہ بے ساختہ رو پڑی

رونے دھونے والی عورتیں مجھے زہر لگتی ہیں ایزہ شاہ" وہ ناگواری سے بولا

ایزہ نے آنسو پی لیے چپ ہو گئ

ایسی کیا بات ہے جو مجھ سے نہیں کر سکتی؟ وہ گھورنے لگا

اور یہ رمشہ سے اتنے مراسم کیوں بڑھے تمھارے" ایزہ نگاہیں جھکائے بیٹھی تھی

اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو" یعنی اس سے پہلے وہ نارمل تھا

ایزہ کو لگا اسکی دل پھٹ جائے گا

اسنے نگاہیں اٹھائیں

آپ دنیا کے سب سے برے انسان ہیں نہایت برے اور نہایت انا پرست گھمنڈ اور مغرور اور آپ انسان کو انسان نہیں سمجھتے آپ جانور سمجھتے ہیں اپ کا دل کرتا ہے اپ مجھے جان سے مار دوں لیکن آپ مجھے سسک سسکی کر ماریں گے آپ نے کہا تھا

آپ مجھے ابھی نہیں ماریں گے

novelistaan.com

مجھے اب سمجھ آئی آپ کی بات کا مطلب۔۔۔۔

آپ مجھے بہت برے لگتے ہیں بہت برے اور بہت زیادہ برے شاہنواز نہایت برے انسان ہیں اپ"

ایک سانس میں وہ چلا اٹھی

شاہنواز ہونٹوں پر مٹھی رکھے ایک ٹک اسے دیکھنے لگا

اسکی آنکھوں میں واضح حیرانگی تھی

ایزہ ایکدم ہی جیسے ہوش میں ائی سر جھکا گئی نگاہ جھکا گئی۔

یااللہ یہ اسنے کیا کیا تھا وہ کیسے اپنا کنٹرول کھو گئی تھی

یہ یہ سب کیسے ہوا؟

وہ اب بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا اور ایزہ کو لگا وہ یہیں بے ہوش ہو جائے گی اور وہ اپنی بکواس پر چکرا ہی اٹھی

سات ماہ میں اسنے پہلی بار زبان کھولی تھی اتنی بد تمیزی اسکی اتنی بے عزتی کر دی منہ پر ہی کہہ دیا وہ اسے برا لگتا ہے

اگر شاہنواز کا ہاتھ ترنت آگے بڑھ کر اسے نہ تھامتا تو اسکا سر یقینا ٹیبل پر بجتا کیونکہ وہ واقعی چکرا کر توازن کھو چکی تھی

اسنے خاموش نگاہ اسکے نیم بے ہوش وجود پر ڈالی اور اسے بازوں میں کسی نازک گڑیا کیطرح اچک کر وہ

novelistaan.com

بیڈ پر لیٹا گیا

اسکا ایک ایک لفظ کانوں میں گونجنے لگا

مسکرا دیا کھل کر۔۔۔۔

یہ وہی انداز تھا وہی الفاظ تھے

وہ ایزہ کو مسکرا کر دیکھنے لگا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج صدف آپی کی بارات تھی اور ساز بار بار کارڈ کو دیکھ دیکھ کر رو رہی تھی وہاں سب کتنا مزاہ کر رہے ہوں گے اور وہ یہاں اکیلے گھر میں تھی بلکل اکیلے۔۔۔

بدر نے اسے سمجھایا تھا اور وہ آگے سے کچھ نہیں بولی تھی بس سر ہلا گئی تھی کیونکہ وہ کسی کے سامنے نہیں بولتی تھی ہاں عمر کے سامنے اسے خود علم نہیں تھا وہ اتنے آرام سے بدتمیزی کر جاتی تھی۔

یہ اسی کی دی ہوئی شے تھی ورنہ اس میں ہمت نام کی چیز تو کبھی تھی ہی نہیں۔

بدر کی بات سمجھنے کے باوجود بھی اسکا دل بچوں کی سی ضد لیے بیٹھا تھا اب وہ اس دل کو کیسے سمجھاتی جس میں شادیوں میں جانے کے ارمان ہی ارمان ہوں وہ کیا کرے اس اکیلے گھر میں بدر تو روز نکل جاتا تھا اور عمر "اسنے پلٹ کر بند دروازے کو دیکھا وہ "رات کب آیا اسے نہیں پتہ تھا وہ اسکے کمرے میں تھوڑی

novelistaan.com

سوتی تھی وہ رات چلا گیا تھا اسکی گاڑی اس گھر میں پوری ہونی ہی نہیں تھی معلوم نہیں کہاں اسنے وہ اتنی بڑی گاڑی کھڑی کی تھی۔

لیکن بار بار اسکے دماغ میں یہ بات ارہی تھی کیا اسنے یہ گاڑی تایا جان سے مانگی تھی وہ جو کوئ بھی تھا لمحوں میں اسکی فرمائش پوری کر گیا تھا

کاش اسکی زندگی میں بھی کوئ ایسا فرشتہ ہوتا وہ جس چیز کی خواہش کرتی وہ جلدی سے اسکے پاس آجاتی۔

کوئ جن ہی ہوتا وہ اسے اپنا غلام بنا لیتی اور اس سے چھوٹی چھوٹی خواہشیں پوری کراتی وہ روتے روتے سوچنے لگی

لیکن ایسا ہو ہی تو نہیں سکتا" اور وہ پھر سے رونے لگی

اسنے شادی کا کارڈ ایکطرف رکھ دیا

کتنے مزے مزے کے کھانے ہوں گے جو سوہا صنم اور صوفیا کھا رہے ہوں گے انھیں محنت بھی نہیں کرنی پڑی اور کھانا مل گیا" وہ خود سے بولی

اور یہاں میں سارے سارے دن کھانے بناتی ہوں" وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی

میں نہ بھاگ جاتی ہوں یہاں سے ویسے بھی گھر میں کوئ بھی نہیں دیکھ رہا" اسنے ارد گرد دیکھا

لیکن میں بھاگ کر بھی کہاں جاوں گی" اسکے پاس بس شکایتوں کا انبار تھا وہ کشن میں منہ دیے رونے لگی

یہ جانے بنا کہ دروازے سے ٹیک لگائے وہ اسکی ہی باتین سن رہا تھا کافی دیر سے۔۔۔

novelistaan.com

اج اسنے اسکے دلائے ہوئی کپڑے پہنے تھے ڈراک بلو کلر کے لباس میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی سر پر دوپٹہ تھا جبکہ اسکے بال دوپٹے کے پیچھے سے دیکھ رہے تھے اب تک اسنے اسکے بالوں پر توجہ دی ہی نہیں تھی بس انکھوں میں ہی کبھی کبھی کھو سا جاتا اور پھر سر جھٹک دیتا وہ گھیرہ سانس بھرتا عین اسکے سامنے بیٹھ گیا

روز تم نے مجھے اپنی اس "بھو بھو" سے جگانا ہوتا ہے"

عمر نے سنجیدگی سے دیکھا" ساز نے سر اٹھایا اور اسے دیکھنے لگی

رو رو کر انکھیں سرخ کر لیں تھیں

تم نہایت چیٹر ہو" وہ سینے پر ہاتھ باندھ گیا

جی نہیں میں بہت اچھی سٹوڈنٹ ہوں لیکن تایا جان مجھے آگے پڑھنے نہیں دیں گے" وہ اداسی سے بولی اور دوپٹہ ٹھیک کر لیا

میں اس بارے میں بات نہیں کر رہا۔۔۔

تمھاری اور میری ڈیل ہوئی تھی میں تمھیں کپڑے دلاوگا اور تم یہ اپنا رونا دھونا بند رکھو گی اور ناشتہ دو گی۔۔ وہ اسے یاد دلانے لگا

آ۔۔۔ہاں وہ میں۔۔۔ وہ مجھے نہ رونا اجاتا ہے" وہ سر جھکا گئی

اب کس بات پر رونا ایا ہے" وہ پاوں جھلاتا غور سے اسکی صورت دیکھنے لگا

novelistaan.com

صدف آپی کی بارات ہے اج" وہ بے حد اداسی سے بولی

تو" وہ کہاں ان جزبات میں پڑنے والا انسان تھا جو بات کو سمجھتا

تو تو مجھے بھی جانا تھا شادی میں" وہ آنکھیں جھپکانے لگی

یہ یہ کیا تم آنکھیں جھپکاتی ہو" وہ چیڑ کر بولا

میں نے کیا کیا ہے" وہ اور بھی زیادہ رودی اسکے ڈپٹنے پر

اف سو اریٹیٹنگ"

او کے فائین تمھیں شادی میں جانا ہے" وہ بولا وہ سر ہلانے لگی

ٹھیک ہے گھنٹے تک ریڈی ہو جاؤ میں لے چلتا ہوں"

صدف آپی کی شادی میں" وہ حیرانگی سے کھڑی ہو گئ

نہیں میرے دوست کی شادی ہے مگر میں نہیں جا رہا تھا اب بلاوجہ جینٹل مین بن کر جانا ہو گا لیکن" وہ انگلی اٹھا گیا

آئندہ روتی ہوئ نہ دیکھنا ائ سوئیر تمھیں تھپڑ لگا دوں گا زہر لگتی ہے مجھے تمھاری روتی ہوئ آواز جب میری نیند ڈسٹرب کرتی ہے"

ٹھیک ہے" وہ بچوں کیطرح خوش ہو گئ

عمر کے لبوں پر بے ساختہ مسکان اگئ اور وہ وہیں لیٹ گیا جبکہ وہ بی بی تیار ہونے پہنچ گئیں تھیں مطلب

novelistaan.com

شادی کسی کی بھی ہو اسنے جانا ضرور تھا

وہ گھنٹہ بھر کے لیے واقعی وہیں سو گیا

اب جب ساری ساری رات گھر سے باہر رہے گا تو سارا سارا دن سوئے گا نہ۔۔۔۔

وہ بلیک کلر کا نفیس سا ڈریس پہن کر باہر آچکی تھی منہ دھویا اور دوپٹہ کس کے سر پر باندھ لیا

تائی جان تو اسی طرح لے کر جاتی تھیں اسے جب بھی کہیں جانا ہوتا تو اسکی تیاری صاف کپڑوں دھلے

ہوئے چہرے سے کبھی آگے بڑھی ہی نہیں وہ تیار تھی

اسکی جانب دیکھا وہ سو گیا تھا

سنیے ہم نے شادی پر جانا ہے آپ سو گئے ہیں" وہ بولی دور سے بنا چھوئے۔

عمر اسکی آواز پر بمشکل تمام آنکھیں کھول گیا

بہت گھیری نیند ارہی تھی اسے۔۔ایک آنکھ کھولے اسے دیکھنے لگا

تم تیار کیوں نہیں ہوئی" وہ بولا اور آنکھیں رگڑتے کھڑا ہو گیا

میں تو تیار ہوں" وہ جھجھکتی ہوئی بولی

بہت ہی جاہل ہو تم تو" وہ سر نفی میں ہلاتا برا سا منہ بنا گیا۔

آتا ہوں" کہہ کر اوپر چلا گیا

اور ساز کو اسکی بے عزتی کرنے پر رونا آنے لگا اسنے چپکے چپکے سے آنسو بھا لیے

novelistaan.com

وہ نیچے اترا تو کافی مہنگے لباس میں تھا

وائیٹ کوٹ وائیٹ پینٹ اور عمر خیام وہ انتہائی حسین لگ رہا تھا کہ ساز مرجھا گئی گھبرا کر اس پر سے نگاہ ہٹا لی

تم روئی ہو" اسکی گیلی پلکوں پر نگاہ چلی گئی تھی اسکی۔۔

ن۔۔ نہیں نہیں تو میں تو نہیں روتی اب" وہ جلدی سے بولی

براوو" اسنے کہا اور اسے آگے چلنے کا کہا

ساز خوش ہو گئی وہ شادی میں جا رہی تھی

وہ دونوں نکلے عمر نے گاڑی نہیں نکالی

آج پیدل جائیں گے ہم" وہ پوچھنے لگی

وہ ہنس دیا اور اچانک انکے آگے گاڑی آئی ساز پیچھے ہٹی یہ گاڑی کی آواز اسکے دل کی دھڑکنیں بڑھا کیوں دیتی تھی

وہ سوار ہوا اور اسکے لیے دروازہ کھولا

وہ اندر بیٹھی اور کلک کی آواز سے دروازہ بند کیا خوش ہو گئی اُسے دروازہ بند کرنا اگیا تھا

اسکے چہرے کی خوشی وہ ہنسی ضبط کرتا دیکھنے لگا

کتنے عجیب لوگ ہوتے ہیں دنیا میں کن چیزوں کو لے کر خوش ہو جاتے ہیں۔۔

novelistaan.com

خوشیاں انھیں نہیں کہتے "اسنے لمحہ بھر کے لیے سوچا

سیٹ بیلٹ" وہ بولا تو ساز نے سر ہلایا

میں لگاؤ" وہ پوچھنے لگی وہ سر ہلا گیا اور پھر اسنے سیٹ بیلٹ لگائ

واؤ تم تو بہت ذہین ہو" وہ اسکی جانب دیکھنے لگا جو ٹماٹر کیطرح سرخ ہو گئ تھی جیسے اسے تمغہ بہادری ملا ہو جبکہ عمر نفی میں سر ہلاتا۔

گاڑی آگے بڑھا گیا اسے لگا وہ گاڑی میں نہیں پانی پر چل رہی ہے اتنی سموتھ آف "دل تیز تیز دھڑکنے لگا

وہ بار بار خوشی میں عمر کو دیکھتی

ایک ایک بات پوچھوں "اسکے سوال پر اسنے سر ہلایا

پوچھو""

آپ کو یہ گاڑی تایا جان نے لے کر دی ہے "اسکے اتنی معصومیت سے پوچھنے پر وہ اپنا قہقہہ دبا نہیں سکا" وہ منہ بنا گئ

تمھارا پھٹیچر تایا رولز رو کی دنیا کی موسٹ ایکسپینسیو کار مطلب میک سم سینس ہنی" وہ نفی میں سر ہلانے لگا

ساز نے اسے چور نگاہوں سے دیکھا اسنے اسے ہنی کہا تھا

novelistaan.com

یعنی شہد ایسا کیوں کہا اسنے وہ مکھی تھی جو شہد پر ہوتی ہے

یہ کیا بات ہوئی بھلا۔

میرا نام ساز ہے" وہ اسے یاد دلا گئی

مجھے اب یاد ہو گیا ہے" وہ مسکرا دیا

پھر ہنی کیوں کہا" اسے جیسے برا لگا وہ پھر ہنسنے لگا

سوری"

آپ غلطیاں نہیں کرتے" وہ یاد دلا گئی

تمھارے سامنے ہو جاتی ہیں" وہ شانے اچکا گیا

کیوں میں تو بہت عام سی ہوں"

میں کون سا خاص ہوں"

نہیں آپ تو بہت امیر ہیں" وہ بولے جا رہی تھی

ڈویو نو میں بلکل اتنی باتیں نہیں کرتا نہ ہی اتنے سوالوں کے جواب دیتا ہوں" وہ بولا ساز کا چہرہ اتر گیا اور

وہ جلدی سے آنکھیں جھپکنے لگی

عمر گاڑی روک گیا

میں تمھیں گاڑی سے باہر پھینک دوں گا" وہ جھنجھلایا

novelistaan.com

بھلاایسی معصومیت بھی کسی کے پاس نہیں ہوتی

ڈانٹے جارہے ہیں ڈانٹے جارہے ہیں نہیں لانا تھا تو نہ لاتے "وہ بولی اور چہرہ موڑ گی

تمھاری آنکھیں ڈسٹرب کرتی ہیں "وہ سنجیدگی سے بولا اور ساز نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا

یہ بے ساختہ تھا عمر اسے دیکھتا رہا

اسکے پنک لیپس واقعی کسی لیپسٹک کے محتاج نہیں تھے لیکن جیسے ہی نگاہ اسکے ہاتھوں پر گئی وہ ٹھہر گیا

جیسے منظر ساکت ہو گیا ہو۔۔۔

یہ تمھیں کس نے دی ہے " جھٹکے سے اسکے ہاتھ میں موجود رینگ کو دیکھتا وہ چلا اٹھا

ساز گھبرا گئی۔۔۔۔۔

یہ رینگ تمھیں کس نے دی ہے ساز "نہایت سنجیدگی سرد پتھر جیسے لہجے میں سوال کیا اسکے ہاتھ اپنے

آپ کانپنے لگے تھے

بکواس کر رہا ہوں میں یہ بہری ہو "وہ دھاڑا

گاڑی کی وارم فضا میں اسکی آواز بس ایسی تھی جیسے شیر کی دھاڑ پر ہرن کے رنگ اڑ جائیں

وہ یہ "اسکے انسو گلے میں اٹک گئے

تمھیں کہاں سے ملی یہ کس نے دی ہے ساز بتاؤ مجھے ورنہ میں پاگل ہو جاؤ گا "وہ بے دھیانی اور غصے کی

کیفیت میں اسکا ہاتھ پکڑ کر موڑ چکا تھا

novelistaan.com

م۔۔۔میرا میرا ہاتھ "وہ ہچکی بھر گئ

اسنے ہاتھ جھٹکا اور گاڑی سے باہر نکل گیا

ایسا لگا سانس اکھڑنے لگی ہو

کچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرے وہ اتنے بڑے فراڈ میں پھنس گیا

لائیک سریسلی "وہ سر تھامتا گاڑی سے ٹیک لگا تا روڈ پر بیٹھتا چلا گیا

عمر۔۔۔مجھے ایک لڑکی بہت پسند ہے"

تو میں کیا کروں "وہ اپنے کمرے میں جانے لگا

میں نے اسے اپنی انگوٹھی پہنائی ہے سمجھو میں نے اسے تمھارے لیے چنا ہے "وہ مسکرائیں

اوہ رئیلی "وہ آگے جاتے جاتے پلٹا

مطلب کچھ بھی"

مجھے سمجھ ہی نہیں آتا آپ کیا ہیں ایک طوائف ہو کر اتنی ڈیسینٹ بنتی ہیں اور آپ ہوتی کون ہیں میرے لیے کسی کو پسند کرنے والی"

عمر "وہ دکھ سے بیٹے کو دیکھنے لگی

پلیز موم آپ میرے لیے اے ٹی ایم سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہیں تو میری زندگی سے دور رہیں اینڈ پلیز

پلیز مارک نائے ورڈ

novelistaan.com

میں کسی کتیا سے شادی کرلوں گا لیکن اس سے نہیں کروں گا

جو آپ کی پسند ہو گی"

اینڈ ائی پرو ودیٹ" وہ انھیں گھور کر آگے چلا گیا جبکہ پیچھے نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہیں تھیں

اسے یہ انگوٹھی اچھے سے یاد تھی

بہت اچھی طرح یہ چھلا اسکی ماں کے ہاتھ میں ہر وقت ہوتا تھا لیکن جب انھوں نے یہ بات کی تب نہیں تھا یعنی ساز کو۔۔۔۔

سازانکی پسند تھی وہ اس لڑکی کی گردن دبا دے گا

وہ جتنا اس عورت سے دور جانا چاہتا تھا اتنا ہی قسمت اسے اسکی ماں کے پاس لا کر پٹختی تھی اسے برباد کر دیا تھا اس عورت نے۔۔۔۔وہ شعلے اگلتا اٹھا

اس سے پہلے وہ اسے گاڑی سے کھینچ کر باہر پھینکتا اور اسپر سے گاڑی چڑھا جاتا وہ اسے گاڑی سے نکلتے ہوئے اور اپنے ہی نزدیک آتے ہوئے دیکھی

وہ ہزیانی سا ہو گیا تھا اسے لگ رہا تھا اسکا یہ جرم شراب پینے سے بھی زیادہ سخت ہے

وہ اسکے دونوں بازو اپنی سخت گرفت میں جکڑ گیا

اسکی انگلیاں ساز کے نازک بازوؤں میں بے دردی سے کھبنے لگیں وہ تکلیف سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر عمر واقعی پاگل ہو گیا تھا

novelistaan.com

یہ تمھیں میری ماں نے پہنائے ہے" وہ دھاڑا سنسان روڈ پر اسکی آواز گونج گونج کر پلٹ رہی تھی

بتاؤ مجھے" اسنے اسے دھکا دیا

ن۔۔۔ نہیں" وہ سسکیاں بڑھتی روڈ پر گیری وہیں سیمٹ گئ

آنکھوں میں خوف تھا

ن۔۔۔ نہیں"

پھر کہاں سے آئی یہ تمھارے پاس"

میں۔۔ میں نے چوری نہیں کی"

بکواس بند کرو جتنی بات کی ہے اتنا جواب دو" وہ ٹانگیں فولڈ کیے اسی کے پاس بیٹھ گیا تھا

س۔۔ سینک پر ایک۔۔ ایک دن پڑی ہوئ ملی تھی

میں میں نے چوری واقعی نہیں کی" وہ بری طرح رونے لگی

عمر کا غصہ کرنا شاید ان تمام لوگوں سے زیادہ خوفناک تھا جو اٹھتے بیٹھتے اسے سناتے تھے

ایک سکھ کی سانس عمر خیام کے اندر اتری اور بے ساختہ اسنے اسے کھینچ کر سینے سے لگا لیا جو پتے کیطرح

کانپ رہی تھی اور دونوں ہاتھ سینے پر جوڑے وہ اسکے سینے سے لگی اسکی خوشبو اور اسکے اس عمل پر شاکڈ

تھی

اوہ ٹھیک گاڈ تھینکیو سو مچ" وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا

novelistaan.com

تھینک گارڈ تم وہ نہیں ہو نکالو اس انگوٹھی کو" اسنے اسکی حیران آنکھوں کی پرواہ نہیں کی اور اسکا گال تھپتھپا کر اسنے وہ انگوٹھی اتارنے کا کہا

ساز کو یہ انگوٹھی نازنے ہی دی تھی لیکن آج تک یہ بات اسنے کسی کو نہیں بتائی تھی جب بھی کوئی پوچھتا تو ٹال دیتی وہ انگوٹھی دیکھنے میں ہی بہت مہنگی تھی

اور ناز آنٹی ساز سے بہت پیار کرتی تھی اسے ویسے ٹریٹ نہیں کرتی تھیں جیسے سب کرتے تھے

وہ میٹرک میں تھی تب اسے یہ انگوٹھی نازنے دی تھی اسنے وجہ جانی تو اسنے بس اتنا ہی کہا

"کہ تم ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھنا یہ بہت قیمتی ہے"

اور وہ یہ ہی سوچ کر اسے پہنے پھیرتی تھی اور اسکی حفاظت کرتی تھی کہ اسکے پاس کچھ بہت قیمتی ہے

لیکن عمر کا ری ایکشن اسکا دل اندر تک ہلا گیا

وہ ناز آنٹی کا نام لیتی وہ اسے جان سے مار دیتا

وہ اپنی ماں سے نفرت کرتا تھا تبھی تایا جان کے پاس رہتا تھا لیکن جب تایا جان اسے بے عزت کر کے نکال دیتے تو وہ چار نچار انکے پاس چلا جاتا کیونکہ کوئی اور آپشن بھی نہیں تھا اسکے پاس۔۔۔

لیکن اسے علم نہیں تھا کہ وہ اسقدر نفرت کرتا ہے کہ وہ انکا نام تک برداشت نہیں کر پاتا

عمر سے سہم کر اسنے اپنی پوری زندگی کا پہلا جھوٹ بولا تھا کہ یہ اسے سینک پر سے ملی تھی پھر اسنے اسے سینے سے لگا لیا

novelistaan.com

وہ پہلی بار کسی مرد کے سینے سے لگی وہ بھی اتنا شاندار مرد اور پھر اسکی خوشبو۔۔۔

سازرونا دھونا بھولے ساکت ہو گئی تھی

عمر نے اسکے ہاتھ سے وہ رینگ کھینچ لیا اور جیسے ہی اسکے ہاتھ بنا اس رینگ کے دیکھے تو چین سا آگیا تھا

وہ بیوقوف نہیں بنا تھا لیکن یہ لڑکی بیوقوف ضرور تھی

آئندہ کچھ بھی کہیں بھی ملے اپنے ہاتھ میں مت پہن لینا" وہ اسے سمجھانے لگا جبکہ ساز نے بس سر ہلایا

عمر کا تمام غصہ جھاگ کیطرح بیٹھ چکا تھا لیکن ساز اب بھی شاکڈ تھی۔

اسنے جھوٹ بولا وہ اسکے سینے سے لگ گئی اسکی خوشبو میں کھو گئی اور اسکی سب سے قیمتی چیز عمر خیام نے کھینچ لی تھی

وہ اسکی جانب ہاتھ بڑھا گیا مگر ساز نے اسکا ہاتھ نہیں تھاما۔

وہ اٹھی اور گاڑی میں سوار ہو گئی

عمر بھی بیٹھ گیا

اس میں اتنا منہ بنانے والی بات نہیں ہے میں تمھیں نیو رینگ لے دوں گا" وہ بولا

اسکی جانب دیکھا ساز کچھ نہیں بولی

ساز" اسنے پکارہ مگر وہ پھر بھی کچھ نہیں بولی۔

وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا کہ اسے شادی میں جانے کا شوق ہے تو خوش ہو جائے گی وہاں جا کر۔۔۔

novelistaan.com

مجھے گھر واپس جانا ہے" وہ بولی

اور جلدی سے نگاہ جھکالی کہ اس سے پہلے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا۔۔۔

یہ انگوٹھی ٹھیک عورت کی نہیں ہے تم تو بہت پاک صاف ہو نہ پھر ایسی عورت کی انگوٹھی بھی کیوں پہنو جو" وہ رک گیا

کسی کے کردار کا سرٹیفیکیٹ آپ سے نہیں ملنا مجھے میں اتنا ضرور جانتی ہوں ناز آنٹی بہت اچھی تھیں" وہ گاڑی ایک بار پھر سے روک گیا

ساز کا دل پتے کیطرح کانپنے لگا یقیناوہ اسکا منہ تھپڑ سے سرخ کر دے گا

کیا اچھائی تھی ان میں" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

ساز کچھ نہیں بولی۔

مجھے گھر جانا ہے"

وہ لب دبا گیا گاڑی کو موڑا اور گھر کی جانب چلا لی

بقیہ تمام راستے دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی اور گاڑی روکتے ہی عمر کے گاڑی سے نکلنے سے پہلے ہی وہ لاک کھول کر باہر نکل گئ

اپنا ہی سیکھایا ہوا اسے زہر لگا نہ سیکھاتا تاکہ بند رہتی اس گاڑی میں اسے نکھرے دیکھا رہی تھی۔۔۔

وہ بھی اسی کی ماں کی حمایت میں" وہ سر جھٹک کر نکلا انگوٹھی جیب میں تھی وزن ایسا تھا کہ اسے لگا اسکے

novelistaan.com

وجود کا انگ انگ مل کر بھی اسکا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تھا

وہ اندر آگیا ایک لاشعوری نگاہ چاروں اطراف میں گھمائی وہ اسے کہیں نظر نہ ائ

اسے بھوک لگی تھی وہ کوٹ اتار کر صوفے پر رکھتا کچن میں آگیا

اسنے وہی دو انڈے اٹھائے اور اسکا آملیٹ بنایا

ساتھ سلائس بھی ٹوسٹ کیے اور کافی ڈھونڈنے لگا

کیسا بکواس کچن ہے ہر چیز آدھی ادھوری تھی

اسکے گھر میں ہر چیز پوری مکمل اور اسکی پسند کی رکھی تھی

خیر اسنے چائے بنائی اور ٹرے میں سامان رکھ کر باہر آگیا

تم جہاں کہیں بھی ہو باہر نکل کر کچھ کھانا ہے تو کھالو" وہ لاونج میں اونچی آواز سے بولا

ساز کو اپنے روم میں آواز آئی تھی بھوک تو بہت لگی تھی

اب جائے یہ نہیں۔۔۔ نہیں جائے گی تو بھوک سے سو بھی نہیں پائے گی وہ ذرا شرمندہ ہوتے دروازہ کھول کر باہر آگئ

وہ سر جھکائے خاموشی سے کھا رہا تھا اسے اوپر نہیں دیکھا کہ وہ شرمندہ ہو جبکہ اسکے پاس موقع تھا وہ ذلیل کر سکتا تھا مگر وہ لاپرواہ بنا ہوا تھا جیسے کوئ غرض نہ ہو

میں نے کھانا بھی بنایا تھا میں وہ لے آؤ" وہ انگلیاں موڑتی بولی

novelistaan.com

لے آؤ" وہ بس اتنا ہی بولا

آپ کھائیں گے "اسنے سوال کیا

لے آؤ گی تو کھالوں گا" اسنے پھر بھی نگاہ نہیں اٹھائی تھی

ساز کچن میں اگئ کھانا اوون میں گرم کیا اور باہر لے ائی

عمر نے پلاؤ رائتہ سلاد ساتھ سالن دیکھا تو اپنے بورڈنگ کھانے پر افسوس ہوا

اسنے اپنی پلٹ سائیڈ پر رکھی اور اسکے سامنے سے پلیٹ اٹھالی

ہمم وہ اویں سمجھتی تھی اٹیکیٹس ہیں اس میں بلکل تایا جان والی حرکت کی تھی اسنے وہ بھی تو دوسروں کے منہ سے یوں ہی نوالہ چھینتے تھے

اب شرابی کے ساتھ ایک پلیٹ میں تو مولانی کھا نہیں سکتی"

اسنے کہا اور اپنی دوسری پلیٹ میں کھانا نکال کر وہ پلیٹ اسکے آگے رکھ دی

ساز کو لگا جیسے قسمت ساری کی ساری عمر خیام کے ساتھ ہے اور وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہو گئ

نائیس تم کھانا اچھا بناتی ہو" وہ کھاتے ہوئے بولا

ساز بھی کھا رہی تھی کافی عجیب بھی لگا اسکے ساتھ کھانا بٹ وہ کھانے لگی دونوں نے کھانا کھایا اور ساز نے سارے برتن دھو کر رکھے اور جب وہ باہر ائی تو عمر لاونج میں نہیں تھا

وہ ابھی اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی

novelistaan.com

کہ اسکے قدم وہیں رک گئے جب ایکدم لائیٹ چلی گئ

کیا تھا آخر وہ اچھی بھلی کمرے میں سونے جا رہی تھی اب اس قبر سے اندھیرے میں کون سوئے گا

وہ پلٹی کچھ دیکھا ئ نہیں دیا

سن۔۔سنیے"؟کانپتی آواز میں عمر کو پکارہ

وہ سن ہی نہ لیتا"

سن۔۔سنیے"وہ پھر بولی مگر کوئ فائدہ نہ ہوا

وہ باہر لون میں بھاگتی کہ عمر دروازہ کھول کر باہر نکلا

ساز"اسنے پکارہ

ع۔۔عمر"کانپتی آواز میں پہلی بار اسکے منہ سے اپنا نام سن کر وہ وہیں جم گیا

اسکی جانب موبائل کی ٹارچ ماری جو آنکھیں بھرے کچھ فاصلے پر ہی کھڑی تھی شاید نیچے جانے لگی تھی

وہ اسے یوں ہی دیکھتا رہا

ساز کو بھی احساس ہوا اسنے بدتمیزی کر دی ہے"

س۔۔سوری وہ میں اندھیرے سے ڈر لگتا ہے نہ تو بے دھیانی میں نام نکل گیا آپ پلیز کسی کو مت بتایئے گا"

تم نے بہت پیارا کہا ہے"

novelistaan.com

جی "وہ حیران ہوئ

بس آج کے بعد عمر خیام کہو گی تم "وہ بولا لبوں پر مسکان تھی

اچھا بات سنو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے مجھے کیا تم میرے ساتھ سو سکتی ہو آج رات "

یہ تب تک جب تک لائیٹ نہ آئے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پتھر کیطرح کھڑی اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہوا" وہ لاپرواہی سے پوچھ رہا تھا جیسے اس بات سے اسے خاطر خواہ فرق پڑتا ہو۔

ساز نے ارد گرد دیکھا اور ایک قدم دور لیا۔

عمر مسکرایا

اوہ نشئ کے ساتھ سونا تو مولویوں پر حرام ہوتا ہے یہ یوں کہو انکی شان کے خلاف ہے یہ بات تو" وہ خود سے اسکی پریشان صورت دیکھ کر اخذ کرتا بولا جبکہ ساز کے پاس الفاظ اب بھی نہیں تھے۔

چلو ہم ایک کمرے میں رہ تو سکتے ہیں"

کیونکہ باہر تم رو گی اور مجھے سخت چیڑ ہے تمھارے رونے سے تم میری نیند برباد کرتی ہو" وہ مدعا بیان کر گیا

novelistaan.com

م۔۔۔میں نہیں روگی "وہ منمنائی تو عمر نے اسے غور سے دیکھا

آر یو شیور "

جی "بس اتنا ہی کہا

سٹل میری آفر وہیں ہے نشئ نہیں انسان سمجھ کر اگر دل کرے تو اجانا" وہ دوبارہ اندر چلا گیا اور اسکے جاتے ہی گھپ اندھیرے نے اسکو گھیر لیا

ساز نے ارد گرد دیکھا ایسا لگا آج رات اتنی گھیری ہے کہ بس سیاہی چھا گئی اور لون میں ملگجہ سا اندھیرہ وہ نیچے کی جانب سیڑھیاں اتر رہی تھی یہ اسکا گھر تھا اندھیرہ ضرور تھا لیکن وہ کیوں ڈرتی

بر حال اسکی آفر نے ساز کے چھکے چھڑا دیے تھے جب اسنے کہا میرے ساتھ سو سکتی ہو۔۔

عمر خیام ایک شرابی نشئ۔۔۔

اسکے دماغ نے سوچا لیکن دل اسکے مخالف تھا

معلوم نہیں کہیں دور سے ایک آواز ابھری تھی

وہ اچھا تو ہے "

کبھی تنہائی میں بھی اسکا فائدہ نہیں اٹھایا تھا کبھی ایسا ذکر بھی نہیں کیا تھا اور اس دن مول میں اسنے کہا تھا

ان دونوں کے درمیان ڈیل ہے بس

لیکن یہ ڈیل کیا ہوتی ہے واضح بات تھی وہ دونوں میاں بیوی تھے وہ سن سی لون میں بیٹھی تھی کہ اچانک

novelistaan.com

تیزی سے کوئی اسکے آگے سے گزرا اسکی چیخ نے گویا پورا گھر ہلا دیا۔

عم۔۔عمر" وہ چلا اٹھی

لیکن عمر کی جانب سے کوئی ریسپونس نہیں آیا وہ جو بھی تھی لون میں گشت کر رہی تھی اور ساز کی مداخلت اسے بہت بری لگی تبھی کبھی اسکے آگے سے گزرتی کبھی پیچھے سے۔

ساز جلدی سے اٹھی اندر کی جانب بھاگی۔

اندھیرہ شدید تھا اور اسے دور سے بھی عمر کے کمرے میں روشنی نظر ارہی تھی دروازے کے نیچے سے ۔۔۔۔وہ بنا بریکیں لگائے اوپر بھاگی اور کھڑاک سے دروازہ کھول کر اندر گھس گئی

اسنے اندر اکر گھیرے گھیرے سانس لیے اور شرمندگی کا شدید سامنا کرنا پڑا۔

کیونکہ وہ اسے جو رویہ دے کر گئی تھی اسکا مطلب اسکی آفر ریجیکٹ کر گئی تھی اور اب خود ہی کمرے میں گھس گئی تھی اپنے آپ اسکے گال لال سرخ ہو گئے اور اسنے دیکھا وہ سکون سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا لیکن یہ کیا۔۔۔۔

عمر ساز کو جبکہ ساز اسکے سامنے پڑی بوتلوں کو دیکھ رہی تھی جس میں سے وہ ایک شیمپئین گلاس میں وائن ڈالتا تھوڑی سی اور اسکے بعد آئس کیوب اتنے ٹھنڈے موسم میں بھی ڈال کر ہلکا ہلکا اسے ہلانے لگا

۔۔۔

مجھے تمھارے پلین کا پتہ نہیں تھا کہ تم آجاو گی ورنہ لحاظ تمھارا تھوڑا بہت رکھ لیتا" وہ ہلکی سا سیپ بھرتا

novelistaan.com

بولا

ساز کی آنکھوں میں بے اتنائی سی بیٹھ گئی تھی

لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ پینے میں مصروف تھا

ساز کو لگا اس کمرے کی فضا بہت بھاری ہے اسنے دوبارہ دروازے پر ہاتھ رکھا اور باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

عمر خیام نے بڑا سا گھونٹ حلق میں اتارا اور اپنی جگہ سے اٹھا

ساز کو اس وقت ڈر نہیں لگ رہا تھا معلوم نہیں کیوں اسے یوں باقائدہ اب پیتے دیکھ بہت برا لگا بہت برا

۔۔۔۔

وہ بناڈرے باہر نکلی اور دو چار سیڑھیاں اتر کر سیڑھیوں پر بیٹھ گئی

کیا پرو بلم ہے "عمر بھی اسکے ساتھ اکر بیٹھ گیا

کچھ نہیں آپ جائیں اپکا ٹائم ویسٹ ہو گا" وہ سنجیدگی سے بولی

تم پاگل ہو اتنے اندھیرے میں اور سردی میں یہاں بیٹھ رہو گی

لائیٹ اجائے گی کوئی نئی بات نہیں ہے" وہ اب بھی کافی سنجیدہ تھی۔

ٹھیک ہے جب آئے لائیٹ تب چلی جانا اپنے روم میں اوپر اجاو" وہ اٹھا

میں نے کہا نا آپکے ساتھ نہیں جانا مجھے جائیں آپ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں" وہ ایکدم چلائی

عمر نے سرد نظروں سے اسکی جانب دیکھا

novelistaan.com

پ۔۔۔پلیز جائیں میں واقعی ایک شرابی کے ساتھ اسکے کمرے میں نہیں رہ سکتی تو مجھے باہر ہی رہنے دیں" کہہ کر وہ اٹھ کر سیڑھیاں اتر گئ

اور تبھی لائیٹ بھی آ گئ ساز نے شکر ادا کیا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ عمر سیڑھیوں میں ہی کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اور پھر وہ بھی پلٹ کر کمرے میں چلا گیا

اگلے دن وہ ناشتہ بنا رہی تھی

اسنے اسکے لیے آملیٹ بنا کر سائیڈ پر رکھ دیا وہ جانتی تھی وہ آئے گا اور صرف چیزیں ٹٹولے گا تبھی ناشتہ سائیڈ پر رکھ کر وہ بدر کے لیے پراٹھا ڈالنے لگی۔

ساز "بدر کچن میں ہی آ گیا

جی بھای" اسنے سر اٹھایا

امی آج شام میں واپس آ رہی ہیں میرا مطلب سب لوگ" اسنے کہا تو ساز نے گہرا سانس بھرا

جی ٹھیک ہے" وہ کہہ کر چولہے کی آنچ کم کر گئ

بہت پیاری لگ رہی ہو" وہ اسکا لباس دیکھ کر مسکرایا

ساز کچھ نہیں بولی۔۔۔

در حقیقت عمر ہی تمھارے خواب پورے کر سکتا تھا" وہ مسکرا کر اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو سنجیدہ تھا

novelistaan.com

نہیں میں نے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ایک فرشتہ مانگا تھا بھائی۔۔۔ عمر خیام نہیں" وہ کہہ گئ

جبکہ بدر نے اسے غور سے دیکھا

تم دونوں کی لڑائی ہوئی ہے"

ہم دونوں کی دوستی کب تھی" وہ الجھ کر بولی

اچھا بابا دوستی نہیں تھی لیکن رشتہ تو ہے" بدر اس آملیٹ کو کھانے لگا

رہنے دیں یہ انکا ہے" وہ جلدی سے بولی

وہ مسکرا دیا ابھی لڑ رہی تھی اور اب کیئر کر رہی تھی اسنے وہ پلیٹ سائیڈ پر رکھی

اچھا اتنا خفا کیوں ہو" بدر کو سمجھ ہی نہیں ائی

نہیں ہوں خفا آپ پھر کچھ سامان لا دیں کیونکہ کھانا بنے گا" وہ بولی

ہمم تایا نے پیسے دیے تھے" بدر بولا تو ساز نے سر ہلایا

بدر کچھ دیر اسے کھڑا دیکھتا رہا" اور کچھ توقف سے بولا

میں دوبئ جا رہا ہوں" اچانک اسکی آواز پر ساز کے ہاتھ سے پلیٹ چھٹتی چھٹتی بچی

بھائی" وہ حیرانگی سے اسکی صورت تکنے لگی

آہاں" وہ گھیرہ سانس کھینچ گیا

ک۔۔۔ کیوں آپ مجھے اور امی کو چھوڑ کر اتنی دور چلے جائیں گے" ساز کی آنکھیں بھر اگئیں

novelistaan.com

بدر نے اسکے گال پر پھسلتے آنسو صاف کیے

ساز میں ساری زندگی تایا جان کی جوتیاں سیدھی کرتے نہیں گزار سکتا۔۔۔

مجھے نفرت ہے اس گھر سے اس گھر کے ایک یک فرد سے مجھے یہاں سے جانا ہے تاکہ میں کچھ کر سکو

تمھارے لیے اپنے لیے اور ہماری ماں کے لیے۔۔۔

پیسہ بہت بڑی طاقت ہے ساز جس کے پاس پیسہ ہو گا اسکی زبان بھی چلتی ہے

میں مزید بے حسی کا وقت نہیں گزارنا چاہتا" وہ اسے سمجھانے لگا

ساز اسکے سینے سے لگ گئ

آپ ہم دونوں کے لیے بہت بڑا سہارا ہیں بھائی" وہ رو پڑی

ہاں ایک کمزور لکڑی کو ساری زندگی سہارا بنا کر تم لوگوں کو صرف طعنے ہی ملیں گے

مجھے ایک مضبوط سہارا بننا ہے بہت مظبوط اور یوں سمجھو دن رات ایک کر کے میں نے یہ چانس حاصل

کیا ہے میں اسے گنوانا نہیں چاہتا" وہ بولا تو ساز نے اپنے آنسو صاف کیے وہ سر ہلا گیا

آپ واپس تو آئیں گے نہ"

بلکل آؤں گا بہت جلد آؤ گا یہیں اور تایا جان سے بڑا کاروبار کھڑا کروں گا تم دیکھنا" وہ بولا تو ساز ہنس دی

ماشاءاللہ انشاءاللہ"۔"

آپ جائیں بھائی اور اس بار امی کی بلیک میلنگ میں مت آیئے گا" وہ بولی تو دونوں ہنس دیے اور ل بدر

novelistaan.com

نے سر ہلایا

وہ ایکچلی ایک پرو بلم ہے بس" بدر بولا

کیا؟ وہ سوالیہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھنے لگی

مجھے پانچ لاکھ روپے بھرنے ہیں ساز اور میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں اور پھوٹی کوڑی کے ساتھ ساتھ تایا جان مجھے کبھی بھی اس گھر سے ایک روپیہ یوں نہیں دیں گے کہ تم سب کو میں سڑک پر لے آؤ" وہ تمہید باندھتا بولا

ساز فکر مندی سے اسے دیکھنے لگی

پھر بھائی"

پھر۔۔۔ایکچلی آخری سہارا یہ یوں سمجھو آخری چانس عم۔۔عمر خیام ہے"" وہ بولا ساز نگاہ جھکا گئ وہ سمجھ گئ تھی بات کا رخ۔۔۔

عمر ہی اتنے پیسے دے سکتا ہے ساز"

بھائی آپ ان سے پیسے مانگیں گے "ساز کو برا تو لگا بس اپنی بے بسی پر آنسو بہانے کے علاوہ کوئ چارہ نہیں تھا

ن۔۔ نہیں تم مانگو گی

مجھے انکار کر دے یا نہ دے ضد باندھ لے لیکن مجھے یقین ہے وہ تمھیں انکار کر ہی نہیں پائے گا"

novelistaan.com

کیوں" وہ بولی جبکہ بدر نے اسکا گال تھپتھپایا

جو انسان لاکھوں تمھاری شاپنگ پر خرچ کر کے ایک جھٹکے میں تمھاری آنکھوں کے اس خواب کو پورا کر دے کہ تم اچھا لباس پہنو تو وہ انسان تمھیں کبھی کسی چیز کے لیے انکار نہیں کرے گا" بدر بولا تو ساز کے سامنے گزشتہ دو چار روز گزر گئے ہاں اسکی ہر بات وہ مان لیتا تھا

لیکن پانچ لکھ بہت بڑی رقم ہے" ساز کا دل بیٹھنے لگا

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں وہاں جا کر یہ پیسے سب سے پہلے دوں گا" وہ بولا تو ساز پریشان سی ہو گئ

پلیز ساز اپنے بھائی کے لیے۔۔۔ کوشش تو کرو یہ آخری چانس ہے میں تایا جان کے آنے سے پہلے یہ کرنا چاہتا ہوں ورنہ وہ کبھی نہیں کرنے دیں گے" وہ بولا تو ساز کا دل اتنی شدت سے دھڑکنے لگا کہ پیشانی عرق آلود ہو گئ

رات کو وہ اس سے کتنی بدتمیزی کر چکی تھی کتنی اکھڑ کر بولی تھی اور اس وقت اسے اسکی ضرورت کس انداز میں پڑی تھی وہ چپ ہو گئ

تم شام سے پہلے بات کرو گی نہ" وہ بولا تو ساز لاشعوری طور پر سر ہلا گئ

تھینکیو بس میں آج سارے پیپرز گھر لے آؤں گا تھینکیو سو مچ ساز" وہ مسکرایا اسکی جوش میں پیشانی چوم لی اور گال تھپتھپا کر وہ باہر نکل گیا

بھائی ناشتہ"

novelistaan.com

باہر کرلوں گا تم کرلو" وہ کہہ کر چلا گیا

جبکہ ساز کو لگا وہ اپنے قدموں پر ابھی کھڑی نہیں ہو پائے گی۔

وہ کمبل میں لیٹا ایل سی ڈی کو گھور رہا تھا

سامنے فلم کافی بے ہودہ سی چل رہی تھی مگر اسکے چہرے پر اثرات کوئی نہیں تھے

وہ سکون سے لیٹا ہوا تھا کہ دن چڑھ چکا تھا شام ڈھلنے کو بے چین تھی اور وہ کمرے سے نہیں نکلا تھا

اچانک اسکا فون بجنے لگا اسنے نمبر دیکھا اور کال اٹینڈ کرلی

کیسے ہو شہزادے" دوسری طرف سے پوچھا گیا

ٹھیک ہوں" بس اتنا جواب آیا

کیوں بھئی ٹھیک کیوں ہو بس"

سوچ رہا ہوں باہر چلا جاوں کچھ دنوں کے لیے" عمر نے ایک انگڑائی لی اور دوسری طرف سے ہنسنے کی

آواز پر خود بھی مسکرایا

اس سے اچھی سوچ اور کیا ہو گی"

یہی تو میں سوچ رہا ہوں بینکاک یہ تھائی لینڈ چلا جاؤ"

بہت اچھے بیٹے اس سے زیادہ صاف ستھری جگہوں کا سوچتے" دوسری طرف سے جواب پا کر وہ ایکدم

novelistaan.com

ہنسنے لگا تو جیسے اسکی آنکھیں بھی ہنس دیں تھیں

تبھی اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی

اور دروازہ کھل کر جھجھکی جھجھکی سی ساز اندر آگئی

میں تو یہیں جاوگا" وہ ساز کو دیکھتا بولا

آہ عمر بہت ضدی ہو تم" دوسری طرف سے کہا گیا

ہمم لیکن لوگ میری ضد سے ابھی واقف ہی نہیں" وہ مجال ہے اسپر سے نگاہ ہٹانے کو تیار ہو جبکہ ساز کو لگا وہ یہیں گیر جائے گی

اچھا یار زیادہ سنجیدہ نہ ہو بتاؤ کب جانا ہے"

آج رات" وہ بولا

اوکے"

پھر ٹکٹس کرا دیتا ہوں میں" وہ بولا

نہیں تو میں نے کرا لیں بس میرے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کرا دیں"

اچھا کتنے چاہیے"

تین کڑوڑ اور یہ صرف اس ٹریپ کے ہیں"

افکورس میری جان بس اس ٹریپ کے ہیں اور تم ایک ایک روپیہ خرچ کر کے آؤ گے ایک پیسہ بھی

novelistaan.com

واپس نہیں لانا" دوسری طرف سے کہا گیا

یس افکورس" وہ بولا جبکہ فون بند کر دیا

وہ اب بھی دروازے کے پہلو سے لگی کھڑی تھی جبکہ عمر مووی دیکھنے لگا

ساز کو آگے کی جانب قدم خود ہی اٹھانے پڑے وہ آگے بڑھی اور اسکے سامنے کھڑی ہو گئ

اسنے ایل سی ڈی کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا

ایل سی ڈی پر پیچھے چلنے والا سین اور آگے ساز۔۔۔۔ عمر دلچسپی سے یہ منظر دیکھنے لگا اگر لب ساکت تھے

تو آنکھیں مسکرا رہیں تھیں

اسنے آواز تیز کر دی

کمرے کی خاموشی میں عجیب و غریب آوازیں پھیلنا شروع ہو چکیں تھیں

ساز کے لیے اسکے ساتھ ہر منظر نیا تھا

وہ ایک جھٹکے سے مڑی اور جیسے ہی نگاہ ایل سی ڈی پر گئ اسکی چیخوں سے کمرہ جیسے ادھر ہو گیا وہ آنکھوں پر

ہاتھ رکھتی نیچے بیٹھ گئ

عمر نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی روکی

ساز بیڈ سے ٹیک لگائے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر جیسے کانپنے لگی تھی وہ سیدھا ہوا اور عین اسکے کان کے

قریب بیڈ پر گیرا اور الٹا لیٹ کر بولا

novelistaan.com

استغفار پڑھ لو کیا دیکھ لیا تم نے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کریں گے "وہ مزے سے بولا تھا

یا اللہ مجھے معاف فرما دیجیے میں بلکل نہیں جانتی تھی یہ اللہ پلیز مجھے معاف کر دیں "وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

عمر ہنسنے لگا

معافی اپکو بھی مانگنی چاہیے "وہ مڑ کر پھر اسی طرح بولی

میں تو بہت گناہ کرتا ہوں کس کس گناہ کے لیے معافی مانگو اور کس گناہ کے لیے مجھے معافی ملے گی "وہ بولا

سازا اسکی صورت دیکھنے لگی

اللہ تعالیٰ دل سے معافی مانگنے والوں کو معاف کر دیتے ہیں وہ اپنے بندے کے گناہ نہیں نیت کو دیکھتا ہے "وہ بولی

عمر نے سرد نگاہ اٹھائی

میرے ماں کے گناہوں کو معافی مل سکتی ہے وہ جو راتیں غیر محرموں کے ساتھ گزارتی تھی اسے معافی مل سکتی ہے "وہ ایکدم چلایا۔

ساز کا رنگ فق سا ہوا

بتاو ہے جواب ؟

شوہر کے ہوتے ہوئے اپنے کاروبار کو چلانے والی عورت کو معافی مل سکتی ہے نہیں ساز میڈیم کوئ

novelistaan.com

معافی نہیں ملتی تو جتنی تکلیف زندگی میں یہ مرنے کے بعد میری ماں سہے گی میں بھی اتنی ہی سہو گا" وہ کمبل پھینک کر کھڑا ہو گیا

معلوم نہیں کیوں ساز کو لگا وہ اپنی ماں سے بے انتہا محبت کرتا ہو

آپ۔۔آپ ناز آنٹی سے بہت محبت کرتے ہیں نہ" اسکے یہ الفاظ تھے کہ عمر پاگل سا ہونے لگا وہ جھٹکے سے مڑا اور ساز کی گردن جکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کیا

اگر مرنا نہیں چاہتی تو آئندہ ان موضوعات کو میرے سامنے مت چھیڑنا مجھے اس عورت سے اسکے شوہر سے اسکی اس اولاد سے سخت نفرت ہے" وہ خود کا بھی ذکر کر رہا تھا

ساز کے چہرے کا پیلا پڑتا رنگ دیکھ اسنے جھٹکے سے اسے چھوڑا اور سر تھام گیا ساز بیڈ پر جا کر گیری جلدی سے سیدھی ہو گئ

کیا ملا تمھیں یہ ذکر کر کے" وہ جیسے خفگی سے بولا

ائ۔۔ایم سوری" وہ آہستگی سے بولی

عمر نے مڑ کر دیکھا وہ سر جھکائے رو رہی تھی

وہ سانسیں بھرنے لگا بلاوجہ اسکے غصے کا نشانہ یہ لڑکی بن جاتی تھی اور یہ دوسری بار ہو رہا تھا

وہ مڑا اور پھر سے لیٹ گیا

وہ اسکے قدموں میں بیٹھی تھی اسنے تکیہ اٹھایا اسکے پاس رکھا اور لیٹ گیا ترچھا۔۔۔

novelistaan.com

کیوں آئی ہو رات تو بہت درس دے رہی تھی شرابی کے کمرے میں نہیں رہو گی" وہ مدعا پر آیا

سازا سکے چہرے کو اتنا قریب دیکھ کر بھکلا کر اٹھ گئ

دور ہوئ۔۔۔

عمر مسکرایا۔

چھیڑنے آئی تھی مجھے"

میں اپکو کیوں کیوں چھیڑو گی"

ہاں مولانی شرابی کو چھیڑتی ہوئی کہاں اچھی لگتی ہے

خیر کوئ کام ہے تو بتاؤ ورنہ جاو مجھے پیکینگ کرنی ہے" وہ بولا اور

سازانگلیاں چٹخانے لگی

اپ۔۔۔آپ نے ناشتہ نہیں کیا" وہ بولی

یہ بات کرنی تھی" وہ بے زار ہوا

ن۔ نہیں"

پھر "عمر اسکے چہرے پر کنفیوزن دیکھ رہا تھا

اسکی پیشانی بھیگ رہی تھی وہ انگلیوں کو توڑ دیتی

اچھی لگ رہی ہو" سکون سے اسکا جائزہ لیتا وہ اسکا دل دھک دھک دھڑکا گیا

novelistaan.com

وہ آنکھیں اٹھائے اسے دیکھنے لگی

پلیز اب جھپکیاں نہ مارنا" وہ نگاہ پھیر گیا

جبکہ ساز سر جھکا گئ

مولانی ٹائم ویسٹ کر رہی ہو" وہ موبائل میں وقت دیکھتا بولا 4 بج رہے تھے

وہ۔۔"

آگے"

کوشش کرو تم بول سکتی ہو"۔

آپ مجھے کنفیوز کر رہے ہیں" اسنے اپنی انکھیں صاف کیں

اوکے میں چپ ہوں" وہ خاموش ہو گیا

وہ ایکچلی مجھے۔۔۔ میں آپکو واپس کر دوں گی۔۔ مجھے۔۔ وہ میں مجھے پان۔۔۔ پانچ پانچ لاکھ روپے چاہیے

"وہ مٹھیاں بھینچ گئ

معلوم نہیں کیا ری ایکشن دے انکار کر دے اسے منتیں کرنی پڑیں

یہ پتہ نہیں کیا کیا ہو؟

وہ ایک لمحے کے لیے اسے دیکھتا رہا

دراز کھولو" عمر کے چہرے پر سنجیدگی تھی

novelistaan.com

ساز نگاہ چرا گئ اور اسکا دراز کھولا

چیک بک ہے یہاں" وہ چیک بک نکال گئ

اسنے ہاتھ میں لی بنا سوال جواب کے اسنے پانچ لاکھ کا چیک بنایا اور اپنے سائین کر کے اسکی جانب بڑھا دیا

ساز دنگ تھی نگاہ جھپک جھپک کر اسے دیکھنے لگی

عمر نے سنجیدہ نگاہ اسکی نگاہوں میں ڈال کر اسکو چیک پکڑنے کا کہا۔۔۔

ساز نے وہ چیک کانپتے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

اسنے چیک بک وہیں پھینکی اور اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھنے لگا

آپ نے سوال نہیں کیا کوئی" ساز بے چینی سے پوچھنے لگی

نہیں یہ میرے لیے عام بات ہے"

میرے ساتھ دو لفظ نرم بول کر ہر شخص قیمت وصول کرتا ہے تم نے بھی کر لی" وہ بولا اور اندر گھس گیا

"

ساز کو لگا جیسے وہ کھڑے کھڑے مرنے والی ہوا تنی شرمندگی ہوئی تھی کہ وہ گھیرے گھیرے سانس لینے لگی

نہیں ایسا نہیں تھا وہ اپنے لیے مانگنے نہیں ائ تھی

وہ چہرہ چھپا گئ اسے سانس لینے میں دقت جو ہو رہی تھی۔۔۔

novelistaan.com

وہ شاور لے رہا تھا وہ باہر ہی کھڑی رہی

پتہ نہیں کیوں اسکا دل کیا اسے سچ بتائے اسنے واقعی اپنے لیے کچھ نہیں لیا تھا

وہ انتظار کرتی رہی یہاں تک کے وہ باہر نکلا۔

اب کیا ہے" اسے دیکھ کر وہ پوچھنے لگا

بلیک شرٹ اور جینز کی پینٹ میں وہ باہر نکلا تھا شرٹ کے بٹن کھلے تھے اسنے نگاہ نہیں اٹھائی

میں نے اپنے لیے نہیں مانگے" وہ بولی

وہ رک گیا اسکی جانب دیکھا۔

واپس کرو" غصے سے بولا

ج۔۔جی" وہ حیران ہوئی عمر نے اسکے ہاتھ سے چیک کھینچ کر پھاڑ دیا

ساز کا دل پھر سے ڈوب گیا

وہ کیسا انسان تھا بھلا اسکی سمجھ سے باہر۔۔۔۔

پلیز بدر بھائی کو ضرورت ہے"

چلو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس للو کے لیے کچھ دوں میں"

وہ میرے بھائی ہیں" اسے برا لگا

میں کیا کروں وہ بال بنانے لگا"

novelistaan.com

آپ نے مجھے دیا تھا" وہ منہ بنا گئ

پرنسز تمھیں پھر بھی دے سکتا ہوں اسے کیوں دوں"

میری وجہ سے دے دیں وہ اسکے پیچھے پیچھے بچوں کیطرح چل رہی تھی

کیوں تم میری نانی ہو جو تمھارے لیے دے دوں" اسنے بیلٹ کھینچی

بیوی تو ہوں" وہ اچانک بول گی اور لبوں پر ہاتھ رکھ گئ

عمر نے نگاہ گھمائ" اچھا"

بیوی ہو میری چلو ٹھیک ہے تم یہ واپس کیسے کرو گی مجھے" وہ اب سکون سے بولا

جی بھائی نے کہا ہے وہ دوبئ جاتے ہی بھیج دیں گے" وہ فخر سے بولی

چلو دوبئ میں بندر جاتے ہیں وہ بھی بندر بن جائے گا پہلے بھی گھٹ نہیں ہے" اسنے اسکا مذاق بنایا

تو ساز نے اسے منہ بنا کر دیکھا۔

ہم واپس دے دیں گے" وہ اسکے پیچھے پیچھے اگئ

ٹھیک ہے میں اپنی مرضی سے لے لوں گا فکر کیسی ہے" وہ آئینے میں اسے دیکھنے لگا

پھر پھر وہ چیک"

وہ مڑا اور اسے دیکھنے لگا

میرے ساتھ چلو گی تھائی لینڈ"

novelistaan.com

اسنے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھا

وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

جی"

جی ان پیسوں کی قیمت تمھارا میرے ساتھ جانا ہے بس"

میں نہیں جاوں گی" وہ صاف مکر گئ

پھر خوابوں میں لینا مجھ سے پیسے"

عمر پلیز" وہ بولی

وہ رک گیا۔

اپنی پیکنگ کر لو لے کر جاؤ گا اور یاد رکھنا لے کر جاؤ گا"

اسنے چیک لکھا اور اسکے ہاتھ میں تھما دیا

میں نہیں جاوں گی" وہ مٹھی بند کرتی بولی

تمھارا تو باپ بھی جائے گا" وہ بھڑکا

وہ بڑبڑانے لگی

گالیاں بعد میں دینا جاؤ اب پیکنگ کرو" وہ بولا

جبکہ ساز کو وہ پاگل ہی لگا اور عمر نے اسے کمرے سے باہر دھکیل دیا۔۔۔

novelistaan.com

میں نہیں جاؤں گی نہیں جاؤں گی نہیں جاؤں گی" وہ بھڑکی

وہ سکون سے دروازہ بند کر گیا جبکہ ساز پیچھے تائی سے ٹکرائی

اے منحوس کیا بے غیرتی ہے یہ"

جاری ہے

قسط 19

وہ غصے سے اسے پرے دھکیلتی ہوئی بولیں اور انکے دھکیلنے سے ساز ایکدم پیچھے گیری تو اسکی مٹھی پر ان سب کی ہی نگاہ گئی تھی

کیا چھپا رہی ہو تم" سو ہا سینے پر ہاتھ باندھ کر اسکے نزدیک ائی

کچھ نہیں" وہ کھڑی ہو گئی فاصلے پر چلی گئی اور اپنی ماں کی جانب دیکھا تو اسکی سمت بڑھی

اسکے گلے لگ گئی نجمانے اسے پیار کیا

کیسی ہو" وہ مسکرا کر پوچھنے لگی تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئی

اب یہیں کھڑی کھڑی ماں کے گلے لگی رہے گی جا پانی وانی لے کر ا" تائی اپنے تخت پر بیٹھتی بولیں سب

novelistaan.com

ہی اندر آ گئے تھے

ایک منٹ "ساز آگے جاتی کہ صنم نے اسے روکا

تمھارا لباس تو کافی مہنگا اور اچھا لگ رہا ہے ساز بہت پیاری لگ رہی ہو "کسی کی توجہ اسکے ڈریس پر نہیں گئی تھی صنم نے البتہ دلا دی

ساز جیسے چور سی ہو گئی۔۔وہ سر ہلا کر اندر جاتی

اے ادھر آذرا "تای کو پیاس ویاس سب بھول گئی اسکے کپڑوں کو دیکھتی اسے اپنے پاس بلایا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی انکے سامنے چلی گئی

انھوں نے چیک کیا تو کافی اچھا کپڑا تھا انکے تو خاندان میں کبھی کسی نے نہیں پہنا تھا اتنا مہنگا لباس۔۔۔

کہاں سے آیا یہ سوٹ کہیں میرے کمرے میں ڈاکا تو نہیں ڈالا تو نے اے سوہا جا کر چیک کر ذرا ہائے اللہ! اتنا قیمتی لباس کہاں سے آیا تیرے پاس مر جانیے "

وہ چیختی ہوئی بولیں جبکہ سوہا بھاگ کر اپنی ماں کی الماریاں چیک کرنے لگی مگر وہاں تو بڑے بڑے تالے لگے ہوئے تھے

بھابھی کیا ہو گیا ہے اپکو میری بیٹی چور نہیں ہے "

ہاں تیری دہی چور نہیں ہے تو کہاں سے اتنا قیمتی لباس آیا اتنا تو صدف کا لہنگا قیمتی نہیں لگ رہا تھا "وہ سوہا کی جانب دیکھ کر بولیں جو سر ہلانے لگی

novelistaan.com

یہ کسی برینڈ کا تو جوڑا نہیں "سوہا اٹھی

سوہا آپی یہ"

ہاں ہاں بول"

کہاں ڈاکہ ڈال کر آئی ہے

ع۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔۔ایکدم اسے یاد آیا اس گھر میں شوہر کا نام لینا حرام تھا

انھوں نے دلایا تھا" وہ بولی تو جیسے اسکے نام سے ہی خاموشی چھا گئ۔

تای ائ بروا چکا کر دیکھنے لگی

ساز اپنے آپ ہی چور سی ہو گئ جیسے یہ بہت بڑا جرم ہو

انکی خاموشی پر وہ دو قدم دور ہوئ

چلو نجما اب تیری بیٹی راتوں کے پیسے لینے لگ گئ ہے ہاں بھئ جیسی اسکی ماں ویسے ہی اسکی بیوی سہی حرام

زادیاں پالی ہیں عمر خیام نے"

انکے الفاظ ایسے تھے کہ ساز کو لگا اسکے وجود میں کوئ خنجر گھس گیا ہو اور اسکے دل کو چار ٹکڑوں میں

تقسیم کر گیا ہو۔۔۔۔

ہائے" رمشہ نے اسے ویو کیا تو وہ جلدی سے اٹھی اور اسکے گلے لگی۔

novelistaan.com

کیسی ہو باربی ڈول" وہ ہنستے ہوئے اسکے گال کھینچ گئ

آپ یہاں کیسے" وہ حیران ہوئ

میں یہاں امم بس مجھے تمھاری یاد آئی تو چلی آئی" وہ مسکرائی

بہت اچھا کیا آپ بیٹھیں میں کچھ لاتی ہوں آپکے لیے"

ملازم نہیں ہیں تمھارے گھر میں" رمشہ حیرانگی سے اتنے بڑے خالی گھر کو دیکھنے لگی

نہیں ہیں سب ہیں لیکن کچن کا کام میں خود کر لیتی ہوں تو وقت گزر جاتا ہے" وہ مسکرائی

تم پڑھائ شروع کر لو" رمشہ نے مشورہ دیا اسکی بات پر ایزہ نے خاموشی سے نگاہ اٹھائی۔۔۔

کئ منظر آنکھوں میں اچانک ہی اکر ٹھہر گئے

نہیں پڑھائی تو چھوڑ دی تھی شادی ہوتے ہی" وہ آہستگی سے بولی

ارے بابا دوبارہ شروع کر لو" رمشہ نے فورس کیا

وہ ہلکا سا مسکرادی اور رمشہ نے اسکی جانب دیکھا

فہیم فوت ہو گیا ہے" رمشہ نے کہا تو ایزہ کے ہاتھ سے کپ چھٹا اور چھناکے کی آواز پورے گھر میں گونجی

ش۔۔۔ شاہ نے قتل کر دیا" وہ دنگ رہ گئ

رمشہ خاموش ہو گئ

آپ سچ کہہ رہی ہیں انھوں نے قتل کر دیا ہے" ایزہ کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا

novelistaan.com

قتل نہیں کیا بس اس قابل بھی نہیں چھوڑا کہ وہ زندہ بچ پاتا" وہ بولا جبکہ ایزہ منہ پر ہاتھ رکھتی بیٹھتی چلی گئ

ریلکس تم پریشان نہ ہو"

میں پریشان نہ ہوں کیسے بے حس لوگ ہیں آپ سب آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کسی کی موت کی وجہ میں بن گئ اور پریشان بھی نہ ہوں۔۔۔

میں"

لیکن اس میں تمھارا کوئ قصور نہیں"

میرا ہی قصور ہے میرا ہی ہے میں نے انکی بات مان کر ہر قسم کا لباس پہن کر محفلوں میں سج سنور کر جا کر کسی نامحرم کے جزبات اپنے لیے بھڑکائے اور اسکی موت کی وجہ بن گی آپ اس میں یہ کہہ رہی ہیں میرا قصور نہیں ہے" اسکی انکھیں برس رہی تھی

لباس کا قصور نہیں ہوتا دیکھنے والے کی نگاہ کا ہوتا ہے"

نہیں میں جانتی ہوں مولوی کی بیٹی ہوں سب جانتی ہوں میرا ہی قصور تھا میں" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

کس بات کا غم منایا جا رہا ہے"

اچانک شاہنواز کی آواز پر رمشہ کھڑی ہو گئ لیکن ایزہ کے اندر غصہ جنون معلوم نہیں کیا کیا اٹھ رہا تھا پہلی

novelistaan.com

بار اسکی آواز سن کر نہ ہی اسے ڈر لگا اور نہ ہی اس کے اندر کوئی اور خوف کا جذبہ اٹھا وہ وہیں بیٹھی رہی

کچھ نہیں میں نے ایزہ کو بتایا کہ فہیم مر گیا ہے"

رمشہ کو اچھا نہیں لگا وہ نہ کرتی یہ ذکر ایزہ اب بھی نہیں اٹھی

اتنا بھی اہم نہیں تھا وہ کہ اسکا ذکر کیا جاتا" وہ اندر آ گیا

ایزہ کو دیکھا جو نیچے بیٹھی آنسو صاف کر رہی تھی اسکی پیشانی پر واضح بل پڑ گئے۔۔۔۔۔

شاہنواز "رمشہ کے ٹوکنے پر وہ رک گیا جبکہ وہ ایزہ کیطرف بڑھ رہا تھا

کیا تم جا سکتی ہو" سنجیدگی سے اسنے رمشہ کو کہا

مجھے بہت برا لگ رہا ہے" رمشہ افسوس سے ایزہ کو دیکھنے لگی

برا لگانے والی کوئی بات نہیں آپ امیروں کے لیے کسی کو مار دینا بہت عام بات ہے اگر اتنا ہی اپنی بیوی

کے لیے جنون تھا تو اسے آدھے لباس میں نامحرموں کے سامنے آنے پر فورس نہ کرتے

کسی کو مار دینے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لیتے پہلے" وہ نہیں جانتی تھی اس میں اتنی طاقت کہاں

سے آئی کہ وہ بول سکے۔۔

وہ ان دونوں کے پاس سے گزر کر باہر آ گئی اُسے بار بار رونا آ رہا تھا

اس شخص نے ایک انسان کو مار دیا اور رتی بھر بھی دکھ نہیں تھا اسکے چہرے پر۔۔۔

رمشہ شدید شرمندہ ہو گئی شاہنواز کے کڑک تیور بہت کچھ کر جانے کے گواہ تھے

novelistaan.com

شاہنواز وہ چھوٹی ہے پلیز ان معملات کو نہیں سمجھ سکتی"

چپ ہو جاؤ تم اسکی حمایت لینے کی ضرورت نہیں ہے اسکی جرت کیسے ہوئی میرے آگے زبان کھولنے کی"

شاہنواز پلیز" رمشہ نے اسے روکنا چاہا مگر شاہنواز نے اسے تحمل سے وہاں سے جانے کے لیے کہا

وعدہ کرو تم اسپر ہاتھ نہیں اٹھاؤ گے"

جاؤ" وہ بولا رمشہ کو جانا ہی پڑا کیونکہ جانتی تھی کہ شاہنواز ایک نہیں سنے گا وہ خود کو کوستی وہاں سے نکل گئی جبکہ ایزہ کمرے میں جا چکی تھی اسنے وضو کیا اور جائے نماز پر بیٹھ کر بے تحاشہ رو دی

اسکی ہچکیوں سے شاہنواز کے قدم رک گئے

یا اللہ مجھے معاف کر دے"

میں نے اپنے شوہر کے حکم کو مانتے ہوئے تیرے حکم کو نظر انداز کر دیا۔۔۔

یا اللہ مجھے معاف کر دے میں نے تجھ سے شکوہ باندھ لیا

یا اللہ میں بہت تنہا ہوں مجھے ان آزمائشوں سے نکال لے" وہ جیسے دل ہار ہار کر رو رہی تھی شاہنواز دروازے پر ہی رک گیا جبکہ بہت ہی کڑک انداز میں وہ کمرے کی سمت بڑھا تھا

اسنے گھیرہ سانس لیا ہاں چھوٹی عمر کی لڑکی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرا رہی تھی ناچاہتے ہوئے بھی اسے اپنے غصے کے گراف کو کم کرنا پڑا وہ اندر آیا اور بیڈ پر بیٹھ گیا وہ دعا مانگ کر جائے نماز اٹھا کر بنا اسکی

novelistaan.com

جانب دیکھا اٹھنے لگی

تبھی شاہنواز نے اسکا ہاتھ تھام لیا

ایزہ کو لگا اسے کسی کرنٹ نے چھو لیا ہو۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا" بدلے ہوئے تیور چہرے پر غصہ ایسی ایزہ تو شاہنواز نے کبھی دیکھی ہی نہیں تھی

کیوں؟ وہ سنجیدگی سے بولا

قاتل ہیں اپ اور میں قاتل کے ساتھ نہیں رہو گی" وہ اسکی آنکھوں مین آنکھیں ڈال کر بولی

اچھھا" وہ ذرا اچھا کو کھینچتا ہوا کھڑا ہوا"

تم جانتی ہو میں کون ہوں" وہ اب سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

بلکل جانتی ہوں آپ قاتل ہیں"۔

یہ تمھارا مسلہ نہیں"

یہ میرا ہی مسلہ ہے" وہ غصے سے چلائی جبکہ شاہنواز دھاڑا تھا

ایزہ اپنا منہ بند رکھو میری آواز سے اونچی تمھاری اواز ہوئی تو"

تو تو کیا کریں گے آپ مجھے ماریں گے تو شوق سے یہ شوق بھی پورا کر لیں شاہنواز"

وہ بے رخی سے بولی اور اسکے پاس سے جانے لگی

بہت بڑی بننے کی کوشش نہیں کر رہی ہو"

novelistaan.com

میں جانتی ہوں نہ میرے پاس اپکے جتنی عقل ہے اور نہ ہی مجھے چاہیے جس عقل میں بے حسی شامل ہو جائے"

مجھے واپس جانا ہے دادی جان کے پاس" وہ سنجیدگی سے بولی

شاہنواز اس رعب پر حیران تھا وہ تو اس لڑکی کو اپنا زر خرید روبورٹ سمجھ چکا تھا اب اسکے ذاتی جزبات سے کچھ حیران تھا

کہیں نہیں جا رہی ہو تم اور یہ جتنا ناٹک کر رہی ہو گریٹ میں ایمپریس ہو گیا اب اس سب تماشے کو بند کرو اور ائندہ" اسنے اسکا بازو سختی سے جکڑا

تمھاری آواز میری آواز سے بلند ہوئی تو میں تمھارا حشر بگاڑ دوں گا" اسنے جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑا

ایزہ بیڈ پر گیری شاہنواز اسکے ناتواں وجود کو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا ایزہ فورا اٹھ کر بیٹھ گئ۔

اسے یہ بات سمجھ ہی نہیں ارہی تھی کہ وہ کیسے کتنے آرام سے ایک انسان کو مار سکتا تھا۔

وہ اس کمرے سے ہی نکل گئ اُسے لگ رہا تھا اسکی سانسوں پر بوجھ بن گئ ہے فہیم کی موت کیونکہ وہ اسکی وجہ سے مرا

اگر وہ چھپ جاتی دنیا کے سامنے نہ آتی دنیا کو اپنا روپ نہ دیکھاتی تو کوئ اپنی جان نہ گنواتا وہ باہر نکل آئی

شاہنواز واشروم سے نکلا تو وہ کمرے میں نہیں تھی ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اسکے ہوتے ہوئے کمرے سے یوں نکل جائے لیکن ایزہ واقعی پیٹنا چاہتی تھی وہ یوں ہی باہر نکلا وہ لاونج میں بھی نہیں تھی اور

novelistaan.com

شاہنواز نے لون میں دیکھا وہ لون میں بیٹھی تھی ہوا کی دوش پر بال اڑ رہے تھے گھٹنوں پر سر رکھے وہ یقینا رو رہی تھی وہ کافی غصے سے اسکی جانب بڑھا اور اسکا ہاتھ کھینچ کر کھڑا کیا

کیا بکواس ہے یہ ہاں کس بات کی اکڑ دیکھا رہی ہو۔۔۔ ہو کون تم؟ ہاں ہو کون تمہیں کیا لگ رہا ہے شاہنواز ان باتوں سے ایمپریس ہوتا ہے کھینچ کھینچ کر دو تھپڑ لگا کر سارا نشہ نکال دوں گا تمھیں میرے ہوتے ہوئے کس نے اجازت دی ہے کہ تم کمرے سے نکلو ہاں" وہ غرایا ایزہ نے اسکی آنکھوں میں ابلتے شعلے دیکھے مگر مجال ہو اسکے سینے میں اسکے لیے خوف نام کی کوئی چیز ہو۔۔۔

میری مرضی بھی ہے اور میں اپنی مرضی سے ہی رہو گی اگر اتنی ہی آپکے اندر میری ضرورت کی تمنا ہے تو کسی اور عورت کو لے آئیں مجھے بلکل کوئی تکلیف نہیں ہو گی" وہ اپنا ہاتھ کھینچ کر اسکے ہاتھ سے نکال گی شاہنواز کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا لیکن اسکے چہرے پر نہیں پڑا وہ یوں ہی کھڑی رہی

اندر چلو میرا دماغ خراب نہ کرو" وہ زچ ہوتے ہوئے بولا

نہیں جاؤں گی دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے" وہ ضد باندھ چکی تھی

وہ کچھ دیر کھڑا رہا اسکی صورت دیکھتا رہا اور پھر ایک گہرہ سانس آزاد کیا

اچھا تو ایسا ہے"

آواز آہستہ تھی گھمبیر تھی ایزہ نے دو قدم دور لیے

تم مجھے خود کو چھونے نہیں دو گی" وہ اسکے چہرے پر انگلی سے ایک سطر کھینچنے لگا ایزہ نے کوفت سے اسکا

novelistaan.com

ہاتھ جھٹک دیا

شاہنواز کی تیز نظروں نے اسے گھورا مگر اسپر کوئی اثر نہیں ہوا

چلو ٹھیک ہے ایسے تو ایسے صیحی اب زیادہ مزاہ آئے گا" وہ بولا اور جھکا ایزہ کو ایک جھٹکے سے شانے پر اچک لیا

شاہنواز چھوڑیں مجھے" وہ اپنے نازک ہاتھوں کے مکے اسکی کمر پر برسا گئ

مجھے چھوڑیں آپ قاتل ہیں مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں" وہ بولی

جبکہ شاہنواز اسے اچک کر کمرے میں لے گیا اسے بیڈ پر پٹخ دیا ایزہ ایک جست میں اٹھی اور دوسری طرف اتر گئ

شاہنواز نے دروازہ لاک کیا اپنی شرٹ اتار کر ایک طرف پھینکی

میں تمھارا وہ حشر کروں گا تمھارے اندر جتنی یہ اکڑ جنم لے رہی ہے یہ سب یہیں مڑ جائے گی" وہ غصے سے اسکی سمت بڑھا

لیکن ایزہ نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے فروٹس میں سے جلدی سے چھری اٹھا کر اپنی گردن پر رکھ دی

میں خود کو مار لوں گی" سرخ نظریں ضد سے بھرپور تھیں

شاہنواز کے قدم رکے"

ایزہ یہ بہت تیز ہے" وہ بولا

novelistaan.com

تو کیا فرق پڑتا ہے آپکے دیے ہوئے زخم آپکے دانتوں کے نشان آپکے ہاتھوں کی سختی پچھلے سات ماہ سے بیوی نہیں طوائف بنی ہوئی ہوں" وہ چلائی

شاہنواز دنگ رہ گیا

جسے صرف شاہنواز روندتے ہے اپنے بستر پر اسکے وجود کو مسل کر رکھ دیتا ہے اسکے علاوہ کچھ نہیں تو اس چھری کی تیز دھار مجھ پر پھیرے مجھے فرق نہیں پڑتا سمجھے اپ"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی غصے سے چلاتی وہاں سے پھر باہر نکل گئ

جبکہ شاہنواز ان لفظوں پر ہی رک گیا

اگلے دو دن ایزہ شاہنواز کو کہیں نہیں دیکھائ دی

اور معلوم نہیں اسکا وجود نشے کیطرح تھا وہ اسکو چھونے کے لیے بے تاب پھر رہا تھا اسکے ان لفظوں کے وزن کا اندازا اسے کرانا چاہتا تھا مگر مجال ہو اتنے بڑے گھر میں یہ چوہے بلی کا کھیل ختم ہو رہا ہو وہ دو دن سے نہیں دیکھی تھی شاہنواز کے دوستوں نے آنا تھا انکی بیویوں نے بھی اور ایزہ محترمہ غائب تھی

تم نے اپنی مالکن کو دیکھا ہے کہیں" اب جتنا نخرہ وہ اسے دیکھا گئ تھی اور اتنی سی لڑکی جتنی باتیں سنا گی تھی یہ الفاظ خود با خود نکلے تھے اسکے منہ سے۔۔۔۔

جی وہ تھوڑی دیر پہلے کچن میں ہی تھیں کھانا بنا رہیں تھیں"

novelistaan.com

ہے کہاں" وہ متجسس ہوا کہ چھپی کہاں ہے

وہ" شاہنواز ائبرو اچکا کر دیکھنے لگا

انھوں نے منع کیا ہے آپ کو بتانے سے" وہ ملازمہ سر جھکا گی

ایکسیلینٹ تم سب کی تنخواہ وہ دیتی ہے یہ میں ٹھیک ہے تنخواہ بھی تبھی ملے گی جب تمھاری مالکن اپنے ہیروسے نکلے گی"

وہ کہہ کر انھیں گھور کر چلا گیا جبکہ ساری ملازمہ کی تو جان پر بن گئ تھی

شاہنواز تیار ہوا اسکے دوست بھی نیچے اچکے تھے اور آج رمشہ بھی تھی اور ان لوگوں کی پارٹی کا وہی سلسلہ جاری تھا ایزہ حیران تھی چار دن بھی کسی کی موت کا سوگ نہیں بنایا اور یہ ہوتے ہیں ہائی کلاس لوگ مر جائے کوئ تو مر جائے انکی بلا سے۔۔۔

اسے نفرت سی ہو گئ اُن لوگوں سے جو خود کو بہت ماہان سمجھتے تھے۔

ملازمہ اسے بتا چکی تھی کہ انکی نوکری خطرے میں ہے مگر ایزہ نے اس بات کا برہم نہیں لیا شاہنواز کچھ بھی کر لے وہ اب اسکے ہاتھوں ذلیل بلکل نہیں ہونے والی تھی

وہ انیکسی میں تھی وہ گھر تو چھان رہا تھا کہ گی کہاں لیکن انیکسی میں آنے کی زحمت ہی نہیں کی

اسے اندر سے گانوں کی آوازیں ارہیں تھیں

وہ اپنے رب کے حضور توبہ کرتی دوپٹہ لیتی اچھے سے لون میں اگئ۔

novelistaan.com

ایزہ نظر نہیں ارہی" رمشہ نے اسے سے پوچھا

پاگل ہو چکی ہے تمھیں بھی بہت جلدی تھی اسے بتانے کی" وہ بھڑکا

غلطی ہو گئی مجھے سے" رمشہ شرمندہ ہو گئ

وہ ہے کہاں میں بات کرتی ہوں اس سے"

میں نے کہانہ پاگل ہو چکی ہے کھانے کو دوڑ رہی ہے" وہ بولا

اور تم کس لیے مسکرا رہے ہو اتنا" رمشہ کو اسکا مسکرانا سمجھ نہیں آیا

دو دن سے اس گھر میں چھپی ہوئی ہے اور مجھے مل نہیں رہی" وہ ہنس پڑا

شاہنواز وہ بہت سریس ہو گئ ہے" رمشہ پریشان ہوئی

ہوتی رہے بات وہیں کی وہیں ہے میری چیز کو کوئ چھوئے گا میں اسکو زندہ چھوڑ دو سوال ہی پیدا نہیں

ہوتا" وہ لاپرواہی سے بولا جبکہ رمشہ نے سر جھٹکا

تم نے اسپر ہاتھ اٹھایا ہے"

ہمم جس طرح وہ خونخوار ہوئی ہوئی ہے مجھے ہی نہ مارنے لگ جائے"

اچھا خونخوار شکل دیکھو اپنی اور پھر اس معصوم کی"

اچھا روپ ہے اس معصوم کا مجھے مزاہ آرہا ہے"

novelistaan.com

وہ بولا اور تبھی سامنے سے آتی ہوئی ایزہ کو دیکھا

سفید پور نور چہرہ اور رو رو کر سرخ ہوئی ناک اور آنکھوں کے ساتھ گال بھی۔۔۔وہ ڈیک کیطرف بڑھی

اور اسنے میوزک بند کر دیا

شاہنواز خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا

میوزک کے بند ہوتے ہی سب نے اسکی جانب دیکھا

جائیں آپ لوگ یہاں سے محفل لگانی ہو تو اب گھر سے باہر لگایئے گا" وہ سب کی جانب دیکھتی بولی

رمشہ نے شاہنواز کو دیکھا اسکے چہرے پر غصہ نہیں تھا

سب نے ہی شاہنواز کو دیکھا تھا

اسنے ایک گھونٹ اندر اتارا اور سب کی جانب دیکھ کر شانے اچکا گیا ایزہ چپ چاپ کھڑی تھی

یہ تو کچھ زیادہ ہی غصے میں ہے"

سنکی ہو چکی ہے" شاہنواز مسکرایا

او کے "سب سے پہلے رمشہ ہی ہلی تاکہ سب میں ہمت ہو۔۔۔

شاہنواز کے دوستوں نے اسکی سمت دیکھا وہ گردن سے ان سب کو جانے کا کہہ گیا اور رفتہ رفتہ وہاں سے

سب چلے گئے

جبکہ ایزہ نے ایک نگاہ اسے دیکھا اور کچن کی سمت بڑھ گئ

novelistaan.com

شاہنواز اسکے پیچھے گیا

کیا چاہتی ہو تم "اسنے سنجیدگی سے پوچھا

جو میں چاہتی ہوں وہ آپ پوری کریں گے میری خواہش "وہ مڑ کر دیکھنے لگی

ہاں بولو "وہ سنجیدگی سے بولا

طلاق دے دیں مجھے "اسنے کہا آنکھوں کی ضد اور بغاوت شاہنواز دیکھ سکتا تھا

اسکا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا اور ایک زوردار تھپڑ ایزہ کے چہرے پر لگا اپنا نشان چھوڑ گیا ایزہ کا سر ایکدم شیلف پر لگا اور اسنے آگے بڑھ کر اسکا منہ جکڑ لیا

مل گیا جواب یہ ہی چاہ رہی تھی نہ چلو اب اچھے سے غم منا لینا لیکن شاہنواز تمھیں تمھاری آخری سانس تک نہیں چھوڑے گا اس بات کو اپنے دماغ میں بیٹھا لو "وہ بولا اور جھٹکے سے اسے چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا

ایزہ کا گال سن ہو چکا تھا

آنکھ سے پانی نکلنے لگا جبکہ گال پر اسنے ہاتھ رکھا اور پھر اوپر دیکھا

آنکھیں زور سے بند کر لیں وہ جس ضد پر اتر گئی تھی اسکو منواتے ہوئے یہ سب تو ہونا ہی تھا

اسنے بے دردی اور مکمل بے حسی سے آنکھیں صاف کیں اور پھر کھڑی ہو گئی دوسری طرف وہ غصے سے کمرے کی ایک ایک چیز توڑ چکا تھا

novelistaan.com

وہ جو اسکے آگے نگاہ نہیں اٹھا سکتی تھی وہ کھڑی ہوئی اس سے طلاق مانگ رہی تھی

یہ ذلالت کا تھپڑ لگتا تھا اسے ہمیشہ کیا مرد میں وہ خاصیت ہی نہیں کہ عورت اسکے ساتھ رہنا نہ چاہے بے عزتی کا احساس دیتی تھی یہ بات اور آج ایزہ کے الفاظ اسے بے عزت کر گئے

اسے یقین تھا اب دماغ ٹھکانے جائے گا اسکا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح

۔۔وہ کمرے میں آئی شاہنواز تیار ہو رہا تھا

ایزہ کو دیکھ کر برش رکا اسکے گال پر انگلیوں کے نشان تھے آج تک ایزہ پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا اسنے۔۔۔

دوسری طرف اسنے اتنے مہینوں میں ضد بھی تو نہیں باندھی پھر یہ الفاظ وہ پاگل سا ہو گیا تھا وہ مڑا۔۔۔

مجھے اپنے ابو کے گھر جانا ہے کچھ دیر تک اجاؤ گی"

کون ابو" شاہنواز چونکا اسے تو لگا تھا ایزہ کے آگے پیچھے ہی کوئی نہیں۔۔۔

میں بھی پیدا ہوئی تھی برسات میں نہیں اگی تھی"

وہ ایکدم اپنی ہنسی ضبط کر گیا چہرے پر سنجیدگی طاری کر لی

کیوں کر رہی ہو یہ سب" وہ خود ہی سوال کر گیا

میں نے کچھ نہیں کیا صرف یہ کہا ہے مجھے اپنے ابو کے پاس جانا ہے"

novelistaan.com

سات ماہ سے تمھارا باپ کہاں تھا"

جہاں بھی تھا مجھے اب جانا ہے"

ایزہ شاہ اتنی ضد اچھی نہیں"

یہ بات آپ مجھے کہہ رہے ہیں"

تم چاہتی کیا ہو" وہ اسکے نشان پر ہاتھ رکھ گیا

آپ اپنے آپ کو پولیس میں ایریسٹ کرائیں اور سزا بھگتیں اس جرم کی جو آپ نے کیا ہے" وہ بولی جبکہ

شاہنواز کا قہقہ ابھرا

اور وہ ہنستے ہنستے بیڈ پر بیٹھ گیا

یعنی تم فہیم کی موت پر اب تک اڑی ہوئی ہو۔۔۔

ایزہ کو اسکے قہقہے کا شدت سے دکھ ہوا

اچھا تو پھر سنو۔۔۔

میں تو نہیں مانوں گا اسے غلط اب تمھارا جو دل کرتا ہے وہ کرو" وہ شانے اچکا گیا

لیکن یاد رکھنا سامنے شاہنواز کھڑا ہے

جو لوگوں کی اکڑ کو توڑ پھوڑ دیتا ہے" اسکا گال تھپتھپا کر وہ باہر نکلنے لگا

ڈرائیور باہر کھڑا ہے میں کہہ دوں گا چلی جانا" وہ باہر نکل گیا ایزہ نے اپنی آنکھوں مین چھپی نمی صاف کی

novelistaan.com

اور اپنے کپڑے چینج کرنے چلی گئ

وہ اپنے ہی گھر کے دروازے کے باہر ایک بہت بڑی گاڑی میں بیٹھی تھی اسکی آنکھ سے پانی جھڑنے کیطرح بہہ رہا تھا لیکن قدموں میں ہمت ہی نہیں تھی اور جیسے بہت کچھ آنکھوں میں گھوم گیا

ابو پلیز مجھے معاف کر دیں کسی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے یہ یہ خط میں نے ہی لکھا تھا" وہ گڑگڑائی تھی لیکن اسکے باپ نے اسکے شانوں کو پیچھے دھکیلا وہ اسکے قدموں میں بیٹھی تھی

بے حیا بے غیرت اسکی ماں نے اسے تھپڑوں اور مکوں سے مارنا شروع کر دیا ایک تو اتنا سنگین گناہ کرتی ہے اوپر سے منہ پھاڑ کر بولتی ہے یہ ہے نہ پھر اسی ناز کی نسل طوائفوں والی خصوصیت تو ہوں گی"

میں نہیں ہوں انکی بیٹی" وہ جیسے اپنے ہی کانوں پر ہاتھ رکھ گئ وہ باتیں جن کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی یہاں اکر کھڑے ہو کر وہ خود کو اذیت دے رہی تھی

میم آپ کا اڈریس اگیا ہے"

آپ گھر چلیں" اس سے مزید نہیں سہا گیا اور ڈرائیور گاڑی آگے بڑھا لے گیا اسنے اپنی ہچکیوں کا گلہ منہ پر ہاتھ رکھ کر گھونٹ دیا

آپ کہاں لے جا رہے ہیں"

novelistaan.com

ایکچلی میم سر کی میٹینگ تھی اور میرے خیال سے وہ فری ہو گئے ہوں گے انھوں نے کہا تھا انھیں میں پک کروں"

مجھے پہلے چھوڑ دو گھر" وہ بولی

سوری میم سر نے کہا تھا اپکو ساتھ لاؤ"

تم غلام ہوا نکے" وہ چیڑ گئ ڈرائیور کچھ نہیں بولا اور ایزہ چہرہ پھیر گئ

ایک قاتل کی ملازمت کرنے سے بہتر ہے بھیک مانگ لی جائے" وہ شدت جزبات سے بولی جبکہ ڈرائیور اب بھی کچھ نہیں بولا اور ایزہ کو احساس ہوا شاہنواز اتنی اثرورسوخ رکھتا ہے کہ پرندہ پر نہیں مار سکتا تھا اسکے آگے۔۔۔

وہ خاموش ہو گئ اور آنسو رگڑ کر آنکھیں صاف کر لیں انکی گاڑی ایک بڑے سارے ہوٹل کے اگے رکی وہ گاڑی میں ہی بیٹھی رہی اور ڈرائیور چلا گیا

تھوڑی دیر بعد اکر اسنے ایزہ کی سائیڈ کی کھڑی بجائ ایزہ نے اسکی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

میم سر کہہ رہے ہیں اپ تھوڑی دیر اندر اجائیں یہاں کچھ مزید وقت لگے گا"

مجھے اسکی ضرورت نہیں" وہ بولی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی

اب یہ سب اسکے لیے نیا نہیں تھا وہ جب اپنے گھر سے نکلی تھی تو اسلامہ اباد اسے کسی معجزے کیطرح لگتا تھا اسکی خوبصورتی اسکی عشقانہ سی ہوائیں اسے پریشان رکھتی تھیں کیونکہ بیس سالہ زندگی میں اسلامہ

novelistaan.com

اباد میں گزارنے کے باوجود بھی وہ اسلامہ اباد کو دیکھ نہیں سکی تھی انکے ہاں لڑکیوں کا گھر سے نکلنا حرام تھا اور وہ تو مکمل حرام ہو کر نکلی تھی اپنے گھر سے۔۔۔۔

لیکن شاہنواز نے اسے دنیا کے رخ اور کئی روپ دیکھائے تھے جنھیں ایزہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور اسنے کتنا بڑا نقصان اس آزادی کے چکر میں اپنے گلے میں ڈال لیا تھا کہ ایک انسان مر گیا اسکی وجہ سے۔۔۔

وہ کتنی دیر سوچوں میں بیٹھی رہی کہ اسے احساس بھی نہیں ہوا کہ وہ اگیا ہے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا اور ایزہ کی جانب دیکھا جو انگلیوں سے کھیل رہی تھی جیسے اسے سے زیادہ اہم کام کوئی بھی نہیں

ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی تو اس اواز سے وہ چونکی اور سر اٹھایا تو شاہنواز تھا اسی کو گھور رہا تھا

ایزہ نے چہرہ پھیر لیا

شاہنواز نے وہیں سے اسکی گردن پکڑ کر اپنی جانب موڑ لی

" Don't tease me izah

وہ جیسے اپنے صبر کے پیمانے سے لبریز ہو رہا تھا

ایزہ کچھ نہیں بولی

شاہنواز مجھے درد ہو رہا ہے " وہ اسکا ہاتھ جھٹکنے کی کوشش کرنے لگی شاہنواز اسکی اس اکڑ پر بل کھا کر رہ گیا اسنے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے اپنی ٹانگوں پر کھینچ لیا

novelistaan.com

شاہ" وہ حق ودق رہ گئ

تمھیں کیا لگتا ہے شاہنواز تمھیں رام نہیں کر سکتا" وہ اسکی ویسٹ کو سختی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑے خشک لہجے میں سوال کرنے لگا ایزہ نے افسوس سے اسکی جانب اور پھر ڈرائیور کو دیکھا

پلیز مجھے چھوڑیں ڈرائیور دیکھ رہا ہے" وہ جھنجھلائی

دیکھنے دو مجھے فرق نہیں پڑتا"

کس کس کو ماریں گے اپنی وجہ سے بے ہودگی آپ نے پھیلائی ہوئی ہے شاہنواز" وہ اسکے شانوں پر ہاتھ رکھتی دور ہونا چاہتی تھی

میرے اندر مزید عیب نکال لو ائ ڈیم کیئر مگر میری بیوی بن کر رہو مجھے اتنے نکھرے کسی عورت کے نہیں پسند" وہ وارن کر گیا اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر۔۔۔۔۔

پلیز چھوڑیں" ایزہ کا لہجہ بھیگ گیا

میں اس منظر کو دبارہ کو نٹینیو کروں گا صرف اس شرط پر چھوڑ رہا ہوں" اسنے اسے آزاد کیا وہ نہایت شرمندگی سے ساتھ بیٹھ گئ

شاہنواز کو قطعی کوئ فرق پڑتا تھا اسکی کال اگئ تبھی وہ موبائل پر بات کرنے لگا

او کے ٹھیک ہے اجانا"

افکورس یار میرے ساتھ کھانا رات کا کھانا" وہ بول رہا تھا ایزہ کو اسکی پارٹیز اسکے یہ روز روز کے ایونٹ

novelistaan.com

سے سخت نفرت تھی اسنے مڑ کر اسکی جانب دیکھا

اگر میرے گھر میں کوئ بھی آیا تو میں اسے گھر سے نکال دوں گی" وہ پہلے ہی ڈرائیور کی وجہ سے سڑی بیٹھی تھی تبھی بنالحاظ کے بولی

شاہنواز نے مڑ کر اسکی شکل دیکھی جو فورا نگاہ پھیر گئ

یار ایک منٹ ذرا تم نہ آنا آج کل کرتے ہیں یہ پلین"

ہاں خیریت ہی ہے میری بیوی کے دماغ کا سکریو ڈھیلا ہو گیا ہے میں ٹائیٹ کر دوں ذرا پہلے اسکو ہی" وہ فون بند کر گیا

خاموشی سے اسے دیکھا جو مکمل نکھرے میں اسکی جانب سے رخ پورا موڑ گئ

شاہنواز باہر دیکھنے لگا

کافی سے زیادہ ضدی تھی اسے اب اندازا ہوا تھا ورنہ وہ تو اسے کسی اور طرح ٹریٹ کرتا تھا جیسے بے ضرر

وہ گھر پہنچے تو ایزہ جلدی سے بھاگ جانا چاہتی تھی اور ہوا بھی کچھ یوں ہی وہ تیزی سے گاڑی سے نکل کر اندر بھاگی شاہنواز اندر آیا وہ لاونج سے ابھی اوپر کی طرف جاتی کہ شاہنواز نے اسے سیڑھیوں میں ہی جا لیا اور اچانک اسکے لبوں پر جھکا وہ اسے اپنا لمس یاد دلا رہا تھا کہ وہ نازک اندام لڑکی جو اسکا لمس سہتے کانپ اٹھتی ہے اپنی زبان اتنی کیسے چلا رہی ہے صرف ایک فہیم کے لیے جو مر بھی گیا ہے بھلا ایک مرے

novelistaan.com

ہوئے انسان کے لیے کیا الجھنا کسی سے۔۔۔۔۔

شاہ"ایزہ نے دور ہونا چاہا شاہنواز نے اسکی گردن جکڑی اور ایک بار پھر سے جھکا وہ اسکے ہونٹوں کی نرمی کو شدت سے خود میں بھرتا اسکے اوسان خطا کر گیا

اسکی سانسوں کو جیسے خود میں کھینچ لیا کہ اسے ایک سانس لینے نہیں دے گا اور پھر ایکدم جھٹکے سے چھوڑا وہ سڑھیوں پر گیری

شاہنواز اسکے سامنے بیٹھ گیا

سب سے پہلی بات فہیم مر چکا ہے میں نے مارا ہے اور مجھے کوئی افسوس نہیں تمھاری طرف کوئی بھی نگاہ اٹھے گی میں اس نگاہ کو نوچ لوں گا"

دوسری بات جو تم نے ڈرامہ کچھ دنوں سے لگایا ہوا ہے اسے قابو میں رکھنا شام میں دادی جان ارہی ہیں انکے سامنے بکواس کی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا

تمھاری زبان کے جوہر میں سہہ رہا ہوں اتنا کافی ہے۔

تیسری بات میں ایک سوشل انسان ہوں میرے دوست اور میری کمیونٹی میں ایزہ شاہ ہر ایونٹ آئے روز اور اچانک ہی ہوتا ہے تمھیں اٹینڈ کرنا ہے کرو نہیں کرنا تو اپنی زبان بند رکھو"

اور سب سے اہم بات۔۔۔۔

مجھے خود کو چھونے سے تم روک نہیں سکتی تو جتنے دن ریلیف کے میں نے تمھاری ضد کی خاطر تمھیں

novelistaan.com

دینے تھے دے دیے اگر مزید تمھارے اس لیٹیل پیلو ڈرامے کی کوئی ایپیسوڈ رہتی ہے تو اسے ختم کرو اور اج رات کے لیے خود کو پریپیئر کرو

ڈریس ویل اینڈ آل سو لو کس ویل"

اب مجھے مزید تمھیں سمجھانا نہ پڑے" وہ اسکے جھکے ہوئے سر کو مطمئین ہو کر دیکھنے لگا کہ وہ کامیاب ہو چکا تھا اسکی اکڑ توڑنے میں لیکن ایزہ نے بھی تو ضد کا یہ رخ اسی سے سیکھا تھا

ایزہ چند لمحے یوں ہی بیٹھی رہی اور پھر سر اٹھایا

اسکے ہونٹ سرخ ہو رہے تھے جیسے ابھی خون چھلکا دیں گے

آپ مجھے آگ میں کودنے کا حکم دیں میں کود جاؤں گی لیکن مجھ سے یہ فرمائش نہ کیجیے گا ائندہ کہ میں اپکا بستر سجاؤ" وہ کہہ کر اٹھ گئ

شاہنواز نے پیشانی پر ایک مکہ مارا اور کھڑا ہو گیا

فلحال تو میں دادای جان کو لینے جا رہا ہوں رات میں تمھارا دماغ سیٹ کروں گا"

آپ کر لیں سیٹ جیسے اپکا دل کرے میری بات وہیں کی وہیں ہے"

تم مجھے غصہ دلا کر اپنے لیے مشکل کھڑی کرو گی" وہ سنجیدگی سے بولا

ویسے کون سا آپکو مجھ سے محبت ہے جواب غصہ اجائے گا تو کچھ فرق پڑ جائے گا" پٹاخ پٹاخ جواب دیے رہی تھی

novelistaan.com

اسنے بے رخی سے کہا

شاہنواز نے چبھتی نظروں سے اسکی پشت دیکھی

کسی انسان میں ملتی تھی اسکی یہ ضد۔۔۔وہ سر جھٹک گیا

اتنی سی لڑکی ہے وہ جب وہ اسپر چھائے گا تو دم بھی نہیں مار سکتی وہ سوچتا ہوا باہر نکل گیا۔

آج دادی جان کو لینے جانا تھا اسکا کام اسلامہ اباد میں زیادہ تھا اور دادای جان وہاں انکا انتظار کیے جا رہی تھیں تبھی اسنے انھیں ادھر بلا لیا وہ خود ڈرائیو کر کے انھیں لینے ائیر پورٹ آیا انھوں نے اسکی بلائیں لیں

اسے پیار کیا

شاہنواز مسکرا دیا انکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لایا اور گاڑی میں بیٹھایا

تیری بیوی کہاں ہے وہ کیوں نہیں آئی"

وہ پوچھنے لگی جبکہ شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا وہ تو بپھری بیٹھی ہے اب کیا بتائے وہ انھیں۔۔۔

اسکی طبعیت ٹھیک نہیں تھی"

ہیں واقعی ماشاءاللہ ماشاءاللہ خوشخبری ہے" وہ تو خوش ہو گئیں شاہنواز نے شانے اچکا دیے

دادای جان عام بیمار ہے وہ۔۔۔

اب میں بیمار ہوں تو آپ کہیں گی پریگنینٹ ہوں میں"

چل ہٹ کیسی باتیں کر رہا ہے" وہ دبا دبا سا ہنسی وہ مسکرا دیا

novelistaan.com

موس موسی ہر وقت بیمار پڑی رہتی ہے" وہ غصے سے بولیں جبکہ شاہنواز کچھ نہیں بولا

یہاں تک کے وہ گھر آگیا اور دادی جان سارے راستے کچھ نہ کچھ اس سے گفتگو کرتی آئیں تھیں وہ لوگ گھر آئے اور لاونج میں بھی ایزہ کو نہ دیکھ کر دادی جان کا پارہ ہائی ہو گیا

کہاں ہے تیری بیوی کوئی ادب و آداب نہیں اس میں" وہ جھلا اٹھیں

ایزہ" شاہنواز کی پکار پر وہ جو اندر ضد باندھے بیٹھی تھی نہیں جائے گی بیٹھی ہی رہی

میں دیکھتا ہوں" شاہنواز کو چار نچار اوپر چڑھنا پڑا

جبکہ دادای جان نے تو کان پیٹ لیے

توبہ توبہ انگلیوں پر نچانے والی لڑکیاں آگئیں قیامت کا وقت ہے قیامت کا۔۔۔

تم باہر کیوں نہیں آرہی" وہ دراوازہ کھول کر غرایا

وہ مجھ سے ایک ہی سوال کریں گی" وہ جیسے رودی

اب کیا ہے" وہ چیڑ گیا

نیچے آؤ ورنہ تھپڑ پڑے گا اب بلاوجہ جورو کا غلام بنوا دیا دادی کے سامنے ایک بیس سالہ لڑکی نے پینتیس سالہ مرد کو نچار کھا ہے طعنے سننے کو ملیں گے

ہاوڈریمی" وہ بھنا گیا

کچھ نہیں کیا میں نے ہٹیں اب" وہ اسکے پہلو سے نکل کر نیچے آ گئ

novelistaan.com

دادی جان نے اسے گھور کر دیکھا

ایزہ شاہ تمیز تہذیب بھولی بیٹھی ہو شوہر ایا ہے تو نیچے آئی ہو

وہ بولیں ایزہ نے نفی کی

نہیں دادی جان میں نیچے اہی رہی تھی منہ دھو رہی تھی" وہ سر جھکائے بولی شاہنواز قریب صوفے پر ہی بیٹھ گیا

منہ تو تیرا خشک پڑا ہے" وہ کھوجتی نظروں سے دیکھتی بولیں

دادی جان چھوڑیں وہاں ڈرائیر بھی ہے کر لیا ہو گا خشک آپ بتائیں طبعیت ٹھیک ہے" وہ اسکی جان بچا گیا تھا

ارے ہاں طبعیت تو ٹھیک ہے مجھے اسی سے بات کرنے دو پہلے مزاج تو دیکھو اسکے کیسے بدل گئے ہیں تو نے بگاڑ لیا شاہ اسے" دادی افسوس سے بولی

ایزہ چپ رہی شاہنواز گھیرہ سانس بھر گیا

ہاں یہ بتا تیرے پاوں بھاری کیوں نہیں ہوئے ابھی تک" وہ غور سے اسے دیکھتی بولیں

ایزہ کی پیشانی پر پسینے سے چھوٹے انکا پوتا بھی پہلو میں بیٹھا تھا اور سوالات کی بوچھاڑ تھی

تو میرے شاہ کو خوش نہیں کرتی نہ" ایزہ چکرا گئ

یہ دادی میں کون سے سیل لگ گئے تھے جو ایسے بیہودہ سوال کر رہیں تھیں

novelistaan.com

بلکل بھی نہیں دادی جان" وہ سکون سے بولا ایزہ نے شاہ کی صورت دیکھی اسکے منہ پر مزے دار مسکراہٹ تھی جیسے وہ ابھی مزے لے رہا ہو۔

اے شرم کر شرم منہ پر لعنت پڑ جائے گی شوہر کا حکم سب سے پہلے ہوتا ہے۔۔

دادی جان آپ آپ چائے لیں گی" وہ ذرا جھجھکی سی بولی

دفع ہو چائے میرا بیٹا نہیں خوش تو میں کیا آچار ڈالوں اس چائے کا" وہ منہ بنا گئیں

ایزہ چپ ہو گئ

چل جا لے ا" وہ پھر بولی تو ایزہ کی جان چھٹی وہ جلدی سے بھاگ گئ

بولنے تو لگ گئ ہے" وہ جیسے جانچ پڑتال کرنے لگی

شاہنواز کو پہلی بار اس بات پر ہنسی آئی تھی

میری جان تو ہی کچھ کر لے آخر کب دیکھو گی اپنے پوتے پوتیاں میں" وہ بولیں تو شاہنواز انکی فرمائش پر کھل کر ہنسا اور بس سر ہلایا

وہ چاہتا ہی نہیں تھا اسکی کوئی اولاد ہو تو یہ فرمائش دادی جان کی پوری کیسے کرتا۔۔۔

تادیر وہ دونوں باتیں کرتے رہے یہاں تک کے ایزہ چائے لے آئی دونوں کو سرو کی لیکن دونوں کا ہی دھیان اسکی طرف نہیں تھا وہ شکر ادا کرتی بیٹھ گئ

وہ شاہنواز کو دیکھنے لگی

novelistaan.com

کتنے سکون سے کسی کو قتل کر کے بیٹھا چائے پی رہا تھا۔

اگر یہ بات دادای جان کو پتہ چل جائے "اسکی انکھیں چمکیں

لیکن انھیں کا پوتا ہے وہ تو اسی کی حمایت لیں گی "وہ افسوس سے گردن نفی میں ہلانے لگی

اگر وہ خود پولیس کو بتادے کہ اسکے شوہر نے ایک انسان کو قتل کر دیا ہے تو "ایک اور سوچ آئی

لیکن وہ اتنا امیر ہے کہ پولیس کو بھی خرید لے وہ کرے تو کیا کرے کیا منہ دیکھائے گی اپنے رب کو"

وہ سوچتی ہی چلی گئ یہاں تک کہ دادای جان نے اسے پکڑ لیا

اب کیا بت بن کر پرانے باسی لباس میں بیٹھ گئ

اے بیٹی شوہر کے سامنے بیٹھی ہے بن سنور کر بیٹھ "وہ جھلائیں

اسے ان سات ماہ میں دادی جان کے اندر چھپی رومانس کی حسوں کی آج تک سمجھ نہیں آئی تھی

وہ بس یہ چاہتی تھی انکا پوتا خوش رہے وہ اٹھ گئ

شاہنواز نے کپ منہ سے لگا لیا

ایزہ کا دل کیا اسے گھور کر جائے مگر دادی جان

وہ چلی گئ۔۔۔۔

آپ آرام کر لیں میری ایک اہم کال ہے میں ذرا وہ لے لوں "اسنے پیار سے کہا

دادی جان مسکرائیں اور اٹھ گئیں اسے دعائیں دیں

novelistaan.com

اور ایزہ کو پکارنے لگیں

بلکل ہی تمیز کھو گئ ہے یہاں اکر تو نے سر پر چڑھا لیا ہے اسے کیسے طوطے کیطرح زبان چل رہی تھی ۔۔۔وہ بولیں

شاہنواز کچھ نہیں بولا انھیں روم میں لے آیا

اپ آرام کریں میں آتا ہوں" وہ بولا اور چلا گیا

اسکی ضروری کال تھی وہ سٹڈی میں چلا گیا تھا

ایزہ اپنے کمرے میں اگئ

میں تو بلکل تیار نہیں ہوں گی ایک قاتل کے لیے" وہ پہلو بدلتی سوچتی جا رہی تھی لیکن دادی جان کا کیا کرے وہ اگئیں تھیں اب اسے چین نہیں لینے دیں گی وہ جانتی تھی سب سے زیادہ فوکس انکا اسی بات پر ہو گا کہ کسی طرح انکے پوتا پوتی ہو جائیں۔۔۔

وہ جھنجھلا کر واشروم میں چلی گئ

پیچھے شاہنواز کمرے میں آیا

کمرہ خالی تھا اسنے ائ برو کو جنبش دی اور پھر گمان ہوا ہو گا اب سیدھی لیکن ایزہ کو ویسے ہی حلیے میں واشروم سے نکلتا دیکھ گھیرہ سانس بھر گیا

novelistaan.com

فہیم کا مرنا اسکے لیے وبال کھڑا کر گیا تھا

میں اپکے لیے تیار نہیں ہوں گی" وہ اسکے سامنے کھڑی ہوئی

مجھے تمھاری تیاری کی ضرورت بھی نہیں ہے جو مجھے کرنا ہے اسکے لیے میں اکیلا ہی کافی ہوں" وہ اسکی انکھوں میں دیکھتا جتاتی نظروں سے بولا

اسکا اطمینان ایزہ کو بہت برا لگا پیچھے ہٹ گئ

دادی جان کے پاس چلی جاؤ وہ تمھاری زبان کے جوہر سے خفا ہو رہی ہیں چونچ تھوڑی دیر بند کر لو" وہ ذرا اسکے اٹیٹیوڈ پر جھلایا

جا رہی ہوں اپکو بتانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ دروازہ زور سے مارتی چلی گی

وہ پیچھے بس ایک لمحے کے لیے سوچ میں پڑا

کتنی بد تمیزی ہے یہ لڑکی اور نفی میں سر ہلا گیا

یہ عجیب جنگ چل پڑی تھی اچھی بھی لگ رہی تھی اور بری بھی وہ خود پر افسوس کر گیا

صرف بیس سالہ لڑکی کے رویے پر وہ کنفیوز ہے کہ آخر اسے کس طرح ڈیل کرے۔۔۔۔

ایسے پٹاخ پٹاخ جواب تو سننے کی عادت ہی نہیں تھی

خاموشی سے بیٹھی وہ دیوار کو گھور رہی تھی کہ گزشتہ مناظر اسکی آنکھوں میں مسلسل گھوم رہے تھے

novelistaan.com

تائی جان کے الفاظ کسی خنجر سے کم نہیں تھے اسکے وجود کو آر پار کر گئے جبکہ اسنے مڑ کر دیکھا تو وہ جیسے اپنے الفاظ کی دھاڑ سے واقف تھیں اور شاید سوہا چچی صنم اور صوفیا بھی ان سب کے چہروں پر اطمینان کی فضا نے ساز کو یوں انکے بیچ میں کھڑا کر دیا جیسے وہ تپتی دھوپ میں تنہا کھڑی ہو

جیسے اسکا کوئی سائیاں نہیں جو ان لفظوں کی پوچھ پڑتال کرتا جبکہ اسکی ماں ایک طرف دنگ کھڑی تھی اور اوپر اسکا شوہر تھا

اسکے ہاتھ پاوں کانپے اسنے قدم کچن کی سمت بڑھا لیے

تائی مسکرا رہی تھی باقی سب بھی۔۔۔

شوہر ہے وہ اسکا" اسکی ماں بولی جبکہ تائی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جھڑکا

اور اپنے الفاظ کی سنگینی کو محسوس کیے بنا ہی وہ دوسری طرف رکھ موڑ گئیں ارہم بھی ہنس رہا تھا جبکہ ساز کچن میں اگئی اور کچھ ہی دیر میں اشفاق صاحب بھی اگئے

بہت بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو دے دو" وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے

آہاں اے ساز کھانا وانا بنایا ہے یہ یوں ہی نکمی بیٹھی تھی" وہ چلائیں

کھانا بنا ہوا ہے بھابھی لگا دوں" اسکی ماں بولی تھی

اس میں ہمت نہیں تھی وہ جواب دیتی

ہاں تو احسان نہیں کیا مفت کے ٹکڑے بھی یہیں سے کھاتی ہو تم دونوں چلو کھانا لگاؤ" وہ اٹھ کر کچن میں ا

novelistaan.com

گئیں

ساز پلیز کھانا سرو کر کے میرے پاؤں دبا دینا بہت درد ہو رہے ہیں" سوہا بولی ساز کا جھکا سر اٹھ ہی نہیں سکا

ویسے سازا اچھی مساج کرتی ہے" وہ سب اٹھ کر وہیں آ گئے تھے

صنم بھی بولی جبکہ صوفیا نے بھی سر ہلایا

تو تم دونوں بھی کرا لینا اتنا تو تھک گئے ہیں سب "تائی نے کہا تو سب نے سر ہلا دیا

وہ اب بھی سر جھکائے کھڑی کھانا نکال رہی تھی اسنے اور اسکی ماں نے ہی کھانا لگایا اور سب ٹیبل پر کھانا

کھانے بیٹھ گئے

میرا دل نہیں کر رہا کچھ دیر تک کھالوں گی" اسنے نجما سے نگاہ چراتے ہوئے کہا اور سائیڈ پر بیٹھ گئ

سازا رہم کے لیے تازہ پھلکے ڈال دو "تائی نے اسے بیٹھنے دینا ہی نہیں تھا وہ کچن میں دوبارہ آ گئی اُس کی ماں

سے لقمے حلق میں اتارنا نہایت مشکل ہو گیا

وہ ایک کے بعد ایک لا لا کر دیتی رہی اور سب کھانے میں اور گفتگو میں مصروف تھے

تبھی سیڑھیاں اتر کر عمر خیام نیچے آیا اور شاید عمر خیام آج سب کی نظروں کو حیران کر گیا تھا

وہ نہایت حسین لگ رہا تھا اسکی سر سے پاوں تک مہنگے ترین ڈریسنگ اسکی ڈریسنگ سینس پھر ناک پر بیٹھا

نکھرا اور آنکھوں کو چھپائے گاگلز وہ اس وقت کیجول گرین کوٹ نیچے وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں تھا

ساز" اسنے پکارہ سب کے لقمے عمر کو دیکھ کر رکے تو تھے مگر منہ تک جا رہے تھے

novelistaan.com

لیکن اتنے سرعام اس پکار پر تو جم ہی گئے جیسے ان لقموں کو سردی حد سے زیادہ لگ گئی ہو

چلو" وہ بولا

ساز نے سر اٹھایا

مجھے نہیں جانا آپکو بتایا تھا میں نے" وہ سرخ چہرے سے بولی

چیک واپس کرو میرا" وہ سٹریٹ فارورڈ تو شروع سے ہی تھا وہ بے چارگی سے اسکی صورت دیکھنے لگی

پہلے ہی اسکا دم نکلا ہوا تھا اور اسکی بات پر اسکی انکھ سے آنسو چھلک پڑے

ہے ہے وائے اریو کرائینگ" وہ اسکے نزدیک ایا

چھو تو سکتا نہیں تھا وہ سر جھکائے سسکنے لگی

وٹس گوئینگ ان" وہ اسکے اسطرح رونے پر اسکی صورت تکتا سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

ک۔۔کچھ نہیں آپ لے لیں چیک" اسنے اپنے مٹھی کھول دی

اچھا بھئی نہیں لے رہا کیوں رو رہی ہو" وہ اسے پھر سے اپنا رومال دے گیا اور آج ساز نے وہ تھام بھی لیا

اسکے رومال میں بھی خوشبو تھی

گندہ ہو گیا یہ" وہ پریشان ہوئی

تمھارے آنسوؤں سے" وہ نفی میں سر ہلاتا دوبارہ کھینچ گیا اس سے۔۔۔

رونا دھونا بند کرو اور چلو میں نے سب ارجنٹ کرایا ہے"

novelistaan.com

تایاجان نہیں جانے دیں گے اور۔۔۔اور میں اپنی امی کو چھوڑ کر"

وہ بولی

جب تمھاری امی محترمہ تمھیں چھوڑ کر گئیں تھیں تب تو کچھ نہیں ہوا تھا"

وہ امی ہیں میری"

میں کیا کروں خیر بحث نہ کرو باہر آؤ اور چینج کر لینا ائیر پورٹ پر لوگ دیکھیں تو تمھیں میری میڈ نہ سمجھیں "اسکی اپنی ہی دھن تھی یہاں جو وہ کہہ رہی تھی اسپر بلکل دھیان اور توجہ نہیں تھی۔۔۔

ساز پھر سے روٹیاں بنانے لگی

تم ایسے نہیں مانو گی "عمر نے اسکا ہاتھ جکڑا اور یوں ہی اسے باہر کھینچ لیا

ساز حیرانگی سے اسکے ساتھ کھنچتی ہوئی باہر آئی

عمر "تایاجان کی آواز پر رک گیا

کہاں جا رہے ہو "وہ پوچھنے لگے

تھائی لینڈ "وہ سکون سے بولا

اور انکے گھورنے کا مزا ہ لیا

ٹھیک ہے ساز کو کہاں لے جا رہے ہو"

تھائی لینڈ "دوسری بار بھی سکون سے جواب آیا تو ایکدم سب چلا اٹھے۔۔۔

novelistaan.com

عمر نے سب کی جانب دیکھا

امی ساز تھائی لینڈ جائے گی" سوہا تو مچلی

صنم صوفیا کا بھی حال مختلف نہیں تھا بات تھی کہ بم کیطرح گیری تھی

ائے ہائے بیٹا ہمارے گھر کی لڑکیاں گھروں سے باہر نہیں جاتی"

آپکے گھر کی نہیں جاتی میں اپنے گھر کی لے جارہا ہوں""" استغفر اللہ

تائی نے کانوں کو ہاتھ لگالیں

تمھیں سمجھ نہیں آیا تمھاری ماں نے کیا کہا ہے ہماری عورتیں گھروں سے باہر نہیں جاتی"

"یہ اول تو میری ماں نہیں ہے دوسرا آپکی عورت کو نہیں لے جارہا اپنی کو لے جارہا ہوں

اپکو کیا تکلیف ہے" وہ سیدھا بولا

عمر"

ڈیڈ" وہ انگلی اٹھا گیا

don't interrupt in my persnal affairs .

سنجیدگی سے وہ انکا منہ بند کرا گیا

ارے کیوں تیرے معملے میں نہ بولیں بھلا بچی ہماری ہے۔

ساز بیٹا میری جان اندر جاؤ تم"

novelistaan.com

آج سے پہلے اتنا شریں لہجہ کبھی نہیں تھا انکا

ساز نے عمر کی جانب دیکھا

ساز جاؤ اندر "تایا بھی جیسے دباد باسا چلائے

وہ اپنا ہاتھ چھڑانے لگی سب دیکھ رہے تھے لیکن یہ بات اب عمر کی ضد تھی اسنے ان سب پر سرد نگاہ ڈالی

اور اسے لیے باہر نکل گیا

امی "سوہانے پاؤں پیٹے

تو تو چپ کر"

عمر وہ لوگ مجھے مار دیں گے پلیز ایسا نہ کریں" ساز خود کو چھڑانے لگی

گاڑی میں بیٹھو" وہ دروازہ کھول گیا

پلیز ضد نہ کریں مجھے کہیں نہیں جانا" وہ بے بسی سے بولی

گاڑی میں بیٹھو ساز میرا دماغ خراب نہ کرو" وہ دھاڑا

ساز کا دم سا خشک ہوا

جبکہ باقی سب جو پیچھے پیچھے ارہے تھے وہیں تھم گئے

بہت غلط کر رہے ہو تم "اشفاق صاحب پھنکارے

میرے مال پر پل رہا ہے آپ کا یہ خاندان آئندہ میری بیوی کے معملات میں کسی کی زبان نہ کھلے"

novelistaan.com

اشفاق صاحب جانے سے پہلے اس سے بیس لاکھ لے کر گئے تھے تاکہ دوکان میں کپڑہ ڈال کر کاروبار کو تیزی میں لے کر آئیں اسنے خاموشی سے دیے تھے

انکا منہ سب کے سامنے اتر گیا جبکہ وہ دوبارہ گاگلز لگاتے وہاں سے گاری میں سوار ہوا

سر پھرا تھا کون نہیں جانتا تھا

اسنے اپنی گاڑی باہر نکالی اور اس گھر سے نکل گیا

پیچھے سوہانے پاؤں پٹخ ڈالے

صنم صوفیا تلملا گئیں ثروت بھی بے چین ہوئی اور تائی جان تو غصے سے گالیاں دینے لگ

قسط 21

اپکو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ لوگ بہت برا کریں گے میرے ساتھ"

وہ ایک ہچکی بھرتی بولی

زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم بتاؤ" وہ نارملی پوچھ رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہو

آپکی امی مجھے ماریں گی" وہ بولی

ایک تو یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ وہ میری ماں نہیں ہے یہ بات مجھے ہر کسی کو بتانی پڑ رہی ہے" وہ

novelistaan.com

بگڑا

میرا مطلب تائی جان" وہ سنبھل گئ

جان بھی لگانا ضروری نہیں تھا اسکے آگے تائی چڑیل کہو" وہ سنجیدہ تھا

میری امی نے بدتمیزی نہیں سیکھائ مجھے" وہ منہ بن کر بولی

غلامی سیکھائی ہے" اسنے سر جھٹکا ساز شرمندہ ہو گئ

وہ تمھیں مارتی بھی ہیں" اسے جیسے یاد آیا اسکی پیشانی پر بل تھے ساز نے ایک نگاہ اسے دیکھا اور پھر سر جھکا گئ

تو تم پاگل ہو جوان سے پیٹتی ہو ایک گھما کر لگاؤ ہوش ٹھکانے لگیں اسکے" وہ بھنایا

ہر کوئی عمر خیام نہیں ہوتا" وہ بولی جبکہ عمر کے لبوں پر مسکراہٹ آگئ

ڈویو نو تم میرا نام بہت پیارا لیتی ہو"

میں فکر میں ہوں عمر" وہ جھنجھلائ

بے کار فکر ہے نہ ساز" وہ اسی کے انداز میں بولا

اب اب کیا ہو گا" وہ ناخن چبانے لگی عمر نے ناگواری سے اسکی سمت دیکھا

تمھارے اندر ہر گندی عادت ہے" وہ بولا

میں شراب نہیں پیتی" وہ منہ بنا کر بولی

novelistaan.com

بس یہ زبان میرے آگے ہی کھلتی ہے یہ نیا نیا کورس کر رہی ہو اور مجھ پر اپلائی کر رہی ہو سب سے پہلے
"

اپکو یہ مذاق لگ رہا ہے" وہ پریشان تھی

تمھیں کوئی کچھ نہیں کہے گا ڈونٹ وری اور یہ بار بار نہیں کہو گا تو اب سر نہ کھانا۔۔۔

کیسے نہیں کہے گا آپ تو پی لیتے ہیں تو یہ بھی یاد نہیں ہوتا کہ اپکی کوئی بیوی بھی ہے میں آپ پر کیسے بھروسہ کر لوں" وہ باہر گزرتے راستے کو کبھی اسکو دیکھتی بے چینی سے بولی

سریسلی سریسلی کبھی میری کسی نے اتنی انسلٹ نہیں کی اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتا میں تمھاری اتنی بکواس سنتا کیوں ہوں" اسنے گاڑی کو گھمایا

ساز منہ بسور گئی

کہاں جا رہے ہیں ہم" وہ سوال کر گئی کیونکہ اسے یقین تھا وہ تھائی لینڈ نہیں جا رہے اتنی جلدی ویزا پاسپورٹ کیسے ہو سکتا تھا سب۔۔۔۔۔

تھائی لینڈ" وہ سکون سے بولا

میرا اور اپکا مذاق نہیں ہے" وہ سر جھٹکتی باہر دیکھنے لگی

عمر اس بے عزتی پر ائی بر وا چکا گیا

اب تھائی لینڈ جانا کون سا معجزہ تھا جو اسے یقین نہیں تھا

novelistaan.com

وہ کچھ نہیں بولا

اورائیر پورٹ کا سفر یوں ہی چلنے لگا ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ساز ایکدم چلائی

عمر"اسنے اسکی جانب گردن موڑی

میں نے بھائی کو پیسے نہیں دیے پیسے تو میرے پاس ہیں انھوں نے دوبئ جانا ہے آپ مجھے میرے بھائی کے پاس چھوڑ دیں پلیز" وہ پریشانی سے بولی

ڈونٹ وری میں اسے سینڈ کر دوں گا اکاؤنٹ نمبر دے دو مجھے" وہ اپنا موبائل نکالتا بولا

کیسے سینڈ کریں گے پیسے تو میرے پاس ہیں" وہ اسے مڑا ہوا چیک دیکھانے لگی

Saaz I have balance I've my account so give me your brother's account number?

وہ سوالیہ نظروں سے سے دیکھنے لگا

وہ تو نہیں پتہ" وہ شرمندہ ہوئ

ٹھیک ہے موبائل نمبر دو" وہ ڈائل کرنے لگا

جبکہ ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتا وہ کسی بھی انگلش فلم کا ہیرو لگ رہا تھا جو ساتھ بیٹھی لڑکی سے پک چکا تھا

وہ۔۔۔"ساز کو لگا اب وہ رو پڑے گی

کیا"عمر کو اسکی میسنی شکل پر صاف دکھائی رہا تھا کہ وہ اسکا نمبر بھی نہیں جانتی

novelistaan.com

اور یہ بہن بھائی ہیں" اسنے غصے سے گھورا

انھوں نے کبھی نہیں بتایا"

للو۔۔۔۔

تمھارا بھائی نہیں تم ہو"

استغفار کریں ایسے لفظ استعمال نہیں کرتے"

ماں نہ بنو میری" وہ غصے سے گاڑی دوبارہ موڑ گیا کیونکہ وہ یوں ہی اچھلتی رہتی اگر وہ اسکے بھائی تک پیسے نہ دیتا

جبکہ ساز بڑبڑائی

اللہ نہ کرے" عمر اسکی بڑبڑاہٹ سن گیا تھا اسنے گردن مور کر ایک نظر اسکو دیکھا ساز کا دل دھک سے رہ گیا

وہ کاغذ سے زیادہ سینیٹر تھا اس موضوع کو لے کر۔۔۔

میرا مطلب۔۔ میرا مطلب ہمارا رشتہ کچھ اور" عمر نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی

اسکی ماں طوائف تھی یہ بات تو اسے کبھی زندگی بھولنے نہ دیتی

وہ دوبارہ گھر پہنچے

اور قسمت سے انھیں اندر جانا نہیں پڑا بدر اپنی بائیک سے دروازے پر ہی الجھ رہا تھا

novelistaan.com

عمر نے میر رینچے کیااور بدر کو اشارہ کیا

ہیلو"؟اسکی آواز گونجی سنجیدگی اسکے لہجے سے چھلک رہی تھی

بدر مڑااور اپنی بہن کو اس عالیشان گاڑی میں دیکھ کر اسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی جبکہ ساز شرمندگی سے سر جھکا گی

کہ وہ بھائی کے سامنے اسکے ساتھ کیسے بیٹھی تھی

اپنا اکاؤنٹ نمبر دو" بنا سلام دعا کے دو ٹوک بات کی تھی اسنے بدر کو اسکا انداز تو بہت برا لگا لیکن فلحال کچھ نہیں بولا اپنا نمبر دیا اور عمر نے کھڑے کھڑے اسے پیسے سینڈ کر دیے اور بنا کچھ بولے پیچھے گاڑی لی۔۔۔

ساز نے اسکی جانب دیکھا سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا

یہ لیں" اسنے وہ چیک دے دیا

تم رکھ لو" وہ نروٹھا نروٹھا سا لگ رہا تھا

میں اتنے پیسوں کا کیا کروں گی"

ساز کو کچھ سمجھ نہیں آئی

تو پھینک دو" اسنے موڑ کاٹا

ساز کو برا لگا معلوم نہیں کیوں؟

اسکے چہرے پر اسکی ماں کے نام سے سایہ سا کیوں لہرا جاتا تھا یہ تو وہ ان سے بے پناہ محبت کرتا تھا یہ پھر

novelistaan.com

بے پناہ نفرت کیونکہ انکے متعلق کوئی اچھی یہ بری بات سہہ نہیں پاتا تھااور تائی جان نے جو کچھ کہاا گر اسے پتہ چل جائے اسکا دل بہت دکھے گا وہ چہرہ موڑ گئ

ہم واقعی ملک سے باہر جارہے ہیں" ساز کو یقین اب بھی نہیں تھا

اپنی چونچ بند رکھو" اسنے گاڑی کی سپیڈ بڑھالی

ساز چپ ہو گئ

وہ بھی عجیب تبدیلیاں خود میں محسوس کر رہی تھی یہ تو اسنے ہنگامہ مچایا تھا کہ وہ اس نشئ سے شادی نہیں کرے گی اور اب اسکے سامنے نان سٹاپ کسی ریڈیو کیطرح بولتی تھی وہ اس چیک کو ڈیش بورڈ پر رکھ گئ

عمر نے ایک نگاہ غلط بھی نہیں ڈالی

پانچ لاکھ روپے تھے کوئی عام بات تو نہیں تھی

اسنے فکر مندی سے دیکھا مگر مجال ہو اس پر کوئی اثر ہو رہا ہو وہ اتنی بڑی رقم دھیان سے رکھ بھی لے

بدر مطمئین سا گھر کے اندر ایا تو گھر والوں میں عجیب کھلبلی سی تھی وہ کچن میں چلا گیا کیونکہ اسکی ماں کا ٹھکانہ وہ ہی تھا

کیا ہوا ہے یہ باہر اتنا سخت ماحول کیوں ہے" وہ جاننا چاہتا تھا اسکے سارے معملات پورے ہو گئے تھے اور جس سے ادھار لے کر اسنے یہ کام کروایا تھا اب اسے پیسے بھی فورا سینڈ کر دیے تھے وہ خوش تھا زندگی

novelistaan.com

نے اسے بہت اچھا چانس دیا تھا

ساز کو عمر اپنے ساتھ لے گیا ہے وہ معلوم نہیں کون سی جگہ ہے تائی لینڈ"

کوئی بچوں کی جگہ لگ رہی ہے گھمانے لے گیا ہو گا" وہ خوشی سے بولیں

تھائی لینڈ" بدر حیران رہ گیا اور پھر ہنسنے لگا

وہ تائی لینڈ نہیں ہے تائی جان آپکے سر پر سوار ہو گئی ہیں وہ تھائی لینڈ ہے اور آپکی بیٹی ملک سے باہر جا رہی

ہے" وہ تفصیلاً بولا تو نجما لبوں میں انگلی دبا گئی

ہیں ساز ملک سے باہر گئی ہے" وہ حیران ہوئی

ہاں" وہ بولا تو نجما مسکرا دی

بس عمر شراب پینا چھوڑ دے تو دل کا بڑا نہیں ہے"

ہاں یہ تو ہے دل کا برا نہیں ہے خیر اپکو کچھ بتانا تھا" وہ بولا

کیا" نجما نے اسکی جانب دیکھا

امی وہ میں دوبئی جا رہا ہوں وہاں بہت اچھی جاب لگی ہے میری تعلیم دیکھیں میرے اس طرح کام آئی

ہے تین لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ ہے

ہماری زندگی بدلنے والی ہے" وہ بتانے لگا نجما کی آنکھیں پھیل گئیں

ہیں تین لاکھ روپے"

novelistaan.com

ماہانہ "اسکے تو اٹک ہی گئے

جی "بدر خوش ہوا کہ وہ پہلے کیطرح رویہ نہیں دے رہیں تھیں

بدر بچے "انھوں نے اسکی پیشانی چوم لی

اتنی اچھی تنخواہ۔۔۔

کہاں ہے دوسرے دوسرے شہر میں ہے "وہ اسکا چہرہ تھامتی بولی

بدر نے انھیں سینے سے لگالیا

دوسرے ملک ہے امی لیکن دو ڈھائی گھنٹے کا سفر ہے ایک بار اچھے سے کمانے لگ جاؤں پھر آپ دیکھنا

آپکو اپنے اس بلالوں گا "وہ بولا

تو بھی دوسرے ملک جارہا ہے تم دونوں کے بنا میں یہاں کیا کروں گی "وہ سوالیہ نگاہوں سے اداسی سے

بولیں

بدر کچھ کہت کہ خود ہی گھیرہ سانس بھر گئیں

کچھ نہیں ہوتا بیٹا یہ وقتی اداسی ہے یقینا میرا اللہ میرے دن بدلنا چاہتا ہے تو جا اور اچھے سے محنت کرنا "وہ

شاید خود بھی آزاد ہونا چاہتی تھیں تبھی بولیں

بدر نے انکے ہاتھ چوم لیے

میں بہت جلد آپکو بلالوں گا "اسنے کہا

novelistaan.com

تو نجما کی آنکھوں میں جو نمی تھی بیٹے کی خوشی کے آگے چھپا گئ۔

اچھا تو یہ تو بگاڑ رہی ہے ان دونوں کو "تائی جو کچن میں چائے کا کہنے اور نجما کو باتیں سنانے ارہی تھی وہ چلائی تو دونوں نے انکی جانب دیکھا

ارے دیکھ لیں آپ آپ کی یہ بھاوج اپنی اولاد کو ہوا دیتی ہے اور تو تو کہاں سے دوبئ جانے والی شکل لے آیا ہے تیرے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے یہ دونوں بہن بھائی چور ہیں کہہ دیتی ہوں"

عمر سے لیے ہیں آپکے پاس ایسا کچھ نہیں جو چرایا جائے اگر میں خستہ حال ہوں تو آپ بھی ہیں اب بلاوجہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے "ہائے اللہ میرے بچے کو لوٹ لیا اس چھوکرے نے "تائی کے لیے عمر اچانک ہی بچہ ہو گیا تھا

ارے سن بھی رہے ہیں عمر سے پیسے لے کر دوبئ جا رہا ہے بدر صاحب "وہ تایا جان سے بولیں جو جھٹکے سے کھڑے ہو گئے اج تو ساز اور بدر نے حیران و پریشان ہی کر دیا تھا سوہا کے قدموں تلے تو زمین کھسک گئ

کیا کہا دوبئ "تایا جان کو یقین نہیں آیا

عمر نے تمھیں کب پیسے دیے "وہ غصے سے بھڑکے

جب بھی دیے دے دیے میں دوبئ جا رہا ہوں "وہ سکون سے بولا

تیری کھال بدن سے نا کھینچ لو نکل کر دیکھا تو یہاں سے میری بیٹی تیرے لیے کیا ساری زندگی بیٹھی رہے

novelistaan.com

گئ" وہ دھاڑے

آپکی بیٹی اپکا مسلہ ہے میرا نہیں یہ منگنی زبردستی کی تھی اور آج تک بھی اگر ہے تو بھی زبردستی کی ہی ہے اپ نے اس سے پہلے بھی اپنی مرضی کی تھی اور اس لڑکی کو بھی اپنی مرضی میرے سر پر تھوپا تھا" بدر کو جیسے بہت کچھ یاد آیا

تایا جان آگے بڑھے اور کھینچ کر تھپڑ مارنا چاہا

جبکہ انکا ہاتھ بدر نے تھام لیا

نہیں تایا جان نہین اب مزید نہیں۔۔۔

آپ اس وقت سے ڈریں جس دن عمر کو وہ باب پتہ چلے گا جسے آپ اپنی کتاب سے پھٹا ہوا سمجھ رہے ہیں کیونکہ میں تو سب جانتا ہوں میں ہی آپکا راز نہ افشاں کر دوں" وہ پہلی بار آنکھوں میں انکھیں ڈالتا غرایا

سب بدر کے بدلے تیور دیکھ کر دنگ تھے

ارہم غصے سے ساز اور عمر کے نکلتے ہی چلا گیا تھا ورنہ اکثر بدر اور ارہم کی لڑائی ہو جاتی تھی

ہاں جیب میں پیسہ ہو تو زبان بھی طاقت ور ہو جاتی ہے پھر شاید کوئ جیت پائے

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا لیکن سامنے تایا جان تھے وہ اسکے نزدیک آئے۔۔۔

تو تجھے کیا لگتا رہا ہے راز صرف میرا ہے۔۔۔

تیری ماں کا کچھ نہیں۔۔۔ تو اپنی ماں کو کس کے پاس چھوڑ کر جائے گا۔۔۔

novelistaan.com

وہ مدھم آواز میں بولے بدر نے انکا گریبان جکڑ لیا

کیا بکواس کی ہے آپ نے "وہ بھڑکا

وہ خباثت سے مسکرائے جبکہ بدر کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں

وہ مسجد کے امام تھے وہ جو نک تھا وہ اتنی بڑی نظر کے مالک تھے آج تک اسنے ایسا نہیں سوچا تھا وہ نیچے تو تھے مگر۔۔۔

بدر چھوڑو اپنے تایا کو۔۔۔۔

چھوڑو "نجما جلدی سے بیچ میں آئی

اشفاق صاحب تیلی لگا چکے تھے انگلی اٹھا کر بولے

میری بیٹی کو چھوڑ کر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

شادی ہو گی اور تم یہیں رہو گے یہ یاد رکھنا بدر زمان تم اشفاق کے ملازم تھے ہو اور رہو گے تم جتنی گردن اٹھانا چاہو کوئی فرق نہیں پڑے گا "وہ آنکھیں نکالتے وہاں سے چلے گئے جبکہ بدر نے ماں کو خود سے لگا لیا

بھائی صاحب میرے بیٹے کو جانے دیں"

امی "بدر نے انکا چہرہ تھام لیا اسکے وجود پر چونٹیاں رینگ رہیں تھیں

کہیں نہیں جا رہا میں "وہ بولا

novelistaan.com

نہیں بدر نہیں تم جاؤ"

امی آپ اندر چلیں میں یہیں ہوں" وہ نجما کو لے کر کمرے میں اگیا اور دروازہ لاک کر لیا

ایسا لگا جیسے کسی نے اٹھا کر پٹخا ہو

یہ وہ شخص تھا جو پردے کے علاوہ گھر کی عورت کو گھر سے نہ نکلنے دے۔۔۔۔

یہ وہ شخص تھا جو مار مار کر نماز کی جانب لے جاتا تھا۔۔۔

یہ وہ امام تھا جو لوگوں کو پانچ وقت کی نماز کی ترغیب دیتا تھا۔۔

وہ اپنی ماں کے ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔۔

"وہ ہواؤں میں تھا لیکن ہوائیں تو راس ہی نہیں آتی"

بدر اپنا فیصلہ مت بدلنا تم جاؤ میرے بچے جاؤ اپنی زندگی بناؤ"

اسنے کہا بدر کی آنکھوں میں وہ جزبات تھے کہ شاید وہ ایک ایک فرد کو چیر کر رکھ دیتا

زندگی تو اب میں بناوگا امی میں دیکھنا آپ اب زندگی بناؤ گا" شدت جذبات سے اسکی آنکھوں کے

کنارے سرخ ہو گئے تھے اور ایسا لگا ابھی پھٹ جائیں گی اسکی انکھیں۔۔۔

اپ ریسٹ کریں"

مگر کھانا بنانا" جس کا دل کرے گا وہ بنائے گا اپ آرام کریں ورنہ میں کمرے میں بند کر دوں گا اپکو" وہ

ذرا غصے سے بولا

novelistaan.com

اچھا تم پر ہشان نہ ہو میں بھائی جان سے خود بات کروں"

امی "وہ دھاڑا اٹھا

نجما حیران رہ گئ

اس کتے کے منہ بھی مت لگیے گا آپ میں دیکھ لوں گا جو مجھے کرنا ہے"

بدر اس طرح بولو گے "نجما نے ٹوکا جبکہ وہ مٹھیاں بھینچ کر دروازہ بند کرتا باہر اگیا تو لاونج میں صرف سوہا کھڑی تھی

سکون سے مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی

تمھیں کیا لگا مجھے چھوڑنا اتنا آسان ہے بدر" وہ مسکرائی

میں تمھیں چھوڑ بھی نہیں رہا سوہا" بدر نے سنجیدگی سے کہا

فکر نہ کرو میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا" وہ سنجیدگی سے بولا

سوہا کو عجیب سا لگا وہ اس سے نگاہ چرا لیتا تھا وہ اسکی جانب سے نظر بچا لیتا تھا جواب نہیں دیتا تھا اچانک اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال گیا تھا

سوہا نے اپنا خیال جھٹکا

ہمم دوبئ جاؤ گے تمھیں اپنے پاس سے کہیں جانے نہیں دوں گی اپنے اونچے اونچے انکے خوابوں کو میرے قدموں میں لے آؤ بدر کیونکہ میں اس باپ کی بیٹی ہوں جو سب کچھ کر سکتا ہے چٹکیوں میں" وہ

novelistaan.com

ہوا بازی میں لگ گئی تھی لیکن جب بدر کی بات سنی تو جان نکلی تھی اور اب اسکے سامنے اوور ہو رہی تھی

بدر نے اسکی جانب سکون سے دیکھا اور چلا گیا جبکہ سوہا کو اسکا انداز بہت عجیب لگا تھا پھر اسنے سر جھٹکا وہ ایسا ہی تھا اور ایک بار پھر سے تلملا اٹھی اسے بہت غصہ تھا ساز ملک سے باہر چلی گئی وہ نہیں گئی اگر ایسا ہو شادی ہو جائے اور وہ بھی دوبئ چلی جائے ہاں یہ ٹھیک ہے

وہ جلدی سے امی کے پاس آ گئی اور امی کو کمرے سے باہر نکال لائی۔۔۔۔

اب کیا ہے تیرا باپ بہت غصے میں ہے" امی بولیں

آپ ابو سے کہیں کہ شادی کرا کر مجھے اور بدر کو باہر جانے دیں"

تیری بے حیائی کے تو ریکارڈ ٹوٹیں گے" وہ غصے سے بولیں

لو ساز کی ٹوٹ گے میرا تو منگیتر ہے بدر"

چپ ہو جا وہ اندر تیری شادی کا ہی ذکر کر رہے ہیں"

ہیں سچی" وہ اچھل اٹھی

اف اللہ" وہ اندر چلی گئیں

بدر اور میری شادی" وہ جھومی اور صنم اور صوفیا کو بتانے چلی گئی

بیچاریاں اب تک دونوں بہنیں اس سبحان کے انتظار میں تھیں ویسے اب تم دونوں کا انتظار بے کار ہے یقینا اسے پتہ لگ گیا ہو گا ساز کی شادی ہو گئی ہے تو اسنے لفٹ نہیں کرایا کسی کو"

novelistaan.com

اسے کہتے ہیں خوابوں کا ریزہ ریزہ ہونا" وہ قہقہہ لگا کر ہنسی

ہمیں لگا ہم اب دوست بن گئے ہیں تم ہم پر طنز کر رہی ہو" صنم بولی

دوستی تم دونوں سے۔۔۔۔

اپنے آپ کو دیکھا ہے پھٹے پرانے کپڑوں میں رہتی ہو تم دونوں"

وہ نہایت ناگواری سے بولی جبکہ دونوں کا منہ اتر گیا اور باہر نکل گئ

صوفیا نے صنم کو دیکھا۔۔۔

بہت اچھا ہوا ہے تمھارے ساتھ ہم ساز کے دوست تھے اسکے ساتھ بیوفائی اس کے لیے اور اسکی دوگلی

ماں کے لیے کی تھی جو صرف ہمیں استعمال کر رہے تھے"

صوفیا نے اکثر صنم کو روکا تھا کہ وہ ساز کے ساتھ ایسا نہ کرے مگر صنم پر تو سبحان کا بخار چڑھ گیا تھا

اور وہ لڑکا بھی واپس نہ آیا اور وہ دونوں اپنی دوست سے بھی ہاتھ گنوا بیٹھیں

سوہا جبکہ اڑتی اڑتی پھر رہی تھی

دادی جان آپکی چائے"

ایزہ نے چائے کا کپ بیچ میں رکھا

اپنے شوہر کے لیے نہیں بنائی" وہ گھورنے لگیں

novelistaan.com

وہ یہاں نہیں ہیں ابھی"

آنے والا ہے۔۔۔لو ابھی گیا"

اجا میرا بچہ میرا لال" وہ شاہنواز کو اندر آتا دیکھ مسکرائیں

شاہنواز جھکا ان سے پیار کرایا اور ایزہ کی جانب دیکھا جو نگاہ جھکا گئ

شوہر آئے تو منہ میں ایلفی ڈال لیتے ہیں یہ سلام دعا بھی کرتے ہیں یہ بہت بد تمیز ہو گئ ہے شاہ تیری

چھوٹ نے اسے بد تمیز کیا ہے" وہ بگڑ کر بولیں

ایزہ نے نگاہ اٹھائی شاہنواز کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا سخت زہر لگی تھی یہ مسکراہٹ۔۔۔۔

اسلام علیکم" وہ سٹریٹ سا بولی

وہ وعلیکم سلام کہتا کہ دادی جان کو سکون نہ آیا

کوئ پیار نہیں کوئی محبت نہیں تو احسان کر رہی ہے

مجھ سے اتنا ہی بولا جاتا ہے" وہ منمنائی اور چلی گئ

یہ لو بھلا بکر بکر کرتی زبان دیکھو اسکی" وہ بھڑکیں

رہنے دیں دادی غصہ ہے مجھ پر"" شاہنواز بولا جبکہ ایزہ نے جاتے جاتے بل کھا کر اسے دیکھا اب دادی

جان اسکی شامت لے آتی

ہائے میرے لال یہ کیا بلا لے ائی میں تیرے سر پر میرا معصوم سا بچہ" وہ اسے گلے سے لگا گئیں دکھ سے

novelistaan.com

رونے لگ گئیں ایزہ اسے ہی دیکھ رہی تھی بوخوبصورتی سے آنکھ دبا گیا گویا مزاہ ارہا ہو اب اسے اس سرد جنگ میں۔۔۔۔

اسے تو میں سیدھا کر دوں گی تو فکر نہ کر" وہ بولیں وہ فرمابرداری سے سر ہلا گیا جبکہ ایزہ پاوں پٹخ کر اندر چلی گئ

اور جب کمرے میں آئی تو بیڈ پر بیٹھتے اچانک ہی اپنی حرکت پر گھیری سوچ میں اتر گئ

کیا پرانی ایزہ اسکے اندر لوٹ رہی تھی؟

تایا جان اسے اپنے ارد گرد اسی طرح دیکھ کر مطمئین ہو گئے تھے کہ وہ نہیں جائے گا لیکن کچھ حیرانگی اس بات کی تھی کہ وہ ضرورت سے زیادہ خاموش تھا

خاموشی سے انکی ساری باتیں مان رہا تھا یہاں تک کے وہ دکان پر آیا تو انھوں نے جھڑکے دے کر نکال دیا تب بھی ایک لفظ نہیں بولا انکے سارے کام کیے جس طرح انھوں نے کہے

لیکن انکے اندر ایک آگ تھی اور وہ یہ تھی کہ ساز کو عمر لے گی اور وہ ساز انکے روکنے پر رکی نہیں اسکے ساتھ چلی گئ وہ اتنی عیاشی کرے انھیں کہاں برداشت ہونی تھی یہ بات۔۔دوسری طرف گھر میں الگ واویلا تھا

novelistaan.com

فلحال کر تو وہ کچھ سکتے نہیں تھے تبھی اپنی بیوی اور بیٹی کا دماغ ادھر ادھر کرنے کے لیے سوہا کی شادی کا شوشہ چھوڑ دیا

اور حیرت انگیز طور پر بدر نے چوں چراں نہیں کی

وہ مان گیا سیدھی طرح۔۔تایا جان کو حیران تو کر رہا تھا لیکن وہ ہمیشہ سے ایک خود غرض انسان تھے انھیں صرف اپنی غرض تھی۔۔۔

گھر میں شادی کی تیاریاں ساز کے جانے کے اگلے روز ہی شروع ہو گئیں

اب کام ثروت اور اسکی بیٹیوں کو بھی کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ ساز نہیں تھی اور نجمہ پر اس طرح کام بٹ گیا تھا

ہاں سنو صنم فارغ ادھر ادھر بھی تو پھر رہی ہو میرا ذرا مینی پیڈی کر دو میں نے ابھی خریدا ہے سارا سامان

۔۔۔

میں کیوں کروں تمھارے پاس اپنے ہاتھ نہیں" صنم نے سیدھا جواب دیا

سوہا نے اسکی جانب آنکھیں سکیڑ کر دیکھا

تم بات کس سے کر رہی ہو جانتی ہو" وہ بھنائی

میں"

امی دیکھنا یہ کیا بول رہی ہے" تائی بھی آگئیں اور صنم کے الفاظ وہیں رک گئے

کیا بول رہی ہے" وہ گھور کر اسے دیکھنے لگی

novelistaan.com

میں نے بس اتنا ہی کہا کہ میرے پاوں پر مینی پیڈی کر دو کہتی ہے تمھارے اپنے ہاتھ نہیں نوکر ہیں تمھارے اور تمھاری ماں کے۔۔۔اپنی اوقات میں رہو تم سب "سوہانہ چار باتیں لگا دیں

نہیں تائی جان میں نے ایسا کچھ نہیں کہا

تو میری بیٹی جھوٹ بولے گی میں تم سب کی اوقات بتا دوں گی اپنی اپنی اوقات نہ ہی بھولو تو اچھا ہے جو کام کہہ رہی ہے سیدھی طرح کرو ورنہ تم لوگوں کا خرچہ پانی بند کروا دوں گی "وہ چلائیں صنم کے رنگ سے اڑ تھے

آنے دو اس ساز کو یہ منہ پر ہاتھ پھیر کر کہتی ہو تھپڑوں سے اسکو لہولہان نہ کر دوں تو کہنا "سب کے اندر ساز کے نام کی الگ ہی بجبیث تھی

صنم کو چار نچار بیٹھنا ہی پڑا اور سوہا مطمئین سی ہو کر اسکی گود میں پاؤں رکھ گئ

اور صنم سر جھکائے آنسو ضبط کیے اسکا کام کرنے لگی۔

آج احساس ہوا تھا کہ ساز کیا محسوس کرتی ہو گی انھوں نے ساز کے ساتھ بہت غلط کیا تھا

سوہا نے سر جھٹکا اسے انکار کرنے والا اسی طرح آنسو بھائے گا وہ ابھی نیل فائل کرتی کہ بدر کو آتے دیکھ اسکی آنکھیں چمکیں

وہ جلدی سے اٹھی

کیسے ہو "اسکے سامنے اگئ

novelistaan.com

صنم حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

ٹھیک" وہ مسکرایا

سوہا پھولے نہیں سمائی

تم کیسی ہو"

میں بھی ٹھیک ہوں بدر مجھے یقین نہیں ارہا ہماری شادی ہو رہی ہے" وہ بے پناہ خوشی سے چہکی

بس اب کر لو نہ یقین آنے والی تو کوئی بھی بات نہیں" بدر سکون سے بولا

ہاں یہ ہی بات ہے" وہ مسکرائی

چلتا ہوں کام ہیں" کہہ کر وہ چلا گیا

سوہا نے حیرانگی سے پھٹی ہوئی آنکھیں لیے بیٹھی صنم کو ذرا اترا کر دیکھا

بس دل ہار گیا مجھ پر۔۔۔اب میں خوبصورت ہی اتنی ہوں"

وہ اپنے بال جھٹک کر بولی اور دوبارہ اسکے سامنے بیٹھ گئ

تائی جان جو ساز کو اسکے شوہر کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں انکی اپنی بیٹی منگیتر کے سامنے کیسے اٹھلا رہی تھی

وہ پھر سے سر جھکا گئ

ہاں مجھے آئے ہوئے اتنے دن ہو گئے میں تجھے دیکھتی ہوں تو شاہنواز سے کٹی کٹی رہتی ہے اور میرا بچہ مجال ہے ایک لفظ بھی بولے تجھے یہاں اکر تو بدل ہی گیا ہے ذرا جو تو اسکی آنکھ کی گھوڑی میں رہی ہو"

شاہنواز آج صبح ہی شام تک کے ٹور کے لیے نکلا تھا اسکا بزنس ٹور تھا اور دادی جان سمیت دادی جان کے سامنے اسے بھی بتایا وہ شاہنواز جو صرف حکم دیتا تھا اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کے لیے جان بوجھ کر دادی جان کے سامنے اسنے کہا تو ایزہ کچھ کہہ نہیں سکی اور تب سے دادی جان کا منہ بنا ہوا تھا۔۔۔

وہ انکے لیے چائے کا کپ رکھ کر کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی تو انھوں نے اسے ذرا گھور کر دیکھا ایزہ سر جھکائے بیٹھی رہی کیسے کہتی کہ جب سے اسنے فہیم کو مارا ہے تب سے وہ اس سے کس بری طرح سے بدظن ہے اور خود کو قصوروار سمجھتی ہے

پوچھ رہی ہوں کچھ "وہ ذرا غصے میں بولیں ایسی ہی تھیں لمحوں میں غصے سے بھر جاتی تھیں بلکل اپنے پوتے کیطرح۔۔۔

ایسا نہیں ہے میں بس وہ شاہ نے گھر سے ملازم نکال دیے تو کام وغیرہ میں لگی ہوتی ہوں تو شاید اپکو لگا" اسنے سہولت سے جواب دیا

اور یہ تو کمرے میں جاتی ہے تو کیا پٹ سے سو جاتی ہے میرے پوتا پوتی کیا میرے مرنے کے بعد دے گی" وہ بھڑکیں ایزہ سرخ سی ہو گئی۔۔۔

جب انکا پوتا چاہتا ہی نہیں تھا وہ کر کیا سکتی تھی اس معاملے میں

novelistaan.com

مرد آوارہ ہوتے ہیں عورت کو اپنی گود کی فکر خود کرنی چاہیے "وہ گویا سمجھا رہی تھیں اور وہ بیٹھے بیٹھے شرمندہ ہو رہی تھی

وہ چپ ہو گئیں ایزہ نے شکر ادا کیا

آج شاہ آئے تو اچھا سا تیار ہو کر اسکے سامنے چلی جانا

تاکہ "وہ رکیں

دل کیا کہہ دے کہ نہیں اس سے آگے بھی آپ کی گائیڈ لائیں لے لیتی ہوں مگر منہ دبائے بیٹھی رہی

سمجھ میں ارہی ہے یہ تربوز جیسا سر لیے بیٹھی ہے "وہ بھڑک اٹھیں

دادی جان آج کل طبعیت ٹھیک نہیں "وہ جان بچانے کو بولی

مجھے غصہ نہ دلا ایزہ "وہ آگ بگولہ ہو گئیں

ایزہ سے نگاہ بھی نہیں اٹھ رہی تھی

یعنی تو نے ایسے نہیں ماننا۔۔۔وہ گھیرہ سانس بھر گئیں

زمیر "انھوں نے آواز لگائی اور وہ جو شاہنواز کا نیا ملازم تھا اندر داخل ہوا

ایزہ نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا مگر وہ ایزہ کو دیکھ کر لمحوں میں سن ہو گیا

دادی جان کیا کر رہی ہیں "ایزہ کے تو ہاتھ پاوں پھول گئے اب کیا نیا شوشہ چھوڑیں گی وہ۔۔۔

ہاں وہ بچیاں وہ کون ہوتی ہے جو لیپسٹک پاؤڈر لگاتی ہیں "زمیر نے انکی بات کو فورا پک کیا

novelistaan.com

بیوٹیشنز "ایزہ سر جھکائے بیٹھی تھی

ہاں وہی تو ذرا انھیں تو لے ایہ تو چاہتی ہے بوڑھی کھڑوس مڑ جائے پوتا پوتی نہ دیکھے "وہ بھنائی ایزہ کو لگا

وہ جتنا سر جھکا گئی ہے شاید اسکی گردن ٹوٹ جائے

جی "زمیر نے اتنا ہی کہا اور وہاں سے نکل گیا

یہ شاہنواز کی بیوی ہے" جاتے جاتے اسکے لبوں سے بس اتنے ہی الفاظ نکلے تھے

دادی جان وہ غیر آدمی ہیں ایسی باتیں انکے سامنے "چپ کر بہت زبان چلنے لگ گئی تیری کہہ کر بھیجا تھا

تجھے خوشخبری سنا دیو

مگر تو میرے مرنے کے بعد بھی اپنی جگہ سے ہلے گی نہیں۔۔۔

وہ بھڑکیں ایزہ منہ بنا گئی۔

دادی جان کو غصہ چڑھا اور کوئی چیز اسے مارنے کو ڈھونڈنے لگیں وہ جلدی سے بچ کر چھوٹے بچوں

کیطرح بھاگ کھڑی ہوئیں

وہ اسکے بھاگنے پر ہنسی دبا گئیں پہلی بار اس کا یوں بولنا چلانا اچھا لگا تھا۔

ورنہ انھیں لگتا تھا وہ اپنے عاشق کے غم میں غلطاں ہے اور انکے بیٹے کے حق پر ڈاکہ ڈالتی ہے جس کی بنا پر

انکی سختی اسکے ساتھ بڑھتی ہی چلی جاتی تھی

مگر اب معملات میں خود بخود نرمی اتر رہی تھی۔۔۔۔

novelistaan.com

زمیر آدھے گھنٹے میں دادی کا حکم پورا کر چکا تھا

دادی نے ان دونوں کو دیکھا

میری بہو کو تیار کر دو" وہ بولیں

کہاں ہے آپکی بہو" زمیر کی بھی نگاہ نے لاشعوری طور پر تلاشہ تھا اسے جبکہ دادی جان نے مڑ کر کچن میں دیکھا

ایزہ اب تو باہر ارہی ہے یہ میں اندر اور "ضدی تو بہت ہی تھی

وہ بھڑک کر بولیں

مجال ہے وہ نکلی ہو

اچھا بھئی اب پیٹے گی یہ مجھ سے" وہ تینوں اجنبی لوگوں حیرانگی سے یہ بہو اور ساس کا رشتہ دیکھ رہے تھے

وہ فورا باہر اگئی اور وہ دو لڑکیاں اس نازک سی گڑیا جیسی لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گئیں جو بے حد حسین تھی اور شاید رو رہی تھی کیونکہ آنکھیں سرخ تھیں

کتنی پیاری ہے یہ لڑکی "ان میں سے ایک آگے بڑھی

ارے بس کوئی نہیں میرے شاہ کی ہے تم نے بس تیار کرنا ہے اسکو میرے شاہ کے لیے جاؤ اب اور یہ منع کرے نہ مجھے بتانا" وہ بولیں

تو ایزہ نے چور نگاہوں سے اسے دیکھا

novelistaan.com

تھپڑ کھائے گی ایزہ" وہ بھڑ کیں

وہ پھر منہ بنا گئ۔

لو جی پھول گیا منہ کیا خوش کرے گی یہ میرے بیٹے کو" وہ بہت افسوس میں تھیں جبکہ ایزہ تو اندر چلی گئ

وہ دونوں لڑکیاں بھی اسکے ساتھ ہنستی ہوئ چلی گئیں۔

جبکہ زمیر کی کھوئ کھوئ نگاہیں اب بھی اسی جگہ پر تھیں جہاں سے وہ گئ تھی

اے چھورے تو کیا ٹکر ٹکر دیکھ رہا جا باہر" انھوں نے اسے بھی جھاڑ دیا زمیر سر ہلا کر باہر چلا گیا

آپکی ساس تو بہت غصے والی ہیں" وہ اسکے گال کھینچتی بولی

ایزہ نے کوئ جواب نہیں دیا

جبکہ ان لڑکیوں نے اس سے بہت بات چیت کی یہاں تک کے اسکی وارڈ روپ میں خود ہی گھس گئیں۔

جبکہ ان میں سے ایک کی نگاہ شاہنواز کی تصویر پر گئ۔۔۔

جو کہ ریک میں لگی ہوئ تھی

یہ آپکے ہزبنڈ ہیں" وہ حیرانگی سے بولی

ایزہ جو اس میک اپ اور ان فضول کی حرکتوں سے اکتائی ہوئ تھی منہ بنا کر سر ہلا گئ

اف کتنے ہینڈسم ہے یار" وہ لڑکی بولی ایزہ نے کوئ ری ایکشن نہیں دیا یہ بات وہ بھی بخوبی جانتی تھی کہ

شاہنواز بہت ہینڈسم ہے اور اسے اسی بات کا دکھ تھا کہ قدرتی طور پر وجاہت کے ساتھ ساتھ بے شمار

novelistaan.com

دولت نے اسکو آسمان پر بیٹھار کھا تھا۔

وہ دونوں لڑکیاں شاہنواز کی تعریفوں میں لگیں تھیں جبکہ ایزہ خاموشی سے بیٹھی تھی اسکے چہرے پر کچھ دیر تک ان لوگوں نے خوبصورت سامیک اپ کر دیا۔

اور اسکے ڈریسز میں زیادہ تر ساڑھی ہی تھی تبھی انھوں نے کوئی ایک واہیات سی ساڑھی نکال لی جو شاید ہی اسنے کبھی چھوئی بھی تھی۔۔۔

نہیں میں یہ نہیں پہنو گی "اسکا بلاوز ایک بو کی صورت تھا

جو کو کافی اکورڈ لگتا

ایزہ دامن بچا گی اور خود سے ہی اس جانب بڑھی جہاں دیکھنے لائق تو لباس تھا

نہیں یہ بہت اچھا لگے گا ویسے بھی آپکی دادی جو چاہتی ہیں "وہ دونوں ہنسنے لگیں

وہ بزرگ ہیں وہ کچھ بھی کہیں ضروری تو نہیں کہ مان لیا جائے "ایزہ سنجیدگی سے بولی

لیکن یہ بہت خوبصورت لگتی آپ کے ہز بنڈ لائے تھے "وہ اشتیاق سے پوچھنے لگی

ہمم شاید میں نے کبھی توجہ نہیں دی "وہ بولی اور ایک ساڑھی کھینچ لی

ان لوگوں نے وہ ایکطرف رکھ دی تب تک دادی جان بھی اگئیں

ماشاءاللہ پہلے ہی پیاری ہے "انھوں نے اسکے اوپر سے پیسے وارے

دادی جان ویسے جو ڈریس یہ ہے نہ یہ بہت اچھا لگے گا لیکن آپکی بہو تو ماننے کو تیار مہیں "جان بوجھ کر

novelistaan.com

ان دونوں نے اسے شرمندہ کیا تھا

ایزہ نے اس ساڑھی کیطرف دیکھا۔

ارے چھوڑیو یہ تو بس کپڑے ہے باندھنے والا" وہ اسکا بلاوز ٹٹولتے ہوئے بولیں

دادی جان یہ دیکھیے میں یہ پہن لیتی ہوں" ایزہ بری طرح سرخ پڑتی بولی

ہاں یہ ٹھیک ہے" وہ سر ہلا گئیں

دادی جان یہ اپکا پوتا ہی لایا ہے دیکھیے یہ ذرا انگریزوں کا لباس ہے اب شاہ سر لائے تو میم کے لیے ہی ہیں نہ تو"

پلیز میں یہ نہیں پہنو گی" ایزہ کو غصہ چڑھا

وہ کیسے فیس کرے گی کسی کو۔۔۔

وہ دونوں چپ ہو گئیں کچھ دیر دادی جان اسے دیکھتی رہیں

میرے شاہ کی پسند ہی پہنے گی بس تو چل چھوڑ یہ سب وہی پہن" وہ بولیں اور ایزہ کا دم نکل گیا دل کیا شاہ کو ہی بہت ساری سنا دے لیکن اتنا اسکے سامنے بھی تو بولنے کی جرت نہیں تھی

زبردستی ان لوگوں نے اسے وہ پہنا دیا کہ ایزہ آنکھ تو کیا اٹھاتی بس خود کو چادر میں ڈھانپ گئی دادی جان کے سامنے چادر میں ہی آئی

وہ خود سٹپٹا اٹھیں

novelistaan.com

استغفراللہ" کہہ کر باہر نکل گئیں جب کہ ان دونوں لڑکیوں کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

تم واقعی بہت حسین لگ رہی ہو بس پہلی ساس دیکھی ہے جو اپنی بہو کو اس بات پر اکسا رہی ہے" وہ ہنستی ہوئی بولیں ایزہ کو تو دونوں ہی بری لگیں تھیں

وہ اس سے مل کر چلی گئیں

اور ایزہ میں تنہائی بھی ہمت نہیں تھی وہ خود پر سے چادر اتارے اسنے وقت دیکھا رات کے دس بج چکے تھے

اسے بھوک لگی تھی دادی جان تو اسے دیکھ کر شرمندگی سے غائب ہو گئیں اور وہ کچن میں اگئ

دوسری طرف زمیر ان لڑکیوں کو چھوڑنے کے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھنے کو ایک لمحے کے لیے مچل سا گیا

ایک تو حسن پھر بے شمار پھر اس پر تراش خراش۔۔۔

اسکے لمبے بال لہراتے ہوئے دیکھ رہے تھے بڑی ساری چادر میں خود کو چھپائے وہ کچن میں کچھ کر رہی تھی

اچانک اسنے جان بوجھ کر کھانسی کی۔۔۔

ایزہ جلدی سے مڑی اور زمیر تو دنگ ہی رہ گیا

اسکی جانب دیکھتا بت بن گیا

novelistaan.com

وہ کیا چیز تھی جادوئی آپسر اسی۔۔

شاہنواز بلا کا حسین مرد تھا اسکے ساتھ ایسی حسین ترین لڑکی ہی جچتی لیکن دونوں کی عمروں میں واضح فرق تھا ایزہ بلکل موم کی گڑیا سی تھی اور وہ اس موم کی گڑیا کا مالک۔۔۔۔

زمیر اسے دیکھتا رہ گیا ایزہ نے اپنا چہرہ موڑ لیا اور چادر کو اور بھی زور سے پکڑ لیا

زمیر نے اسکی یہ حرکت دیکھی اور خود ہی وہاں سے باہر نکل گیا

یہ غلط تھا کیونکہ وہ نوجوان تھا جو شاید اس سے دو تین سال ہی بڑا ہو گا 24 یا 25 سال کا تھا اچھا نہیں لگا وہ دوبارہ کمرے میں اگئ

لیکن اچانک اسے خیال آیا شاہنواز اور اسکے مابین سرد جنگ ہے وہ خود کو یاد دلاتی دوسرے کمرے میں چلی گئ

وہ رات بارہ یہ ایک بجے کے قریب گھر میں آیا زمیر سے کچھ بات چیت کی۔۔۔

اور اسے وہاں سے جانے کا کہا زمیر مڑ کر اسکو دیکھتا رہا

وہ کافی پر ثروت سی شخصیت رکھتا تھا کہ اسکے آگے وہ خود کو دبتا ہوا محسوس کرے

لیکن ایزہ کا حسن اور شاہنواز کا اندر جانا معلوم نہیں اسے کیوں جلا سا رہا تھا۔۔۔۔

وہ اندر آیا اور دادی کے کمرے میں جھانکا وہ حیران کن طور پر جاگ رہیں تھیں

novelistaan.com

ارے اگیا میرا بچہ "وہ اسکی بلائیں لیں لگی

خیریت اب تک جاگ رہی ہیں اپ "وہ بولا تو وہ سر ہلا گئیں اسپر دم کیا پھونکیں ماریں اور منہ بنا کر بولیں

یہ تیری بیوی بہت تنگ کرتی ہے مجھے اتنا زیادہ اس میں نکھرا ہے مجال ہے اسکا نکھرا ٹوٹے "وہ شکایتیں لگانے لگیں شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا

میں کرتا ہوں بات "وہ اتنا ہی بولا

ارے تو کیوں بات کرے گا یہ لڑکی اتنی ٹیڑھی تھی تو نہیں اب تیار ہوئی تیرے لیے ہوئی ہے نہ نہیں جی شوہر سے نکھرے اٹھوانے ہوتے ہیں آج کل کے زمانے میں تو عورتوں نے مرد کو ملازم سمجھ لیا گھس گی دوسرے کمرے میں۔۔۔ میں تو کہتی ہوا سے دو تھپڑ لگا کر سیدھا کر دے "وہ ناک منہ چڑھا رہی تھیں کیونکہ جب وہ شاہنواز کے کمرے میں گئیں تو وہاں نہیں تھی اور دوسرا کمرہ لک تھا وہ غصے سے شاہنواز کا ہی انتظار کرنے لگیں

یقینا یہ کام بھی آپ نے ہی کرایا ہو گا "وہ اسکی تیاری پر بولا

ارے بیٹا میں تو یہ چاہتی ہوں کہ بچے ہو تیرے کیا چوپا بلی کا کھیل لگا کر بیٹھی ہے یہ لڑکی میں کہہ دیتی ہوں تیری دوسری شادی کرا دوں گی میں تب اسکے ہوش ٹھکانے آئیں گے "وہ غصے سے بولیں شاہنواز نے انکا ہاتھ تھامے

آپ ٹینشن نہ لیں میں دیکھ لوں گا"

novelistaan.com

ہاں بس تم ہی دیکھو گے بیٹے یہ تجھے غصہ ہی دلاتی ہے" وہ بولیں تو وہ اٹھ گیا

اور دادی جان نے دیکھا وہ بنا کچھ کہے کمرے میں چلا گیا تھا انھیں لگا ایزہ اسپر کوئی جادو کر چکی ہے جو شاہنواز ایسا ہو گیا ہے ڈھیلا ڈھیلا ورنہ ایک دبکا ہی کافی تھا اسکا تو اس چوئی کو۔۔

وہ مزید کوئی قدم لیتی کہ ایزہ باہر خود ہی اگئی اور دادی جان نے اسے وہیں جا لیا

گھورنے لگیں ایزہ نے بیچارگی سے دیکھا وہ اسے اندر جانے کا اشارہ کر رہی تھیں

ایزہ خود کو کوسنے لگی کہ وہ نکلی ہی کیوں وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اندر چلی ہی گئی اور دادی جان کو اب چین کی سانس ائی تھی

وہ اللہ کا شکر ادا کرتی کمرے میں چلی گئیں

ایزہ اندر آئی شاہنواز ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تھا اسے دیکھا وہ تیار تھی چادر خود پر لپٹی ہوئی تھی

تو یہ تیاری کرائی ہے دادی جان نے تمھاری" وہ اسے آئینے میں سے ہی دیکھ رہا تھا

کیا یہ اتنی خاص ہے کہ شاہنواز کو اپیل کرے" وہ طنزیہ مسکرایا

وہی شکل وہی سب کچھ اور دادی جان پوتے پوتیاں کے خواب دیکھ رہی ہیں" وہ طنزیہ ہنس رہا تھا ایزہ کو معلوم نہیں کیوں بہت برا لگا ویسے اسکے پیچھے پڑا رہتا تھا اور اب اسے باتیں سنا رہا تھا لیکن پھر بھی سر جھکائے کھڑی رہی

تم دادی جان کو تنگ کیوں کرتی ہو" بلآخر وہ مدعے پر آیا انداز سنجیدہ تھا پہلے کی طرح مگر ایزہ کو ڈر نہیں

novelistaan.com

لگ رہا تھا

میں انھیں تنگ نہیں کرتی وہ مجھے کرتی ہیں سارے دن پوچھتی ہیں کہ مجھے پوتا پوتی کب دو گی" وہ بولی

تو تم نے کیا بتایا" وہ اسکے نزدیک آیا

کہ میں آپکو پسند نہیں ہوں" وہ کہہ کر اسکے قریب آنے پر کچھ گھبراتی مڑ گی کہ شاہنواز نے اسکا شانا تھام لیا

ہاں یہ تو ٹھیک ہی کہا تم نے کہاں شاہنواز کہاں تم" وہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں کی تراش میں اچھالتا بولا

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا

جی کہاں آپ قاتل اور کہاں میں" وہ بھڑک اٹھی

سوچ لو تمھارا ابھی قتل کر سکتا ہوں" وہ سینے پر ہاتھ باندھ گیا

ایزہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا

اگر آپ کی بات ہو گئی ہو تو میں چلی جاوں" وہ بولی

دادی جان کو تنگ مت کرنا آئندہ ان سے دوستی کرو نہ کہ انھیں بچوں کیطرح تنگ کرو" وہ بولا

جاؤ فریش ہو کر لیٹ جاؤ میں تھکا ہوا ہوں" وہ کہہ کر ڈریسنگ میں چلا گیا

ایزہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا اسکا لہجہ کچھ عجیب تھا گھمنڈ تو ویسا ہی تھا لیکن لہجہ عجیب تھا جیسے وہ اداس ہو

---

novelistaan.com

وہ سر جھٹکتی واشروم کیطرف شکر ادا کرتی بڑھی اور ڈریسنگ پر اسکا موبائل دیکھ کر رک گئ۔

ایک تصویر تھی وہ نہیں جانتی تھی کس کی ہے نہ ہی اسنے کبھی اسکے اس پاس اس عورت کو دیکھا لیکن وہ عورت نہایت حسین تھی وہ نہ سمجھی سے اس تصویر کو دیکھنے لگی

معلوم نہیں کیوں اسپر سے نگاہ ہی نہ ہٹ سکی۔۔۔

اسکی خوبصورتی اتنی متاثر کن تھی کہ وہ جم گئ تھی اور مسلسل اس تصویر کو گھورے جا رہی تھی

یہاں تک کے شاہنواز چینج کر کے باہر نکل آیا اسنے ایزہ کو اور پھر اپنے موبائل کی جانب دیکھا آگے بڑھ کر موبائل اچک لیا۔۔۔

یہ کون ہے؟

بے ساختہ ہی اسکے منہ سے نکلا اور شاہنواز کو دیکھنے لگی

کوئ نہیں رمشہ الٹی سیدھی حرکتیں کرتی رہتی ہے" سنجیدگی سے جواب دے کر وہ اسکے پاس سے ہٹنے لگا

آپ رمشہ کو اپنا موبائل بھی دیتے ہیں" اسکے اس سوال پر شاہنواز نے مڑ کی اسکی صورت دیکھی۔

جبکہ وہ اسکی خاموشی پر مزید کچھ سوال کیے اندر جانے لگی

شاہنواز اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

بات سنو"

جی" وہ مڑی

novelistaan.com

کیا پہنا ہوا ہے تم نے جو اتنی بڑی چادر لیے گھوم رہی ہو"

اسنے اب ذرا توجہ سے اسے دیکھا

ک۔۔۔کچھ بھی نہیں "لہجہ اٹک گیا

شاہنواز نے آنکھیں سکیڑ کر اسکی صورت دیکھی اور سر جھٹک گیا

ایزہ نے شکر کا سانس بحال کیا اور واشروم میں بند ہو گئ

شاہنواز نے موبائل پر اس تصویر کی جانب دیکھا

بلاشبہ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی بلکل پریوں کی طرح لیکن اسکے دل کی سلطنت کی حصہ دار نہیں بن سکتی تھی وہ چاہ کر بھی اسے بنا نہیں سکتا تھا تبھی اس کی تیاری اور دادی جان کو آج اگنور کر دیا تھا وہ لیٹ گیا تادیر اس تصویر کو دیکھتا رہا اور پھر سینے پر موبائل رکھ کر اسنے اپنا بازو آنکھوں پر رکھ لیا۔

ایزہ اسکے بعد فریش ہو کر نکلی حیرانگی تھی شاہنواز اسکی جانب بڑھا نہیں

بدر اور سوہا کی شادی کی تیاری کے ساتھ ساتھ ساز کو گالیاں بھی باقاعدگی سے پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن بدر اور نجما پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا اور اگر ہو بھی رہا تھا تو وہ واضح نہیں کر سکتے تھے خاص کر نجما۔۔

ہاں بھئی کتنے فنکشنز کرنے ہیں "تایا جان نے بیٹی سے پوچھا تو سب نے انھیں حیرانگی سے دیکھا وہ تو صرف نکاح وہ بھی دو کھجوروں میں کرنے والے انسان تھے اچانک فنکشنز کی کیا پڑ گئ تھی۔۔۔۔

novelistaan.com

ابھی ساز نہیں ہے تایا جان تو فنکشنز اسکے آنے کے بعد کر لیں گے "بدر بیچ میں بولا جبکہ سوہا نے منہ بنا لیا اور تایا جان نے اسے نخوت سے دیکھا

تیری بہن کے آنے سے تیری خالی جیب میں سکے پڑ جائیں گے جو یہ کہہ رہا ہے "وہ نہایت بد تمیزی سے بولے ارہم کی ہنسی چھوٹ گی

جبکہ بدر نے دونوں باپ بیٹوں کو دیکھا

ہاں بھئی عمر خیام ڈیبیٹ کارڈ سے کم تھوڑی ہے "ارہم نے ٹوکا مارا

بدر کی پیشانی کی رگیں پھول گئیں لیکن نجما نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔

بھائی صاحب بیٹی ہے اور بدر کی بہن ہے بچیوں کو اپنے بھائیوں کی شادی کے ارمان بہت ہوتے ہیں "وہ بولیں تو وہ ہاتھ جھٹک گئے

وہ ناپاک لڑکی جس گند سے گھوم کر آئے گی اسکے بعد اسکی آوارگی تو میں خود نکالو گا میری بیٹی جو چاہے گی ویسا ہو گا

ہاں سوہا بتاؤ شادی ہے فنکشنز کب شروع کرنے ہیں "وہ پوچھنے لگے

ابو بس کل سے ہی "وہ شرما کر بولی

تو وہ جوان باتوں کو بے حیائی سمجھتے تھے ہنسنے لگے

بس تو پھر کل کر لو مہندی جو بھی لڑکیاں کرتی ہے دوستوں کو بلا لینا رونق میلا لگے "وہ کہہ کر اٹھ گئے

novelistaan.com

بدر سرخ چہرے سے دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گیا

وہ غصے سے اسکی جانب دیکھ کر منہ پھیر گیا وہ ایک ہوٹل میں تھے جبکہ ساز کے لیے یہ سب اتنا انوکھا تھا کہ وہ بنا رو کے روئے جا رہی تھی

عمر خیام اپنی ضد پر اسے جہاز تک تو لے گیا تھا لیکن اندر بیٹھ کر اسنے مکمل اپنے جاہل ہونے کا ثبوت دیا تھا اور چکرا کر دوسرے پسنجر پر گیر گئی جیسے ہی جہاز نے ٹیک آف کیا اور چار نچار اس 1615 گھنٹے کی فلائیٹ میں اسکی طبعیت خرابی کی وجہ سے ان دونوں کو باہر کر دیا گیا تھا

عمر خیام کا پارہ اتنا ہائی تھا کہ وہ اسکی شکل بھی نہیں دیکھ رہا تھا جبکہ وہ کھانے پینے اور ہر شے سے جاتی رہی تھی بس ایک ہی ضد تھی کہ اسے واپس جانا ہے جو کہ عمر آج اسے اسی جہنم میں پھینک کر پوری کر دیتا اٹھو تمھیں تمھارے گھر چھوڑ دوں" اسنے سنجیدگی سے کہا کیونکہ اسنے ہر صورت جانا تھا تھائی لینڈ میں اسکا پہلا ٹور تھا بنکاک کئی بار جا چکا تھا

اور ویسے بھی جب اسکا دماغ زیادہ خراب ہوتا تو وہ اکثر ٹور زپر نکل جاتا تھا لیکن ساز تو اس دنیا کا حصہ نہیں تھی اس کا دل اسی گھسی پٹی زندگی میں اٹکا ہوا تھا

وہ جلدی سے اٹھ گئی ویسے بھی اس شاندار ہوٹل کے بڑے سے کمرے میں اسکا گھٹ رہا تھا معلوم نہیں

novelistaan.com

کیوں وہ ابھی اتنی جلدی یہ سب قبول نہیں کر پائی تھی

بچپن کا خوف اس کے اندر اتنی مظبوط جڑے پکڑ چکا تھا کہ یہ خواب اور فرضی زندگی لگ رہی تھی جبکہ حقیقت وہ ہی تھی جہاں وہ جانے کی ضد باندھے ہوئے تھی

عمر نے اسے ایک نظر دیکھا اور بے زاریت سے گاڑی کی چابی اٹھالی

وہ اسے باہر نکلنے کا اشارہ کر کے خود بھی باہر نکلا ساز نگاہ جھکائے اسکے پیچھے چلتی جا رہی تھی یہاں تک کے وہ باہر پہنچے گاڑی میں سوار ہوئے تو عمر خیام کو کس کس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا شخصیت میں ایک ایسا طلسم تھا کہ وہ جہاں سے گزر جاتا مڑ کر لوگ ضرور دیکھتے تھے

وہ جمپ لگا کر گاڑی میں سوار ہوا اور گاڑی سٹارٹ کی

زبردستی ساز اسے واپسی لے جانے پر مجبور تو کر چکی تھی لیکن گھر والوں کو کیا کہتی۔۔۔

عمر سکون سے ڈرائیو کر رہا تھا جیسے ساز سے تھک گیا ہو اور اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتا ہو

وہ میں کیا کہو گی سب میرا مذاق بنائیں گے "اسکے دل میں نیا افسانہ گاڑی میں بیٹھے ہی چلنے لگا

جو تمھارا دل کرے وہ کہنا میں کیا کہہ سکتا ہوں "اسنے موڑ کاٹا

آپ۔۔۔۔"وہ رک گئی عمر نے اسکی جانب نہیں دیکھا

آپ واپس جائیں گے "وہ خود ہی بولی

ہمم "بس ہنکارہ بھرا

novelistaan.com

ساز باہر دیکھنے لگی سب اسکا مذاق اڑائیں گے وہ جس طرح زبردستی اسے لے کر نکلا تھا وہ سب اسکا جینا حرام کر دیں گے وہ باہر دیکھتی رہی تبھی گاڑی میں اسکے موبائل کی تیز رینگینگ ٹون نے دونوں کو متوجہ کیا تھا

ہمم میری رات کی فلائیٹ ہے"

کیوں" وہ ایکدم بگڑا

اگلے چار دن بھی فلائیٹ نہیں ہے یہ کیا بکواس ہے مجھے جانا ہے کچھ بھی کروائے ہر صورت جانا ہے" وہ شاید کسی کو ڈانٹ رہا تھا

دوسری طرف سے جواب ملا

اوہ جسٹ شیٹ اپ" موبائل اسنے ڈیش بورڈ پر دے کر مارا

یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے میں کتنا بڑا گدھا ہوں تمھیں بلاوجہ سب کے سامنے سپورٹ کیا اور اپنے گلے کا ہار بنالیا

چار دن بھی اگلے فلائیٹ نہیں ہے تھائی لینڈ کی" وہ اسپر بگڑا

سزا اسکے ڈانٹنے سے سہم سی جاتی تھی

واقعی اسکا قصور تھا لیکن وہ اسے اپنے ساتھ زبردستی لایا تھا وہ نہیں آنا چاہتی تھی وہ سٹرینگ پر مکہ مارا گیا اور کچھ دیر بعد وہ گھر بھی پہنچ گئے

novelistaan.com

تقریبا دوپہر کا وقت تھا وہ گاڑی سے نکلا اور ساز بھی نکلی

عمر نے اسکی جانب ایک غصیلی نگاہ اٹھائی اور اندر چلا گیا وہ لاونج سے گزرا تو اسکی مہک سے ہی لاونج مہکنے لگا اور سب حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے لیکن اسے بھلا کیا پرواہ تھی کہ کوئی اسکی جانب دیکھتا ہے یہ نہیں وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور دروازہ مڑا تو دور دور تک اسکے موڈ کا اندازا ہو گیا تھا سب کو

جیسے ہی ساز اندر آئی تو سر جھکا ہوا تھا اسنے نگاہ اٹھا کر سب کو سلام کیا تو سوہا کو مائیو کے سوٹ میں ابٹن لگے دیکھ حیران ہوئی

لو آگئی یہ بھی "تائی نے گھور کر دیکھا

ساز نے ماں کو حیرانگی سے دیکھا جو نگاہ چرا گئی اگر اسکی مرضی سے کچھ ہو رہا ہوتا تو بات تھی لیکن یہاں اسکی مرضی سے کچھ نہیں ہو رہا تھا

ارے کیا تیرا تھائی لینڈ ساتھ والے بازار میں تھا جو کل گئی اور آج آگئی

ہاں "تائی کی اواز پر سب نے قہقہہ لگایا جس میں سوہا کی کھلکھلاہٹ بھی تھی

ساز کچھ نہیں بولی اسنے شکواہ بھری نگاہوں سے ماں کو دیکھا

اسکے پیچھے بس ایک دو دنوں میں اسکے بھائی کی شادی رکھ لی اسے خبر تک ہونے نہیں دی

لیکن شکوے کا کوئی فائدہ ہوتا تو کچھ بات بنتی وہ جیسے قدموں کو ٹوٹا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

یہ عمر کا جی راضی ہو گیا تجھ سے "انکی زبان کے آگے خندق تھی گھر میں بیٹھے چار لوگوں کا بھی خیال نہیں

novelistaan.com

کیا تھا انھوں نے۔۔۔

ساز کا چہرہ سرخی مائل ہو گیا

اب کیا بت بن کھڑی ہے تجھے تو تیرے تایا ہی پوچھیں گے جا ذرا کچھ کام دھندا کر" انھوں نے اسے کچن کی راہ دیکھائی اور ساز کو جو پہلے ہی رونا رہا تھا وہ کچن میں چلی گئ

اسکے آنسو نکل گئے اول تو تائی جان کے الفاظ وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھی سب کے سامنے اسے بے عزت کر دیتی تھی اور دوسرا اسکا بھائی اسکے بنا ہی اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہا تھا وہ بھی سوہا کے ساتھ ہی ؟

سوہا کی دوستیں زور زور سے گانے گا رہیں تھیں تائی جان اور چچی تالیاں بجا رہیں تھیں خوش تھیں محلے کی دو چار عورتیں منہ پر کپڑا رکھے یقینا یہ سوچنے میں مجبور تھیں کہ یہ مولانا اشفاق احمد کا گھر ہے جن کی عورتوں کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا اسکی دوستوں نے سوہا کو بیچ سے اٹھایا اور وہ ٹھمکے لگی

ساز آتے ہی کاموں میں لگ گئ کیا اسے یہ زندگی پسند تھی وہ اسے کہاں لے جا رہا تھا اور وہ کہاں رک گئ تھی

لیکن سوہا کی دوستوں نے رات تک گھر میں میلا سا لگائے رکھا کسی کو کوئ اختلاف نہیں ہوا سب خوش تھے کسی کو ہوتا بھی کیوں ؟

اور حیرانگی تو تب ہوئ جب ان سب کی مغرب کی نمازیں قضا ہو گئیں اور کسی نے آج کوئی اختلاف نہیں

novelistaan.com

کیا

تایا جان بھی اگئے تھے وہ بھی مسکرا رہے تھے ساز البتہ ڈر رہی تھی انھوں نے ایک نگاہ ہی دیکھا تھا بس اسے۔۔۔

ساز "نجمانے اسے پکارہ جو باہر ابھی چائے دے کر ائی تھی

تم واپس کیوں ائی ہو" انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا

میں میں نہیں گئ میں جا نہیں پائی امی" وہ سر جھکائے بولی

اس جہنم کی سزا کو جھیلنے کا شوق ہے شاید تمھیں خیر۔۔۔۔

عمر کو کھانا دو رات ہونے کو ائی ہے تم نے توجہ بھی نہیں دی" انھوں نے ٹرے اسے تھمائی

امی میں نہیں"

ساز "وہ ذرا درشتگی سے بولیں تو وہ ٹرے لے کر اوپر اگئ اُسے سب نے کمرے میں جاتے ہوئے دیکھا تھا جبکہ ساز کو بہت شرمندگی ہوئی تھی جبکہ وہ اسکا شوہر ہی تھا۔

وہ کمرے میں ائی تو وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا

کھانا کھالیں"

تم کھالو" ٹکا سا جواب دے کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ کسی کو فون ملا رہا تھا

آپ بچے نہیں ہیں کہ تھائی لینڈ نہیں جائیں گے تو کچھ ہو جائے گا آپکو" وہ اسکی بے چینی دیکھ کر بولی

novelistaan.com

تو تمھاری طرح تمہارے تایا تائی کی جوتیاں سیدھی کرتا پھیرو" وہ بولا تو ساز کو ذلت کا احساس سا ہوا۔

بدر بھائی کی شادی ہے آپکی بہن سوہا"

جسٹ شیٹ اپ دنیا میں میری کوئی بہن ماں باپ کوئی رشتہ نہیں ہے مجھے مزید غصہ نہ دلاؤ چلی جاو یہاں سے" وہ بھڑکا

جبکہ ساز نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا کہ کیا واقعی اسکا کوئی نہیں جتنا وہ نفرت کرتا ہے خود سے منسلک رشتوں سے وہ بنا کچھ بولے مڑ گئ

جبکہ عمر پھر سے نمبر ڈائل کرنے میں لگ گیا

نیچے مہمان جا چکے تھے سوہا کافی خوش لگ رہی تھی وہ نیچے آئی اور کچن میں جانے لگی کہ تایا جان کی کڑک آواز پر قدم دروازے پر ہی جم گئے

لگا روح ابھی قبض ہو جائے گی

ہاں واپسی آنے کے بعد اسک انجام کیا ہو گا اسنے اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا

ادھر آ" انھوں نے بلایا نجما بھی بے چین ہو گئ

بدر بھی گھر پر نہیں تھا اور عمر معلوم نہیں نشہ کر چکا تھا یہ ٹھیک تھا وہ بے چینی سی بیٹی کو مڑتے ہوئے دیکھنے لگیں جو کہ مڑی اور ان سب کے بیچ گویا امتحان دینے کھڑی ہو چکی تھی۔

تایا جان اسے گھور رہے تھے

novelistaan.com

جب میں نے روکا تو تو نے گھر سے باہر قدم کیسے نکالا" وہ اسکے سامنے کھڑے ہو گئے سب وہاں کھڑے مزے لے رہے تھے جبکہ وہ نازک سی لڑکی پتے کی طرح کپکپا رہی تھی

سوال کیا ہے کچھ" وہ دھاڑے

ع۔۔۔عم عمر لے گئے تھے تایا جان میں نہیں جانا چاہتی تھی" اور جیسے قیامت ہی برپا ہو گئ

تایا جان کا ہاتھ اسپر اٹھا اور اسکا گال سرخ کر گیا

تو نے اپنے شوہر کا نام زبان سے نکالا بھی کیسے بے تمیز بے حیا لڑکی" وہ گھوم کر صوفے پر گیری تھی

بھائی صاحب بھائی صاحب کیا کر رہے ہیں اپ یہ بچی ہے بھائی صاحب غلطی سے نکل آیا منہ سے۔۔۔۔

اچھا غلطی سے تیری بیٹی نے پانچ لکھ روپے اس سے ایٹھ لیے غلطی سے تیری بیٹی اسکے ساتھ گلچھرے اڑانے نکل پڑی اور اب غلطی سے نام لے رہی ہے

ارے بد بخت ہوتی ہیں وہ عورتیں جو شوہر کی عزت نہیں کرتی لعنت پڑے گی اسکے منہ پر شوہر کا نام منہ پھاڑ کر لے رہی ہے عمر۔۔۔

ہیں آج تک اس گھر کی کسی عورت نے یہ حرکت نہیں کی

مزاجی خدا ہے اسکا حقوق سے آگاہ بھی ہے" وہ چلا رہے تھے

یہاں تک کے انکے چلانے سے عمر ماتھے پر تیور ڈالے کمرے سے باہر نکل آیا اسے انکی آواز سے بھی کوفت تھی تبھی وہ باہر نکلا تھا اور میدان لگا ہوا ساز کے لیے تھا

novelistaan.com

وہ خاموشی سے ایک نگاہ ساز کو دیکھنے کے بعد سپاٹ چہرے سے آگے بڑھا سیڑھیاں اترا

اشفاق صاحب کو اندازہ نہیں تھا وہ گھر پر ہے ایک لمحہ کے لیے چونکے پھر اسکے آگے نمبر بنانے کو وہ آگے بڑھے نجما کو دور کیا اور ساز کو کھڑا کیا

عمر نے اسکے چہرے پر تھپڑ کا نشان دیکھ لیا تھا

معافی مانگ معافی مانگ اسکے آگے جھک کر تجھے اللہ بھی معاف کرے گا تو نے جو گستاخی کی ہے آج کے بعد کی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا تیری" وہ اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بولے

جبکہ ساز نے سرخ آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھائیں سانسوں کو بمشکل اندر اتارا کہ اسکی ہچکی لاونج میں گونجی

عمر اسکا چہرہ خاموشی سے دیکھ رہا تھا اور تایا جان کو تقویت مل رہی تھی اسکی خاموشی سے کہ عمر کو ساز میں انٹرسٹ ہے ہی نہیں وہ فلرٹ کر سکتا تھا اس سے محبت و حبت نہیں۔۔۔

معافی مانگ جھک اسکے اگے"

تایا جان پھر سے بولے اور ساز نے اپنے کانپتے ہاتھ اوپر اٹھائے

نجما منہ پر دوپٹہ رکھ کر منہ موڑ کر بری طرح رو دی اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

نگاہ نیچی کر"تایا جان چلائے

ساز فورا نگاہ جھکا گئ

novelistaan.com

اسکے دونوں ہاتھ عمر کے سامنے جڑ گئے معافی کی صورت کس جرم کی معافی صرف اپنے ہی شوہر کا نام لینے کی یہ یہ بات بھانا تھی اگلی پیچھلی ساری بھڑاس اس تھپڑ میں نکل آئی تھی

اسکے منہ سے ابھی کچھ الفاظ نکلتے ہی کہ اچانک عمر خیام نے اسکے وہی جڑے ہاتھ اپنی بھاری ہتھیلی میں تھامے اور جھٹکے سے اس کانپتی ہوئی لڑکی کو اپنی سمت کھینچ کر سینے سے لگالیا وہ سیدھا اسکے سینے میں سما گئی اور ہچکیوں سے رودی بری طرح وہ دور نہیں ہوئی اس سے وہ اسکے سینے سے لگی بری طرح رو رہی تھی اور پورے لاونج میں اسکے رونے کی آواز تھی

ایم سوری" عمر نے کہا آواز واضح تھی سب سن سکتے تھے

ایم سوری" وہ پھر بولا

میں نے تم سے کہا تھا اب تمھیں کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن میں نے دیر کر دی۔۔۔

وہ اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسائے اپنے سینے میں اسے چھپائے سارے گھر کے سامنے اسے بھینچے کھڑا تھا جبکہ وہاں کھڑا ایک ایک شخص شاکڈ تھا

وہ جیسے دنگ رہ گئے تھے

یہاں تو ایسی باتیں حرام تھیں اور عمر نے اسے سینے سے ہی لگالیا زبان جیسے ہل نہیں سکی اسنے ساز کو دور کیا

اور اسکی آنکھیں صاف کیں ساز ایکدم حوش میں آئی

novelistaan.com

ادھر ادھر دیکھا اسنے دور ہونا چاہا مگر اسنے اسے دور ہونے نہیں دیا اسنے پھر سے آنسو صاف کیے۔۔

اور سپاٹ نگاہ وہاں کھڑے ایک ایک شخص پر اٹھائی

آپ نے مارا ہے اسکو" وہ انکی جانب بڑھا ساز آنسو بھلائے بھکلا کر سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

جو اپنے باپ کی سمت بڑھا

عمر" وہ ایکدم پیچھے ہوئے

میں نے پوچھا ہے آپ نے مارا ہے" وہ دھاڑا ایکدم اسکے دھارنے پر اشفاق صاحب کے چہرے کے

رنگ واضح اڑے تھے

عمر یہ کیا طریقہ ہے بیوی کے لیے باپ پر چڑھو گے" ارہم نے اسکے شانے پر ہاتھ مار کر دھکیلا اور عمر

خیام کا ہاتھ گھوم کر اسکے منہ پر پڑا تھپڑ کی آواز میں اتنی گونج تھی کہ بلکل اسی طرح ارہم بھی زمین پر

گیرہ لیکن عمر اسے دیکھ نہیں رہا تھا سب ایکدم منہ پر ہاتھ رکھ گئے

وہ اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

عمر بڑا ہو گیا ہے ڈیڈ یہ بات یاد رکھیے گا" وہ انگلی اٹھا کر جیسے وہ آنکھوں آنکھوں میں انھیں بہت کچھ جتا رہا

تھا

ہائے میرا بچہ "تائی جان ارہم کے پاس آئیں مگر ارہم بے عزتی کے احساس سے پاگل سا ہونے گیا عمر نے

اسکی جانب دیکھا تک نہیں اشفاق صاحب اسکی نظروں کو کیا اسکی بات کے مفہوم کو بھی سمجھتے تھے وہ

novelistaan.com

کس بارے میں کہہ رہا تھا

عمر خیام کی بیوی ہے ساز اور ہو سکے تو میری بیوی سے اپنے ہاتھ پاوں کو یہاں تک کے نگاہ کو بھی دور رکھنا یہ سب کے لیے میری لاسٹ وارننگ ہے ورنہ عمر پاگل ہے ڈیڈ یہ بات آپ کے منہ سے بچپن سے سنتا آیا ہوں۔۔۔۔

آپ نے عمر خیام کا پاگل پن بھی دیکھا ہے پھر بھی آپ میری زندگی میں دخل دے رہے ہیں" وہ عین انکے سر پر کھڑا تھا

اگر آپکی بیوی یہ آپکی کوئی اور اولاد اس جگہ ہوتی تو مجھے قسم تھی میں اسکا منہ تھپڑوں سے رنگ دیتا یہ وہ ہاتھ ہی تن سے جدا کر دیتا میری بڑی خواہش ہے آپ سے میرا رشتہ باپ بیٹے کا نہ ہوتا تو میں اپکو بخوبی بتاتا مولانا صاحب اپکا دین کیا کہتا ہے کس کس حقوق کی ناانصافی کا آپ پر قرض ہے وہ مڑا ایک غصیلی نگاہ سب پر اٹھائی

میں لحاظ نہیں کرتا آخری بار سمجھا رہا ہوں

ساز عمر خیام کی بیوی ہے اور اپنی بیوی کو سمجھا لے وہ اپنے ہاتھ اور زبان بند رکھے اگلی بار منہ سے بات نہیں کروں گا"

اور یہ بات سب کے لیے ہے۔۔

میں تھائی لینڈ جاؤں یہ جہنم میں یہ میرا مسلہ ہے میری بیوی میرا نام لے یہ مجھے کچھ بھی کہے یہ بھی میرا

novelistaan.com

مسلہ ہے کسی نقلی جالی مولوی کا دین ایمان مجھ پر میری بیوی پر مسلط نہ ہی ہو تو اچھا ہے

طوائف سے شادی کرنے سے پہلے اپنے ایمان کو جگاتے" یہ طعنہ مارنے کی جرت بھی عمر کے علاوہ کوئ نہیں کر سکتا تھا یہ اذیت وہ انکے ساتھ ساتھ خود کو بھی دے گیا تھا

اسنے حونک کھڑی ساز کا ہاتھ تھاما اور اسے ان سب کے بیچ سے نکال لے گیا جبکہ اشفاق صاحب سمیت سب کی زبانیں تالو کو جا لگیں نجما مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

وہ کس طرح اپنے رب کا شکر ادا کرتی جبکہ ساز اسکے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکھ رہی تھی وہ ان سب کے سامنے اسے کمرے میں لے ایا

کہا تھا تمھیں چل لو میرے ساتھ نہیں تمھیں یہیں انا تھا" وہ اسپر بھی خفا ہوا اسے ساز کے چہرے پر پڑے نیل جیسے ماضی کی یاد دلا رہے تھے

میں اس آدمی کے ہاتھ توڑ دو گا دیکھنا تم اسکی جرت کیسے ہوئی تم پر ہاتھ اٹھانے کی" وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا

ساز حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

اسنے اپنے دراز ٹٹولے اور فرسٹ ایڈ بکس نکال کر اس میں سے ایک ٹیوب نکالی وہ اسکے نزدیک آیا

ابھی کچھ دیر پہلے وہ اسپر بھڑک رہا تھا کہ اسکی وجہ سے وہ تھائی لینڈ جا نہیں سکا اور اب۔۔اب وہ اسکی اتنی

novelistaan.com

کیئر کر رہا تھا

وہ شاید خود بھی لاعلم تھا کہ کر کیا رہا ہے

اسنے وہ ٹیوب ہاتھ پر نکالی اور جیسے ہی عمر کے ہاتھ ساز کے گال کی طرف بڑھے تو کسی کا چہرہ آنکھوں میں سما گیا

وہ۔۔وہ اس گال کو اور ہاتھ میں موجود ٹیوب کو ڈانٹ پر ڈانٹ چڑھائے دیکھتا رہا

عمر "ساز کو جھٹکا لگا تھا اسکا یہ جھک کر اتنا قریب آنا اور پھر اسکے گال کو گھورتے رہنا

تم فکر نہ کرنا اب کوئی ہاتھ تمھاری جانب نہیں اٹھے گا میں اٹھنے ہی نہیں دوں گا میں ہاتھ توڑ دوں گا بھلے وہ میرا باپ ہی کیوں نہ ہو۔

ٹرسٹ می "اسکی انکھوں میں ایک الگ ہی جنوں خیزی تھی آنکھیں لال سرخ تھیں ساز کے لیے یہ تھپڑ نئے نہیں تھے مگر عمر جیسے ماضی میں جا پہنچا تھا اسکی پیشانی کی رگیں تنی ہوئیں تھیں جیسے ابھی پھٹ جائیں گی

کتنے آنسو اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں نے اس عورت کے صاف کیے تھے وہ سر جھٹک کر دور ہوا

آپ غصہ نہ کریں میں ٹھیک ہوں "ساز کو لگ رہا تھا جیسے وہ پاگل سا ہو رہا ہے

یہ تو کبھی توجہ نہیں دی اور آج توجہ دی تو وہ دیوانہ لگ رہا تھا

کیسے ٹھیک ہو تم اپنا چہرہ دیکھو "وہ آگ بگولہ ہوا

novelistaan.com

یہ عام بات ہے"

شیٹ اپ" وہ چلا اٹھا

عورت کے لیے پیٹنا اتنا عام کیوں ہے تم۔۔ تم عورتیں پاگل ہوتی ہو کیا مرد کی مار تمغوں کیطرح سہتی ہو

عجیب جاہل" وہ مٹھیاں بھینچ کر ضبط سے اسے دیکھنے لگا

ساز آنکھیں جھپکنے لگی"

ایک تو تم میری سمجھ سے باہر ہو لیٹ جاؤ" اسنے بلینکیٹ اٹھایا

عمر" وہ حیران رہ گئ

شیٹ اپ ساز مجھے ایک لفظ نہیں سننا تمھارا گال ٹھیک نہیں ہوتا تب تک تم یہاں سے باہر نہیں جا رہی

ہو لیٹ جاؤ"

اسنے کہا جبکہ ساز گھبرا سی گئ

اسنے ایک نگاہ اسے دیکھا وہ سر پر سوار تھا وہ نا چاہتے ہوئے بھی پیچھے لیٹ گئ

عمر نے اسپر کمبل سیدھا کیا اور ریموٹ اچھال دیا

ٹی وی دیکھ لو بور نہیں ہو گی"

اسنے پینٹ کی پوسٹس میں ہاتھ ڈال کر اسکے گال سے نگاہ چرائی

میں ٹی وی نہیں دیکھتی" وہ آہستگی سے بولی

novelistaan.com

اسکے اس انداز سے عجیب سا احساس بھی ہو رہا تھا

معلوم نہیں دل و دماغ میں کس بات کی خوشی کا احساس تھا حیران بھی تھی بس انوکھا سا تھا سب۔۔۔

ٹھیک ہے موبائل استعمال کر لو" اسنے اپنا موبائل نکال کر اسکی جانب اچھال دیا موبائل بھی اسکی گود میں گیرہ

ساز نے اسے بے چارگی سے دیکھا

میں۔۔۔ موبائل بھی استعمال نہیں کیا کبھی" وہ شرمندہ ہوئی

وہ اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے وہ مارس سے ائی ہو۔۔۔

اوکے میں سیکھاتا ہوں تمھیں" وہ سر جھٹکتا عین اسکے پہلو میں بیٹھ گیا

ساز کا دل جیسے اسکے بلکل نزدیک بیٹھنے سے پاتال میں جا گیرہ وہ اسکی خوشبو اپنے ارد گرد محسوس کر کے جیسے اوسان خطا کر گئ تھی اور وہ کتنے سکون سے اسکے پہلو میں بیٹھا۔

اسپر موجود کمبل خود پر ڈالا اور موبائل اٹھایا

دیکھو یہ ڈیوٹیر ہے اس میں پوری دنیا ہے ٹھیک ہے پوری دنیا" وہ اسکی جانب دیکھتا بولا جس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئ

ساز کی دھڑکنوں نے عجب لے پر شور کرنا شروع کر دیا تھا لیکن یہ شور صرف ساز کو ہی سنائی دے رہا تھا اسے کیوں نہیں جو اسکے اتنے قریب اگیا کہ اسکی دھڑکنیں اتھل پتھل سی ہو گئیں

novelistaan.com

وہ نگاہ جھکا گئ۔۔۔

بار بار نگاہ جھکاتی کبھی اٹھاتی وہ جیسے خود کی غائب دماغی پر افسوس کرنے لگی۔۔۔

ٹھیک ہے سمجھ آیا کچھ "اسنے کہہ کر پھر اسکی جانب دیکھا۔

ج۔۔۔۔۔جی جی" وہ ایکدم بولی

گڈ یو لو تم رکھ لو"

وہ بے نیازی سے اسکی جانب موبائل اچھال گیا

چلو جب تک تمھاری طبعیت ٹھیک نہیں ہوتی مووی لگا لیتے ہیں"

اسنے کہا اور ریموٹ اٹھا لیا

سازا اسکے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگی اسے لگ رہا تھا اسے یہ سب کرنا نہیں آتا اپنے آپ اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھرنے لگی اور وہ جو اسے شرابی نشئ کہتی تھی جیسے ہر بات بھول گئ

بس اتنا یاد رہا کہ دنیا میں کوئی تھا جو اسکے لیے کچھ کر سکتا تھا

آج جو کچھ ہوا وہ نیا نہیں تھا اسنے اس گھر کے ہر شخص کے آگے ہاتھ جوڑے تھے

لیکن آج چھاوں سی محسوس ہوئی تھی اتنی گھیری دھوپ میں کسی انجن نے اسے چھوا دی تھی

وہ کیا لگا رہا تھا کیا کر رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن سب اچھا لگ رہا تھا

اپنی ہی دھڑکنوں سے خائف ہوتی وہ ہوش میں ائی

novelistaan.com

یہ غلط ہے یہ گناہ ہے فلمیں نہیں دیکھنی چاہیے "اسنے اسکی لگائی گئی فلم کو بند کر دیا

جو کہ ابھی وہ تفصیل دینے ہی لگا تھا کہ یہ مووی بہت اچھی ہے

لو بھلا گناہ ثواب کے چکر میں رہی تو لے لیے تم نے دنیا کے مزے "وہ پھیل کر لیٹ گیا

ساز ایک فاصلہ سا بنا گئی اسکی ٹانگیں الگ کانپ رہیں تھیں اس سے تھوڑا دور ہو گئی

مانگیں مجھے نہیں لینے مزے میں تو ایک عام سی لڑکی ہوں"

ہاں پتہ ہے پتہ ہے وہی بوڑھی اماں والی باتیں شروع مت کر دینا

مجھے نیند آنے لگی ہے تم بھی سو جاؤ"

وہ بولا اور آنکھوں پر بازو رکھ لیا

ساز نے اسے دیکھا آدھا نیچے لیٹا ہوا تھا پاؤں میں جوتے تھے اور آدھا کمبل خود پر ڈالے سونے کے لیے

تیار تھا

وہ کیوں مسکرا رہی تھی سمجھ نہیں سکی لیکن وہ مسکرا دی

اور باقی سارا وقت اسے دیکھتی رہ گئی

آج اسے بہت خوشی محسوس ہوئی تھی

آپ نے دیکھے اس ساز کے رنگ ڈھنگ کیسے اسکے سینے سے لگی کھڑی تھی بھابھی "ثروت چچی بولیں

novelistaan.com

امی اسکا شوہر ہے وہ نکلی اس پر تایا جان نے اسکے منہ پر تھپڑ دھاڑا

اور سوہا جو بدر بھائی سے باتیں کرتی ہے "صنم غصے سے بولی

ہیں ہیں تیری اتنی زبان تو میری بیٹی کے متعلق بولے "تائی کا تو میٹر ہی گھوم گیا

صنم چچی نے اسے ڈیٹا

امی یہ ہی سچ ہے "وہ اٹھ گئ

اسکی زبان کو لگام دے ثروت ورنہ "وہ بھڑ کیں

بھابھی معاف کر دیں بچی ہے دیکھیں اچھا ہو گیا سب کچھ بس کل مہندی کی رسم بھی ہو جائے"

ارے جاؤ تم لوگ ایک تو وہ منحوس ساز اور اسکی ماں دونوں ایسی زہر لگتی ہیں مجھے اوپر سے سوہا کی ضد نے

الگ ہی غصہ دلا رکھا ہے۔۔۔۔وہ اسکو جھٹکتی بولیں

اب کیا یہ مہندی وندی کی ضرورت تھی بس کافی تھا نکاح بھی

ایک تو وہ کنگلہ ہی ذہن لگتا ہے مجھے "

وہ منہ بنا کر بولیں اندر آتے بدر نے یہ بات سنی تھی

اور پھر وہ کچن میں چلا گیا جہاں اسکی ماں کا ہونا یقینی تھا

امی تایا جان نے نکاح کی رسم کب رکھی ہے"

وہ سیدھا سوال کرنے لگا

novelistaan.com

ہلکی آواز میں بولو کیا بے شرموں کیطرح منہ پر ہی بولے جا رہے ہو

بس کریں یہ عام بات ہے جو یہ شرم ورم ہے مجھے بھی پتہ ہے کون کتنا ہے" وہ ناگواری سے بولا

کہہ رہے تھے کل مہندی کے بعد ہی ہو جائے گا"

اسکے تیور اچھے نہیں تھے بس اسی روز کا انتظار تھا" وہ بڑبڑایا

سازاگیٔ ہے اور تمھیں پتہ ہے اج کیا ہوا" نجما کافی خوش تھی سب بتاتی چلی گیٔ

ہمم خوشی کی بات ہے تایا جان کو سیدھا عمر ہی کر سکتا ہے لیکن اب انکا وقت چل پڑا ہے امی اب وقت

بدل گیا ہے" وہ نفرت سے بولا

پچھلی باتیں بھول جاو بیٹا" نجما بولی

بھول گیا"

نجما چچی" سوہا کر آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا

وہ بدر کو دیکھ کر مسکرانے لگی

ذرا فریش جوش بنا دیں میری سکن کے لیے اچھا ہے"

اچھا بیٹا باہر بیٹھو لے آتی ہوں"

خود بن لو" بدر سنجیدگی سے بولا

جب کام کرنے والے موجود ہیں تو مجھے کیا ضرورت"

novelistaan.com

وہ تمھاری ساس اور میری ماں ہیں کام کرنے والی نہیں"

جانے دو بدر یہ باتیں بحث کی نہیں نجما شاکڈ ہی رہ گئ

ابھی ساز نے اپنے شوہر کا نام لیا تو بھائی صاحب نے اسکے ساتھ کتنا برا سلوک کیا اور سوہا تو وہ دونوں کو دیکھنے لگی

بدر نے ضبط سے سر ہلا دیا

ایسا لگ رہا ہے جیسے جیسے شادی کے دن قریب ارہے ہیں تم مجھے پسند کرنے لگے"

ٹھیک سوچ رہی ہو" وہ زبردستی مسکرایا اور وہاں سے باہر نکل گیا

سوہا نے نجما کی جانب دیکھا

وہ آپکی بیٹی کا نصیب اور یہ میرا نصیب" وہ آنکھوں کو دلنشین سی جنبش سے کر بولی اور خود بھی چلی گئ

امی مجھے اپنے کمرے میں بڑی سی سکرین لگانی ہے"

سوہا تو تھپڑ کھائے گی اب اپنے باپ سے" وہ اسے گھورتی ہوئی بولیں

کیا ہو گیا ہے آپ کو آپکی ایک ہی بیٹی ہے سگی اور اسکے بھی ارمان پورے نہیں کریں گی" وہ ماں کے پاؤں

novelistaan.com

دبانے لگی

کون دلائے گا تجھے اور تیرا باپ چلنے دے گا اس گھر میں کوئی چیز" وہ بھڑ کیں

امی عمر سے کہیں نہ وہ پیسے دے" وہ ذرا جھجھکتے ہوئے بولی

دماغ ٹھیک ہے" وہ اسکے ہاتھ جھٹک گئیں

امی مجھے نہیں پتہ ایک تو کنگلے سے شادی کر رہے ہیں پھر میں لے کر کچھ بھی نہ جاؤں جیسے عمر اپنے

کمرے میں گانے سنتا ہے مجھے بھی سننے ہیں"

لو جی یہ پاگل ہو گئی ہے چھوری" وہ اسے گھور کر بولیں اور سوہا منہ بنا گئی

امی پلیز" اسنے ماں کے گلے میں بازو ڈالے

اچھا ٹھیک ہے دور ہو دیکھتی ہوں کچھ کرتی ہوں اور تو نے پارلر جانا ہے کسی" وہ اسکی بات یاد کرتی بولیں

ہاں نہ یہ ساتھ والی ہے نہ آسیہ بہت اچھا تیار کرتی ہے" وہ جوش سے بولی

اچھا ٹھیک ہے بل جا لیکن جلدی انا ہے" انھوں نے کہا اور وہ جیسے ہواؤں میں جھولتی باہر آئی

آج تو سماں ہی الگ تھا اسنے زبردستی گھر میں گینڈے کے پھول لگوائے تھے اور ابو فلحال کسی چیز کو انکار

نہیں کر رہے تھے وہ تو بس فائدہ اٹھا رہی تھی بہت خوش تھی وہ جھومتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

اور دوسری طرف ساز کے دل پر جیسے عجیب وحشت سی ہوئی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی

ارد گرد دیکھا وہ عمر کے بستر پر تھی دل تھا جیسے گرفت میں اگیا وہ ایک لمحے میں کھڑی ہو گئی لیکن اسکے

novelistaan.com

پاس عمر نہیں تھا

وہ جلدی سے اٹھی اور کمرے سے باہر بھاگ اٹھی

کل سے اب تک وہ کمرے میں ہی تھی اسے کل نیند نے جالیا تھا معلوم نہیں کب اسے دیکھتے دیکھتے سو گئ

اسے شرمندگی کا احساس شدت سے ہوا اور وہ کمرے سے نکلی تو دل کی دھڑکنوں میں شدت تھی لیکن

خوش آئندہ تھی کمرے کے باہر کوئ نہیں تھا وہ جلدی سے اپنے کمرے میں جانے لگی تو وہاں سوہا کو دیکھ

کر ایکدم چونکی

ہاں دیکھ رہی تمھارے شرابی نے تم پر کتنا پیسہ خرچ کیا ہے بر حال مجھے یہ سوٹ پسند آیا ہے یہ پسند آیا

ہے اور یہ بھی بلکہ یہ سب اب شادی میری ہو رہی ہے کپڑے تمھارے پاس اتنے اچھے ہوں تو یہ تو بے

کار ہی بات ہو گئ

تو میں یہ سب لے کر جا رہی ہوں"

لیکن یہ سب میرے ہیں" وہ منمنائی

ہاں بڑے تمھارے ہیں زیادہ عمر پر اترانے کی ضرورت نہیں ہے ارے یہ ہمارا ہی احسان تھا جو تمھیں

اتنے امیر بندے کے ساتھ باندھ دیا ہم نے۔۔۔

تم ہو ہی کیا یہ تمھاری اوقات تمھارے ولیو ہے ہی کیا"

وہ اسے بھڑکتی ہوئی سنا گئ جبکہ ساز نے پہلی بار پیشانی پر بل ڈال کر اسے دیکھا

novelistaan.com

سوہا آپی یہ میرے کپڑے ہیں اور میں اپکو بلکل نہیں دوں گی" اسنے اسکے ہاتھ سے ہھینچ لیا

جبکہ اسکا دل کانپ رہا تھا لیکن پھر بھی وہ سوہا کے کھلے منہ کی پرواہ کیے بنا الماری میں دوبارہ کپڑے لگا گئ

تمھاری اتنی جرت" سوہا نے اسکے بال جکڑے

سوہا آپی چھوڑیں مجھے اپ یہ کیا کر رہی ہیں" وہ غصے سے پاگل ہونے لگی

آپی چھوڑیں مجھے" وہ اسکے بالوں میں لٹک گئ تھی جبکہ اگر وہاں پر وقت پر بدر نہ آتا تو شاید سوہا غصے کی

شدت سے اسکے بال نوچ ہی لیتی

یہ کیا کر رہی ہو" بدر نے اسے دور کیا

چھوڑو مجھے جان نہ لے لوں اسکی میں میرے سامنے زبان درازی کر رہی ہے

سمجھا لو اب اپنی بہن کو عمر پر اترانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ بھڑکی

ساز بھیگی آنکھوں سے بدر کو دیکھنے لگی جبکہ بس اج کا ہی تو دن تھا اگر اج وہ یہاں بھی صبر کر لیتا تو یقینا

اگے آنے والا ہر کل مختلف ہوتا وہ کچھ نہیں بولا سوہا وہاں سے چلی گئ جبکہ بدر نے ساز کے انسو صاف کیے

تم رو مت" بھیا اپ اس چڑیل سے شادی مت کریں اپ اپ کے لیے ایزہ"

ساز" ایکدم جیسے اسنے اسکی آواز کو بند لگا دیا

میں آئندہ ایسی بات نہ سنو"

اسنے گھور کر کہا ساز خاموش ہو گئ جبکہ بدر باہر نکل گیا اور ساز نے جلدی سے آنسو صاف کیے

novelistaan.com

کاش کاش ماضی پلٹ جاتا۔

کاش"اسنے سوچااور چہرہ دھونے چلی گئ

وہ کچن میں کھڑی سب کے لیے روٹین کے حساب سے ناشتے بنارہی تھی چہرے پرابھی بھی نیلا نشان تھا

۔

عمر جب شاور لے کر نکلا تو ساز کو بیڈ پر نہ دیکھ کر اسنے ادھر ادھر دیکھا وہ کہیں نہیں تھی وہ تیار ہوا اور نیچے اگیا پیشانی پر کئ بل تھے جو گواہ تھے اسکا موڈ آف ہے تایا جان لاونج میں بیٹھے تھے آج انکی بیٹی کی مہندی تھی اور نکاح تھا اور پہلی بار انکے ہاں ایسا کوئی فنکشن ہو رہا تھا خاندان بھرنے آنا تھا

ارہم نے عمر کو ناگواری سے دیکھا بڑی مشکل سے اشفاق صاحب نے اسے روکا تھا کہ وہ کوئی بھی حرکت نہ کرے

عمر کا یہ سب جلوہ تو انھیں سہنا ہی تھا عمر انکے ایک کہنے پر انھیں چیک پر چیک کاٹ کر جو دے رہا تھا وہ نیچے آیا اور اسنے کچن میں جھانکا کیونکہ یقین تھا وہ یہیں ہو گئ

کچن میں اسے دیکھ کر نجما مسکرادی

اب وہ داماد کی نگاہ سے جو دیکھ رہی تھی جبکہ داماد کو پتہ تک نہیں تھا یہ اسکی ساس ہے

دوسری طرف ساز اپنے کام میں مگن تھی ناشتہ زیادہ بڑا بن رہا تھا کیونکہ سب مہمان ارہے تھے تائی کی

novelistaan.com

بہنیں ثروت چچی کی گھر والے تایا جان کے دوست احباب انکی بیویاں بچے اور ناشتے پر ہی آنا تھا تبھی وہ ناشتہ بنا رہی تھی عمر نے اسے کڑاہی کے نزدیک دیکھا جہاں وہ پوریاں تل رہی تھی جبکہ یہ ناشتہ باہر سے بھی آسکتا تھا لیکن اگر باہر سے آتا تو نجما اور اسکی بیٹی کو پتہ کیسے چلتا کہ انکی اوقات کیا ہے

کیا کر رہی ہو یہ تم" اسکے سوال پر اندر آتی تائی ثروت چچی دونوں رک گئیں

ساز نے مڑ کر دیکھا تائی کی جانب سے عمر کی پیٹھ تھی

تمھیں کہا تھا نہ جب تک طبعیت ٹھیک نہ ہو کمرے سے نہ نکلنا" وہ گھور کر بولا

ساز شرمندہ شرمندہ سی نگاہیں جھپکتی کبھی سب کو تو کبھی اسکو دیکھتی

میں ٹھیک ہوں" وہ منمنائی

یہ میں بتاؤ گا کب تم ٹھیک ہو"

باہر آؤ اور ناشتہ کیا ہے تم نے" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

اسکے پاس جواب تو تھا مگر ہمت نہیں تھی

نہیں بیٹا کافی دیر سے کہہ رہی ہوں مگر کام میں لگ گئی ہے" نجما پہلی بار بولی

آپ کون" وہ سپاٹ تھا

اسکا منہ سا اتر اگیا

امی ہیں میری" ساز کو برا لگا

novelistaan.com

عمر نے گھیرہ ساز بھرا۔۔۔تم باہر آؤ"

اسنے اسے انگلی کے اشارے سے باہر آنے کے لیے کہا

ارے بیٹا ٹھیک ہٹی کٹی ہے دو چار تھپڑ خدا کھا لینے سے اسکی چمڑی پر کہاں کوئی اثر پڑا تم پریشان نہ ہو باہر چلو میں اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے کا ناشتہ لاتی ہوں" وہ چاپلوسی سے بولیں

چلیں پھر ایک تھپڑ مجھ سے کھالیں پھر بتایئے گا کتنی ہٹی کٹی ہیں آپ" اسنے ترچھی نگاہوں سے تائی کو دیکھا ثروت تو چونچ دبا گئی کون اپنی عزت کراتا اسکے ہاتھوں سے تائی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

اور یہ ہو کیا رہا ہے"

یہ سب باہر سے نہیں اسکتا"

عمر گھر کے معملات میں داخل نہ دو" انکی بحث پر تایا جان لاونج سے اٹھ کر آگئے

ٹھیک ہے" اسنے ساز کا ہاتھ پکڑا اور اسے باہر کھینچ لیا

یہ بے حیائی نہیں چلے گی اشفاق صاحب میرے گھر میں" تائی کا ضبط جواب دے گیا تھا

بدر بھی وہیں اگیا خاموشی سے یہ سب ملاحظہ کر رہا تھا تخت پلٹنے والا تھا قربانی اسکے جذبوں کی ہوتی لیکن تخت پر اگلا بادشاہ کون ہوتا بہت جلد پتہ چل جاتا تبھی وہ سکون میں تھا

عمر کو بے ساختہ ہنسی اگئی اور ساز جو ہاتھ چھڑانے کو بے چین تھی عمر نے مزید گرفت سخت کر لی تھی اسکے ہاتھ پر۔۔۔

novelistaan.com

ڈیڈ اپکا نام لیا ہے انھوں نے تھپڑ ماریں گے یہ کوئی اور زحمت کرے" وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا بولا اسی لیے زہر لگتے ہو تم بد لحاظ اور بے غیرت جو ہو اور اسے بھی اپنی ماں جیسا ہی بناؤ گے اسی سے پیدا ہوئے ہو نہ عمر تبھی اسی کیطرح کی حرکتیں کرو گے "انھوں نے جیسے ایک ہی وار میں سارے حساب برابر کر دیے سب سے کمزور لمحے ہو جاتے تھے اسکے لیے جب کوئی اسے اسکی ماں کا طعنہ دیتا تھا۔

اسنے باپ کیطرف دیکھا۔

ساز کا ہاتھ چھوڑ دیا اور تقویت کا ایک سانس اشفاق صاحب کی مسکراہٹ بتا گئی تھی کہ اب اونٹ پہاڑ تلے اگیا ہے۔۔ مسکرا کر اسے دیکھنے لگے۔

خون تو میں اپکا ہوں گند کی شروعات تو آپ سے ہوتی ہے انکا قصور تو مجھے پیدا کرنا تھا اور وہ اتنے ہی قصور پر میری نفرت کی مستحق ہیں آپ سوچیں میں اپکے لئے کیا ہوں خدا کی قسم میں اپکے لئے سزا نہ بن جاوں تو کہیے گا" نفرت سے پھنکارتا وہ الٹے قدم لیتا وہاں سے باہر نکل گیا جبکہ ساز اسکی تکلیف اپنے اندر محسوس کر رہی تھی وہ حساس تھا اس ٹاپک کو لے کر اور تایا جان نے اسے وہیں چوٹ کی تھی۔

جاتے جاتے قدم رک گئے پلٹ کر دیکھا اور رک گیا

وہ سرخ نگاہوں سے اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اسکی ماں بے بسی سے دیکھتی تھی اور یہ ہی بے بسی اسے ساز کی جانب متوجہ کرا رہی تھی

جہاں سب کو سانپ سونگا کہ اب وہ چلا جائے گا وہیں وہ مڑ کر دوبارہ کمرے میں چلا گیا اور اشفاق صاحب

novelistaan.com

کو سکون مل گیا کہ وہ گیا نہیں

نکاح نامے پر سائین کرتے ہوئے اسنے ایک پل کے لیے اپنے آپ کے لیے اپنے جذبات کے لیے کسی بات کے لیے کچھ نہیں سوچا سوائے انتقام کے۔۔۔

ایک ایسا بھیانک انتقام جس سے روح بھی کانپ جائے وہ سائین کر کے مطمئین سا بیٹھ گیا اور دوسری طرف سوہانے بھی ایک حسین شخص کو اپنی زندگی میں قید کر لیا تھا

اسکی آنکھوں میں عکس آیا اور طنزیہ مسکراہٹ نے اسکو جیسے احساس دلایا کہ آج اسنے وہ بھی پالیا جسے چھین کر چنا تھا اسنے۔۔۔وہ مسکرا دی

"بدر اسکا تھا"

اسنے ایک معصوم سی لڑکی کو آنکھوں آنکھوں میں ہی اتار لیا جیسے اسکے سامنے قہقہے لگائے کہ دیکھو پالیا میں نے اسے۔۔۔وہ مسکرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

ابو نے اسکے سر پر پیار کیا

وہ وائیٹ کلر کے غرارے سوٹ میں تھی لیکن ان سب میں ساز وہاں کھڑی سب سے الگ لگ رہی تھی جبکہ عمر نے نیچے آنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی اور وہ چاہ کر بھی اوپر پورا دن نہیں جا سکی کیونکہ اسکے جاتے ہی اسے کولہو کا بیل جو بنا لیتے تھے سب۔۔

novelistaan.com

وہ اسے دیکھنے لگی جس کے چہرے کی خوشی بتا رہی تھی کہ وہ بدر کو پا کر کتنا خوش ہے

اسکے بھائی کی زندگی میں یہ سب کیا تھا۔

اسے امی نے بتا دیا تھا کہ بدر دوبئ کیوں نہیں جا سکا۔

ساز اپنے بھائی کے لیے بہت غمزدہ تھی لیکن قسمت نے موڑ لے لیا تھا اب کچھ فائدہ نہیں تھا بدر باہر تھا

ارے بیٹی تمھارا شوہر کہاں ہے"

نشئ ہے پتا ہو گا کچھ پی پلا کر"

تائی کے قہقہے نے ساز کا چہرہ سرخ کر دیا۔

سبکی کا احساس اندر تک اتر گیا

ن۔۔ نہیں وہ انکی طبعیت نہیں ٹھیک"

وہ لاشعوری طور پر اسکا ڈیفنس کرنے لگی

جھوٹ بول رہی ہے اماں جی کیا بتاوا اتنا پیتا ہے اتنا پیتا ہے ہر قوت شراب کو منہ لگا رہتا ہے اسکا بلکل ماں

جیسا ہے ماں طوائف تھی بیٹا ایک اور طوائف بنا رہا ہے"

تائی جان" ساز تڑپ اٹھی

بس منہ تو تو کھول ہی نہ میرے سامنے" وہ اسکے احتجاج کا گلہ گھونٹ گئیں

اللہ کی پناہ توبہ توبہ" وہ عورت ساز کو دیکھ کر توبہ کرنے لگی اور ساز کی آنکھیں دکھ سے بھر گئیں۔

novelistaan.com

اسکے مڑ کر دیکھا بدر اندر آرہا تھا۔۔۔

وہ دولہا تھا کسی نے اسے دولہے والی اہمیت نہیں دی تھی

ساز اپنے بھائی کے نزدیک آئی اور اسکو بہت محبت سے دیکھا اسکی آنکھیں بار بار اشک بار ہو رہیں تھیں

ان ارمانوں کا خون دیکھ کر جو اسکے بھی آنکھوں میں اتر رہے تھے بدر نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

بس سمجھو ساری فکریں ختم" وہ اسکا گال تھپتھپا گیا

انشاءاللہ اللہ ساری مشکلات دور کر دے گا بھائی

میں اپکے کاموں میں آسانی کے لیے کل روزہ رکھو گی" وہ بولی بدر مسکرا دیا

اور باہر مہمانوں کے لیے کرسیاں لینے آیا تھا ہم جبکہ جم کر بیٹھا تھا اور تایا جان کو تو کوئی ہلا نہیں سکتا تھا

بدر تو چلا گیا لیکن ساز کے اندر سے غم نہیں گیا

بار بار ان سب کے الفاظ اسکے دل میں خنجر کیطرح چبھ رہے تھے۔

سوہا اپنے دوستوں کے ساتھ تصویریں کھینچوا رہی تھی اشفاق صاحب کے گھر میں چلتے گانے باجے کی

آواز دور دور تک سنائی دی جاسکتی تھی

مہمان جا چکے تھے فنکشن ختم ہو چکا تھا سب گھر والے لاونج میں جمع تھے جبکہ سوہا بار بار بدر کو دیکھ رہی

تھی

novelistaan.com

رخصتی مہینے بعد کریں گے"

تایا جان کی بات پر بدر نے سر اٹھا کر انکی جانب دیکھا

نہیں تایا جان رخصتی کل ہی ہو جائے تو بہتر ہے" وہ آرام سے بولا تھا

کیوں" وہ اکھڑے

ابو" سوہا بیچ میں ہی بول اٹھی

یہ بے حیائی نہیں تھی یہ تو اسکا حق تھا انکے نزدیک وہ بس اتنا ہی کہہ کر چپ ہو گئی سب کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں جبکہ انھوں نے سر ہلایا

ٹھیک ہے"

انھوں نے کہا اور کمرے میں چلے گئے سب ہی چلے گئے تھے سوہا بدر کو دیکھ رہی تھی جو اپنے کمرے میں چلا گیا

خوابوں کی سیج سج رہی تھی دل کی دھڑکنیں شور کر رہی تھیں

جبکہ ساز نے سارا گھر سمیٹا اور اسکے بعد وہ کمرے میں ائی تو بری طرح تھک چکی تھی لیکن سامنے ہی اسے نشے میں دھت دیکھ وہ دو قدم دور ہوئی

عمر نے بھی اسے دیکھا ہلکا سا مسکرایا

ہائے بیوی" اسنے گلاس اٹھا کر چیئرز کیا جبکہ ساز اسے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی

novelistaan.com

اسکی نرمی اور توجہ نے یہ بات بھلادی تھی کہ وہ واقعی شرابی ہے وہ ان گلاس ان بوتلوں کو دیکھنے لگی اور صوفے پر بیٹھ گئی سانسیں بھاری ہو گئیں

کیا ایسے لوگوں کی عزت اہمیت قدر ہوتی ہے شراب پینے والے تو اللہ کے ہاں سرخرو نہیں پھر وہ۔۔۔۔

وہ اسے دیکھنے لگی جو بوتل کو گلاس میں الٹ کر خالی بوتل کو زمین پر چھوڑ گیا اسکی جانب۔۔۔۔

گول گول ہوتی بوتل ساز کے قدموں میں جا پہنچی وہ مسکرا دیا

کیا ہوا غصہ مت ہو نا یار ضرورت تھی ورنہ میرے باپ کی باتیں مجھے مار دیتی" وہ ہنستے ہوئے بولا اور ساز منہ پر ہاتھ رکھ کر بری طرح رو دی

عمر نے چونک کر اسے دیکھا وہ روتی ہی چلی گئی

ہے۔۔وائے اریو کرائینگ میں نے تمھیں ہرٹ نہیں کیا کیا بوتل تمھیں لگی ہے" وہ اسکے پاس آگیا۔

ساز اس سے دور ہو گئی

عمر نے اس فاصلے کو توجہ سے دیکھا

اچھا رو مت پلیز مجھے بتاو کیا ہوا ہے"

اور۔۔۔اور کیا ہونا ہے آپ شراب پی رہے ہیں" وہ بولی روتے میں بولتی ہوئی بھی اچھی لگتی تھی

معلوم نہیں نشہ کر کے اسے اسکی ہر حرکت ادا کیوں لگنے لگتی تھی اسنے سر جھٹکا

تو" کچھ پلے نہیں پڑا کہ اس سے کیا مراد تھی وہ تو تھا ہی شرابی۔۔۔

novelistaan.com

آپ اپ جانتے ہیں سب نیچے مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ تمھارا شوہر کہاں ہے اور تائی جان نے آپکے بارے میں کتنی بری بری باتیں ان لوگوں کو بتائی لیکن میں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے لیکن انکی بات سچ ثابت ہوئی انکی بات سچ ثابت ہوئی آپ واقعی نشئی ہیں۔۔۔

لیکن مسلہ یہ ہے آپ میرے شوہر بھی ہیں میں نے ماننا نہیں تھا لیکن سب نے منوالی یہ بات مجھے سے اب میں لوگوں کو کیا منہ دیکھاؤ کس منہ سے کب تک جھوٹ بولو کہ ایسا نہیں ہے" وہ غصے سے کہتی کھڑی ہو گئ

مجھے سنٹیمنٹز میں پھنسا رہی ہو"

عمر اسکی بچکانہ باتوں پر ہنسا

جب وہاں سب کے شوہر تھے تو اگر میرے بھی ہو جاتے تو کچھ نہ ہوتا کم از کم تائی جان جھوٹی ہو جاتی" کن چکروں میں پڑ رہی ہو ساز میں اس ٹائپ کا بندہ نہیں ہوں بھئ" وہ ہنسنے لگا

ہاں میں ہی پاگل تھی" وہ آنسو صاف کرنے لگی

عمر جبکہ سکون سے اسے دیکھنے لگا

ساز کو شدید غصہ آیا اس شخص نے سے اپنے ہی اندر موجود غصے سے بھی تعارف کرا دیا تھا

عمر جواب دیے بنا ہی دوبارہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا اور ساز نے اسی کے سامنے جائے نماز بچھا کر عشاء کی نماز ادا کی مگر اسے ایک پرسنٹ بھی فرق نہیں پڑا

novelistaan.com

اور وہ لڑکی جو اپنے بھائی کے لیے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی تھی آج اسکے لئے ساری دعا میں روتی رہی

اسکے رونے پر کوفت زدہ ہوتا وہ بالکنی میں اگیا آسمان کو دیکھتے وہ شراب پی رہا تھا جبکہ اسکی بیوی اندر عشاء کی نماز پڑھ کر اسکے لیے ہدایت مانگ رہی تھی اور وہ یہ کیوں کر رہی تھی

ایک معصوم دل کو توجہ دی تھی عمر خیام نے کوڑے کاغذ پر عمر خیام کا نام لکھا جا رہا تھا خبر دونوں کو ہی نہیں تھی

آج گھر میں بارات کا فنکشن تھا پورا گھر ہی درہم برہم تھا

ساز صوفے پر سوئی تھی اور عمر تو ساری رات ہی نہیں سویا تھا بالکنی کے دروازے میں کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا کہ وہ جھٹکے سے اٹھی

یہ اللہ بہت دیر ہو گئی" اسنے دل پر ہاتھ رکھا نگاہ عین عمر سے جا ملی عمر اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

وہ منہ بنا کر وہاں سے اٹھ گئ

عمر مسکرا دیا اور ساز باہر جانے لگی

اگر کمرے میں ہی رہ لو تو آج ماسی نہیں بنو گی"

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی"

وہ نروٹھے لہجے میں بولی عمر دل پر ہاتھ رکھ گیا

novelistaan.com

آہ میرے دل کی چوٹوں میں اضافہ ہو گیا"

وہ اداکاری کر رہا تھا آنکھوں کو جاندار جنبش دیتا بولا

ہوتا رہے" وہ اسکے انداز پر جیسے اپنے اندر سر سے اٹھتے جذبات جو عجیب ہی لے پر اتر رہے تھے محسوس کرنے لگی

بڑی ظالم ہو تم تو"

آپ جتنی نہیں ہوں"

ہاں حاضر جوابی تو بس میرے سامنے ہے باقی سب کے آنے میسنی بنی رہتی ہو بھولو مت تمھاری طرف بھی میرا حساب خوب ہے یاد رکھو تمھاری وجہ سے میں تھائی لینڈ نہیں جا سکا

سب کچھ قسمت سے ہوتا ہے آپکی قسمت میں نہیں تھا"

اسنے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا وہ کچھ نہیں بولا وہ باہر نکل گئ

جبکہ وہ اسکے لفظوں کے معنی میں اتر گیا۔۔۔

اسکا قصور تھا اسنے اپنی قسمت میں یہ تکلیفیں خود چنی تھیں

وہ ابھی مزید سوچتا کہ فون کی بیل نے اسے متوجہ کیا جبکہ وہ یہ فون ساز کو دے چکا تھا لیکن وہ لڑکی ان چیزوں پر توجہ نہیں دیتی تھی ہاں اسکے دلائے گئے کپڑے شوق سے پہنتی تھی

ہاں زمیر بولو"

novelistaan.com

وہ بولا جبکہ دوسری طرف سے کافی خوش مزاجی سے دریافت ہوا

کیسا ہے سالے کہاں پر ہے مجھے تو بھول گئے سعود اور تو"

بھکاریوں سے تعلقات نہیں رکھتے اب" وہ بولا تو زمیر کا قہقہہ اٹھا

اچھا چلو اب کیا کر سکتے ہیں

تیری طرح نہیں ہو سکتے کہ دھن آسمان سے برسے یہاں کی کروڑوں کی جائیداد کھاتا رہو میں"

کام کی بات کر" وہ سنجیدہ ہوا

کام کیسا بس ملتے ہیں بات چیت کرتے ہیں" وہ بولا

نہیں ملنا بھائی تجھ سے ویسے بھی سعود ملک سے باہر ہے وہ آئے تو ہی مل سکتا ہوں" وہ بولا

دیکھ لے ہو سکتا ہے تیرے لیے مجھ سے ملنا کام کا ہو" زمیر کی بات پر وہ چونکا

شکل دیکھی ہے سالے تو نے اپنی تیرے سے میرا کام کیسا"

زمیر پھر ہنسنے لگا اور عمر کو اسکی ہنسی سے کم کوفت نہیں تھی یار وہ مجھے یاد رہا تھا کہ تیری ایک بہن بھی ہے

جو گھر سے بھاگ گئی تھی تجھے بھی یاد ہو گا"

زمیر کے الفاظوں پر وہ موبائل پر گرفت سخت کر گیا

اسنے چار گالیاں دیں" زمیر ہونے لگا

سالے تیری بہن کے شویر کے ہاں نوکری لگی ہے میری۔۔۔۔

novelistaan.com

مجھے لگا تجھے نہیں پتہ تیری بہن بھاگ کر کہاں گی تو تجھے بتادوں"

زمیر "وہ غرایا آج کے بعد اس نمبر پر کبھی رابطہ نہ کرنا

ارے کیا ہو گیا ہے"

ایک تو تیری مدد کی تو چیخ رہا ہے

وہ اسے گالیاں دینے لگا زمیر خاموش ہو گیا

بہن تیری بھاگی تھی گالیاں مجھے دے رہا ہے" وہ جیسے عمر پر سر سے پاوں تک تیزاب پھینک چکا تھا

وہ بے چینی سے ادھر ادھر ہو رہا تھا

فون بند کرتا کہ زمیر نے روکا۔۔۔

اچھا سن پندرہ سال بڑے مرد سے شادی کی ہے اسنے براسخت ہے"

وہ مسکرایا تھا عمر نے کال بند کر دی

کاش وہ بھی مر جاتا ہاں اپنی ماں کے ساتھ ہی مر جاتا یہ پھر اسے بھی کوئی بیماری ہو جاتی

وہ اتنی شراب پیتا تھا اسے کوئی بیماری نہیں ہوئی اسے آج تک آج تک وہ ان ہی الفاظ میں گھیرہ رہا وہ

کانوں پر ہاتھ رکھ گیا

دو عورتوں نے اسے تباہ کر دیا

وہ جب ھونا چاہتا تھا تب اسکو یاد دلا دیتے تھے کہ وہ کیا تھا ایک بھاگی ہوئی بہن کا بھائی اور ایک طوائف کا

novelistaan.com

بیٹا۔۔۔۔

عمر کی چیخ سے پورا گھر اوپر سے نیچے تک دہل گیا

ساز کے ہاتھ سے کپ چھٹا چھنا کے کی آواز سے وہ خود نہیں جانتی تھی یہ چیخ سن کر اسے کیا ہوا وہ ان سب کے بیچ سے دوڑتی ہوئی اوپر آئی

وہ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے جیسے پاگل سا ہو رہا تھا

عمر" وہ دور کر اس تک پہنچی

عم۔۔۔" سرخ چہرہ آنکھوں سے بہتا پانی پھولی ہوئی رگیں اور دانت پر دانت جمائے وہ جیسے اپنے اپے میں نہیں تھا

کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ ہو۔۔۔ ہوا" اسکے علاوہ کوئی نہیں آیا تھا بے حسی ایسی تھی

کچھ تو جیسے پُر سکون ہوئے تھے اسکی چیخ کی اذیت کو محسوس کر کے انھیں فرق نہیں پڑا تھا ساز اکیلے اسکے پاس کھڑی تھی جبکہ اسکے باپ نے بھی بیٹے کی چیخ سنی تھی مگر وہ باپ نہیں تھے وہ ایک لالچ سے بھرے انسان تے جنھیں اپنا مفاد کے علاوہ کچھ نہیں دیکھائی دیتا تھا

عمر نے اسے دیکھا اور ساز کے ہاتھ پاؤں گئے وہ اپنے ٹھنڈے ہاتھ اسکے چہرے پر رکھ گئ

آپ۔۔ آپ کو کیا ہو رہا ہے" وہ رو پڑی جبکہ عمر نے اسے خود میں بھینچ لیا

تم مجھے چھوڑ کر بھاگو گی تو نہیں"

novelistaan.com

وہ سوال کر رہا تھا خود میں بھینچے وہ اس سے سوال کر رہا تھا

ساز تھم گئ۔۔۔۔۔

نہیں بھاگو گی نہ وعدہ کرو وعدہ کرو مجھ سے مجھے چھوڑ کر نہیں بھاگو گی کسی مرد کو نہیں دیکھو گی کسی کو چھو گی نہیں کسی کو چھونے نہیں دو گی۔

بتاؤ مجھے "وہ اسے جھنجھوڑ کر دھاڑا۔

ن۔۔۔ نہیں کرو گئیں میں ایسی نہیں ہوں" وہ کانپتے لہجے میں بولی

م۔۔۔ میں جانتا ہوں تم ویسی نہیں ہو تم ساز ہو عمر کے لیے ساز۔۔۔

آئی نوائ نو دنیا کی ہر لڑکی ایک نہیں ہوتی دنیا کی ہر لڑکی ایزہ نہیں ہوتی ناز نہیں ہوتی میں جانتا ہوں تم ویسی نہیں ہو" وہ بولا اسکا گال تھپتھپا کر بولتا رہا اور پھر اٹھ گیا

ہو ہی نہیں سکتی تم ویسی "اور وہ بولتا ہوا واشروم میں بند ہو گیا

ساز منہ پر ہاتھ رکھ گئ

ہر شخص خود میں اذیت چھپائے ہوئے تھا اور وہ عمر کو شرابی سمجھتی تھی

اسکی چیخ نے آج اسکا دل پھاڑ دیا تھا۔

وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئ اور پلٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔

novelistaan.com

ایزہ جھولے میں بیٹھی اس وقت آسمان کو دیکھ رہی تھی کافی ڈھنڈ بڑھ گئی تھی دسمبر کا مہینہ تھا اسلامہ اباد میں تو کمال موسم کی تباہ کاریاں تھیں

پھر بھی ٹھنڈے جھولے پر وہ جھول رہی تھی

اسکے دماغ میں ایک ہی بات چل رہی تھی اور وہ یہ تھی کہ شاہنواز کے موبائل میں کس حسین عورت کی تصویر تھی

وہ عورت بہت خوبصورت تھی ایسے کہ اسنے کبھی دیکھی ہی نہیں تھی اتنی خوبصورتی۔۔۔

لوگ کہتے تھے وہ بہت خوبصورت ہے لیکن اسے تو وہ عورت دنیا کی حسین ترین عورت لگی پھر وہ کیسے حسین ہو سکتی ہے عجیب جلن اور حسد کا سا احساس تھا جو اس میں اٹھ رہا تھا جبکہ وہ بار بار جھٹکنا چاہتی تھی

شاہنواز نے اسے چھوا نہیں

یہ بات نہ چاہتے ہوئے بھی چبھ رہی تھی۔۔۔۔

"کیا وہ شاہنواز کی محبت تھی" جھولا ایکدم رکا

اور اسے کچھ انہونی کا سا احساس ہوا

لیکن وہ ایسا کیوں سوچ رہی تھی کیوں بھلا شاہنواز کسی سے بھی محبت کرے اسے کیا فرق پڑتا تھا وہ کون سا اس سے محبت کرتی تھی لیکن دل میں عجیب کیفیت تھی آج کل اسکے۔۔۔

novelistaan.com

ایسالگ رہا تھا کوئی اپنا چھن گیا ہے لیکن جو اسکے تھے وہ تو اسکے ارد گرد تھے

اسنے سامنے کھلتا دروازہ دیکھا۔

اس میں سے شاہنواز کی گاڑی اندر آئی

دادی جان سو رہیں تھیں ورنہ وہ اسے چین سے بیٹھنے نہ دیتی پہلے ہی دل کھول کر سنائی تھی انھوں نے صبح

وہ ایزہ کو جھولے میں دیکھ چکا تھا

ایزہ نے بھی دیکھا اور پھر نگاہ پھیر گئی

وہ زمیر کے ہاتھ میں سامان دیتا کہ اس حسین سی لڑکی کو دیکھ کر اسنے زمیر کو وہاں سے چلے جانے کا کہہ

دیا زمیر نے شاہنواز کو ایک نظر دیکھا اور پھر نہ چاہتے ہوئے بھی چلا گیا

اب کوئی ملازم نہیں تھا وہاں۔۔۔

شاہنواز نے قدم اسکی جانب اٹھائے

ایزہ نے سر جھکا لیا وہ اسکے نزدیک آیا اسکی خوشبو پھیلی

سردی سے مہرون شال کو اوو وائیٹ سوٹ پر لپیٹے بیٹھی تھی

اسکے نزدیک آتے ہی اسنے اسکی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھا اور اسکا چہرہ اوپر کیا

ایزہ نے نگاہ نہیں اٹھائی اسکی جانب نہیں دیکھا

novelistaan.com

میری طرف دیکھو" شاہنواز کا حکم ہوا

ن۔۔ نہیں دیکھنا" وہ آہستگی سے نفی کر گئ

وہ گھور کر اسے دیکھنے لگا

تمھیں اب مجھ سے ڈر نہیں لگتا

ل۔۔ لگتا ہے" فورا جواب دیا

پھر ضد کیوں کرتی ہو تمھاری یہ ضد مجھے تم پر ہاتھ اٹھانے پر مجبور کر سکتی ہے" وہ اسکی انکھوں میں دیکھنے لگا اور ایزہ نے انکھیں اسکی جانب اٹھائیں

شاہنواز نے ان حسین آنکھوں سے زیادہ حسین آنکھیں بھی دیکھیں تھیں پھر یہ آنکھیں انھیں آنکھوں سے جا کر کیوں مل جاتی تھیں ایزہ کچھ نہیں بولی شاہنواز چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر نگاہ پھیر گیا۔

دادی جان کہاں ہیں" وہ اسکے ساتھ بیٹھ گیا پہلی بار وہ جھولے میں لون میں بیٹھا تھا

سو رہی ہیں" وہ بولی

شاہنواز آسمان کی جانب دیکھنے لگا۔

ایزہ کچھ دیر انگلیوں کو موڑتی رہی اور پھر اسکی جانب دیکھا وہ کسی سوچ میں تھا آج کل کچھ بدلا بدلا سا لگتا تھا۔

اچانک ہی اسکا سیل فون بجنے لگا اسنے موبائل کی جانب دیکھا اور کھل کر مسکرایا۔

novelistaan.com

اور اسکے پہلو سے اٹھ گیا ایزہ کی چھوٹی سی پیشانی پر سوچ اور متفکر سی ہو گئ وہ جتنا اسکی جانب سے دماغ ہٹانا چاہ رہی تھی اتنا ہی کمزور محسوس کر رہی تھی خود کو۔۔۔

اسکی توجہ پہلے کسی اور طرح تھی وہ بت کی طرح اسکے حکم کی غلام بنی رہتی تھی لیکن اب توجہ کا مرکز کچھ اور تھا اور وہ جان گی تھی وہ قاتل ہے پھر بھی اسکی بے توجہگی کیوں اندر ہی اندر بری لگ رہی تھی وہ اندر چلا گیا

معلوم نہیں کس اہم شخص کا فون تھا وہ اداسی سے وہیں بیٹھی رہی اداسی کی وجہ بھی نہ سمجھ آنے والی تھی۔

وہ کچھ دیر جھولے میں بیٹھی رہی اور اسکے بعد وہ اٹھی تبھی کسی کی پکار پر اسے رکنا پڑا

وہ مڑی وہ زمیر تھا

خوش شکل لڑکا تھا اس سے کچھ سا ہی بڑا ہو گا

بے ساختہ شاہنواز کا خوف محسوس ہوا تھا اسے وہ کافی سے زیادہ جنونی تھا ان معملات میں تبھی وہ بنا جواب دیے اندر جانے لگی

میں جانتا ہوں آپ عمر خیام کی بہن ہیں بہت اچھا دوست ہے میرا"

اچانک جیسے ایزہ کو کسی نے اندر تک جھنجھوڑ دیا وہ انھیں قدموں پر پلٹی

حیرانگی سے زمیر کو دیکھا۔

اسکی آنکھوں میں حیرانگی بے چینی کیا کچھ نہیں تھا

novelistaan.com

عمر بھائی" وہ اسکا نام دھرا گئ

جی بتایا تھا آپکے بارے میں مگر کہنے لگا طوائف کی بیٹی سے میرا کوئ تعلق نہیں" وہ مسکرایا

ایزہ نے بلکل توجہ نہیں دی اسکی بات پر۔۔۔۔

آپ مجھے ان تک پہنچا سکتے ہیں وہ۔۔۔ وہ کہاں ہیں وہ کہاں ہیں مجھ ان سے ملنا ہے انکو جو کچھ پتہ ہے وہ سب جھوٹ ہے آپ۔۔۔ آپ مجھے ان سے ملوا سکتے ہیں پلیز" وہ بے تابی سے بولی جبکہ زمیر کی آنکھیں چمک اٹھیں مسکرا دیا۔

وہ آپ سے ملنا نہیں چاہتا ایزہ شاہ"

میں میں جانتی ہوں لیکن" وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئ

میں۔۔ میں انھیں سچ بتاؤ گی وہ سب جھوٹ ہے جو انھیں سب بتاتے ہیں" وہ پاگل سی ہونے لگی تھی

زمیر نے ادھر ادھر دیکھا

اپ دیکھیں یہ سب ایسے تو ممکن نہیں ہے وہ آپ سے ملنا نہیں چاہتا"

زمیر بار بار پیچھے دیکھ رہا تھا اگر شاہنواز اسے دیکھ لیتا تو ٹکڑے کر دیتا تبھی وہ توجہ میں تھا

پ۔۔ پھر پھر کیسے وہ ہیں کہاں وہ چھوڑ گئے تھے وہ چھوڑ گئے تھے انھوں نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا ان کی بہن پر ظلم ہوا اور وہ آنکھ اور کان بند کر گئے انھوں نے مجھے ہماری ماں جیسا سمجھا لیکن۔۔۔ لیکن مجھے انھیں سب سچ بتانا ہے میں اپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں آپ مجھے ان تک لے جائیں میں نہیں

novelistaan.com

جانتی وہ کہاں ہے" وہ روتے ہوئے اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئی زمیر کے لیے یہ بہترین لمحے تھے اسنے سر ہلایا پلیز" وہ آگے بڑھی اور پیچھے شاہنواز باہر ہی ارہا تھا زمیر جیسے گدھے کے سر پر سے سینگ کی طرح غائب ہو گیا۔۔۔۔

ایزہ پر بری نظر نہیں ڈال سکتا تھا لیکن ایزہ سے خوب مال نکلوا سکتا تھا وہ جانتا تھا شاہنواز اسکے ٹکڑے کر دے گا اگر وہ ایزہ کو میلی نگاہ سے دیکھے گا ہاں وہ بے پناہ حسین تھی مگر فلحال زمیر کے لیے ایک بلینک چیک تھی

شاہنواز باہر نکلا

ایزہ" اسنے آواز دی

ایزہ مڑی اور پلٹ کر دیکھا زمیر جا چکا تھا

اسنے شاہنواز کو آگے بڑھ کر یہ سب بتانا چاہا لیکن رک گئی وہ مانتا ہی نہ کہ اسکا کوئی ہے جس کے لیے وہ اتنا حساس ہے

کیا ہوا ہے" وہ وہیں سے اسے دیکھنے لگا

ا۔۔۔انکھ میں مٹی چلی گئی" اسنے گال صاف کیا

اندر آؤ سردی ہو رہی ہے" وہ بولا

ایزہ سر ہلا کر اندر آ گئی لیکن دماغ تو جیسے اتھل پتھل ہو گیا تھا

novelistaan.com

سوہا کی بارات تھی حال میں فنکشن تھا اور سب ہی تیاری کر رہے تھے گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا حیرت انگیز طور پر آج ساز کا سارا دھیان کمرے میں تھا

جہاں عمر تھا وہ تادیر پیتا رہا تھا ساز اسے چاہ کر نہیں روک سکی لیکن وہ ساری رات روتی رہی اسے احساس ہوا کہ وہ تکلیفوں میں گھیرہ ہے اور خود کو آزاد کرنے کے لیے پیتا ہے۔

اب دن چڑھ گیا تھا

دوپہر ہو گئی اور اب تو سب بارات کے لیے تیاری کرتے پھر رہے تھے کہ وہ اٹھا نہیں تھا صبح سے اسکا ناشتہ بنائے وہ بار بار دیکھتی مگر وہ اوندھا پڑا تھا سو رہا تھا

ساز جاو تیار ہو جاؤ" نجما نے کہا

امی ہو جاؤ گی تیار" وہ اداسی سے بولی

نجما مسکرادی

عمر کی وجہ سے پریشان ہو" وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتی بولی

امی مجھے لگتا ہے انھیں ہمارے سے زیادہ دکھ ہے ہم ذاتی اذیت سے نہیں گزرتے ہم لوگوں کے طعنے سنتے ہیں اور پھر ویسے ہی ہو جاتے ہیں کوئی مرد کیسے اتنا حساس ہو سکتا ہے اپنی ماں بہن کے لئے۔۔۔۔

اور پھر وہ اذیت اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے" وہ بولتی ہی چلی گئی نجما اسی کی جانب دیکھ رہی تھی

novelistaan.com

اچھی بات ہے تم اسے سمجھ رہی ہو اگر تم چاہو تو شاید وہ شراب جیسی حرام چیز پینا چھوڑ دے"

ایسا ہو سکتا ہے امی" وہ سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی

بلکل ہو سکتا ہے" وہ مسکرائی

تو ساز نے سر ہلا دیا

چلو اب جاؤ اور تیار ہو جاؤ"

کیا عمر بھی آئے گا" انکے سوال پر وہ نفی میں سر ہلا گئ

مجھے نہیں لگتا" وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئ جتنا مناسب لگتا تھا یہ جتنا ہو سکتا تھا اس سے وہ اتنا تیار ہوئی اور اتنے میں بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ سر پر دوپٹہ رکھ کر باہر آئی۔

سوہا کو آج پارلر لے جایا گیا تھا اسکا بارات کا جوڑا بہت مہنگا اور خوبصورت تھا ساز کو ایسا جوڑا نصیب نہیں ہوا تھا جبکہ جس لڑکی کو شادیوں میں جانے کا شوق تھا کیا اسے اپنی شادی کا نہیں تھا لیکن کبھی کسی سے ایسی بات نہیں کی تھی۔

شرم و حیا اور جھجھک ہمیشہ ہی آڑے رہتی تھی

اسے اکثر سوہا خوش نصیب لگتی تھی ایک تو اسے اسکے بھائی جیسا شوہر مل گیا تھا اور اسکے ابو اسکی تمام خواہشیں پوری کر دیتے تھے دیکھا جاتا تو خواہشیں تو اسکی بھی پوری ہونے کو بے تاب تھیں بس توجہ وہ خود ہی دیتی تو بات تھی

novelistaan.com

سب حال میں نکلنے کو بے چین تھی اور بدر نے نجما اور اسے گاڑی میں بیٹھنے کے لیے کہا

بھائی میں ایک منٹ میں آتی ہوں"

وہ کہہ کر اوپر کمرے میں آئی کوئی انسان اتنی لمبی نیند کیسے لے سکتا تھا فکر میں اسی لیے وہ آئی اور کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرہ خالی تھا وہ حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی

وہ کہاں چلا گیا تھا؟

ساز تمھیں علم ہے نہ یہ حال تایا جان نے اپنی جان لگا کر بک کرایا ہے اور اس حال کی لائٹس آف ہونے سے پہلے ہی وہاں پہنچ جانا چاہیے ورنہ وہ شاید ہی اس بات کا خیال کریں کے میں دولہا ہوں" بدر سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھتا بولا

جی بھائی" وہ یہ کہہ کر بجھے ہوئے دل سے نیچے اگی اور وہ تینوں گاڑی میں بیٹھ گئے بدر نے ایک گاڑی کا ارینج کیا تھا انھیں پیسوں میں سے جو اسے عمر نے دیے تھے وہ نہیں گیا تھا اور شکر تھا اسے ساری رقم مل گئی تھی عمر کو دینے کے بجائے اسنے اپنے پاس رکھ لی تھی وہ جو سوچے بیٹھا تھا اب اسے ان پیسوں کی ضرورت تھی

نجما اور ساز دونوں اسکے ساتھ سوار ہوئیں اور جس سفر کے لیے وہ نکلے تھے خوشیوں سے بھرا ہونے بجائے ایک خاموشی سمیٹے ہوئے تھا اپنے اندر ان تینوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی شاید اپنی ہی سوچوں میں مگن تھے

novelistaan.com

وہ حال میں پہنچے تو پہلے ہی سب کچھ ہو چکا تھا کیونکہ یہاں دولہے سے زیادہ دولہن کی اہمیت تھی وہ سٹیج پر بیٹھی تھی جو پھول بدر پر برسائے جانے تھے وہ سوہا پر برسائے جا چکے تھے اور وہ اپنی پوری تیاری اور سج دھج کے ساتھ سٹیج پر تھی اور کافی خوش تھی وہ اپنی پوری تیاری کے ساتھ کافی پیاری لگ رہی تھی لیکن بدر نجما اور ساز ایسے ہی اندر آئے تھے۔

حال بھی ایک ہی تھا تایا جان کو اس شادی میں کسی بات کا اختلاف نہیں تھا

بھئی نکاح ہو گیا تھا تبھی ہم نے ایک ساتھ ہی کر لیا" تائی جان سب کو تسلی دے رہیں تھیں

وہ سٹیج کی جانب بڑھنے کے بجائے تایا جان کے پاس چلا گیا جبکہ ساز اور نجما ایک طرف بیٹھ گئی وہ اپنی حیثیت اور وقت جانتے تھے تبھی ایک طرف بیٹھ گئے

ساز کا دل بلکل ہی بجھا ہوا تھا بار بار عمر کا خیال ارہا تھا وہ کہاں چلا گیا ہو گا کیا وہ ٹھیک ہو گا اسے کوئی تکلیف کوئی پریشانی تو نہیں ہو گی

بس یہ ہی سوچیں چلی جا رہی تھیں۔

سوہا کی جانب اسنے دیکھا وہ اچھی لگ رہی تھی اسکی تصویریں کھینچی جا رہیں تھیں اسکی دوستیں اسکے ساتھ ہنسی مذاق کر رہیں تھیں وہ خوش نصیب تھی جبکہ اسنے اپنی ماں کے کان میں منہ بنا کر کچھ کہا تو تائی جان نفی میں سر ہلاتی بدر کو پکڑ کر سوہا کے پاس بیٹھا گئیں بدر خاموشی سے بیٹھ گیا

کھانا کھلا اور سب کھانا کھانے لگے لیکن آج اسکا دل نہیں کر رہا تھا

novelistaan.com

اچانک کھانے اور چمچوں کے شور میں ایکدم خاموشی چھا گئی وہ ادھر ادھر دیکھتا اندر ایا
سیگریٹ منہ میں دبائے رات کے فنکشن میں بھی گاگلز لگائے وہ اندر آیا تو بلیک تھری پیس میں وہ اندرونی شرٹ کے آدھے بٹن کھولے اپنے چوڑے سینے کی نمائش کرتا حال میں داخل ہوا تو ناگواری سی چھا گئی
۔۔۔
بھلا اسے شادی کہتے ہیں جو اسکی بیوی کو پسند تھی ایک زیورات سے سجی دولہن اور ایک پرانے کپڑوں میں دولہا اور بے شمار کھانے پر جھکے لوگ بے کار شادی۔۔۔
جب وہ شادی کرتا تو دنیا دیکھتی لیکن اسکی شادی تو ہو چکی تھی وہ خود ہی اپنی سوچ پر ہنستا ہوا اسے تلاش کرنے لگا جس کی وجہ سے وہ یہاں تھا۔۔۔
اسکے فضول رونے پر سعود کے ساتھ اپنا پروگرام کینسل کر کے وہ یہاں موجود تھا
اسکا باپ اسے ہی دیکھ رہا تھا اسنے دوسری نگاہ اس پر نہیں اٹھائی
ارے سکینہ یہ تیری سوتن کی اولاد ہے نہ "تائی جان کو اسکی جاننے والی نے کہا وہ غصے سے سر جھٹک گئیں
ہائے اتنا سوہنا مونڈا تو میری سارا کی بات ہی چلا لے"
شرابی ہے اور شادی شدہ ہے "تائی جان پھنکاری
نہ کہہ"
یہ ہی سچ ہے وہ بیٹھی منحوس اسکی بیوی جسے ڈھونڈ رہا ہے تائی نے ساز کی جانب اشارہ کیا جبکہ دوسری

novelistaan.com

طرف وہ عورت ہنسی

ویسے جوڑ تو اسے کہتے ہیں دیکھ ایک چاند تو دوسرا سورج ایک تیری بیٹی کا جوڑ بنا ہے دولہا تو چاند جیسا ہے بس دولہن" وہ منہ پر دوپٹہ رکھتی ہنسے لگی تائی کے تو مرچیں ہی لگ گئیں

بکواس نہ کر" وہ جھڑک گئیں جبکہ تائی نے عمر کو دیکھا وہ اب تک بیچ میں کھڑا تھا

ساز عمر" نجمانے اسکو کہا جو پلیٹ میں چمچ چلا رہی تھی

ایکدم کھڑی ہو گئ چہرے پر خوشی سی چھلک اٹھی اور سکے اٹھتے ہی عمر کو نظر آگئ

وہ اسکے نزدیک آیا عورتیں اسکو ایسے دیکھ رہیں تھیں جیسے وہ کوئی سوپر سٹار ہو یہ ایسا انوکھا انسان جو انکی محفل میں آگیا ہو

یہ تھارے ہی بھائی کی شادی ہے نہ" عمر بولتے ہوئے اسکی جانب ہاتھ بڑھا گیا کہ اسے وہ ان عورتوں کے بیچ سے نکالنا چاہتا ہو

ساز نے ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکے ہاتھ میں اپنا نازک ہاتھ رکھ دیا

بدر کے چہرے پر پورے فنکشن میں اب مسکراہٹ آئی تھی ساز نے ہاتھ رکھا وہ اسے باہر نکال لایا

یہ تم تیار ہوئی ہو تمھارے سے زیادہ تو میں ہو گیا ایون دولہے سے زیادہ۔۔۔مجھے بتاتی تو سہی تمھاری ہاں شادی میں میں بستر سے اٹھ کر بھی اسکتا تھا" وہ ادھر ادھر دیکھتا بولا۔

آپ اپ آئیں ہیں" وہ تو اسی بات پر حیران تھی عمر نے ایک ائ برو اچکائ

novelistaan.com

تم نے ہی تو کہا تھا لوگ میرے بارے میں پوچھتے ہیں بتاؤ کس آنٹی نے کہا تھا" وہ سیگریٹ لبوں سے نکال گیا

عمر" وہ ایکدم شاکڈ ہوئی وہ اونچی آواز میں بول رہا تھا

یہ تمھارا بھائی دولہا کم ویٹر زیادہ لگ رہا ہے"

اچھا بس کریں آپ ہی پوری دنیا میں حسین نہیں ہیں" وہ چیڑ گئ

خیر یہ تو سچ ہے مجھ سا ڈھونڈ کر دیکھاؤ" وہ آنکھ دبا گیا

ساز اپنے آپ مسکرانے لگی تھی

کیا فضولیات سی شادی کا کھانا کھا رہی ہو چلو آؤ میں باہر سے کھانا کھلاتا ہوں" وہ بولا جبکہ ساز نے نفی میں سر ہلایا

آپ بدر بھائی سے ملیں" اسنے کہا

کیوں وہ حج کر کے آیا ہے" وہ بے زادیت سے بولا

ساز نے اسے سنجیدگی سے دیکھا

اچھا اچھا آنکھیں کیوں دیکھا رہی ہو پتہ نہیں تمھاری آنکھیں مجھے کیوں پٹا لیتی ہیں" وہ مدھم آواز سے بولا جبکہ ساز کی مسکراہٹ تھی رک ہی نہیں رہی تھی سارا خاندان ساری دنیا اسے اسکے ساتھ دیکھ رہی تھی اسکے قدم تھے کے اڑ رہے تھے وہ سٹیج پر اس کے ساتھ آئی سوہانے منہ بنا کر اسے دیکھا ساز اسے

novelistaan.com

سخت زہر لگی تھی اسکا مہنگا لباس ہی اسے سمجھ نہیں آتا تھا۔

بدر اٹھ کر عمر سے ملا عمر سائیڈ پر ہو گیا۔

اچھے لگ رہے ہو دونوں ساتھ "بدر مسکرا کر بولا

تھینکس لیکن بتانے کی ضرورت نہیں تھی "وہ ٹکا سا جواب دے گیا ساز نے پھر اسے دیکھا تو وہ سوری کر گیا اسکے انداز پر ساز پھولے نہیں سما رہی تھی وہ اسکی مان رہا تھا سن رہا تھا

بدر نے اسکے سر پر پیار کیا ان تینوں نے ہی سوہا کی جانب نہیں دیکھا تھا سوہا لاشعوری طور پر اپنے آپ کو ٹھیک کرنے لگی جبکہ غصے میں شدت آگئ

تم لوگ آگے سے ہٹو گے میں دولہن ہوں "وہ بگڑ کر بولی

مانگنے والی لگ رہی ہو جو ٹین پکڑ پہن کر لوگوں کو امپریس کرنا چاہ رہی ہو "وہ سنجیدگی سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا بولا اسکے منہ پھٹ ہونے پر ساز اور بدر چپ سے ہوئے

عمر "ساز نے اسکا بازو پکڑا

بکواس کرنے کا شوق ہے تمھیں "سوہا تڑپ اٹھی

لو سچ بتا رہا ہوں "وہ کافی سنجیدہ تھا

ساز نے اسے کھینچ کر نیچے اتارا

وہ شانے اچکا کر نیچے اگیا جبکہ سوہا نے ان دونوں کو گھورا

novelistaan.com

اب وہ غصہ کرے گی" وہ پریشان ہوئی

بھاڑ میں جائے" وہ سکون سے بولا

اور تائی سے مزید دنیا کی نگاہیں ان دونوں پر برداشت نہ ہوئی تو اسنے رخصتی کا شوشہ اٹھالیا اور رخصتی پر سب ہی کھڑے ہو گئے کھانا کھالیا لوگ جانے بھی لگے تھے

بدر نے گاڑی وہ بھیج دی تھی

ایک گاڑی ہی لے آتے رکشے میں جاؤ گی اب میں" سوہا نے گھور کر اسکی جانب دیکھا بدر نے کوئی جواب نہیں دیا

اور تایا جان نے ارہم کی گاڑی میں سوار ہونے کا کہا خاندان بھر کھڑا تھا

باہر جاؤ" ساز کو کہہ کر وہ باہر نکل گیا جبکہ سب سوہا کو لے کر باہر آ گئے ارہم کی گاڑی میں بیٹھایا گیا

ساز نجما ایک طرف کھڑی تھی سوہا کے نکھرے ہی بہت تھے جن کی وجہ سے سب ہی اسکا خاص خیال رکھ رہے تھے

تایا جان تائی اور ارہم سوہا کو لے کر گاڑی میں سوار ہو گئے اور باقی کسی کی پرواہ نہیں تھی انھوں نے اور اس سے پہلے انکی چھوٹی سی گاڑی آگے بڑھتی۔۔۔

کہ عمر خیام کی گاڑی انکی گاڑی کے آگے کھڑی ہو گی اور اسکی گاڑی کی تیز آواز سے ہی جیسے سب پر عجیب ہی اثر طاری ہو گیا اسنے دروازہ کھولا

novelistaan.com

میڈیم اندر آؤ گی یہ اور انتظار کریں گے "وہ فارمل سا بولا جبکہ ہر آنکھ میں ساز کے لیے عجیب ہی حسد تھی

سوہانے باپ کو دیکھا جو خود یہ سب دیکھ رہے تھے

جاؤ بیٹا" نجما کے تو دل و دماغ میں سکون ہی اتر گیا تھا

وہ اسے آگے کر گئی اور بدر نے بھی اسے کہا تو وہ ان سب کے سامنے اسکی ٹیکسلا میں سوار ہوئے اور دولہن کی گاڑی سے پہلے ہی وہ گاڑی موڑ گیا ساز کے دل کی دھڑکنوں کا شور عمر کا نام لینے لگی تھی وہ سینے پر ہاتھ رکھ گئ۔۔

کہیں دل باہر ہی نہ نکل آئے۔۔۔

اشفاق صاحب یہ جو آپکی اولاد نے تماشہ لگایا ہے نہ آج میں بھولوں گی نہیں "تائی گھر میں داخل ہوتے ہی دھاڑیں

تایا جان نے انھیں گھور کر دیکھا بس اب گھورنا بند کریں بہت میں نے آپکی گھوری میں چپ رہ رہ کر زندگی گزار دی

اسنے ہمیں نیچا دیکھایا ہے جان بوجھ کر کر رہا ہے وہ یہ سب "وہ بھڑکیں جبکہ سوہانے بھی اپنا سامان پھینکا شادی میری تھی ابو اور میں اس چھوٹی سی مہران میں گھر آئی ہوں اور وہ ساز ٹیکسلا میں پھر رہی ہے یہ

novelistaan.com

سب کیا ہے لوگوں کے منہ پر میرے نام کے بجائے صرف ساز اور عمر کا ذکر تھا وہ جان بوجھ کر آیا تھا شادی میں "سوہا رونے بیٹھ گئ

بدر نے ایک نظر ان سب کو دیکھا یہ سب تو ہونا ہی تھا اور نجما کو لے کر وہ کمرے میں اگیا اپنی ماں کے جبکہ چچی اور چچا وہیں کھڑے تھے صنم اور صوفیا کے تو دل میں سکون اترا سوہا خود کو بہت کچھ سمجھتی تھی جبکہ وہ تھی کچھ نہیں۔۔۔

اب یہ ڈرامہ بند کرو اور جاؤ سب اپنے کمروں میں "

ابو آپ کچھ نہیں بولتے اسے ایک بات سے منع نہیں کرتے "ارہم بھی بیچ میں کود اپہلے ہی اسکے گال پر پڑنے والا تھپر اب تک اسکے اندر حسد کا وہ لاوا جلا رہا تھا جو نہ ختم ہونے والا تھا

اگر وہ پیسے نہ دیتا تو یہ جو عیاشی تم کر کے آئے ہو نہ سب یہ جو ٹھونس ٹھونس کر تمھاری بیٹی کی شادی میں لوگوں نے کھانا کھایا یہ سب نہ ہوتا کچھ عرصے کے لیے اپنے منہ کو بند کر لو بس کوئی فرق نہیں پڑتا" وہ بولے جبکہ وہ سب غصے سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

پھر میری شادی بھی کسی امیر سے کر دیتے اس کنگلے سے نہیں "سوہا غصے سے چلائی بدر نے اسکی جانب دیکھا اور کمرے میں چلا گیا

ایک لفظ نہیں بولا تھا

سوہا۔۔۔۔

novelistaan.com

ابو کے گھورنے پر وہ تن فن کرتی ماں کو دیکھنے لگی

میں۔۔میری بیٹی ہی اس گھر کا عذاب جھیلیں باقی سب عیاشی کرتے رہیں باقی سب من مرضیاں کریں بس ہمارے اوپر ہی ظلم و ستم ہوتے ہیں اس گھر میں۔۔۔۔

"تائی جھوٹے آنسو بنانے لگی جبکہ تایا سر تھام کر بیٹھ گئے اور ارہم بھی باپ کو گھور کر چلا گیا اور تائی نے سوہا کے شانے پر ہاتھ رکھا

چلو تم اپنے کمرے میں جاؤ"

کیا کروں جا کر میں۔" وہ بھڑک اٹھی

سوہا"ابو کی برداشت سے باہر ہو چکی تھی شاید تبھی وہ دھاڑے اور سوہا بھی انکی ہی بیٹی تھی نکھرے سے سر جھٹکتی اٹھی اور بدر کے کمرے میں خود ہی چلی گئی

چچی اور چچا نے ذرا حیرانگی سے بھائی بھابھی کو دیکھا

اب تمھاری بیٹیاں تو جل بھن کر کمرے میں بند ہو گئیں ہیں تو اسنے خود ہی جانا تھا"تائی نے آنکھیں گھما کر کہا تو چچی کی کیا مجال تھی وہ آگے بولتیں۔۔۔۔

وہ لوگ بھی کمرے میں چلے گئے جبکہ تایا جان بھی

سب ہی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے دوسری طرف بدر اپنے کمرے میں تھا جب سوہا کمرے میں ائی تو سادہ سے کمرے کو دیکھ کر اسکا خون کھولنے لگا

novelistaan.com

یہ کمرہ سجایا ہے تم نے میرے لیے یہ ہوتی ہے دولہن کی اہمیت تمھاری بہن وہ منحوس خود کو سمجھتی کیا ہے ہماری بھیک پر خوش ہو رہی ہے اور سنو بدر زمان میری بات سنو ایک بات تو طے ہے عمر ابو کو نیچا دیکھانے کے لیے تمھاری بہن کا استعمال کر رہا ہے ورنہ ساز جیسی لڑکی میں گلی کا کتا بھی دلچسپی نہ لے اف خدایا یہ کہاں پھنس گئی میں"

بدر اسکی ساری گوہر فشانیاں سن رہا تھا اسنے غور سے اسے دیکھا جبکہ دوسری طرف سوہا بیڈ پر بیٹھ گئی نہ دولہن کے لیے پھول لگائے میں کہتی ہوں غربت تو تم پر اکر ختم ہو جاتی ہے نہ بدر" وہ تپ اٹھی بدر اب بھی اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا

اب گھور کیا رہے ہو ہٹو یہاں سے مجھے بیٹھنا ہے" وہ بھڑکی

بدر اٹھ گیا اسکے لیے جگہ چھوڑ دی سوہا کے چہرے پر فخریہ سی مسکراہٹ ابھری کہ اسکے باپ نے اسے غلام تو خرید ہی دیا تھا یہ الگ بات تھی کہ غلام کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی سوہا سکون سے بیٹھ گئی ادھر ادھر دیکھنے لگی

ابو سے پیسے لوں گی کل صبح ہی اس کمرے میں سے اپنی غربت ختم کرو" وہ حکم دینے لگی بدر اسکے سامنے بیٹھ گیا

غصہ کیوں کر رہی ہو" اسکے الفاظوں پر سوہا نے اسکی جانب دیکھا

عجیب ہی نشہ سا سر چڑھ کر بولا تھا اسکے سر پر۔۔۔۔۔۔

novelistaan.com

بدر نے اسکا ہاتھ تھام لیا

دولہن کو تو خاموشی سے دولہا کی تعریف کا انتظار کرنا چاہیے "وہ اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنا انگوٹھا مسلتا بولا

جبکہ سوہا کا دل بے ساختہ دھڑکا اسنے سانس اندر اتارا

دولہن کا استقبال اسطرح تو نہیں کیا جاتا تمھیں پھول شول تو لگانے چاہیے تھے "

میں تمھارے ارد گرد پھول بچھادوں گا فکر کس بات کی ہے "وہ نرمی سے بولا

سوہا مسکرادی کنگلے تو تم ہو کیسے بچھاؤ گے پھول خیر چھوڑو "اسنے ہنستے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا

بدر بھی مسکرایا دیا

خیر بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں کرو تعریف۔۔۔اسنے اپنی نتھ ٹھیک کرتے ہوئے بولی

بدر مسکرایا جیسے وہ اسکے اسی سوال کا منتظر ہو

اوپر کرو چہرہ ذرا کھل کر تعریف کرنا چاہتا ہوں میں تمھاری "اسنے سوہا کا چہرہ ٹھوڑی کے نیچے اپنی انگلی رکھ کر اونچا کیا اور سوہا کا میکپ سے سجا چہرہ اسکے سامنے تھا اسکے لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی اسکا تن من سجا ہوا تھا

بدر مسکرایا اور اسکے بعد کمرے کی خاموشی میں چٹاخ چٹاخ کی آواز کمرے میں گونجی سوہا کا سر سائیڈ ٹیبل پر لگا۔

اور بدر سکون سے اسکے سامنے سر کے نیچے کہونی فولڈ کر کے ہاتھ پر اپنا سر رکھتا لیٹ گیا

novelistaan.com

سوہا کی آنکھیں پھیل گئیں گال سمیت کان بھی سرخ پڑ گئے جبکہ نتھ کھل کر اسکے ہونٹوں کے نزدیک لٹک گئ

وہ حیران ششدر سیدھی ہوئی بدر مسکرا دیا

کیسی لگی تمھیں اپنی تعریف دیکھو زمین آسمان گھوم گیا نہ

یہ سمجھو کہ آج میں نے تمھاری تعریف میں زمین آسمان گھما دیے"

وہ مسکرایا۔

ت۔۔۔تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا"سوہا کو یقین ہی نہیں ایا

ہاں میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا" وہ اسکی جانب دیکھتا بولا

تم۔۔۔تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا" وہ حیرانگی سے باہر ہی نکل نہیں رہی تھی

ارے ہاں سوہا میں نے تمھیں ابھی ابھی کھینچ کھینچ کر دو تھپڑ ماریں ہیں میرے اس بوسیدہ کمرے میں حسن کی پری کو لگنے والے دو تھپڑوں کی آوازیں گونج رہیں ہیں دیکھو تمھیں سنائی نہیں دے رہی کیا" وہ اٹھتے ہوئے بولا جبکہ سوہا کی انکھ سے آنسو گیرہ

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تمھاری اتنی جرت "سوہا اٹھی بدر مسکرا دیا

خیر جرت تو ہے شوہر ہوں تمھارا ہاتھ اٹھانا تو چھوٹی بات ہے تمھارے ہاتھ توڑ بھی سکتا ہوں یونو عام بات ہے یہ تو" وہ مزے سے بولا

novelistaan.com

میں میں تمھیں چھوڑو گی نہیں" وہ ہچکی بھرتی بولی جبکہ

بدر قہقہہ لگا اٹھا اور کھڑے ہو کر اسے باہر جانے سے روکا

کیا ہو گیا سوہا ابھی تو پارٹی کی شروعات ہے ابھی سے بھاگ رہی ہو نہ نہ ابھی باہر نہیں جانا کچھ دیر تک

بھیجو گا" اسنے پکڑ کر اسے دور دھکیلا

سوہا گرتے گرتے بچی

بدر" وہ چلائی اور بدر نے اسکے منہ پر ایک اور تھپڑ پوری شدت سے برسا دیا

شوہر کا نام لو گی زبان گدی سے کھینچ دوں گا تمھاری" وہ معصومیت سے بولا

سوہا کی آنکھیں کھل گئیں وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

ارے تم رونے لگی" وہ اسکے بہنے والے آنسو کو دیکھتا مذاق بنانے لگا۔۔۔

پاگل لڑکی سمجھی ہی نہیں ابھی تک۔۔۔

تم سے شادی کرنے کی وجہ یہ ہے سوہا اشفاق میرا انتقام تم میرے انتقام کی بھینٹ چڑھو گی میں نے نہ سچ

بات بتاؤ تمھیں کوئی اوقات کبھی دینا نہیں چاہی تمھیں ایک پاگل لڑکی سمجھ کر اگنور کرتا رہا۔۔۔

لیکن پھر مجھے جلد سمجھ آ گیا کہ پاگل تو میں خود ہوں تم تو اس لائق ہی نہیں کہ تمھیں اگنور کیا جائے

اور تمھارا باپ" وہ مولوی۔۔۔ گھر کی عورتوں پر بری نگاہ رکھنے والا مولوی" بدر نے تھوک دیا

اسکی بھی زیادہ وقت ہو گی جتنی تمھارے باپ کی ہے بس پھر میں نے واقعی تم سے دل سے شادی کرنے

novelistaan.com

کا فیصلہ کر لیا

اور دیکھو شروعات انتقام ہو گیا" وہ آنکھ دبا گیا

تم ایسا نہیں کر سکتے محبت کرتی ہوں میں تم سے" سوہا ایکدم آگے بڑھی۔

اور بدر ہنسنے لگا ہنستے ہنستے وہ بیڈ پر بیٹھ گیا

شکل دیکھو اپنی ہمارا تو رنگ بھی نہیں ملتا اور تم بات کر رہی وہ محبت کی۔۔۔۔

ارے بندہ شکل دیکھ کر بات کر لے" وہ ہنستا ہی چلا گیا

میں بدر زمان مجھے دیکھو کہاں سے کوئی کمی ہے مجھ میں جو تم جیسی سیاہ رنگ و شکل کی لڑکی سے شوقیہ شادی کرنے چلا" وہ سکون سے بولا جبکہ سوہا کے اندر تک جیسے آگ لگ گئ

بدر" وہ چیخی اور بدر کے اندر جنون سے اٹھ گئے اسنے پھر یہ نہیں دیکھا کہ وہ ایک لڑکی ہے اسکے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مارتے اسنے اسکے بالوں کو جھنجھوڑنے دیا۔

آواز میری آواز سے اوپر نہ ہو میری جان ابھی وقت نہیں بلکل نیچے" وہ دھاڑا

آواز اتنی نیچے ہونی چاہیے کہ تمھاری آواز کسی کو سنائی نہ دے نیچے"

وہ اسکے دیکھنے پر اسے نیچے دیکھنے کا کہنے لگا اسکے بال جھٹکے سے چھوڑے۔۔۔

اب سکون سے میری بات سنو

جاؤ باہر اور شروعات اس بات سے ہو گی کہ بدر زمان کو اسکے باپ کا پورا حصہ آج ابھی اور اسی وقت دیا

novelistaan.com

جائے اسکے بعد میں اپنے تایا کی بیٹی کے شادی کی رات والے سارے ارمان پورے کرو گا خواہش ہے نہ تمھارے دل میں بڑی میری تو۔۔۔شاباش اب اسی مناسبت سے اپنے باپ کے پاس جاؤ اور اج رات ہی سارے پیپرز میرے ہاتھ میں ہوں ورنہ پتہ ہے کیا ہو گا۔۔

میں تمھیں ساری رات مارو گا اور سارہ رات کا مطلب خدا کی قسم ساری رات ہے مجھ سے امید کی توقع مت رکھنا جاؤ شاباش" وہ اسکے ہچکیاں بھرتے وجود کو دروازہ کھول کر باہر دھکیل گیا

اب۔۔۔ابو" سوہا باپ کے کمرے کی جانب بھاگی بدر نے دروازے سے ٹیک لگا کر اسے بھاگتے ہوئے دیکھا

ابو ابو" اسنے ماں باپ کے کمرے کا دروازہ پیٹ دیا

ابو" وہ دھاڑیں مارنے لگی کہ سب اسکی وحشت زدہ آواز سن کر کمرے سے باہر اگئے

اور سوہا کا حال دیکھ کر دل تھام گے بدر نے مجھے مارا ہے بدر نے مجھے بہت مارا ہے ابو" وہ چیخیں مار مار کر رونے لگی

جبکہ بدر کھڑا مسکرا کر یہ منظر دیکھنے لگا نجما نے اسے حیرانگی سے دیکھا جبکہ بدر نے ماں کی جانب نہیں دیکھا تایا کی آنکھوں میں انکھیں ڈالے کھڑا تھا اور تایا جان کو اپنی دوسری سنگین غلطی کا اس وقت شدت سے احساس ہوا ایک ساز اور عمر کی شادی انھیں اپنا جذباتی پن لگا اور اب یہ شادی۔۔۔

ابو یہ اپنا جائیداد میں حصہ مانگ رہا ہے بوا اسنے مجھے بہت مارا" وہ باپ کے سینے سے لگ گئ چیخیں مار مار کر

novelistaan.com

رونے لگی جبکہ بدر کا سکون قابل دید تھا

بدر "نجمانے اسکا بازو جکڑا

تیری اتنی جرت "اشفاق صاحب اگے بڑھے اور اس سے پہلے وہ کچھ کرتے کہ ارہم نے بدر کا گریبان جکڑ لیا اور بدر کے سر پر خون سوار تھا وہ انھی لمھوں کا انتظار کر رہا تھا جیسے ساری زندگی کی قصر نکال لینا چاہتا تھا اسنے ارہم کو اندھا دھند پیٹ ڈالا

بدر "تایا تائی ایکدم آگے بڑھے وہ لات مار کر ارہم کو گرا گیا

بس "اسکی دھاڑ پر ایکدم سب تھم گئے

تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ تو ڈرامے کرے "ہو بہو وہ تایا جان کیطرح بول رہا تھا

بتا تجھے اس لیے بھیجا تھا "اسنے سوہا کے بال جکڑے

ابو "اشفاق صاحب ارہم کو دیکھتے یہ سوہا کو وہ جیسے حق ودق تھے

مانگ اپنے باپ سے جس کے لیے بھیجا ہے تجھے باہر "اسنے سوہا کو دھکیلا

ابو "سوہا روتی ہی چلی گئ

تائی نے اٹھ کر سوہا کو تھاما اور بدر کو بے شمار گالیاں دے ڈالی بھلا ان گالیوں کا اسپر کوئی اثر ہونا تھا وہ بنا کچھ بولے کھڑا رہا

اے زیادہ ڈرامے نہیں چلیں گے جتنا کہا ہے اتنا کرو ورنہ "اسنے ہاتھ اٹھایا

novelistaan.com

بدر "اشفاق صاحب چلائے

بس" وہ ان سے زیادہ چلا اٹھا

آپکی بیٹی کا شوہر ہوں اپنی بیٹی کو سکون سے رات سلوانا چاہتے ہیں تو فوراجو میں نے کہا ہے وہ کریں" وہ بولا

اب۔۔ابوابو۔۔بدر کو۔۔کو دے دیں جو یہ مانگ مانگ رہا ہے"

نام لیتی ہے شوہر کا کیسی نیچ تربیت ہے اس عورت کی چہ چہ" وہ بڑا سا منہ بنا کر بولا جبکہ سوہا کے پاوں پر اپنا جوتا رکھ دیا

سوہا کی چیخوں پر ایکدم گھر ادھر ہو گیا

چھوڑ میری بیٹی کو جانور تجھ سے طلاق دلاؤں گا دے طلاق میری بیٹی کو ابھی دے" اشفاق صاحب اسکا گریبان جکڑے بولے

جبکہ بدر ہنسنے لگا اور ہنستا ہی چلا گیا

اشفاق صاحب اسکے رنگ ڈھنگ دیکھ رہے تھے

بدر نے انھیں دھکیلا اور سوہا کے نزدیک گیا ابو ابو پلیز دے دیں جو جو اسکا ہے اسکو دے دیں" وہ مزید پیٹنا نہیں چاہتی تھی جلدی سے باپ کے اگے ہاتھ جوڑتی بولی بدر مسکرانے لگا

اشفاق صاحب نے بیٹی کی حالت اور بیٹے کی چوٹوں اور بیوی کی جانب دیکھا۔

novelistaan.com

ٹھیک ہے دوکان پر اجانا کل سے"

نہیں آنا مجھے میرا حصہ چاہیے"

کوئی حصہ نہیں تیرا۔۔۔

پتہ ہے مجھے کیا ہے میرا میرے باپ کی دوکان مجھے دو" وہ بھڑکا جبکہ تایا جان کہاں کچھ دینے پر تیار تھے

ہم آرام سے بات کریں گے"

بلکل کیوں نہیں ساری رات اپنی بیٹی کی چیخیں سن"

وہ جیسے جنگلی ہو گیا تھا اپنی بات منوا کر چھوڑنی تھی اسنے سوہا کا بازو جکڑا اور اسے گھسیٹا

ابو" وہ چلائی

ارے بیٹی کو مار دے گا آپکی وہ دے دیں اس منحوس کو جو اسکا ہے" تائی اس دھوکے پر روتی ہوئی سر پیٹتی

بولیں

اور چار نچار تایا جان کو وہ کاغذات لانے پڑے بدر نے دیکھا اور

تایا کے ہاتھ سے وہ کاغذات چھین لیے

وہ دوکان آج بھی اسکے باپ کے نام تھی بدر نے دانت پیس کر تایا جان کی جانب دیکھا

ابھی کے لیے اتنا بہت تھا اسنے سوہا کا بازو جکڑا اور دوکان کے کاغذات سمیت سوہا کو بھی گھسیٹ کر وہاں

سے لے گیا

novelistaan.com

سوہا چلاتی رہی وہ اسکے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی جبکہ بدر نے دروازہ کھینچ کر بند کیا اور اسکا منہ جکڑ لیا

چپ۔۔ بلکل چپ"

نہیں رہنا میں نے تمھارے ساتھ" وہ روتے ہوئے بولی

تو تمھارے جیسی بدصورت لڑکی کے ساتھ رہنے کا خواہشمند بھی کوئ نہیں یے فلحال تم میرے مقصد کا مہرہ ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں میں خود کو مار کر تمھاری طرف بڑھ رہا ہوں کیونکہ تم اس کتے کی بیٹی ہو جو سیدھے ہاتھوں قابو میں نہیں آئے گا" اسنے سوہا کو زبردستی اٹھا کر بیڈ پر پٹخا

نہیں۔۔ نہیں بدر میں تمھیں یہ سب نہیں کرنے دوں گی میں کسی انتقام کی بھینٹ نہیں چڑھو گی" وہ بیڈ پر سے اترنے لگی بدر نے اسکا پاوں پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

تمھاری تو شکل دیکھنے کا دل نہیں کرتا" وہ اسکی شکل دیکھتا برا سا منہ بنا گیا

احساس ذلت اور بے عزتی سے وہ جیسے مرنے کو ہو گئ

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی بدر نے اسکا منہ پکڑ کر طنزیہ ہنس کر اسکو دیکھا وہ اسکو جکڑے ہوئے تھا اور ایکدم وہ جھکا

بدر" سوہا کو اسکے دانت اپنی گردن میں چبھتے ہوئے محسوس ہوئے وہ مچھلی کی طرح تڑپی۔۔۔

بدر نے اس رات کچھ نہیں دیکھا اس لڑکی کو بڑی طرح مسل کر رکھ دیا جیسے بچپن سے لے کر جوانی تک کا سارا غبار وہ اسکے اوپر نکالتا چلا گیا

novelistaan.com

سوہا کی مزاحمت دم توڑ گی اور وہ بے دم سی اسکی مرہونِ منت رہ گئ اور بدر نے بھی اسکو ایسے سلوک پر رکھا جیسے وہ واقعی ایک ایسی عورت کو جس کو بس اسی کام کے لیے بھیجا گیا ہو۔۔۔۔

اسنے اس لڑکی کی سسکیوں پر توجہ ہی نہ دی اور اپنے انتقام کی نظر کر دیا

وہ دور ہوا اور اپنی جیب سے کئی نوٹ نکال کر اسکے منہ پر مارے

کنگلے شوہر کیطرف سے کچھ انعام وصول کرو"

مسکرا کر وہ بولا اور اسکے بے ربط حلیے کو دیکھ کر وہ مسکرایا اور سائیڈ پر لیٹ گیا

یہ رونا دھونا ذرا وہاں بیٹھ کر کرو دفع ہو جاؤ یہاں سے میں اس بدصورت شکل کو مزید نہیں دیکھنا چاہتا"

اسنے اسے دور دھکیلا سوہا اپنی ہچکیوں کو منہ پر ہاتھ رکھتی روک گئ

اگلی صبح سب کی نگاہ بدر اور سوہا کے کمرے کی جانب تھی تائی تو اس کمرے کے باہر ہی کھڑی دروازے پیٹ رہی تھی

ساز کو نجما سب بتا چکی تھی ساز آنکھیں پھیلائے ماں کو دیکھنے لگی جبکہ تائی جان کچن میں آگئیں اور ساز کو جکڑ لیا

تیرے بھائی نے میری بیٹی کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے میں جان سے مار دوں گی تجھے۔۔۔تجھے مار دوں گی" وہ اسے مارنے پیٹنے لگی

novelistaan.com

تائی جان تائی "وہ خود کو بچانے لگی کہ اچانک ہی انکے ہاتھ بدر نے جکڑ لیے

سپاٹ تیوروں میں انھیں دیکھا

آپکی بیٹی کی نند اور میری بہن ہے عزت میں کمی نہ آنے پائے تائی جان کبھی آپکی بیٹی مزید ذلیل ہو جائیں

ذرا دیکھیں اسے کیسی لڑکی ہے رات بھر ایک شوہر کو سہہ نہیں سکی

جا کر اسکو سمیٹیں پہلے ہی اسکی بدصورت شکل نے مجھے بہت بے زار کیا ہے "وہ بولا جبکہ سازنے بھائ کو

دیکھا

یہ بدر تو نہیں تھا یہ تو کوئی اور ہی شخص لگ رہا تھا

بھائی "اسنے حیرانگی سے بھائی کو دیکھا

ریلکس باہر آؤ"

وہ ماں اور بہن کو لے کر باہر اگیا صوفے پر بیٹھ گیا

سوہا "اسنے آواز لگائی

بہت ہی بری تربیت ہے تائی جان کی تو "وہ نفی میں سر کو ہلانے لگا

یہ کیا کر رہے ہیں آپ بھائی"

وہی جو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔

بس اب وقت آزمائش کسی اور پر ہے اور خدا کی قسم سازیہ جلدی ختم ہونے نہیں دوں گا

novelistaan.com

بھائی یہ ظلم ہے"

مجھ پر کم نہیں ہوئے" وہ کہہ کر اٹھ کر چلا گیا

وہ حیران سی رہ گئ

تائی کے کوسنے اور گالیاں بڑھتی جا رہیں تھیں بڑھتی جا رہی تھیں ساز اپنے کمرے میں اگئ وہ پریشان تھی

کچھ سمجھ نہیں ارہی تھی یہ اچانک ایکدم ہوا کیا تھا۔

جبکہ کمرے میں تو صبح ہی نہیں ہوئی تھی وہ عمر کو بے ساختہ جھنجھوڑ گئ

اور پھر اپنی حرکت پر اور اسکے اٹھنے پر شرمندگی سے نگاہ جھکا گئ

کیا ہوا ہے" وہ مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا

ا۔۔اتنی۔۔اتنی لڑائی ہو جاتی ہے آپکی نیند نہیں ٹوٹی" وہ منہ بنا کر بولی

تمھارے اس بھکارن خاندان سے میری کوئی دلچسپی نہیں ہے اب مجھے جگایا تو کوئ چیز مار دوں گا" وہ پھر

سے سو گیا جبکہ ساز منہ بسور کر صوفے پر بیٹھ گئ

عمر نے منہ موڑ کر دیکھا

یار کیا ہے تمھیں" وہ اٹھ بیٹھا

وہ چپ رہی اور عمر کو اٹھنا پڑا

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھا

novelistaan.com

ناراض ہو گئی ہو"

آپ۔۔آپ سے مطلب "عمر اسکے منہ بنا کر بولنے پر مسکراہٹ دیا جبکہ اسکی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں

میری بات دل پر لے لی"

نہیں "فورا بولی

آہ۔۔۔ہر بات دل پر لگا لیتی ہو اتنا نازک دل اچھا نہیں اور ایک بات بتاو اتنے نکھرے مجھ سے اٹھوا رہی ہو تمھارے ایک کہنے پر شادی میں اجاتا ہوں نیند سے جاگ جاتا ہوں کہیں جادو تو نہیں کر رہی مجھ پر "وہ اٹھتے ہوئے بولا

جبکہ ساز نے آنکھیں جھپکانا شروع کر دی عمر اسے دیکھتا رہا

"جب میں تمھیں چھوڑو گا تو تم مجھے یاد آؤ گی "وہ اسکا گال کھینچ گیا یہ پہلی بار تھا خود سے چھوا تھا اسنے دوسری طرف ساز اسکے لفظوں پر حیرانگی سے اسکا چہرہ دیکھنے لگی جو واشروم کی جانب بڑھ گیا تھا پہلے لمس پر حیران ہوتی یہ پھر اسکے لفظوں پر۔۔۔۔۔۔۔۔

میں۔۔۔میں چھوڑو گی نہیں ان سب کو میں میرے ساتھ یہ سب امی جان بوجھ کر کیا ہے مجھ سے کس

novelistaan.com

کس بات کا بدلا لیا ہے وہ۔۔۔وہ ایزہ" وہ ایکدم چلا اٹھی جبکہ تائی جان نے جلدی سے اٹھ کر دروازے کو کنڈی چڑھادی

اس ایزہ کی وجہ سے بدر نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے وہ سمجھتا ہے میں بدصورت ہوں م۔۔مجھے مجھے بدصورت کہا ہے اسنے میں اسے چھوڑو گی نہیں بہت اچھا کیا میں نے بہت اچھا کیا تھا اور اب جو میں کروں گی یاد رکھے گا یہ" وہ اٹھی جبکہ تائی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اسے بیٹھالیا

تیرا دماغ پھر گیا ہے چار تھپڑ کیا لگے الٹا سیدھا بولنے لگی ارے بیماری ہوتی ہے مردوں کو عورتوں پر ہاتھ صاف کرنے کی دفع کر اس کہانی کو اور اپنی زبان کو لگام دے کبھی جزبات میں سب کچھ اگل دے"

ا۔۔۔امی" وہ حیرانگی سے ماں کو دیکھتی رہ گئی

اس نے مجھے مارا ہے اپکی بیٹی پیٹی ہے اسکے لفظوں کے نشتر سہے اور اپ

آپ کے لیے یہ عام بات ہے"

اس بات سے زیادہ اہم یہ ہے کہ وہ دوکان ہڑپ گیا منحوس اس چکر میں تیرا باپ آگ بگولہ ہوا ہوا ہے رات سے سمجھا رہی ہوں ٹھنڈے ہو جاؤ" امی اس دوکان سے زیادہ اہمیت میرے وجود پر لگے ان نشانوں کی ہے" وہ چلا اٹھی۔

بس سوہا" تائی جان نے ہاتھ بلند کیا

اتنا ہنگامہ آرائی کر کے سب کے سینوں میں چین ڈالنے کی ضرورت نہیں اور ایزہ کا نام دوبارہ تمھاری

novelistaan.com

زبان پر نہ آئے تم پر ہی محبت کا بخار چڑھا ہوا تھا ارے ہزار بار کہا کہ اس کنگلے کے پاس ہے ہی کیا ایک ولیمہ تو لگا نہیں سکتا لیکن نہیں۔۔۔۔ بخار تھا بدرچاہیے بدرچاہیے اب مل گیا تب بھی چلا رہی ہے ایک بات سن لے اب میری" وہ اسکی حیرانگی سے پھیلتی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولیں

آج کے بعد اس کمرے سے باہر نہ آئے تیرا کوئی بھی معاملہ میں ڈال دوں اس نجما اور ثروت کے سینوں میں چین۔۔۔ کبھی نہیں

کوشش کر سب سہی ہو جائے گا اور تیرا باپ نہ کبھی بھی نہیں چھوڑے گا اسے

دوکان کے کاغذات ایک تیری شادی ہونے سے اسکے ہاتھ سے نکل گئے تجھے کیا لگتا ہے چین سے بیٹھ جائے گا۔

ساز کو دیکھ اس نشئ شرابی کے ساتھ آج تک ایک آواز نہ نکلی الٹا لٹو بنا لیا اسنے اسے۔۔۔ تو۔۔ تو میری بڑی سمجھدار بیٹی ہے" انھوں نے آگے بڑھ کر اسے پیار کیا جس کو زندگی میں پہلی بار یہ فیلینگز بہت بری لگ رہیں تھیں

اور تو سب سنبھال لے گی مجھے یقین ہے اور وہ" وہ کچھ کہتے کہتے رکیں سوہانے آنکھیں اٹھا کر انھیں دیکھا

وہ" وہ رکیں پھر گھیرہ سانس بھرتے بولیں۔

تیرا باپ کہہ رہا تھا دوکان کے کاغذات واپس چاہیے اسے۔۔۔ کل رات جذباتی ہو کر کاغذات تو دے

novelistaan.com

دیے لیکن وہ تیرا ہی باپ ہے بیچ میں مجھے گھسیٹنے کے بجائے سیدھی طرح اسے کاغذات دے کر اپنی جان چھڑوالے" وہ کہہ کر باہر نکل گئی جبکہ سوہا خاموشی سے دیوار کو دیکھنے لگی۔

کیا یہ اتنی عام بات تھی بس شوہر نے مار لیا تو۔۔ تو کیا ہو گیا

ہاں اکثر اسنے اپنی ماں کو پیٹتے ہوئے دیکھا لیکن اسکے احساسات بلکل ویسے ہی رہے جیسے آج اسکی ماں کے تھے اسنے بھی کبھی اپنی ماں کے زخموں کو نہیں دیکھا تو آج اسکی ماں نے بھی نہیں دیکھا اور اسے اسکا پیٹنا کچھ بھی اہم نہیں لگا اسکی انکھ سے بے ساختہ آنسو گیرا اور گال پر لڑھک گیا اور تبھی دروازہ کھلا بدر اندر آیا سوہا نے اسکی جانب دیکھا

بدر نے کچھ خاص توجہ نہیں دی اسنے سب سے پہلے وہ کاغذات اٹھائے اور انھیں چیک کرنے لگا سوہا اپنی جگہ سے اٹھی اور اٹھتے وقت اسکے وجود میں اٹھی ٹیسیں جیسے دماغ ہلا گئیں

تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا" وہ اسکے چہرے پر سکون دیکھتی سوال کرنے لگی اسکے اندر آگ جلا کر وہ کتنے سکون میں تھا

کیا کیا ہے میں نے تمھارے ساتھ" وہ لاپرواہی سے پیچ الٹتے بولا

چہرہ سپاٹ اور سنجیدہ تھا

تم نے مجھے مارا ہے بدر" وہ حیران تھی اس بات کی اہمیت تو کسی بھی شخص کی نظر میں نہیں تھی تو اس گھر کی ہر عورت اپنے شوہر سے پیٹتی ہے یہ اتنی بڑی بات نہیں" وہ پیچھے ہٹا اور بیڈ کا سائیڈ دراز

novelistaan.com

کھول کر اس میں سے پین نکال کر کچھ لکھنے لگا

سوہا حیران سی اسکے سامنے کھڑی ہو گئ

میں سوہا اشفاق ہوں تم مجھے مار نہیں سکتے تم مجھ پر اتنا بڑا ظلم کر کے اتنے نارمل نہیں ہو سکتے تم مجھ سے کس بات کا انتقام لے رہے ہو" وہ چلائی

بدر نے سکون سے اسکی جانب دیکھا

تمھیں یاد ہے جب تایا جان نے میری ماں پر ہاتھ اٹھایا جب انھوں نے انکے ہاتھوں پر گرم گرم کھانا پھینک دیا جب انھوں نے انپر بری نگاہ ڈالی تب ان سے سوال کرنے والا کوئی نہیں تھا کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں وہ عورت کی عزت کیوں نہیں کرتے وہ عورت کی قدر کیوں نہیں کرتے کیونکہ وہ اس گھر کے سربراہ تھے وہ گردن بھی اتار دیتے سوال بنتا نہیں تھا تمھارا سربراہ بدر زمان ہے تم کس حیثیت سے مجھ سے یہ بات پوچھ سکتی ہو کہ میں نے سوہا اشفاق کو مارا ہاں البتہ تم مجھے یہ اشفاق نامی شخص کا نام اپنے ساتھ لگا کر مزید جانور بناؤ گی تو بہتر ہے اس بات کو بھول جاو" تفصیلی جواب دیتا اسے لاجواب کر کے وہ اٹھنے لگا

نہیں بدر تم مجھ سے ایزہ کا بدلہ نہیں لے سکتے ایزہ نے جو کیا وہ اسکا قصور ہے میرا نہیں" اور ایکدم اسکا چہرہ بدر کے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑا گیا

دوبارہ یہ نام اپنی زبان پر مت لانا تمھیں میں اتنی اوقات نہیں دیتا کہ مجھ سے سوال کرو" اسکا منہ جھٹک

novelistaan.com

کر وہ اٹھا

یہ ظلم ہے" وہ چلائی اسکی تکلیف کی کسی کی نظر میں اہمیت نہیں تھی وہ اپنی بات اپنا حق نہیں منوا پا رہی تھی

اس گھر میں سوائے ظلم کے کچھ نہیں ہوا تم کیوں اتنا دل پر لے رہی ہو" وہ مسکرا کر اسکی جانب دیکھنے لگا

میں چھوڑو گی نہیں تمھیں بدر تم نے مجھے انسلٹ کیا ہے اب تم یاد رکھنا اس بات کو" وہ آنسو پونچھتی غصے سے بولی

افکورس میں بھی تمھیں نہیں چھوڑو گا" وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر لاپرواہی سے بولا سوہا اسے گھورتی رہی جبکہ وہ مسکرا دیا

ولیمہ ہے آج رات تمھارا اب جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد ولیمہ مجھ پر فرض ہے تیار ہو جانا بنا تماشے کے ورنہ تم بہتر جانتی ہو" وہ سکون سے بولا اور چلا گیا جبکہ وہ پیپرز جو اسکا بے حس باپ اس سے چاہتا تھا وہ اپنے ساتھ لے گیا تھا

سوہا وہیں بیٹھ گئی ٹوٹ ٹوٹ کر آنسو گرنے لگے مگر اندر ایک طوفان اٹھ رہا تھا

یہ کیا تھا ایسا رویہ وہ پہلی بار جیسے اپنے ہی لوگوں سے متعارف ہوئی ہو دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر وہ بری طرح رو دی۔

---

novelistaan.com

وہ جب سے عمر خیام کا نام سن چکی تھی تب سے بے چین تھی

دادی جان اسکو ساگ بنانے پر لگا چکی تھی اس نے آج سے پہلے کبھی نہیں بنایا تھا وہ چاہتی تھی اسلامہ اباد سے جانے سے پہلے وہ عمر سے مل لے ورنہ وہ کبھی بھی یہاں سے چلی جائے اور پھر اپنے بھائی کو کھو دے شاہنواز کی روٹین وہ ہی تھی اور ایزہ کو فلحال کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ اسکی توجہ کی طلب گار بھی نہیں تھی اسے اب اپنے بھائی کی پرواہ ہو چکی تھی

دادی جان کے ساتھ ساگ بنواتے ہوئے وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ زمیر نظر اجائے

اسنے دیکھا وہ گھر پر ہی تھا اور گاڑی کے پاس کھڑا ڈرائیور کو کچھ سمجھا رہا تھا ایزہ نے اسے اچک کر دیکھا اور زمیر نے بھی اسکی جانب دیکھا اور مسکرا دیا

وہ سمجھ گیا تھا وہ لڑکی اب اسکی جانب خود سے بڑھے گی اور وہ انجوائے کرے گا وہ اسکی جانب سے نگاہ پھیر گیا

ایزہ نے دادی جان کو دیکھا

تجھے ٹھیک سے بنانا نہیں آتا معلوم نہیں کیسی لڑکی ہے تیرا دھیان تیرے عاشق میں سے نکلے تو کچھ سوچے "انھوں نے اسے طعنہ دیا ایزہ نے انکی جانب دیکھا یہ طعنہ تو وہ بھول ہی گئی تھی۔

ایکدم سے دل میں عجیب کسک سی ہوئی اور اسنے نگاہ جھکا لی کیا آج بھی اسکا عکس اسکی آنکھوں میں واضح دیکھتا تھا۔

novelistaan.com

اسنے کبھی دادی جان کے آگے زبان نہیں چلائی تھی

تبھی اندر سے ایک ملازمہ آئی اور دادی جان کو موبائل دیا انکی کسی دور پرے کی رشتہ دار کی کال تھی تبھی دادی جان اسکے پاس سے اٹھ گئیں اور ایزہ اٹھتے ہی زمیر کی طرف بڑھی جو کھڑا مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آج دھوپ ویسے ہی تیز تھی تبھی وہ اور دادی جان ساگ سنوار رہیں تھیں

شادی جان اندر چلی گئیں وہ زمیر کے پاس آگئ

اپکا شویر میڈیم اس طرح اپکو میرے آگے پیچھے دیکھ کر اپکا سر قلم کر دے گا"

انھیں مجھ پر اعتبار ہے "ایزہ نے پہلی بار پورے یقین سے یہ بات ہی تھی زمیر خاموش ہو گیا

مجھے عمر بھائی سے ملنا ہے "اسنے سنجیدگی سے کہا اور شاہنواز کی بیوی ہونے کا پورا بھرم رکھا۔

ابھی تو وہ مصروف ہے "وہ بولا

کہاں "ایزہ کو لگا جیسے وہ بہت عرصے سے پیاسی ہو اور کنواں بھی چند قدموں کے فیصلے پر ہو

کسی بدر زمان کی شادی میں کزن ہے اسکا "زمیر اتنا جانتا نہیں تھا تبھی بولا جبکہ ایزہ کو لگا اسکے قدموں تلے زمین کھسک گی ہو وہ پلکیں جھپک کر اسے دیکھ رہی تھی وہ آگے بھی کچھ بولا تھا

لیکن ایزہ تو انھیں لفظوں میں ٹک گئ تھی

معلوم نہیں پہلو میں بستا دل ایسے کیوں ہو گیا تھا جیسے خنجر سا اندر اتار دیا ہو

novelistaan.com

یہ وہ نام تھا جس کے لیے وہ چھ ماہ سے اپنی آنکھوں کو سو جھا رہی تھی

جس کی وجہ سے وہ واپس پلٹ نہ سکی جس کے لیے اسنے اپنی زندگی تباہ کر لی جس سے محبت کرتے کرتے

اپنی عزت کو تباہ کر لیا خود پر الزام سہے خود کو آوارہ بد چلن معلوم نہیں کیا کچھ بنوالیا۔۔۔

زمیر اسکے آگے سے ہٹ گیا تھا وہ اپنے قدموں کو دیکھنے لگی

ننگے پاؤں ٹھنڈے فرش پر جیسے سن ہو گئے اور ایزہ گھوم کر پیچھے گیر جاتی کہ کسی نے اسے جکڑا اور وہ جیسے

ہوش میں اتر گئ

ایزہ" اسنے ایزہ کا چہرہ تھپتھپایا۔

ایزہ کیا ہوا ہے اسکو" شاہنواز نے ذرا دھاڑ کر ارد گرد کے لوگوں کو ہلا دیا

کیا ہوا ہے ایزہ کو" وہ بھڑک کر ملازمہ کو دیکھنے لگا جبکہ وہ پریشان ہو گئیں

صاحب ابھی تو ٹھیک تھی

وہ بولی جبکہ شاہنواز اس موم کی گڑیا کو اپنے بازوں میں اچک گیا

اور اندر لے ایا اور اسے کمرے میں لے گیا

ہوا کیا ہے" دادی جان بھی اٹھ گئیں اور انکے چہرے پر بھی واضح پریشانی تھی جبکہ شاہنواز اسکا گال

تھپتھپانے لگا

زمیر ڈاکٹر کو کال کرو" وہ بولا جبکہ زمیر پہلے ہی کر چکا تھا

novelistaan.com

سر بس ابھی آتے ہوں گے "اور کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر بھی آ گیا

اور اسنے ایزہ کو چیک کیا تو مسکرا دیا

مبارک ہو شاہنواز صاحب آپ کے ہاں اچھی خبر ہے اپ انھیں گائناکالوجسٹ کے پاس لے جائیں کچھ انجکشن ہے اور آئی تھنک کچھ کھایا بھی نہیں ہوا تو آپ اپنی مسز کا خیال رکھیں "

ہائے اللہ یا اللہ تیرا شکر ہے یا اللہ تیرا شکر ہے میرے مالک میرے کانوں نے یہ اچھی خبر سنی

میرے بچے شاہ "وہ شاہنواز کا منہ چوم گئیں جو سن سا بیٹھا تھا

ارے او کلثوم جا ذرا مٹھیاں بٹوا آج تو میری مراد پوری ہو گئی ہے "دادی جان اس نئی ملازمہ کو بولی جو خود مدھم مدھم مسکرا رہی تھی شاہنواز نے دانت پیس کر ایزہ کی جانب دیکھا اور کھڑا ہو گیا دروازہ بند کیا اور اسکے بعد جب تک ایزہ کو حوش نہیں آیا وہ کمرے میں مارشل اٹ کرتا رہا

ایزہ کو جیسے ہی حوش آیا ابھی اسکی آنکھیں بھی نہیں کھولیں تھیں کہ شاہنواز نے سے جھنجھوڑ کر کھڑا کر دیا

ایزہ نا سمجھی سے سے دیکھنے لگی

اٹھو یہ بچہ ختم کرائیں گے ہم تمھیں کہا تھا نہ میں نے مجھے کوئی اولاد نہیں چاہیے یہ بچہ مجھے نہیں چاہیے ایزہ۔۔۔اٹھو "وہ اسکو زبردستی کھڑا کرنے لگا ایزہ اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے جانتی تک نہ ہو اسکی آنکھوں سے بے ساختہ کی آنسو بہنے لگے۔

سینے میں اٹھتا درد یاد آ گیا اور شاہنواز اسکے رونے پر اکتا سا گیا

novelistaan.com

میں نے کہا ہے یہ ڈرامہ ختم کرو اور اٹھو" وہ اسکا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کر گیا

ایزہ کا دل کیا زور زور سے روئے اور اسکے سامنے اس وقت ایک سنگ دل شخص کھڑا تھا

اگر دیوار بھی ہوتی تب بھی وہ آخری بار ہی سہی اپنی محبت کے اس اختتام پر اس سے سر ٹکرا کر روتی اور وہ شاہنواز کے سینے سے لگ گئ

اسکی ہچکیاں بڑھتی جا رہیں تھی وہ ایسے رو رہی تھی جیسے اسکو کہیں شدت سے درد ہو رہا ہو اور س سے سہا نہیں جا رہا ہو جیسے کسی چوٹ میں شدید تکلیف ہو

ہاں دل اندر ہی ٹوٹ گیا تھا تو کرچیاں دیکھائی نہ دیتی سنائی تو جا سکتی تھیں

شاہنواز اپنی جگہ پر ٹھہر گیا

وہ لمحوں میں معاملات کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا تھا اسنے اسکے رونے کو سنا تھا۔

وہ کس بات پر رو رہی تھی یہ رونا اس بات کے لیے نہیں تھا کہ وہ اپنے بچے کو ختم نہیں کرانا چاہتی یہ تو کچھ اور ہی تھا وہ خاموش ہو گیا۔

ایزہ کے ارد گرد بازو باندھ لیے

کیا ہوا ہے تمھیں" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا اور ایزہ اسکے سینے میں چہرہ چھپائے بس روتی چلی گئ

ایزہ" وہ جیسے اب تنگ سا آ گیا۔

وہ اس سے دور ہوئی

novelistaan.com

پھولی پھولی آنکھیں سرخ چہرہ وہ بلا کی حسین تھی بلکل ایک ایسے انسان کیطرح جو شاہنواز کی زندگی کا قیمتی ترین اثاثہ تھا وہ اکثر اسکو دیکھ کر چونکا تھا لیکن اس وقت اسکا سارا دھیان اسکے اندر موجود اپنی ہی اولاد پر تھا وہ ایک لمحہ بھی نہیں چاہتا تھا وہ بچہ رہے

تم ماں بننے والی ہو" شاہنواز نے اسے اطلاع دی

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا اسے سب یاد تھا شاہنواز اس بچے کو چاہتا ہی نہیں تھا

اور آپ یہ بچہ ختم کرانا چاہتے ہیں" وہ اپنے آنسو صاف کر کے اسکی صورت تکنے لگی

ہاں اور میں کسی ایڈوانس ڈرامے میں نہیں پھنسوں گا سیدھی طرح تم ابھی اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جاؤ گی میں رمشہ کو کال کرتا ہوں اور دادی جان کو کہہ دوں گا میں جو مجھے کہنا ہے" وہ اسکے بال سنوارنا اسے سمجھانے لگا

تکلیف پر تکلیف دی جا رہی تھی اور اسکو اپنا دل پتھر کا لگ رہا تھا جس میں اس وقت کوئی احساس نہیں تھا

شاہنواز اسے چھت سے کودنے کا کہتا وہ کود جاتی

جی ٹھیک ہے" اسنے بس اتنا ہی کہا وہ پیشانی پر تیور ڈال گیا۔

وہ کچھ عرصے سے ایسے بٹ کیطرح رویہ نہیں دے رہی تھی اور آج وہی بات اسکی سن کر وہ چونک گیا

شاہنواز نے سر ہلایا اور اسکا گال تھپتھپا کر جانے لگا

بات سنیں" وہ پکار گئ

novelistaan.com

وہ مڑا

میں دوبارہ کبھی ماں نہ بن سکی تو"

وہ کسی خدشے کے تحت بولی۔۔۔

میں یہ چاہوگا تم ساری زندگی میری بیوی بن کر رہو نہ میرے بچوں کی ماں اور نہ ہی میری محبوبہ صرف بیوی اس سے زیادہ مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے" تلخی سے کہتا وہ جانے لگا

ایزہ نے سر ہلا دیا

بات سنیں" وہ پھر رکا اب کہ چہرے پر غصہ ہی الگ تھا

کیا ایک صرف بیوی کی حیثیت سے آپ سے کچھ وقت مانگ سکتی ہوں"

سر جھکائے وہ جیسے کانپتے لہجے میں بولتی خود سے بہت بڑی بات کر رہی تھی شاہنواز اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھنے لگا

ایزہ نے سانس حلق میں اتارا

گرم گرم آنسو ایک بار پھر اسکی انکھ سے بہہ نکلے۔

جبکہ شاہنواز جس دروازے میں باہر جانے کے لیے کھڑا تھا اسنے دروازے پر دباؤ ڈال کر زور سے دروازہ بند کیا کمرے کی لائٹس پر ہاتھ مارا اور اسکی جانب قدم اٹھائے اسکے بھاری قدم ایزہ کے نزدیک ا رہے تھے وہ سر جھکائے کھڑی تھی

novelistaan.com

بدر کی شادی اسکے اندر ایک طوفان برپا کر رہی تھی شاہنواز سے آج اسنے جس قدم کی فرمائش کی تھی وہ شاید خود کو یہ احساس دلانے کے لیے کی تھی کہ وہ شادی شدہ ہے

شاہنواز نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے نزدیک کھینچا

کمرے میں وہ سائیڈ لیمپ اون کر چکا تھا اسے محسوس نہیں ہوا

وہ خالی خالی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

شاہنواز اسے توجہ سے دیکھ رہا تھا

تم وقت ضائع کر رہی ہو" وہ سنجیدگی سے بولا

بس تھوڑی دیر" وہ بہت مدھم لہجے میں بولی تھی اسکی انکھ سے بہتا انسو شاہنواز نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا

اور اسکے ہونٹوں پر جھکا

ایزہ نے کانپتا ہاتھ اسکے سینے پر رکھا اور اسکی شدت نے ایک لمحے کے لیے تو سب بھلا دیا

شاہنواز کی بڑھتی شدت اور اسکا لمس اپنے چہرے پر جا بجا محسوس کر کے وہ آنکھیں بند کیے ان لمحوں میں بدر کو واقعی بھول گئی۔

شاہنواز نے اسکی گردن کو اپنے بھاری ہاتھ کی سخت گرفت میں لیا اور ایزہ نے ایک دم اسکی جانب دیکھا

۔

novelistaan.com

اسکی آنکھوں میں جو غصہ ناگواری اس بچے کو لے کر کچھ دیر پہلے تھی اب وہاں ایک خمار تھا عجیب نشہ سا تھا ایزہ کے وجود میں اسکی انکھیوں کی اس خماری سے ہی چونٹیاں سی رینگ گئ

مجھے پہلے تم اس بچے سے آزاد چاہیے ہو اسکے بعد یقینا میں تمھاری یہ خواہش پوری کروگا" اسنے اسکا گال تھپتھپایا اور اسے دور دھکیل دیا

جبکہ ایزہ نے اپنی بڑھتی سانسوں کو سنبھالنا چاہا شاہنواز نے طنزیہ نظروں سے اسکی صورت دیکھی۔

برداشت کر نہیں سکتی اور خواہشیں اتنی بڑی بڑی ہیں" نفی میں سر ہلاتا وہ باہر نکل گیا ایزہ اسکی پشت کمرے میں اسکی خوشبو اور اسکی قربت سے دل و دماغ سے نکل جانے والا بدر کا خیال وہ حیران سی رہ گئ آنکھیں پٹپٹاتی خود کے جذبات سے بے بس وہ معصوم سی لڑکی بڑی بڑی ذمہداریوں میں گھیری گئ تھی

بدر کیطرف سے ولیمے کا فنکشن کا اہتمام تھا اور سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں بدر جس کے پاس بائیک سہی کرانے کے پیسے نہ تھے وہ ولیمہ دے رہا تھا۔۔ جبکہ ساز اور نجما بھی اسکے تیور دیکھ کر حیران تھیں۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے تیار ہونے کا کہہ کر گیا تھا ساز تو خوف کے مارے نیچے جا ہی نہیں پا رہی تھی کہ تائی جان اسکی جان کو لڑ جاتی لیکن بدر بھائی جو کر رہے تھے وہ سراسر اس بات کے خلاف تھی اور معلوم

novelistaan.com

نہیں عمر کہاں چلا گیا تھا

سازاسکے لفظوں پر حیران تھی وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے گا یعنی وہ اس شادی کو ختم کر دے گا اسے طلاق دے دے گا۔۔۔۔۔

یہ بات اسے چین سے بیٹھنے تک نہیں دے رہی تھی۔

خود معلوم نہیں وہ کہاں تیار ہو کر چلا گیا تھا جبکہ ساز کو اپنے لفظوں میں الجھا چھوڑ گیا تھا بدر نے تیار ہونے کا کہا تھا وہ اپنے کپڑے نکال کر شاور لینے چلی گئی دل تھا کہ بجھا بجھا سا تھا۔

وہ شاور لے کر باہر آئی اور اپنے بال سلجھا کر اسنے اپنا لباس دیکھا

اسکا لباس بہت قیمتی تھا اور بلکل سادے چہرے سے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اسنے سر پر دوپٹہ اڑھا اور باہر نکلتی کہ دروازے میں وہ آندھی طوفان کیطرح داخل ہوا

کہاں کہاں جایا جا رہا ہے" وہ ہاتھ اٹھا کر پوچھنے لگا کافی فریش لگ رہا تھا

وہ بدر بھائی نے ولیمہ دیا ہے معلوم نہیں کہیں جانا ہے بس اسی کے لئے تیار ہوئی ہوں" وہ اداسی سے بولی

یہ تم تیار ہوئی ہو" وہ سیگریٹ کی ڈبی نکال کر لبوں میں سیگریٹ دبا کر اسکا معائنہ کرے لگا

جی" وہ اپنا دوپٹہ سہی کر گئی

ایک تو تمھیں تمیز ہی کوئی نہیں اسنے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے آئینے کے سامنے لے آیا

یہ دوسری بار تھا اسنے اسکا ہاتھ پکڑا تھا ساز تو اپنے ہاتھ کو اسکے ہاتھ میں دیکھنے لگی جبکہ وہ ان جذبات سے

novelistaan.com

جو ساز محسوس کرتی تھی بلکل لاپرواہ تھا۔۔۔

اسنے اسپر سے سب سے پہلے دوپٹہ اتارا ساز کی آنکھیں پھیلیں وہ احتجاج کرتی کہ وہ ٹوک گیا

شش بی کوائیٹ" وہ آئینے میں دیکھتا اپنی سیگریٹ کو ہونٹوں کی قید سے آزاد کرتا ایک طویل دھویں کا سلسلہ اسکے کان کے قریب چھوڑتا اپنے کام میں مگن تھا جبکہ سازا سکی جانب دیکھ رہی تھی اسکا پورا وجود کپکپا رہا تھا لیکن وہ شخص اس بات کو اہمیت ہی نہیں دے رہا تھا کہ اس لڑکی پر اسکی قربت اور توجہ کیا جادو بکھیر رہی تھی

اسنے اسکا دوپٹہ سائیڈ پر پھینکا

ڈریس تو اچھا ہے مگر پھر بھی ہر وقت اس منہ سے نہیں پھیرتے۔۔۔۔سٹائل کریٹ کرو" وہ بولا اور کچھ سوچنے لگا پھر اسنے فون گھمایا

ساز بنا دوپٹے کے جیسے خود کو خالی خالی محسوس کرنے لگی وہ دوپٹہ اٹھا کر خود پر اڑھ گئ۔۔۔۔

عمر نے ایک نظر دیکھا اور پھر فون پر بات کرنے لگا۔

ہاں۔۔۔اچھا ٹھیک ہے"

اوکے اوکے میں آتا ہوں" وہ بولا

کہاں جا رہے ہیں" وہ بے ساختہ پوچھ گئ

ہم جا رہے ہیں بیوقوف لڑکی اس دن تو سب کی آنکھیں پھٹی تھی آج تو ان سب کی ایسی کی تیسی" وہ آنکھ

novelistaan.com

دباتا اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا جبکہ ساز اسکے ساتھ ساتھ ہولی

نیچے فنکشن پر تبصرے ہو رہے تھے بدر بھائی کے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے اس موضوع نے سب کو ہی سوچ بچار میں ڈالا ہوا تھا تائی تو سر پر دوپٹہ باندھے پڑی تھیں

ساز ان سے اجازت لینے کے لیے رکنا چاہتی تھی مگر عمر کھینچ کر باہر لے ایا

انھیں برا لگے گا میں ایسے ہی اگئ میں کبھی انکی اجازت کے بنا نہیں نکلی گھر سے" وہ منمنائی

لگتا ہے اپنی تائی سے شادی کی ہے تم نے" وہ جمپ لگا کر سوار ہوا تھا گاڑی میں جبکہ دوسری طرف ساز منہ بنا گئ وہ گاڑی گھما کر باہر نکلا گیا

ہم کہاں جا رہے ہیں؟

پارلر اور تمھیں کچھ ڈفرنٹ پہنانے"

نہیں میرے پاس تو بہت کپڑے ہیں اتنے پیسے ضائع نہ کریں" وہ پریشانی سے بولی عمر مسکرایا دیا سیگریٹ منہ سے نکلی دھواں فضا میں چھوڑا۔

تم واقعی الگ ہو میرے ساتھ موجود ہر لڑکی شاپنگ پر جانے کے لیے مرتی ہے اور ایک تم ہو شاپنگ ہی نہیں کرنا چاہتی" وہ نفی میں سر ہلا گیا

ساز نے اسے دیکھا وہ گاڑی کافی سپیڈ میں چلا رہا تھا۔

اور کچھ ہی دیر میں وہ ایک بہت بڑے پارلر کے سامنے گاڑی روک چکا تھا اسنے گاڑی رکی اسے نیچے تارا

novelistaan.com

سازا تنی کنفیوز تھی کہ سختی سے اسکا ہاتھ تھام گی

آپ بھی اندر جائیں گے "وہ حیران ہوئی

اکور س" وہ اسے لیے اندر ایا

اور وہاں موجود لڑکی سے بات کرنے لگا ساز کو لگا وہ واقعی پینڈو ہے وہ کانفیڈنس میں چھا کر بھی نہیں پا رہی تھی

اور عمر نے اس لڑکی سے انگلش میں کافی لمبی چوڑی گفتگو کی سازا اسکی لہجہ اسکی انگلش زبان پر کمانڈ محسوس کر کے جیسے متاثر ترین ہو چکی تھی

او کے "اسنے کہا اور وہ لڑکی سر ہلا گئ

تم یہاں میکپ کراو میں ڈریس لے آتا ہوں"

عمر یہ آپ کیا کر رہے ہیں "ساز نے اسکا ہاتھ پکڑا

ریلکس ہنی ابھی گیا ابھی آیا" وہ کافی جوش میں تھا غائب ہو گیا اور ساز کو اتنے سارے لوگوں میں اپنا آپ تنہا لگ رہا تھا بلا وجہ رونا انے لگا اور وہ لڑکیاں اے بیٹھا گی اُس سے کافی اچھے سے بولی تھی

وہ اس سے باتیں کرنے لگی تو ساز کا دل کچھ ہلکا ہوا اور نہ بار بار آنکھیں بھر رہیں تھیں

وہ تیار ہو رہی تھی خود کو مختلف دیکھ کر جیسے ایکسائٹڈ ہی ہو گئ۔۔۔

شرم بھی ائی سب دیکھ کر کیا سوچیں گے اسکے بارے میں لیکن یہ تو اسکے خواب تھے چھوٹے چھوٹے کیا

novelistaan.com

عمر ہی اسکا فرشتہ تھا جسکو اسنے دعاؤں میں مانگا

وہ مسکرادی "ہاں وہ ہی تھا"

اس میں جو بری عادت تھی وہ چھوٹ بھی تو سکتی تھی۔

اور اگر وہ بری عادت چھوٹ جائے تو وہ شاید دنیا کا پرفیکٹ انسان تھا

وہ اسکے بارے میں غلط رائے رکھتی تھی وہ اسے نشئ کہتی تھی یہ جو بھی اسنے سوچ لیا تھا وہ عمر کے اندر سے

یہ عادت چھٹوادے گی اور اسکے بعد وہ سب سے اچھا انسان تھا۔

وہ تادیر اسکو سوچتی رہی یہاں تک کے وہ لڑکی اسکا شانہ ہلا گئی تب اسنے ہوش میں آکر ارد گرد دیکھا

جی "میم آپکے ہز بینڈ نے یہ ڈریسز بھیجے ہیں جو آپکو اچھا لگے وہ پہن لیں انھوں نے کہا ہے" وہ پھولے

نہیں سمائی کیا وہ کوئی پرنسز تھی جسے وہ ایسے ٹریت کر رہا تھا

شرم سے لال ہوتے گالوں اور اس لڑکی سے نگاہ چراتی وہ اٹھی اور اسنے دیکھ وہ ساری ہی ساڑھیاں تھی

اسنے تو کبھی یہ لباس نہیں پہنا تھا۔

وہ پریشانی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی

میم یہ کلر بہت سوٹ کرے گا آپ پر"

اپکا اپنا کلر شیڈ بہت وائیٹ ہے مہرون رنگ آپ پر بہت کھلے گا" اسنے کہا

آپکے ہز بینڈ کو بھی اچھا لگے گا" وہ بولی

novelistaan.com

کیا سچ میں "بے ساختہ وہ بول اٹھی جبکہ وہ لڑکیاں کھلکھلا گئیں اور ساز شرم سے سرخ ہوتی آگے بڑھی اور اسنے وہ ساڑھی اٹھالی

ان لڑکیوں نے اسے وہ ساڑھی پہننے میں مدد کی اور ساز نے خود کو آئینے میں دیکھا تو ایک لمحے کے لیے خود ہی چونک گئ

اسکے کھلے لمبے کمر سے نیچے جاتے بال رول کیے تھے جبکہ اسکے ہونٹوں پر سجی بلڈ ریڈ لیپسٹک اسکی آنکھوں کا حسین میکپ اسکے چہرے کا گال اسکا گھیرہ گلا اسکی ساڑھی وہ ساز سے بہت مختلف لگ رہی تھی یوں کہا جا سکتا تھا وہ عمر کی ساز لگ رہی تھی

وہ خود کو دیکھتی رہی۔۔۔شرم سے ہاتھ پاوں کانپ اٹھے کیونکہ وہ لڑکیاں اپنے کیمرے میں اسکی تصاویر لے رہی تھیں اور تبھی عمر اندر آگیا

وہ مسکرا رہی تھی

اسکو مسکرا کر دیکھنے لگی وہ ایک لمحے ٹھہر کر اسکی جانب دیکھتا رہا اور پھر ان لڑکیوں کے فلیش دیکھے جو ساز کے چہرے کی جانب تھے

عمر کے چہرے کی سنجیدگی ساز کے چہرے سے مسکراہٹ کھینچ گئ وہ آگے بڑھا اور اسکے آگے کھڑا ہو گیا

ائ تھنک ائ ڈونٹ الاو ڈ دیس "سخت بے لچک لہجے میں کہتا وہ ان سب لڑکیوں کے منہ اتار چکا تھا۔

ماں بی یوال نیڈ کمپلین "اسنے ناگواری سے کہا اور وہ لڑکیاں ایکدم پریشان ہو گئیں

novelistaan.com

پلیز سر سوری اپ پلیز کمپلین مت کیجیے گا ہم ڈیلیٹ کر دیں گے "وہ اسکی منت کرنے لگین مگر اسنے موقع نہیں دیا اور سیدھا وہ انکے اونر کے پاس چلا گیا

وہ لڑکیاں کیا پریشان ہوتی سازر ونے والی ہو چکی تھی اسکے اس سر درویے پر۔۔۔۔

میم پلیز سر کو روکیں ہمیں اونر کام سے نکال دیں گی ہم نے ساری پکس ڈیلیٹ کر دیں ہیں "وہ بولیں جبکہ سازبے چارگی سے انکو دیکھتی اپنا ناخن کاٹنے لگی عمر اندر سے باہر آیا اور ساتھ ہی اونر بھی نکل آئیں اور ان لڑکیوں کو بے بجا ڈانٹ پلا دی جبکہ عمر نے انکے موبائلز چیک کیے

ان سب نے تصویریں ڈیلیٹ کر دیں تھیں وہ مطمئین سا ہو گیا اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر آگیا

ساز کافی ڈر گئ تھی اسکا ری ایکشن کافی سخت تھا اسکی آنکھیں سرد تھیں چہرے پر ایسا تھا کہ وہ ان لڑکیوں میں سے کسی کے بھی منہ پر تھپڑ مار دیتا

اسنے بار بار عمر کی جانب دیکھا مگر وہ اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا اسے لگا اسکی تیاری بے کار ہے دل بجھ گیا

آپ ناراض ہیں "وہ بلا خر سوال کر گئ

نہیں "وہ سنجیدگی سے بولا

مگر "عمر نے گاڑی روک لی

ائندہ اپنی تصویریں کسی کو مت دینا کسی کو تصویر دینے والی لڑکی باکردار نہیں ہو سکتی جس کی تصویر ہر کیمرے میں ہو اسکا کردار ہو سکتا ہے بھلا "وہ تلخی سے بولا

novelistaan.com

میں آئندہ نہیں کروں گی"

وہ اسکی بات پر حیران تو تھی لیکن جلدی سے اسکی بات مان گئ

ہمم۔"وہ شاید اب بھی اچھے موڈ میں نہیں تھا اسنے گاڑی پھر سٹارٹ کی اور ساز خود کچھ بول نہیں سکی عمر اسے وہاں لے ایا جہاں اسکے بھائی نے ولیمہ لگایا تھا

وہ اسے لیے اندر داخل ہوا

آج وہ تیار نہیں ہوا تھا لیکن پھر بھی اسکے ساتھ چلتا جیسے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا اور ساز کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان سب نظروں سے غائب ہو جائے۔۔۔۔

عمر نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا

جاؤ"وہ نرمی سے بولا

اپ؟وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

باہر ہوں فارغ ہو جاؤ تو اجانا"اسنے کہا اور مڑنے لگا کہ بدر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا عمر خیام نے ذرا ناگواری سے سکی جانب دیکھا

اندر آؤ تم میرے لیے خاص مہمان ہو"وہ نرمی سے بولا

عمر نے اسکا ہاتھ ہٹایا اور وہاں سے باہر نکل گیا

بدر نے سنجیدگی سے ساز کی جانب دیکھا جو شرمندہ سی ہو گئ پھر وہ اپنی بہن کے لیے اس بدتمیز انسان کو

novelistaan.com

اگنور کر گیا

آج میری گڑیا اتنی پیاری لگ رہی ہے" وہ بہن کے شانے پر ہاتھ رکھتا

بولا اور سازا اسکی تعریف پر ذرا شرما سی گئ

وہ دونوں بہن بھائی چلتے ہوئے اندر آگئے اور سوہا ساز کو دیکھ کر جیسے بیٹھے بیٹھے بھسم ہی ہو گئ

یہاں تک کے خاندان کی ہر عورت کی نگاہ ساز پر تھی وہ عمر کو بھی اسکے ساتھ دیکھ چکے تھے۔

صنم اور صوفیا تو اسکی قسمت پر رشک کر اٹھیں

کتنی خوش قسمت ہے ساز دیکھو کیسے بدل گئ" صوفیا نے کہا جبکہ صنم کی آنکھوں میں حسد سی اتر گئ

اچھا ہوتا کوئی ہماری کرا دیتا عمر سے زبردستی شادی"

صنم پاگل ہو گئ ہو"

ہاں تو اور کیا کہو جس کا انتظار کیا وہ تو آیا نہیں عمر ہی مل جاتا کم از کم ایک برائ کے ساتھ جب ساز کمپرومائز کر گئ ہے میں بھی کر لیتی امیر شویر تو ملتا پھر سٹینڈرڈ والا انسان جو کبھی کسی کے آگے جھکنے نہ دیتا۔۔۔۔

دیکھو ولیمے کی دولہن سے زیادہ حسین لگ رہی ہے"

ساز تو حسین ہی ہے" صوفیا منمنائی

بس خروش پیسے نے مزید کر دیا ہے"

ایسی بات نہیں اسپر یہ لباس بہت اچھا لگ رہا ہے

novelistaan.com

بس صوفیا اب مجھے غصہ نہ دلاؤ" صنم بھڑکی اور سازان دونوں کی جانب متوجہ نہیں تھی وہ بدر کے ساتھ تھی وہاں موجود ہر عورت نے اسکو پکڑ کر اسکی تعریف کی تھی

ساز نے سوہا کی جانب دیکھا اور سمجھ نہ سکی کیا کہے وہ اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

امی اس سے کہیں اپنی شکل گم کرے ورنہ میں اسکے منہ پر کچھ پھینک دو گی" وہ غصے سے ڈوبی ڈوبی آواز میں بولی

آئے منحوس آگے سے ہٹ جا" تائی جان بولیں ساز ادھر ادھر دیکھنے لگی

لوگ متوجہ تھے وہ کس طرح اسے انسلٹ کر رہے تھے لیکن وہ ان سب کے سامنے کبھی کچھ نہیں بولی تھی

بے حیا بے غیرت لباس تو دیکھو اس آوارہ کا عمر اسے بہت جلد کوٹھے پر بیٹھائے گا" سوہا بولی ساز جیسے ہوا میں معلق ہو گی آنسو سے بھر گئے

ماں بھی کوٹھے والی تھی بیوی کو بھی کوٹھے والی بنائے گا۔۔۔ دفع ہو اب یہاں سے" وہ جتنا ممکن تھا اسے تکلیف دے دینا چاہتی تھی۔

ساز کو لگا وہ واقعی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھی ہے اور وہ فنکشن کے اختتام تک ایک طرف بیٹھی رہی یہاں تک کے عمر اسکا باہر ویٹ کرتا رہا مگر وہ بدر کے ساتھ گھر چلی گئی۔۔۔۔

اور جب عمر کو پتہ چلا تو وہ حیران ہوا اور پھر سعود کی طرف نکل گیا۔۔۔۔

novelistaan.com

وہ گھر لوٹا تو نشے میں تھا اسکے قدم لڑکھڑا رہے تھے اور وہ اوپر کمرے کی جانب چل دیا

اگئے "اشفاق صاحب کی آواز سن کر وہ سر کو ایکدم جھٹکا دیتا سیدھا ہوا۔

ہائے ڈیڈ "اسنے سکون سے مسکرا کر انھیں دیکھا

کیوں تم جان بوجھ کر وہ حرکتیں کر رہے ہو جو گھر والوں کو برداشت نہیں ہوتی ساز سے تمھاری شادی صرف اس حد تک ہے کہ وہ"

وہ؟ وہ سوال کر گیا

وہ۔۔ صرف میرا بستر گرم کرے میری جوتیاں سیدھی کرے میری مار کھائے اور بس "وہ ہنس دیا

عمر "وہ بھڑکے

ارے مولوی صاحب اپکا ایکسپیرینس شئیر کر رہا ہوں اور برا بھی آپ کو ہی لگ رہا ہے کیوں ناز سے طوائف سے آپکا تعلق اتنا ہی تو تھا پھر آپ نے سوچا ایک خاندانی عورت سے شادی کی جائے"

چپ ہو جائے بہت بکواس کرنے لگے ہو "وہ بھڑک اٹھے

ساز اپکا مسلہ نہیں ہے آئندہ آپکی زبان پر اسکا نام بھی نہ آئے ورنہ دو لمحے لگیں گے مجھے اسکا ہاتھ پکڑ کر یہاں سے لے جانے میں"

اچھا میری ہی بھیک پر جو میں نے تمھیں دی اترا رہے ہو"

novelistaan.com

ہاں تو دے دیا نہ تھوک بھی مجھے نہ دینے والا شخص کچھ تو مجھے دے گیا اب اس سے دور رہیں"

تم اسکو بیوی ہی سمجھو اس گھر کی مہارانی نہ بناؤ کیا بیہودہ لباس پہنایا ہوا تھا آج تم نے اسے اس طرح ۔۔۔۔ہمارے گھروں کی عورتیں نہیں نکلتی باہر کیا اسے بھی اپنی ماں کیطرح طوائف بنانا چاہتے ہو"

انکی بات عمر پر انگارے کیطرح پڑی تھی جبکہ تائی جان ہاتھ پر ہاتھ مار گئیں عمر انھیں اور انکی بیٹی کو نیچا دیکھانے چلا تھا

وہ اسے اسکی اوقات ہی یاد نہ دلا دیتی اسکی کمزوری تو تایا جان دبا چکے تھے وہ خونی نظروں سے انھیں دیکھنے لگا اور پھر جیسے وہ پاگل سا ہو گیا اسنے لاونج میں موجود تمام چیزیں توڑ ڈالیں

عمر "اشفاق صاحب خود گھبرا کر آگے بڑھے تائی جان ہائے ہائے کرتی آگے بڑھیں اللہ اللہ کر کے تو اس لاونج کی کچھ شکل باہر ائی تھی وہ بھی وہ پاگل توڑنے بیٹھ گیا تھا

اشفاق صاحب روکو اسکو گھر ہی نہ توڑ دے پورا" وہ چلا اٹھیں

کوئی باپ اپنی اولاد کو کیسے تکلیف دے سکتا تھا ہاں وہ دنیا کا واحد باپ تھا جو اپنی ہی اولاد کو اتنی تکلیف دیتا تھا کہ وہ سانس بھی نہ لے پائے۔۔۔۔

ساز کمرے سے نکلی اور نیچے کا منظر دیکھ کر دل تھام گئ۔

اپکو کیا لگتا ہے اپکی طرح بے غیرت ہے عمر جس کی بیٹی بھگوڑو جس کی بیوی طوائف اور بیٹا شرابی بڑے اچھے تمغے سینے پر لگا کر بیٹھیں ہیں"

novelistaan.com

پھولتی سانسوں اور باغی نظروں میں ذرا بھی لچک نہیں تھی وہ لونج کی واس چیئرز ٹیبلز اور بھی جو سامان رکھا تھا سب توڑ چکا تھا۔

اشفاق صاحب نے غصے سے آگے بڑھ کر اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا

سازدور کھڑی یہ نظارہ کر رہی تھی سوہا بھی آنکھوں کو تسکین دے رہی تھی اسکے مقابلے میں اپنی بیوی کو لا رہا تھا

جبکہ بدر نے باہر نکلنا بھی ضروری نہیں سمجھا وہ جانتا تھا عمر خیام تھا وہ اس آدمی کو ڈیل کر سکتا تھا اسکے جانے سے نہ ہی کوئی فرق پڑتا تھا اور نہ ہی اسے کسی کی ضرورت پڑتی

نجما کی آنکھیں بھیگ گئیں بیٹی کو دیکھ وہ تڑپ اٹھی تھی اسکے چہرے پر آج ایک شرابی کے لیے واضح محبت تھی لیکن وہ آگے بڑھ نہیں سکی۔۔۔۔

اسی طرح چچی اور اسکی فیملی بھی کھڑی یہ تماشہ دیکھ رہی تھی

مجھ پر بول مار رہا ہے تیری وجہ سے کسی کو منہ دیکھانے قابل نہیں ہوں میں اچھا ہوا تیری ماں مر گئی ورنہ آج میں اسکا گلہ دبا دیتا تربیت تو دیکھو اسکی کیا ہے ایک بات میری کام کھول کر سن لو عمر۔۔۔۔۔

عمر خیام وہ بنے جس پر مجھے فخر ہو نہ کہ یہ چار چار بوتلیں چڑھا کر گھر کے اندر جھولتا ہوا داخل ہو کہ محلے کے لوگ پکڑ پکڑ کر پوچھیں کہ آپکے بیٹے نے پینی نہیں چھوڑی دل تو کرتا ہے تیرا گلہ دبا دوں تاکہ تو نہ رہے اور نہ ہی میرا بیٹا کہلائے۔۔۔۔۔۔

novelistaan.com

میں اپکا فخر سے سر بلند کروں گا ڈیڈ" اہستگی سے وہ بولتا انھیں کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا وہ یہ تھپڑ بچپن سے کھاتا ایا تھا اور یہ لوگ یوں ہی کھڑے تماشہ دیکھتے تھے جن میں آج اسکی بیوی بھی شامل تھی۔

اشفاق صاحب ایک پل کے لیے رکے اسکی جانب دیکھا

سچ کہہ رہے ہو" دونوں بازو تھم گئے تھے

وہ ایک باغی گھوڑا تھا انکے قابو میں اگیا اس سے بڑی کیا بات ہو سکتی تھی انکی حکومت کا وہ سکہ جو انکو نکیل ڈالنے چلا تھا انھوں نے اسے بھی اپنے قابو میں کر لے یہاں کھڑے ہر شخص کو اپنا آپ دیکھایا تھا کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔

عمر نے سر ہلایا

اچھی بات ہے پھر کچھ ایسا کرنا جس سے لوگ تمہیں عمر خیام نہیں عمر اشفاق سمجھے اور آئندہ گھر کے اصول توڑنے کی کوشش مت کرنا ساز جو ہے اسے وہ ہی رہنے دو تمھارا اسکی زندگی میں عمل دخل نہیں اور آئندہ ایسا لباس مجھے اس گھر کی کسی عورت کے تن پر دیکھا وجود سے ماس کھینچ لوں گا جھنمی ہیں ساری کی ساری نمائش کرتی پھیرتی ہیں" وہ ترچھی نگاہوں سے ساز کو دیکھتے وہاں سے چلے گئے تائی جان بھی مسکرا کر عمر کو دیکھتی چلی گئیں

اور عمر آگے بڑھ گیا ساز کے پہلو سے گزر گیا۔

ساز کا دل کیا اسے خود میں سما لے وہ تو ایسا نہیں تھا پھر اسنے اپنے ساتھ کیوں یہ زیادتی برداشت کی۔۔۔

novelistaan.com

وہ سب سے نگاہ چرا کر اسکے پیچھے پیچھے اوپر آئی تھی۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھا گیا کچھ دیر آنکھیں بند کیے لیٹا رہا۔

ساز دور کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

عمر نے آنکھیں کھولیں اور اپنی سیگریٹ ڈھونڈنے لگا اسنے سیگریٹ جلا کر اپنے ہونٹوں میں دبالی

جبکہ دوسرے ہاتھ سے بوتل سے وہ سارا حرام گلاس میں انڈیل کر اسنے ایک ہی باری میں سارا اندر اتار

لیا اور پھر سر کو جھٹکا دیتا نگاہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگا جو منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی رو رہی تھی

لڑکیوں کے پاس بھی کیا حل ہوتے ہیں۔۔

ہر بات کے جواب میں رونے بیٹھ جاتی ہیں اور پھر جبکہ وہ جانتی ہیں انکے رونے دھونے سے مسائل میں

فرق نہیں آئے گا۔

ادھر آؤ" بھاری لہجے میں وہ بولا

ساز بلکل اچھے بچوں کیطرح اسکے پاس اگئی اُسکے ساتھ بیٹھ گئی جس کے ساتھ بیٹھنا بھی کبھی نہیں چاہا تھا

جس کا نام بھی زبان پر حرام سمجھتی تھی آج اسکی تکلیف پر دل گھٹ رہا تھا

رو کیوں رہی ہو" اسنے سیگریٹ کا گھیرہ کش لیا اور پیچھے صوفے کی بیک سے ٹیک لگالی

ت۔۔۔تایا جان نے اپکو مارا ہے" وہ بے ساختہ رو دی

عمر نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

novelistaan.com

سیدھا ہوا آگے بڑھا لبوں پر مسکراہٹ ایسی تھی جیسے بہت بڑی کوئی خوشی مل گئی ہو۔

یہ آنسو تم میرے لیے نکال رہی ہو" وہ حیران تھا

ساز نے اسکی جانب دیکھا

وہ سنجیدہ تھی وہ مذاق پر اتر گیا تھا

میں سنجیدہ ہوں انھوں نے آپکو کیوں مارا آپ۔۔۔اپ تو۔۔۔اپکو پتہ ہے عمر مجھے لگتا تھا آپ ہی وہ انسان ہیں جو تایا جان کو ہرا سکتے ہیں انکے ظلم کے خلاف جا سکتے ہیں" وہ بولی جبکہ عمر اسے اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں سمائے مسکرا کر دیکھتا رہا

تم دیکھنا اب میں کیسے ماروں گا" وہ سکون سے بیٹھ گیا پاؤں جھلانے لگا

ک۔۔۔کیا مطلب" وہ سمجھی نہیں

کچھ نہیں پہلے مجھے خوش ہونے دو کہ کوئی اپنی اتنی قیمتی چیز میرے لیے ضائع کر رہا ہے" اسنے ساز کے گال پر اہستگی سے انگلی پھیری اور اسکے گال سے انسو چن لیے

ساز نے تھم کر اسے دیکھا دل کا شور عمر کو سنائی دے رہا تھا وہ دور ہو گیا ساز نے کچھ جھجک کر اسے دیکھا وہ بے باک تھا اسکی ہزاروں گرل فرینڈز تھیں جہاں تک سنا تھا لیکن اسکی جانب کبھی نہیں بڑھتا تھا۔

تم رو نہیں یہ میری جنگ ہے اور میں اپنی جنگ کا وہ کھلاڑی ہوں جو جیت سامنے والے کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اپنے حصے میں کر لے گا" وہ انکھ دبا کر بولا۔

novelistaan.com

سازنے نفی میں سر ہلایااور عمر شانے اچکا گیا۔

جاؤاب سو جاؤ" وہ بولااور اپنے کام میں مگن ہو گیا

عم۔۔۔" وہ اسے روکنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں بنی پا رہی تھی

عمر" بلا خر ہمت کرتی پکار اٹھی جبکہ اسنے اوپر دیکھا

آپ نہ پیے" وہ اتنے میں ہی تھک گئ تھی

عمر نے چونک کر اسکی صورت دیکھی

کیوں؟ سوال عام سا تھا ساز کے پاس پھر بھی جواب نہیں تھا

یہ حرام ہے" وہ اہستگی سے بولی

جاؤ سو جاؤ" اسنے جیسے موضوع ہی ختم کر دیااور ساز کا منہ سا اتر گیا۔

وہ مڑ گئ عمر نے اسکی پشت دیکھی۔

اور وہ چلتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئ اسکی جانب سے پیٹھ کر کے اور آنکھیں بند کر لیں

وہ گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگا گیا مگر اندر اتار نہ سکا غصے سے گلاس ٹیبل پر پٹخ دیا۔۔۔

اسک یوں مر جھا جانا اسے برا لگتا تھا

اسکا مطلب یہ بھی نہیں عمر خیام اسکے اشاروں پر ناچے نا چاہتے ہوئے بھی اسنے پورا گلاس زبردستی خود میں اتارا اور اٹھ کر بیڈ پر اندھا گیر گیا

novelistaan.com

زمیر کے پاس عمر خیام کی کال حیرانگی کا باعث تھی اسنے کال اٹھالی

ہاں یار بولو" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا

کہاں کام کرتے ہو تم" سنجیدگی سے سوال کر گیا

زمیر نے جواب دے دیا

مجھے اڈریس سینڈ کرو"

لیکن کیوں؟

جتنا کہا ہے اتنا کرو" سختی سے بولا

اور زمیر نے نہ سمجھی سے اسے سارا اڈریس بتایا

کیا کام ہے تمھارا جو تم یہ سوال کر رہے ہو"

تیری بہن سے شادی کر رہا ہوں تجھے کارڈ دینے آنا ہے" اسکی بات پر زمیر تپ کر کچھ بولتا کہ کھڑاک سے فون بند ہو گیا زمیر نے اسے دو چار گالیاں دیں جبکہ عمر خیام سر جھٹک کر مسکرا دیا اور پھر وہ مسکراہٹ ایک سرد پن میں تبدیل ہو گئ۔

وہ ایزہ سے ملنا چاہتا تھا۔

novelistaan.com

یہ شاید وہ اسکی شکل دیکھنا چاہتا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا کتنی مطمئین ہے وہ یہ شاید وہ اپنے دل کے اندر کی بھڑاس نکالنا چاہتا تھا وہ بھڑاس نکالتا

*****

سوہا بیڈ پر بیٹھی اسکی جانب دیکھ رہی تھی جس نے ولیمہ کل دیا تھا اور کل سے اب تک اسنے اسکے سے ایک لفظی بات تک نہیں کی تھی

صرف دو کان کے کاغذات چاہیے تھے تمھیں" وہ بولی کمرے کی خاموشی میں اسکی آواز گونجی

ہاں یہ ہی سمجھ لو" وہ سکون سے بولا

ابو نے وہ کاغذات مجھ سے واپس مانگے ہیں" سوہا بولی بدر مڑا

کیا جواب دیا تم نے" سختی سے بولا

یہ ہی کہا کہ دے دوں گی اور کہہ بھی کیا سکتی تھی

باپ بے حس ہے میرا اور شوہر انتقام لے رہا ہے مجھے تو یوں لگ رہا ہے میں ایک بیکار چیز ہوں بس" کہتے کہتے اسکا لہجہ بھر گیا

چلو یہ احساس تمھیں جلد ہو گیا مجھے دلانا نہیں پڑا کہ تم بے کار ہو" اسنے برش بالوں میں پھیرا

اور ہاں" وہ کوئی جواب دیتی وہ پہلے ہی بول اٹھا

novelistaan.com

دوکان کے کاغذات تو کیا انھیں اس دوکان کی شکل بھی نہیں دیکھنے دوں گا"

کیا فائدہ مل رہا ہے تمھیں میں کرلوں گی ابو سے بات وہ تمھیں کام پر رکھ لیں گے ان سے جھگڑا مول لے کر صرف پشتاؤ گے"

واٹ" وہ جیسے بھسم ہی ہو گیا اسکی بکواس پر اور جس طرح وہ چلایا تھا سوہا ذرا گھبرا گئ

کیا بکواس کی ہے تم نے تمھارے باپ کی ملازمت کرو گا اب تمھاری اولاد کرے گی میں اسکی شکل دیکھنا نہ پسند کرو اور کیسی نیچ عورت ہو تم شوہر کو باپ کی ملازمت پر لگا رہی ہو" برش اسنے بیڈ پر پھینک کر مارا یہ یہ تم کیسے بات کرتے ہو مجھ سے" وہ روہانسی سی ہوئی۔

ویسے ہی جیسے تمھارا باپ سب سے برا لگتا ہے اور آئندہ یہ مشورے مجھے دینے کی کوشش کی تو گردن دبا دوں گا" وہ انگلی اٹھا کر بولا جبکہ سوہا خاموشی ہو گئ۔

کیا کرو گے تم اس دوکان کا"

بیچوں رکھو ضائع کرو یہ کچھ بھی اپنا حصہ لیا ہے تمھارے باپ کا کچھ نہیں لیا" وہ بگڑ کر بولا جبکہ سوہا لب دبا گئ

بستر جھٹک کر اٹھی۔۔۔

اور ہاں" وہ بگڑے ہوئے تیوروں سے اسے دیکھنے لگا

یہ میرا بیڈ ہے رات تو میں برداشت کر گیا کہ تم میرے اٹھنے سے پہلے سو گئ تھی جانتا ہوں جان بوجھ کر

novelistaan.com

سوئی تھی مگر ائندہ ایسا نہ ہو" وہ گھور کر بولا جبکہ سوہا نے مڑ کر دیکھا

پسند تو مجھے کرتے نہیں پھر وہ سب کر کے مجھے اذیت کیوں دینا چاہتے ہو"

عجیب لڑکی ہو شوہر کی قربت اذیت لگتی ہے چہ چہ چہ"

شوہر محبت سے کرے۔۔۔۔۔

محبت کرنے والی شکل بھی ہونی چاہئے ضرورت پوری ہو جائے بڑی بات ہے" سر جھٹک کر وہ بولا

سوہا کے اندر جیسے اسکے الفاظ چبھ سے اٹھے اسنے جلتی آنکھوں سے اسے دیکھا دانت پیستی وہ واشروم میں

چلی گئ بے ساختہ اسے بے شمار رونا آیا تھا بہت زیادہ۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی بال باندھنے لگی یہ سب مل کر اسے ہرانا چاہتے تھے وہ ہارے گی نہیں۔۔۔۔

اسنے تہیہ کیا اور اپنے چہرے پر پانی ڈالا

بار بار چہرہ دھوتی وہ جیسے احساس کمتری کا شکار لگ رہی تھی

کیا ہو گیا ہے مجھے" اچانک رک کر اسنے ائینے میں اپنا چہرہ دیکھا ہاں وہ اس کی طرح خوبصورت نہیں تھی

لیکن اسکے پاس تو سب تھا یہ گھر یہ سب کچھ تھا اسکا اور ارہم کا

تو وہ اسکے دباؤ میں اکیوں نہیں رہا تھا وہ خود کو دیکھتی سوچتی چلی گئ

کچھ دیر بعد وہ واشروم سے نکلی تو وہ کمرے سے جا چکا تھا

وہ بھی باہر اگئ

novelistaan.com

ارے سوہا" ثروت چچی نے اسے رات والے لباس میں دیکھا تو منہ پر ہاتھ رکھ گئیں اسکے لباس پر پڑی شکنیں الجھے بال بہت کچھ بیاں کر رہے تھے لیکن ایسا تھا نہیں جیسا سب سوچ رہے تھے اور وہ کر رہی تھی

جی فرمایئے کیا کہنا ہے" وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی

نہیں میں تو وہ" وہ گھبرا گئیں

سب کچھ ہو رہا ہے اس گھر میں آدھے آدھے لباس میں پھیرنے والیاں طوائفوں کا بازار لگا ہوا ہے اب میں جیسے مرضی پھیرو آپ کون ہوتے ہیں روکنے والی" وہ غصے سے چیخی ثروت چچی کا منہ سا اترا وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی جبکہ ساز نگاہ چرا گئ

وہ اسے اب اسی طرح اسے پکارتی تھی تائی جان بھی

جبکہ ساز کو اپنے لیے یہ لفظ بہت برا لگتا تھا کل بھی وہ لباس تباہ کر کے اتارا تھا عمر کے رنگ میں رنگ جانا اتنا آسان نہیں تھا۔

ساز نے ناشتہ بنایا اور عمر کا ناشتہ بنا کر وہ باہر جاتی لیکن وہ اسے باہر جاتا پہلے ہی دیکھ گیا

وہ اندر آ گئ

کیا حلیہ بنایا ہوا ہے"

جس آدمی سے شادی کی ہے جب اس نے صبح شام طعنے مارنے ہے اور اسے میری شکل میں دلچسپی نہیں

novelistaan.com

ہے تو میں نے تیار ہو کر کیا کرنا ہے "اسکی آنکھوں میں واضح سرخی تھی تائی جان نے سر جھٹکا

جانے دے بس یہ شرابیوں جے ہی کا ہوتے ہیں اپنی عورتوں کے پلو سے لگے رہتے ہیں سارے سارے

دن ورنہ ہمارے مرد۔۔۔۔"

وہ بولیں ساز سے ان دونوں کے آگے کپ رکھا

اپنی شکل لے کر دفع ہو جاو تم" وہ بھڑکی

ساز نے اسکی جانب دیکھا وہ واقعی وہ سوہا نہیں لگ رہی تھی مرجھایا ہوا چہرہ اور انداز میں چیڑ چیڑا پن جیسے

وہ دکھی ہو لیکن اپنے دکھ کو بیان نہیں کر پا رہی ہو ساز کو اپنے بھائی پر غصہ سا آیا۔

انتقام کے لیے ایک لڑکی کا چناؤ اچھا نہیں تھا وہ اسکے پاس سے ہٹ گئی اور کچن میں اکر دوبارہ کاموں میں

لگ گئی۔

بدر نے اس دوکان سے تایا جان کا سارا مال نکلوا کر باہر کروا دیا تھا تایا جان نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ اسکا

خون کر دیں گے لیکن وہ جیسے سر پھرا ہو گیا تھا اسے پرواہ نہیں تھی اسنے بقیہ پیسوں سے جو عمر کے لیے

تھے اس دوکان میں مال ڈالا یہ مال بہت تھوڑا تھا لیکن اسنے اپنے بل بوتے پر کچھ کرنے کی ٹھان لی تھی

اچھا کرتا یہ برا جو بھی کرتا وہ اسکا تھا

تایا جان نے پوری مارکیٹ میں اسکا مذاق اڑا دیا تھا لیکن وہ اللہ توکل پر بیٹھا تھا جبکہ تایا جان اور عمر جتنا ہو

novelistaan.com

سکتا تھا اسے بے عزت کر رہے تھے انکے لہجے اور انداز میں جو جلن اور حسد تھی اکثر لوگوں نے محسوس بھی کر لی۔۔۔۔

یہ چار پانچ ریک بھر کر تم کاروبار کر رہے ہو" ارہم ہنسا

بدر نے جواب نہیں دیا۔

اور اپنے کام میں مصروف رہا ارہم نے گھور کر اسے دیکھا

اس کے پاس اتنا بھی مال ڈالنے کے پیسے آئے کہاں سے" وہ اپنی دوکان میں آتا ہوا بولا

یہ ہی میں سوچ رہا ہوں"

کہیں آپکے اس شرابی بیٹے نے تو نہیں دیے" ارہم بولا

جبکہ تایا جان نے نفی کی

نہیں وہ اسے منہ کیوں لگائے گا"

اپنی بیوی کو لگا چکا ہے اور بولیں مت اسکی بیوی اس کی بہن ہے" وہ غصے سے بولا تو تایا جان جیسے چونک گئے آنکھیں پھیل سی گئیں۔۔۔

کہا تھا آپ سے اس ساز کو میرے قبضے میں دے دیں نہیں عمر خیام سے نکاح پڑھوا دیا" ارہم بھڑکا اور تایا خاموش رہ گئے جیسے گہری سوچ میں ہوں۔۔۔۔

---

novelistaan.com

یہ گھر اسکے اپنے گھر سے بھی کئی گناہ بڑا تھا وہ اپنی شاندار گاڑی میں آیا تھا اسکی گاڑی دیکھ کر ڈرائیور نے دروازے کھول دیے لیکن وہ اندر نہیں گیا تا دیر وہ گارڈ دروازے کھلے کھڑا رہا لیکن عمر اندر نہیں آیا۔۔

وہ بیچ میں ہی گاڑی روکتا باہر نکلا اور گھر کے اندر داخل ہوا تو اسکی کیفیت کچھ نہیں تھی

کون ہیں آپ بھائی صاحب رکیں کہاں سے آئے ہیں" وہ گارڈ پیچھے پیچھے بھاگا اور عمر خیام سیگریٹ ہونٹوں میں دبائے آنکھوں کی کیفیت کو گاگلز سے چھپائے وہ اندر بڑھتا چلا گیا

یہاں تک کے وہ رک گیا گارڈ چونکہ بھاگتا ہوا آیا

صاحب جی اپکو اندر جانے کی اجازت نہیں"

اجازت مانگی بھی نہیں جا کر اندر کہو عمر خیام آیا ہے" وہ بولا اور لون کی دوسری طرف مڑ گیا جبکہ وہ گارڈ اسے حیرانگی سے دیکھ کر اسکی شخصیت سے مرعوب ہو کر اندر گیا اور دادی جان سے کہا کہ وہ جی باہر کوئی عمر خیام آیا ہے" وہ بولا جبکہ دادی جان نے برا سا منہ بنایا

کون عمر خیام" وہ بولیں

پتہ نہیں جی اسنے کہہ اندر جا کر کہو عمر خیام آیا ہے"

لو بھلا اب ہم کیا جانیں کون ہے عمر خیام کہو بعد میں آئے"

وہ بولی جبکہ اچانک کچن سے ایزہ اپنی اور دادی جان کی چائے لے کر آ گئ

وہ دادی جان سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی اور دادی جان خود ہی بولے جا رہی تھی آج اسنے ڈاکٹر کے

novelistaan.com

پاس جانا تھا شاہنواز کچھ دیر تک اسے خود لینے ارہا تھا اسکا دل جیسے کسی مٹھی میں جکڑا ہوا تھا لیکن وہ بے حس ہو جانا چاہتی تھی اتنی بے حس کے اسکا واقعی ایک وجود باقی رہ جائے جزبات بچیں ہی نہ وہ قاتل ہی تھا اسنے فہیم کو مار دیا تھا اپنے بچے کا قتل کر رہا تھا اور وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔

پیغام تو ایسے بھیجا ہے کہ پرائم منسٹر ہو" ایزہ نے توجہ نہیں دی

تو جی کہہ دوں شاہ صاحب آئیں تو آنا"

لو بھلا یہ سوچنے والی بات ہے میں نہیں جانتی تو میرا شاہ عمر خیام کو کیوں جانے گا"

ایزہ کے ہاتھ سے ایکدم کپ چھٹا اور چمکدار فرش پر چائے چار وسمت پھیل گئ

عمر بھائی "لبوں میں نام کو دہراتی وہ اس چائے پر اپنے سرخ قدموں کے نشان چھوڑتی اس کپ کی کانچ ہی چبھن کو نظر انداز کرتی باہر کی سمت بھاگی

ارے کہاں جا رہی ہے تو۔۔۔ کون ہے یہ عمر خیام کون سا عاشق آگیا اب تیرا جو ایسی پاگل ہو گئ ہے یا اللہ بھی تو کوئی خوشخبری سنی تھی ہائے ہائے کرتی وہ اسے کوستی خود بھی اٹھی ایزہ باہر بھاگی اور عمر نے محسوس کیا اسکے پیچھے کوئ ہے اور وہ مڑا تو شاید ہی اسے سال بعد دیکھا تھا۔

وہ بھاگتی ہوئی اسکے نزدیک آئی تو چہرے پر اتنی معصومیت اور اتنا نور تھا کہ لمحے بھر کے لیے وہ ساکت رہ گیا

وہی نور جو اسے ساز کے چہرے پر دیکھتا تھا جس کی وجہ سے وہ اس سے متاثر ہوا تھا وہی پاکی اسے اسکے

novelistaan.com

چہرے پر دیکھی۔۔۔

اور اسکی انکھ سے بہتے آنسو ایزہ منہ پر ہاتھ رکھ گئ جیسے معجزہ ہو گیا ہو۔

ب۔۔۔بھائی "کانپتے ہاتھ اسکے بازو تھام گئے عمر خیام خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

میرا۔۔۔میرا بھائی "وہ اسکے کبھی بازو چھوتی کبھی اسکا چہرہ۔۔۔۔۔

آئے ہائے غضب خدا کا یہ کیا نامحرم سے لپٹ گئ تھی ہی آوارہ یہ منحوس عمر نے آنکھ اٹھا کر دیکھا ماتھے پر تیور سے بنے اور وہ سنجیدگی سے اس بوڑھی عورت سے نگاہ پھیر گیا جو یقینا ایزہ کے بارے میں ہی بول رہیں تھیں ایزہ اسکے سینے سے لگ گئ عمر اب بھی پینٹ کی جیب میں بازو ڈالے ویسے ہی کھڑا تھا۔

اور اسکی ہچکیاں چیخوں میں بدل گئ وہ اس سے لپٹ کر اس طرح روئی

عمر ساکت کھڑا رہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کس کی گاڑی ہے "شاہنواز کی دھاڑ پر ڈرائیور جیسے پریشان سا ہوا اٹھا صاحب جی وہ اندر صاحب آئے ہیں مان کر ہی نہیں دیا ورنہ سائیڈ پر لگا دیتا گاڑی نہ گاڑی کی چابی دی۔۔۔۔

کون آیا ہے "وہ ناگواری اور خطرناک تیوروں سے باہر نکلا

جی وہ کوئی عمر خیام ہے "گارڈ نے کہا اور شاہنواز نے جھٹکے سے گارڈ کی صورت دیکھی پھر گاڑی کی سمت دیکھا اور پھر وہ جیسے اندر بھاگا تھا

novelistaan.com

وہ اندر داخل ہوا تو اندر کا منظر عجیب تھا اسکی بیوی عمر خیام کے سینے سے لگی کھڑی رو رہی تھی

وجود میں چونٹیاں سی لگیں وہ دو قدم آگے بڑھتا کہ ایزہ کی بازگشت پر رک گیا

کہاں چلے گئے تھے بھائی آپ۔۔۔۔آپ کہاں چلے گئے تھے بھائی مجھ پر ظلم ہوا ہے بھائی میں کہیں نہیں بھاگی تھی سب نے مل کر جھوٹ بولا آپ سے جھوٹ بولا تاکہ آپ میری شکل کبھی دیکھ نہ سکیں

دیکھیں دیکھیں مجھے۔۔۔میں نہیں ہوں ہماری ماں جیسی نہیں ہوں بھائی میں نہیں ہوں "اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ ایک سانس میں بولے اتنا چیخے اتنا چیخے کہ عمر کو اسپر یقین اجائے جو بت کیطرح اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف شاہنواز کی دنیا پہلی بار اسی کی آنکھوں کے آگے گھوم اٹھی اسے لگا قدموں سے زمین کا کھسکنا صیحی معنوں میں اسکو کہتے ہیں

ایزہ عمر خیام کی بہن یعنی ناز کی بیٹی تھی "وہ اپنے ہی قدموں پر لڑکھڑا گیا کہ گارڈ نے اسکو سہارا دیا

سر آپ ٹھیک ہیں "گارڈ بولا

آ۔۔ہاں "وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا یوں لگا ہوا میں وجود ریزہ ریزہ ہو گیا ہو۔۔۔۔

وہ آنکھیں جھپک جھپک کر ایزہ کو دیکھنے لگا جیسے واقعی وہ اسے دیکھنا چاہ رہا ہو جیسے آج سے پہلے اسنے کبھی ایزہ کو دیکھا ہی نہیں تھا اور وہ جیسے سن ہوتے دماغ سے وہیں کھڑا دیوار کا سہارا لیے سامنے دیکھتا رہ گیا۔

ایزہ اسکے قدموں میں بیٹھی تھی عمر اسے دیکھ رہا تھا

novelistaan.com

م۔۔۔میرا یقین نہیں کریں گے نہ" وہ سسکی

اگر ماضی کو اٹھا کر پلٹتے تو ایزہ اس وقت عمر کو دنیا کی سب سے جھوٹی لڑکی لگی لیکن اگر اپنے دل کی کیفیت کو دیکھتا تو وہ شاکڈ تھا

شوہر کہاں ہے تمھارا"

اسکے اس سوال پر ایزہ نے اسکی جانب دیکھا۔

اعتبار کی کوئی بات اسکی آنکھوں میں نہیں تھی سنجیدگی سے پوچھا ایزہ نے انسو صاف کر کے ارد گرد دیکھا شاہنواز دور ہی نظر آگیا۔

وہ۔۔۔۔۔

اور عمر نے اسکی نگاہ کی سمت دیکھا وہ اسکی بہن سے پندرہ سال بڑا تھا۔۔۔

عمر اسکے قریب جانے لگا اور شاہنواز کو لگا اس وقت یہ سب برداشت کرنا اسکے لیے دنیا کا سب سے بڑا کام ہے عمر اس تک پہنچتا کہ وہ وہاں سے دوبارہ مڑا اور اسنے گاڑی ریورس کی

شاہنواز کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ حیران کن تھی وہ۔۔۔وہ شخص تھا جو اپنے سامنے کسی کو کھڑا نہ ہونے دے اور عمر خیام کا سامنا اس وقت کر نہیں پایا

عمر بھی وہیں رک گیا۔۔۔

کیونکہ شاہنواز قریب آنے سے پہلے ہی چلا گیا تھا اسنے مڑ کر ایزہ کو دیکھا جو بے بسی سے اسے دیکھ رہی

novelistaan.com

تھی۔

دوبارہ آؤگا" فاصلے سے ہی کہہ گیا

سچ کہیں" ایزہ اسکے قریب آ گئ

سرخ آنکھیں اور بے چینی انگ انگ سے عیاں تھی

میں نے اپنی بات کا کبھی کسی کو یقین نہیں دلایا" وہ سرد لہجے میں بولا

مجھے یقین ہے" وہ جلدی سے بولی

مام کی ڈیتھ ہو گئ ہے" عمر نے سامنے جھولتے درخت کو دیکھتے اسے یہ اطلاع دی

ایزہ ایزہ اپنے پاوں میں لگے زخم کو دیکھنے لگی

اچھا ہوا" اسنے اتنا ہی کہا

زندگی میں کبھی انکی شکل نہیں دیکھی میں نے۔۔اچھا ہوا مر گئیں کیونکہ اگر دیکھ لیتی تو شرمندگی ہوتی

کہ میں انکی اولاد ہوں"

عمر نے اسکی جانب ناگواری سے دیکھا۔

جیسے اپنا غصہ اندر اتار رہا ہو۔۔۔

بات سنو میری ماں ہے وہ میری۔۔۔ تمیز سے" انگلی اٹھا کر وہ بھڑکتے لہجے میں بول گیا جبکہ ایزہ نے

حیرانگی سے اسکا غصہ کرنا دیکھا۔۔۔

novelistaan.com

لیکن ہم اپنی ماں کو نہیں پسند کرتے انکی وجہ سے"

ہم نہیں صرف میں تم نے جب دیکھا نہیں انھیں تو اپنے چھوٹے سے دماغ کو زیادہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ جھڑک گیا

جی ٹھیک ہے" ایزہ سر جھکا گئ

یہ "جی ٹھیک ہے" کیا ہوتا ہے انسان کی انکھ میں انکھ ڈال کر بات کرنی چاہیے بھلے وہ بھائی ہو شوہر ہو یہ

یہ بڈھی" اسنے دادی جان کو دیکھا

بھائی" ایزہ ایکدم پریشان سی ہوئی

یہ ابھی کیا بکواس کر رہی تھی"

وہ عجیب ہی تھا اعتبار اب بھی اسپر کیا نہیں تھا اور حمایت میں لڑنے الگ کھڑا ہو گیا تھا

ب۔۔۔ بھائی" ایزہ نے اسے روکنا چاہا جو کہ دادی جان کی سمت بڑھ رہا تھا

ہاں تو کیا بکواس شکل رہی تھی ابھی تم"

بھائی دادی جان ہیں" ایزہ نے اسکا بازو پکڑا

اے تو۔۔ تو ہے کون تو" دادی جان کی تو زبان ہی لڑ کھڑا اٹھی

دیکھ قبر میں پاوں لٹک رہے ہیں زبان بند رکھا کر" وہ گھور کر بولا اور ایزہ کو دیکھا جس کے چہرے کے رنگ فق ہو رہے تھے

novelistaan.com

دادی جان بھی یہ دیکھ رہی تھیں لیکن چہرے پر واضح خوف تھا کیونکہ وہ ان پر چڑھ جو گیا تھا

میں۔۔میرا شاہ اجائے اسکو اور تجھے سیدھا کراتی ہوں میں"

چل ٹھیک ہے کہ بلالے جس کو بلانا ہے کون شاہ ہے بھئ۔۔"وہ بیٹھ گیا

بھائی"

کیا بھائی بھائی اگر تو تم پر لگے الزام جھوٹے ہوئے تو سب کی جان اپنے ہاتھوں سے لوں گا اور اگر سچے

ہوئے تو تمھیں جہنم رسید بھی خود کروگا دوبارہ اوگا"وہ گھور کر کہتا

باہر نکلنے لگا ایزہ اسکے پیچھے پیچھے بھاگی اگر کسی مرتے کو آخری امید دلائی جائے کہ وہ نہیں مرے گا تو اسکے

جزبات جیسے ہوں ویسے ہی ایزہ کے تھے۔

عمر بھائی"وہ پکار اٹھی

وہ مڑا سنجیدگی سے اسے دیکھا

ایزہ پھر سے اپنی انکھوں سے آنسو نکلتے نہ روک سکی

عمر کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر مڑ کر نکل گیا

ساز کے علاوہ یہ دوسرا شخص تھا جس کے آنسو برداشت سے باہر تھے لیکن یہاں سے نکلتے آج ایک بات

تو طے تھی کہانی واقعی وہ نہیں تھی جو دیکھائی جارہی تھی۔

novelistaan.com

وہ پر سوچ سا ڈرائیو کرنے لگا

شاہ نواز نے سٹیرنگ پر سے سر اٹھایا اسکے ہاتھ اب تک کانپ رہے تھے وہ معلوم نہیں کتنی دیر سے یہاں موجود تھا جنگلوں کے بیچ لمبے لمبے درختوں کو جھلوتا دیکھ رہا تھا رات گھیری ہو رہی تھی دن کی روشنیوں کو اندھیرے نے چھپا لیا تھا لیکن شاہنواز اسی طرح سامنے خالی روڈ کو دیکھتا جہاں سے کچھ دیر بعد ایک گاڑی تیزی سے گزر جاتی اور اس وقت تو کافی دیر سے رات کی گہرائی کی وجہ سے کوئی گاڑی بھی نہیں گزری تھی اسکے سامنے ڈیش بورڈ پر موبائل تھا اور موبائل میں حسین عورت مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی اس طرح اپکے ہی وجود سے سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا میں" وہ نگاہ نہیں اٹھا رہا تھا

آپ نے صرف عمر خیام کا نام کیوں لیا مجھے بتایا تو ہوتا کوئی اور بھی آپکے وجود سے جڑا ہے میں پلکیں بھی بچھا دیتا" وہ پھر سے بولا

کچھ دیر خاموش رہا اور پھر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔

مرد روتے نہیں اچانک اسکے کانوں میں کسی کی بازگشت سنائی دی تھی اسکی آنکھیں جو ہلکی پھلکی گیلی ہوئی تھیں فورا خشک ہو گئی اُسنے اس تصویر کی جانب دیکھا

دل تھا کہ ابھی پھٹ جاتا۔

تم مجھ سے وعدہ کرو میرے عمر کا خیال ساری زندگی رکھو گے"

novelistaan.com

میں آپکی کسی بات کو رد نہیں کروں گا میں کبھی شادی نہیں کرواگا کہ میرا دھیان کسی اور کیطرف متوجہ ہو" مبہم سی مسکراہٹ نے انکے ہونٹوں کو چھوا جسے اسنے توجہ سے دیکھا۔

وہ اس سے بڑی تھی لیکن محبت کا پیمانہ ایسا تھا کہ وہ انکی بیماری کی رپورٹس دیکھ کر مرنے کو تھا

نہیں میں نے ایسا نہیں کہا بس تم عمر کا خیال رکھنا وہ ضدی ہے چاہتا ہے اسکے ماں باپ ایک ہو جائیں اور حقیقت سے نگاہ چرالے وہ۔۔۔

لیکن ایسا کہاں ممکن ہے بس تم اسکا خیال رکھنا" وہ بار بار ایک ہی بات کیے جا رہی تھیں

شاہنواز نے تصویر سے نگاہ پھیر لی

دل کر رہا ہے زندگی میں پہلی بار آپ سے خفا ہو جاؤں" وہ سامنے روڈ کی سمت دیکھنے لگا۔

اسطرح گھما کر زندگی مجھے پھر آپ کے قدموں میں ہی لے آئی ہے لیکن میں اپکے ساتھ زیادتی کا تو نہیں سوچ سکتا۔

پھر آپ کے وجود کے ساتھ زیادتی انجانے میں کرتا ہی چلا گیا" مجھے پتہ ہے آپ زندہ ہوتی تو مسکرا دیتی۔

لیکن میں واقعی خفا ہوں کس موڑ پر لا پٹخا ہے آپ نے مجھے محبت کی بہت سخت سزائیں دیں یہ آپ نے مجھے" وہ اس تصویر کی جانب اب نہیں دیکھ رہا تھا

اب میں اس بچے کا کیا کروں"

وہ سٹیرنگ پر مکہ مار گیا جیسے خود سے ہی الجھ پڑا ہو بری طرح میں نے بس اتنا سوچا تھا کہ کبھی اپنی اولاد

novelistaan.com

نہیں ہونے دوں گا عمر میرا ہے آپ نے اسے میرا کہا تو وہ میرا ہے اس سے میری محبت آپکی طرح ہے۔

میں نے اپکا وجود سمجھ کر اس سے محبت کی ہے اپنے بچوں کیطرح سمجھا اسے۔۔۔۔

لیکن آپ نے بہت بڑا ظلم کیا ہے کہ میرے گھر میں آپ تھیں اور مجھے دیکھائی نہیں دی" اسنے موبائل کو غصے سے سیٹ پر پھینکا اور گاڑی سٹارٹ کر لی۔

اس وقت اسکی کیفیت ایسی تھی کہ گھر جانے کی ہمت نہیں تھی وہ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا اب ایزہ پر نگاہ کس نظر سے اٹھائے اسکی خوبصورتی سے مائل ہونے کے باوجود اس سے محبت نہ کرنے کی قسم کھائے شاہنواز شاہ انا کے ایک خول میں قید شخص بن کر اسکے سامنے رہا تھا

اور اسے چاہیئے ہی نہیں تھا کوئی شخص اس سے وہ محبت کرے۔۔ وہ اپنے حصے کی محبت کر چکا تھا اولاد کے روپ میں عمر خیام کو اپنا مان چکا تھا اسکے توسط سے عمر سے محبت کرتا تھا پھر وہ ضدی سا لڑکا جب اس سے ضد منگواتا تھا اسکے سینے میں خود ساختہ محبت امڈتی تھی وہ اس سے لڑتا تھا اپنی باتیں شئیر کرتا تھا شاہنواز بس اسکی زندگی میں ایک میجیکل انسان کی طرح تھا جس کے بس میں ہر آسائش تھی اور چٹکیوں میں وہ اسے پوری کر دیتا تھا وہ جانتا تھا عمر نشہ کرتا ہے اور اسی وجہ سے وہ معملات کی گہرائیوں میں آج تک نہیں اترا اسنے پرواہ نہیں کی کہ شاہنواز کون ہے کیوں ہے کہاں سے اسکی زندگی میں اگیا

وہ یہ بھی جانتا تھا اسے اس ڈائری کی تلاش ہے جو اسے اسکے باپ سے چاہیے مگر وہ ڈائری اسکے باپ کے پاس بھی نہیں تھی

novelistaan.com

وہ ڈائری کا بوجھ بھی شاہنواز کے سینے پر ہی تھا لیکن فلحال اسے گھر میں موجود اس لڑکی کا خیال تکلیف میں میسر کر رہا تھا جسے پیچھے 87 ماہ سے اسنے ایک روبوٹ کی طرح ٹریٹ کیا کیونکہ اپنے حصے کی محبت میں شراکت برداشت ہی نہیں تھی لیکن قسمت نے بھی اسکے ظلم پر اسے بڑی زور سے پٹخا تھا
جیسے گھما کر اسکے منہ پر ہی تھپڑ مارا تھا اور تھپڑ کی گونج شاہنواز سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

آپ کھانا نہیں کھاتے "اسکے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے وہ بولی عمر نے سر اٹھایا موبائل میں نہ جانے کیا دیکھ رہا تھا
کوئی جواب نہیں دیا جبکہ وہ اپنا دوپٹہ درست کرتی کچھ فاصلے پر بیٹھ گئ
پلیز جلدی کھالیں ابھی گرم ہے سردی کے باعث جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور ویسے بھی بہت مشکلوں سے بچا کر آپ کے لیے لائی ہوں ورنہ سب لوگ کھا لیتے اور اپکے لیے کچھ نہ بچتا آپ دیکھیں اس میں چکن بھی ہے میں نے اپکے لیے پوری دو بوٹیاں نکال لیں تھیں پھر مجھے لگا آپ تو زیادہ کھاتے ہوں گے میں نے پھر ایک اور بھی ڈال دی۔۔۔۔
بدر بھائی کے لیے بھی نکالا ہے بس دعا ہے کسی کی نظر نہ جائے آپ جلدی کھالیں نے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں" وہ بولتے بولتے منہ بنا گی کہ کیا کچھ غلط بول رہی تھی جو وہ ایسے دیکھ رہا تھا
عمر نے کھانے کیطرف دیکھا اس میں تین بوٹیاں واقعی تھی

novelistaan.com

اسنے اپنے قہقہے کا گلہ گھورنا چاہا تھا مگر اس سے یہ ہو نہیں سکا یوں لگا صدیوں بعد دل سے قہقہہ لگا اٹھا ہو اور ساز جیسے بے حد شرمندہ رہ گئ

سر جھک گیا اسکا قہقہہ طنز لگا اور شرمندگی کے احساس نے اسکے گال سرخ کر دیے

یے بے ریلکس میں تمھارا مذاق نہیں بنا رہا بس دیکھ رہا ہوں اتنی محبت مجھ سے کبھی کسی نے نہیں کی نہ ۔۔۔وائے ناٹ میں تمھاری سپیشل تین بوٹیاں کھاؤ گا" اسکی بھیگتی آنکھیں دیکھ وہ فورا بولا اور ساز مسکرا دی لیکن محبت کا لفظ سن کر دل کو کچھ کچھ ہوا تھا۔

اسنے موبائل سائیڈ پر رکھا اور کھانا کھانے لگا کھا آواقعی گرم تھا

اٹس گڈ کبھی کبھی ماں ایسے کھانا بنا لیتی تھی" وہ جیسے بے دھیانی میں بولا اور پھر رک گیا

اسنے وہ نوالہ چھوڑ دیا ساز نے بے چینی سے دیکھا

تمھارا ذائقہ انکے جیسا ہے" وہ کھانے کی ٹرے دور کر گیا

ساز کا دل شدت سے دکھا اس بات پر نہیں کہ اسنے کھانا چھوڑ دیا نہ اس بات پر کہ وہ نفرت کی حد کرتا ہے شاید ان سے بلکہ اس بات پر کہ آخر کیوں اسکا ذائقہ ان سے جا ملا

اسنے عمر کی جانب دیکھا

تم یہ بدر کے لئے رکھ دو" اسنے سنجیدگی سے کہا

سوری مجھے نہیں پتہ تھی یہ بات" ساز کو پھر رونا آنے لگا

novelistaan.com

اللہ میں کیا کروں تمھارے آنسو کا روندو ہو تم "وہ عاجز سا آیا

اچھا لگا وہ جس طرح سر پکڑ کر بولا تھا

سازا سے آنکھیں جھپک جھپک کر دیکھنے لگی۔

میڈیم یہ کھانا رکھ کر آؤ میں کچھ آرڈر کرتا ہوں دونوں کھائیں گے "

وہ موبائل اٹھا گیا ساز نے سر ہلایا ٹرے اٹھائی

پھر کیا کبھی میرے ہاتھ کا کھانا نہیں کھائیں گے "اسے فکر ہوئی تھی کہ ایسا کیوں ہوا

عمر نے ہلکی سی مسکراہٹ سے سر جھٹکا

یقینا تمھارے ہاتھ کا ذائقہ بدل جائے گا اب "وہ بولا

اور ساز کا دل باغ باغ ہو گیا میں کوشش کرو گی میں اپکے لیے کچھ نیا بنائیں بنا کر لاؤ"

ارے نہیں بھئی جاؤ اور جلدی سے آؤ "وہ بولا اور ساز جلدی سے باہر نکل گئ

اسکے چہرے سے خوشی پھوٹتی تھی اسکی توجہ پر لیکن ایک سچ تھا کہ وہ کافی لاپرواہ تھا

معلوم نہیں ساز کے لیے وہ سب محسوس کرتا تھا جو سازا سکو لے کرتی تھی وہ بے دھیانی میں تائی جان سے ٹکرا گئ

یا اللہ کیا تکلیف ہے تجھے نظر نہیں آتا آندھی ہے یہ اپنے شرابی کے ساتھ نشہ کرنے لگ گئ ہے "وہ چلا اٹھیں

novelistaan.com

ساز کو بہت برا لگا ان لوگوں نے اسکا نام ہی یہ رکھ دیا تھا وہ پاس سے پھر بھی گزرنے لگی۔

زیادہ ہوا میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے تیرے ایسے پر کاٹ واؤ گی یاد رکھے گی ابھی تو تیرے اس شرابی نے تھپڑ کھایا ہے نہ تیرا منہ خود رنگ دوں گی۔

اور یہ تیرا بھائی منہ کے بل گیرے گا۔

ساز کا بازو موڑتی وہ بولیں اپنے اندر کی بھڑاس نکال رہیں تھیں جبکہ ساز نے انھیں حیرانگی سے دیکھا اتنی نفرت اتنی حسد تھی انکے سینے میں سب کے لیے پھر نماز کس منہ سے پڑھتی تھی

تائی جان آپ سب سے حسد کرتی ہیں اللہ حسد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور عمر جیسے بھی ہیں میرے ہیں شرابی ہیں یہ نشئ

ہدایت اللہ سب کو دے سکتا ہے"

اسے خود نہیں پتہ تھا وہ کیا بولے جا رہی ہے غصے سے اپنا بازو چھڑا کر وہ انھیں دنگ چھوڑتی کچن میں سامان رکھ کر انکے پاس سے گزری تو دل خوف سے دھک دھک کر رہا تھا دھڑکنیں سخت پڑ گئیں چوڑی چوڑی نظروں سے پیچھے دیکھا وہ اب بھی وہیں منہ کھولے کھڑی تھیں اور وہ تیر کی تیزی سے کمرے میں بھاگ گئی دروازے کو تالا لگایا اور دل پر ہاتھ رکھتی جیسے ابھی رو پڑتی

کیا ہوا" وہ حیرانگی سے اسکے پھولتی سانس دیکھتا بولا

وہ۔۔۔وہ میرے منہ سے کیا کچھ نکل گیا میں میں نے تائی جان کو کیا کہہ دیا۔۔۔یا اللہ اب وہ مجھے نہیں

novelistaan.com

چھوڑیں گی عمر یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے میں ان سے کیا کیا بول ائی ہوں وہ تو جان سے مار دیں گی آف

ساز کیسے پٹاپٹ زبان چل پڑی تمھاری۔۔۔۔۔

یہ یہ آپ کی وجہ سے ہوا ہے آپ نے ہی کیا ہے اب میں تو مرو گی آپ کی وجہ سے "اسنے اسکے دونوں

بازو جکڑ کر جھنجھوڑ دیے

ہوا کیا ہے کیا ریس کے گھوڑے کی رفتار سے بولے جا رہی ہو" وہ ہنسی روکتا بولا۔

میں نے تائی جان کو سنا دی"

واو برا وو ہاتھ مارو" اسنے اسکا مردہ ہاتھ خود ہی اپنے ہاتھ پر مارا۔

عمر وہ مجھے جان سے مار دیں گی"

پھر خود زندہ بچ جائیں گی اتنے ٹکڑے کرو گا یاد رکھیں گی"

سر جھٹک کر وہ بولا ساز اپنے آپ شرما گئی عمر ہنسی ضبط کر گیا

ویسے تم نے سنائی کیا ہے" وہ دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا

ساز اسے ایک ہی سانس میں سب سنا گئی"

اچھا۔۔۔۔۔۔"

ساز کو لگا وہ کھڑے کھڑے بے حوش ہو جائے گی اسے بھی سارا سچ بتا گی تھی تھوڑا سا جھوٹ بھی تو بولا

جا سکتا تھا وہ سر جھکا گئی۔۔۔۔

novelistaan.com

تمھیں کس نے کہا ہے عمر تمھارا ہے"

وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگا جس کی آنکھیں ابھی بہت سارے آنسو برسا دیتی۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری" وہ ہچکی سی بھرتی بولی اور اچانک لائیٹ بند ہو گئ

لیکن وہ دونوں یوں ہی کھڑے رہے کچھ توقف سے ہلکے ہلکے دونوں کا عکس آنکھوں میں شناخت پکڑ گیا

عمر خیام نے ایک قدم اسکی سمت اٹھایا اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا اور اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا

عمر کی ہتھیلی اسکے آنسوؤں سے بھیگ گئ وہ جھکا۔۔۔

دل کی دھڑکن کا شور ساز کے وجود کو سر سے پاوں تک کپکپا سا گیا وہ جھکا اور اسکے ہونٹوں کی نرمی کو مدھم

سا چھوا دل و دماغ میں جیسے لہر سی دوڑی اور دونوں کو جیسے ایک جزبات میں جوڑ گئ اور پھر صرف چھونے

کی نیت کھانے تک کے سفر میں کیسے پہنچ گئ وہ انجان تھا۔

اسے اپنی سمت کھینچ لیا۔

ساز جیسے بے جان ڈال کیطرح اسکے بازو کے حصار میں قید ہو گئ۔۔۔

عمر کی بڑھتی شدت اسکی دھڑکنوں کو اور شور پر مجبور کر گئ وہ اسکے ہونٹوں کی تمام نرمی کو ایک سانس

میں پہلی بار یہ ختم کر دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

ارد گرد کا اندھیرہ اور بے ساختگی کا یہ لمس طوفان سا برپا کر رہا تھا

اور یخ لخت وہ دور ہوا۔۔۔

novelistaan.com

اس گھیرے اندھیرے کیطرح اس بات کو اپنے دماغ سے مٹا دینا اسنے اسکے کان کی لو کو خود میں بھر تا لیا

حدت سی ساز کے وجود میں پھیلی۔۔۔۔

عمر کسی کا نہیں ہے۔۔۔۔۔"

اسکے الفاظ ہوش کی دنیا میں اسے کھینچ لائے

ہلکی سی کس اسکے کان پر کر کے وہ دور ہوا اور ساز بیڈ پر گیری اور عمر اسکے پاس سے گزر گیا

لائیٹ اگئ۔۔۔۔

کیا بس انھیں چند لمھوں کے لیے گئ تھی

یہ کیا ہوا تھا؟

وہ کسی سحر کو یاد کرتی۔۔۔۔

ہر بار ایسے الفاظوں کو چھوڑ جانا اسکے اندر ضروری تو نہیں تھی وہ تو محبت کے اس حسین باغ میں کھیلنے لگی تھی جس سے کبھی آشنائی نہیں تھی اسنے اعتبار ہاتھوں میں تھمایا تھا اسنے توجہ دی تھی اسنے بھرم رکھا تھا اسنے اسکی خواہشیں پوری کی تھی

پھر بھی کیا محبت کا کسی کے وجود میں اٹھنا جرم تھا نہیں محبت کسی کے اندر اٹھ نہیں سکتی تھی کوئی کیسے کسی کو توجہ بن محبت اور اپنائیت کے پا سکتا ہے وہ بلکل بے جان سی بیٹھی تھی اسنے نگاہ اٹھا کر دیکھا ہونٹوں کی سرخی پہلے مگر شدید لمس کی گواہ تھی۔۔۔۔

novelistaan.com

کان کی لو پر اسکا پر حدت لمس اب بھی جاگا ہوا تھا اب بھی اسکا بازو اسکی نازک کمر پر سختی کی گرفت ڈالے ہوئے تھا

اب بھی اسکے جسم پر سختی سی تھی عمر خیام کی لیکن دماغ میں اسکے الفاظ ہتھوڑے سے برسا رہے تھے

اسنے سر اٹھا کر دیکھا وہ کھانا جو آرڈر کیا تھا لے آیا تھا

ریکلس ہنی اٹس کومن" وہ اسکا گال تھپتھپا گیا

بلکل پہلے کیطرح لگ رہا تھا

ہاں اندھیرے میں گزارے چند لمھوں میں عجب جنوں تھا لیکن روشنیوں میں وہ پھر ویسا ہی تھا

فرینڈلی لاپرواہ۔۔۔۔

جبکہ وہ لمحے ساز میں جو جذبات ابھار گئے تھے وہ اسکے لیے کومن کبھی نہیں ہو سکتے تھے۔

تو پھر کیسا ہوتا ہے محبوب کا لمس؟

روح فرسا۔۔۔ جان لیوا

تو پھر کیا لوگ موت مانگتے رہتے ہیں اور مرتے رہتے ہیں؟

ہاں یہ ہی سمجھو

محبت میں لوگ صدقہ واری جاتے ہیں

اور صدقہ واری جانے کا مطلب آج ساز سمجھ گئی تھی

novelistaan.com

یونیڈ سم واٹر "اسکے ہونٹوں کی سوجن سے نگاہ چرا کر وہ سنجیدگی سے بولا۔

ج۔۔جی "وہ آہستگی سے بولی

اور گلاس تھام لیا

اسنے پانی پیا اندر کی آگ کچھ ٹھنڈی سی ہوئی اور پھر عمر نے اسے اپنا کھایا ہوا برگر تھما دیا

کھاؤ اسے کیا مدہوش بیٹھی ہو "وہ ڈپٹ گیا

اور ساز کھانے لگی وہ اس سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا

ساز ہوں ہاں میں جواب دیتی رہی

اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ سامنے صوفے پر جا کر لیٹ گئی خود کو کمبل میں قید کیا اور چند لمحوں میں عمر نے دیکھا وہ سو گئی تھی۔

وہ بالکنی میں ہاتھ میں گلاس لیے نکل آیا خود پر شدید غصہ چڑھا

وہ معصوم تھی وہ اسکو استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا

کبھی نہیں اتنا بھی کمزور نہیں تھا لیکن وہ جس طرح کھڑی تھی وہ بہک گیا چند لمحوں کے لیے ہی سہی

وہ رات دیر تک کام کرتا رہا تھا مارکیٹ کے کچھ لوگوں سے بات کی تھی جنھوں نے یقین دلایا تھا ادھار پر

novelistaan.com

وہ اسے مال دے دیں گے وہ فکر مند تھا کہیں بیچ میں وہ لوگ انکار نہ کر دیں

وہ گھر لوٹا اور سیدھا کچن میں گیا

اپنی بہن پر پیار بھی آیا جہاں وہ کھانا اسکے لیے چھپا کر رکھی تھی آج کافی مقدار میں تھا

اسنے اوون میں کھانا گرم کیا اور ٹرے لے کر کمرے میں آگیا

وہ سوئی نہیں تھی سکون سے بیٹھی اپنے ناخن فائل کر رہی تھی اسکے کمرے میں ایل سی ڈی یہ ٹی وی کچھ نہیں تھا

یہ سہولیات صرف عمر کے کمرے میں تھیں تبھی وہ بیٹھی ناخن فائل کر رہی تھی

دوسری طرف بدر کو آتے دیکھ اسکی آنکھیں ایک لمحے کے لیے چمکیں اور پھر وہ نگاہ بدل گئ

وہ کھانے کی ٹرے بیڈ پر رکھ کر بیٹھ گیا اور خاموشی سے کھانا کھانے لگا

" باہر سے کچھ منگا لیتے مجھے بھوک لگی ہے میں نے بھی نہیں کھایا"

تمھارے باپ کے پاس بڑا پیسہ ہے اس سے کہو وہ تمھیں منگا کر دے نہ میں ایسے چونچلے پالوگا اور نہ ہی میرا پاس اتنا پیسہ ہے" وہ سنجیدگی سے بولا

ابھی عمر نے بھی منایا ہے اور جب اتنا بڑا ولیمہ دے سکتے ہو تو چند روپے کھانے پر خرچ نہیں کر سکتے "

نہیں" وہ سختی سے بولا

سو ہا خاموش ہو گئ اسکی آنکھیں بھیگ گئیں جنھیں اسنے صاف کیا۔۔وہ اسکے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی

novelistaan.com

لیلن بھوک بھی بہت لگی تھی اور ضد میں وہ بیٹھی رہی یہاں تک کہ اسنے سکون سے سارا کھانا کھایا اور فریش ہونے چلا گیا

وہ غصے سے اسکو دیکھتی رہی۔

لیکن بدر کی صحت پر کوئی اثر نہیں ہوا

اور وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلا سوہا کو بلکل اگنور کیے اسنے تھوڑا سا کام کیا وہ تب تک اسے دیکھتی رہی اور وہ ایسے رہا جیسے کوئی دوسرا کمرے میں ہو ہی نہ۔۔۔

اور پھر وہ لائٹس آف کر کے بیڈ پر آ گیا

سوہا کے اندر اتنا غصہ تھا کہ وہ کچھ کر دیتی وہ غصے سے اس بیڈ پر سے اترنے لگی کہ بدر کے ہاتھ کی سخت گرفت میں اسکی کلام آ گئ۔

چھوڑو میرا ہاتھ جب پرواہ نہیں ہے تو یہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ بگڑ کر بولی

یہ بات تمھارے لیے ہے کہ کم از کم اب ڈرامے کرنا بند کر دو شادی ہو چکی ہے تمھاری میں ساز کو منع کر دوں گا اب وہ میرے لیے کھانا نہیں رکھے گی یہ کام تمھارا ہے اور دوسروں سے جیلس ہونا چھوڑ دو جو تمھیں چاہیے تھا ویسے بھی تمھیں مل تو گیا ہے پھر کس بات کی تمھارے اندر اب بھڑاس ہے"

اسنے اسکا ہاتھ کھینچ کر اپنی سمت کیا اور سنجیدگی سے بولا

نہیں مجھے ایسا انسان نہیں چاہیے تھا جو مجھ سے محبت نہ کرے ضرورت پوری کرے" بدر بے ساختہ

novelistaan.com

ہنس دیا

پتہ ہے کیا تمھارے اندر تمھارے باپ کے پیسے کا گھمنڈ ہے اور میں تمھارے اندر سے اس گھمنڈ کو مٹی کر دوں گا ائی پرومس" بدر نے اسکی کمر پر گرفت کو سخت کر لیا

بدر چھوڑو مجھے نہیں بنانا مجھے تمھارے ساتھ یہ تعلق"

وہ مچلی جبکہ اسنے اسکے منہ پر سختی سے ہتھیلی جمائے اور ایکدم اسے جھٹکے سے بیڈ پر پٹخ کر وہ خود اسپر اپنا اختیار جما گیا۔۔۔۔

لیکن میں کوئی ناجائز کام نہیں کر رہا یہ مکمل جائز اور میرا حق ہے بھلے اس میں۔۔۔ تمھاری یہ فضول کی مرضی شامل ہو یہ نہ ہو۔۔۔۔"

وہ بولا سوہا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

مجھ سے کبھی محبت نہیں کرو گے نہ تم"

ہاں کبھی نہیں اور توقع بھی بے کار ہے تو بہتر ہو گا اس چکر میں پڑنے کے بجے خود کو انسان کی بچی بناؤ اور ہاں بابا کا ایک فلیٹ تھا جو میرے نام تھا۔۔۔

اس فلیٹ کے بارے میں اس گھر میں کبھی ذکر نہیں ہوا مجھے اس فلیٹ کے کاغذات چاہیے مجھے بیچنا ہے اور تم اپنے باپ سے لے کر دو گی وہ کاغذات" وہ بولا جبکہ غصے کی شدت سے سوہا پاگل سی ہو گئ

وہ اسے صرف ایک کارڈ سمجھ رہا تھا جس کا استعمال کر کے وہ تایا جان سے اپنی چیزیں دوبارہ حاصل کر سکے

novelistaan.com

یہ کیسی شادی تھی سوہا نے زور سے اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

بدر کے لئے یہ شاکڈ تھا

وہ اس سے یہ ایکسپورٹ نہیں کرتا تھا کہ وہ اس قسم کی کوئی حرکت کرنے کی جرت کر سکتی ہے۔۔۔۔

تم گھٹیا اور بے حس انسان ہو مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تم سے شادی کر کے تم سے محبت کر کے میں تمھیں کچھ نہیں لے کر دوں گی سمجھے تم" وہ چیخی اور بدر نے اسکی گردن دبوچ لی اس شدت سے کہ اسکی آنکھیں باہر نکل آئیں

تمھاری جرت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی" اسنے گردن سے ہی کھینچ کر اسے سیدھا کیا

چھوڑو مجھے جانور ہو تم"

جانور بنا ہی کب ہوں میں" اسنے اسکے ایک لگایا تھا جبکہ بدر نے اسے تین کھینچ کھینچ کر مارے قورا اسکے بعد بھی سکون نہیں آیا تو اسنے اسے بستر پر دھکیلا سوہا کے سر کے نیچے سے تکیہ کھینچ کر دور پھینکا اور اسکی قمیض کا گریبان پکڑ کر کھینچ دیا

سوہا مچلی خود کو چھرانے کی کوشش کرنے لگی

چھوڑو مجھے بدر۔۔۔۔

تم نے مجھ پر ہاتھ کیسے اٹھایا" وہ اسکا منہ پکڑ تا دھاڑا

کیسے اٹھایا ہاں بتاؤ مجھے تمھاری اتنی جرت اپنے باپ کی طرح مجھے اپنا ملازم سمجھتی ہو۔۔۔ ہو کیا تم اور

novelistaan.com

تمھاری اوقات کیا ہے اپنی شکل دیکھی ہے آئینے میں کبھی نہایت بدصورت لڑکی تمھارے وجود سے چمڑی کھینچ دوں گا آئندہ یہ جرت کی تھی" اور وہ واقعی اسے بری طرح اپنی خوفناک قربت کا نشان بنا رہا تھا

سوہا میں جتنی ہمت تھی اس سے خود کو چھڑانے کی سہی کرتی رہی لیکن بدر پاگل ہو چکا تھا اور اسکا پاگل پن سوہا کو خود پر محسوس ہو رہا تھا

م۔۔۔مجھے معاف کر دو پلیز مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہو دور جاؤ مجھ سے" وہ بلا خر اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئ وہ اس سے اپنی انا پر لگنے والی ضرب کے نشان کا حساب لے رہا تھا لمحے طویل ہوتے گئے سوہا کو فجر کی اذانیں کی آواز سنائی دے رہی تھی وہ بے دم سی بھیگتی نظروں سے اس اندھیرے میں اپنی شناخت کرنا چاہ رہی تھی۔

بدر۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔چھوڑ" لفظ ٹوٹ گئے وہ گھیری گھیری سانسیں بھرنے لگی

آپ" آپ کے علاوہ آئندہ منہ سے کچھ نکلا تو اس سے کی گناہ زیادہ بڑا حشر کر دوں گا آئندہ اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھنا" اسپر کمبل پھینکتا وہ اٹھ گیا جبکہ اسکی پھٹی ہوئی شرٹ بیڈ کے پاس ہی پڑی تھی جس پر قدم دھرتا وہ واشروم میں گھس گیا

اگلے روز ناشتے پر سب جمع تھے

novelistaan.com

سوہا جاگ رہی تھی وہ صوفے پر بیٹھی تھی اسے دوپٹے کو اچھے سے خود پر لپیٹا ہوا تھا

اسکے اندر اتنی آگ جلی ہوئی تھی کہ وہ کسی کو بھی جلا دیتی

اسے محسوس ہو رہا تھا اسکے ساتھ یہ سب کچھ ایزہ کی وجہ سے ہو رہا ہے اگر وہ ہی مر جائے تو بدر اسکے

ساتھ ایسا نہیں کرے گا۔۔۔

سایا اسکے پہلو سے گزری تو اسکے اندر سے اٹھتی مہک سوہا کو مزید جلا گئی وہ اسکے پیچھے پیچھے کچن میں آگئی

جبکہ سایا ہواؤں میں محسوس کر رہی تھی خود کو۔۔۔۔

معلوم نہیں کیوں بس لگتا تھا محبت ہو گئی ہے ایک شرابی سے محبت ہو ہی گئی ہے۔۔۔

اسنے سب سے پہلے عمر کے لیے ناشتہ بنانا چاہا

سوہا اسے کھڑی گھورتی رہی

بہت خوش ہو نہ تم" اسکی آواز پر وہ پلٹی

جی" اسنے سوہا کو دیکھا وہ غصے سے گھور رہی تھی اسے

میں نے پوچھا ہے بہت خوش ہو نہ تم وہ شرابی ہونے کے باوجود وہ

تمھارا خیال رکھتا ہے لیکن مجھ سے تمھاری یہ خوشی برداشت نہیں ہو رہی کیونکہ تمھارے بھائی نے

میرے لیے انتقام کو چنا ہے تو میں تمھیں عبرت نہ بناؤ" پین مین تیل وہ گرم کر رہی تھی کیونکہ اس میں

novelistaan.com

ابھی ہاف فرائی ایگ بنانا تھا۔ عمر کے لیے

سوہا اسکے نزدیک آتی چلی گئ

سوہا اپی اپکو کیا ہو گیا ہے "ساز دور ہونے لگی

کچھ نہیں بس اگ لگی ہوئی ہے مجھ میں لیکن وہ آگ کسی کو اپنی لپیٹے میں نہیں لے رہی اور تم وہ واحد لڑکی ہو جس پر یہ آگ کی لپیٹ ڈالے بنا میرے اندر لگی یہ آگ ٹھنڈی نہیں ہو گی "

اسنے پین پر ہاتھ مارا اور تیل۔ ساز کے پاوں پر گیرہ

اہ"

وہ چلاتی کہ سوہا نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر زور سے دبا دیا۔

آواز نہ نکلے تمھاری جس طرح تمھارے بھائی کی وجہ سے میری نہیں نکلتی

درد ہو رہا ہے نہ مجھے بھی بہت ہو رہا ہے۔

بہت زیادہ ہو رہا ہے ساز جب کوئی اپنی محبت کو پا کر بھی اسے پا نہ سکے تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے لیکن تم صرف میری ہر اس تکلیف کا نشانہ بنو گی جو میں تمھارے بھائی سے کھاو گی میرا اصل حدف ایزہ ہے اور میں اسے جان سے مار کر چین لوں گی "

ساز

کے انسو متواتر گیر رہے تھے وہ مچل رہی تھی تڑپ رہی تھی مگر وہ بھی اسی بے حسی میں کھڑی تھی جو وہ

novelistaan.com

رات کو سہہ کرائ تھی۔

اگر تم نے میرا نام لیا تو میں تمھارے ساتھ اس سے بھی زیادہ برا کرو گی

انڈا بناتے ہوئے تمھارا پاوں جل گیا اس سے زیادہ کچھ نہیں سمجھی" وہ دھاڑی

جبکہ ساز نے زور زور سے سر ہلایا۔ کہ وہ سے بس چھوڑ دے

اسے شدت سے تکلیف ہو رہی تھی

وہ دور ہوئ اور ساز رونے لگی اپنا پاوں پکڑ کر۔ سوہا نے دو قدم دور لیے کچن سے باہر دیکھا بدر آ رہا تھا

ارے ساز یہ کیا کر لیا تم نے" وہ جان بوجھ کر بولی۔

بدر تیزی سے اندر ایا۔ سوہا کی آواز سن کر

اور ساز کے جلے ہوئے پاوں دیکھ کر ایکدم اسکی سمت بڑھا

کس نے کیا یے یہ" اسنے سوہا کو خونی نظروں سے دیکھا لمحے بھر کے لیے سوہا کے قدموں تلے زمین نکلی

کہ اسے اندازا ہو جاتا تو وہ اسے جان سے مار دیتا۔

شاید تیل گرم کر کے اسکی چمڑی جلا دیتا

م۔ مجھے نہیں پتہ"

novelistaan.com

دفع ہو جاو۔ میں نے کہا دفع ہو جاو"

وہ دھاڑا۔

میں تمھارا منہ توڑ دوں گا سوہا دفع ہو جاو" وہ ہاتھ اٹھاتا کہ ساز نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

سرخ چہرے اور انسوؤں سے تر آنکھوں سے دیکھا وہ پہچان گیا تھا یہ سوہا کا ہی کام ہے۔

اپکے ہی کیے کی سزا ملی ہے بھائی مجھے"

اسنے کہا

اور کھڑی ہو گئ

اور لڑکھڑاتی ہوئ چلتی وہ باہر نکلی کہ اس سے پہلے سوہا نکل گئ۔

بدر نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

ہلکی ہلکی سسکی کی آواز نے اسکی نیند کھول دی

اب کیوں رو رہی ہو"

وہ چیڑ گیا عجیب لڑکی تھی ہر وقت آنسو بس۔ کوئ انسان اتنے بھی انسو نہ بھائے

آہ۔۔۔۔س۔۔ سس"

ایکدم اسنے سر اٹھایا اور دیکھا صوفے پر بیٹھی وہ اپنے پاوں پر کچھ لگا رہی تھی وہ لمحوں میں اٹھا تھا۔ اس تک

novelistaan.com

پہنچا

یہ کیا ہوا ہے کس نے کیا ہے تمھارا پاوں کیسے جلا شٹ بہت زیادہ جلا ہے یہ تو"

یو ایڈیٹ تمھیں کس نے کہا تھا کچن میں جاؤ"

وہ بھڑکا اور ساز منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی کہ وہ کافی تکلیف میں تھی

عمر نے اسے بازوں میں کسی نازک گڑیا کیطرح اٹھالیا۔

اور اسے یوں ہی لیے باہر نکلا سارے گھر نے یہ منظر دیکھا تھا کہ وہ اسے بانہوں میں لیے باہر بھاگا تھا

گاڑی میں بیٹھایا اور ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔

بے غیرتی پھیلادی اس کی بیٹی نے اس گھر میں"

تائ نجما کو دیکھتی چلائیں بدر بھی غصے سے جا چکا تھا تبھی سوہا سکون میں تھی لیکن جو طوفان ابھی ان سب پر آنا تھا اسکو کیسے روکتے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کہتی ہوں بھائ صاحب سے بات کرو اپنی بیٹوں کی شادیاں تو کرلیں نجما صحیح اپنی اولاد سے فارغ ہو گئ اب ساری زندگی بھی اس گھر میں گل سڑ کر کام کرتی رہے کسی کو بھلا کیا فرق پڑے گا میں اپنی بیٹوں کی عمر نکال دوں جا کر بات کریں بھائی صاحب سے ارہم اور صوفیا کی شادی کی

اور صنم کے لیے رشتہ لگوانے کی اجازت مانگیں میری بچیاں پرائ نہیں ہیں اسی گھر کا حصہ ہیں "ثروت

novelistaan.com

چچی بولیں جبکہ چچا نے انھیں چپ رہنے کا کہا۔ باہر سب سن لیتے اسکی یہ گفتگو۔

مجھے نہیں فرق پڑتا سن لیں سب میں نے کہہ دیا ہے میری بچیوں کا بھی انتظام کیا جائے" وہ بولی جبکہ۔

غصے سے وہ لال ہو رہیں تھیں اور چچا بھائی کے خوف سے جوتیاں گھسیٹ رہے تھے کہ اب وہ باہر جائیں

گے تو تایا جان انھیں کیا رویہ دیں گے لیکن جب وہ باہر آئے تو

ویسے ہی عمر بھی گھر میں داخل ہوا۔

ساز کو بازو میں اٹھایا ہوا تھا اسنے سنجیدگی سے اسے صوفے پر بیٹھایا ساز شرمندگی سے دھوری ہونے لگی

پین کلر لگا تھا تو اب تکلیف اور جلن کم تھی اسکے پاوں پر ٹیوب لگی ہوئی تھی۔ان دونوں کی جانب سب

ہی دیکھ رہے تھے عمر پاس ہی بیٹھ گیا

کچھ دیر سر تھامے رکھا۔

میں۔میں ٹھیک ہوں" وہ اہستگی سے بولی کہ وہ معلوم نہیں کیا کرنے لگا تھا

وہ جھٹکے سے اٹھا اور۔ سوہا جو صوفے پر ہی بیٹھی تھی خود بھی جھٹکے سے اٹھ کر پیچھے ہٹی

عمر کو علم نہیں تھا یہ کس نے کیا وہ صرف ڈیڈ کو یہ کہنا چاہتا تھا کہ۔ آئندہ ساز کچن میں نہیں جائے گی

لیکن سوہا کی حرکت نے اسے یقین دلا دیا کہ یہ سوہا نے کیا ہے اور غصے سے دماغ جیسے مزید بھنا گیا

یہ تم نے کیا ہے" وہ اسکی سمت بڑھا

ہائے میری بچی یہ تو مار دے گا اسکو ارے تیری پھوڑ بیوی۔نے خود گرایا ہو گا اور چڑھ گی اب تیری گود

novelistaan.com

میں ڈرامے باز نوٹنکی کہیں کی بولتی کیوں نہیں اب منحوس"

زبان کو لگام دیں اپنی"

اور پھر جب وہ دھاڑا تو کسی کی جرت نہیں تھی اسکے سامنے بولے

تائی کی سیٹی ایکدم گم کو گئی ساز بھی کھڑی ہو گئی۔

نجما ثروت صنم صوفیا بھی باہر آگئیں جبکہ تایا جان نے ارہم کو خود روکا تھا کہ وہ نہ اٹھے۔

ورنہ بات مزید بڑھتی وہ دونوں خوشی سے یہ نمنظر دیکھ رہے تھے

میں نے سوال تم سے کیا ہے تم نے اسے جلایا ہے"عمر اسکی جانب ایک اور قدم اٹھا گیا۔

دیکھو میں تمھارا منہ توڑ دوں گا سیدھی طرح جواب دو"

وہ انگلی اٹھا کر مزید اسکی سمت بڑھا۔ کہ اب برداشت جواب دے رہی تھی

اور سوہا کا لہجہ لڑکھڑا اٹھا اپنی سنگین غلطی کا احساس ہوا کہ بلاوجہ یہ کر کے اپنے پیچھے پڑا لیا تھا اسنے سب کو

۔

جواب دو"وہ چیخا

اشفاق صاحب "تائی مری مری اواز میں بولی

مجھے نہیں پتہ میں کیوں۔ میں وہ خود۔

عمر"بدر کی آواز پر سب نے اسکی سمت دیکھا۔

novelistaan.com

جو سوہا کے سامنے آگیا اور سوہا جلدی سے اسکے پیچھے چھپ گئ۔ سوہا۔ نے حیرانگی سے اسکی شکل دیکھی لیکن عمر کے تیوروں میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔

وہ انھیں تیوروں سے اسے گھورنے لگا۔

ہاں یہ اسی نے کیا ہے لیکن اس بات کا حساب کتاب میں اس سے خود لوں گا مزید اس گھر میں اسپر کوئ نہ چیخے تو بہتر ہو گا"

وہ بولا اور سوہا کی سمت دیکھا

ساز سے معافی مانگو گی اور

آئندہ تم ایسا کچھ نہیں کرو گی "ساز مسکرادی یہ اسکے بھائ نے اچھا کیا تھا بات بھڑنے سے رک جاتی لیکن وہ جانتی نہیں تھی سامنے ایک پاگل بھی کھڑا تھا جسے ان معافیوں سے کوئ غرض نہیں تھی۔

اور اچانک ہی اسنے بدر کا گریبان اپنی مٹھی میں جکڑ لیا۔

عمر "ساز نے جلدی سے اسکا بازو تھاما۔ مگر اسنے توجہ نہیں دی

حمایت کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا یہ بدر زمان کی بہن نہیں عمر خیام کی بیوی ہے اور۔۔۔ میں نے تمھیں کچھ نہیں کہا کیونکہ تم میری بیوی کے بھائ ہو۔ اپنی بیوی کو اسکی اوقات میں رکھو ورنہ میں اپنی پر اترا تو ایک ایک کو اسکی اوقات یاد دلادوں گا۔۔ آئندہ مجھے تمھاری بیوی ساز کے ارد گرد نظر نہ آئے۔ ورنہ تمھارے سمیت اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجانا میرے لیے کوئ مشکل کام نہیں "پھنکار کر کہتے

novelistaan.com

اسنے بدر کو جھٹکا دے کر چھوڑا۔

بدر نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔اگر اسکے پیسوں کا مقروض نہ ہوتا تو۔اس بگڑے ہوئے انسان کو آج وہ اسکا گریبان پکڑنے کا مطلب سمجھا دیتا لیکن وہ خاموش رہا۔

اینڈ ڈیڈ آج کے بعد ساز کچن میں نہیں جائے گی اس گھر میں ہزار عورتیں ہیں اپنا کام خود کریں اور کوئ ضرورت نہیں میرا اور میری بیوی کا بوجھ اٹھانے کی۔میرے پاس اتنا ہے کہ میں کوک رکھ لوں۔تو آئندہ کسی نے ساز کو کسی بھی کام کے لیے بلایا۔تو وہ اپنی شامت کا ذمہ دار خود ہو گا یہ اپنی بیوی کو سمجھا لیں کیونکہ میں سمجھانے بیٹھا تو لحاظ نہیں کروں گا۔اور ہاں

اسنے ساز کا ہاتھ پکڑا ہر شخص خاموشی سے اسے سن رہا تھا

میری بات سے اوپر بات ہوئ تو میں اس کو لے کر یہاں سے چلا جاوں گا پھر اپنے آئے ٹی ایم کارڈ کا انتظام کسی اور جگہ سے کیجیے گا" وہ طعنہ بھی مار گیا کہ وہ انکے لیے کیا تھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اوپر لے گیا۔

بدر نے سوہا کی جانب دیکھا جو پہلی بار شرمندہ تھی۔

تم ساز سے معافی مانگو گی

ارے کیوں مانگے گی میری بچی تیری بہن بڑی شہزادی۔۔۔

تائ جان" وہ دانت پیس گیا

اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں بہتر ہو گا بیچ میں مت بولیں"

novelistaan.com

وہ تیور بگاڑ کر بولا۔

جبکہ اشفاق صاحب نے پیچھے سے آواز لگائی۔

سوہا کچھ بولتی کہ بدر اسکا بازو سختی سے تھام گیا

مجھے مجبور نہ کرنا میں سب کے سامنے کوئی ری ایکشن لوں۔ تم ساز سے ہر صورت معافی مانگو گی اور آئندہ گھر میں ایسا کوئی ڈرامہ نہ ہو میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمھارے آگے کھڑا ہوں۔اور۔ اپنے بھائی کو سمجھا دینا میرے گریبان کو آئندہ ہاتھ نہ لگائے" وہ سختی سے اسے جھاڑتا باہر نکل گیا۔

جبکہ تایا جان سر تھام گئے۔

کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی "اب انکا زلزلہ اترا تھا سوہا سہم ہی گئی۔ یہاں تک کے آنکھیں بھیگ گئیں اور بے بسی سے رو دی مگر ان لوگوں کو اسکے رونے سے زیادہ اپنے خرچے پانی کی پرواہ تھی جو عمر بند کر دیتا تو کیا ہوتا کیونکہ دوکان تو مال بھرنے کے باوجود نہیں چل پا رہی تھی۔ عمر سے ہی ہر کچھ دن بعد اشفاق صاحب چیک لے رہے تھے اور وہ ایک بات تھی بنا کچھ کہے دے دیتا تھا۔

ائندہ مجھے اس گھر میں یہ حرکتیں دیکھیں تو گھر سے نکال دوں گا میں۔

سمجھا دو اپنی بیٹی کو" وہ بھڑکے تائی جان بھی خاموش رہ گئیں۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ساز سے کام کرانے کی۔اسکا دماغ ٹھیک ہو جائے اسکے بعد دیکھا جائے گا پیسے دینا بند کر دے گا نہ وہ اس دن دیکھو گا تم سب کو روز جو مرغ مسلم ٹھونستے ہو یہ اسی کی مہربانی ہے اور یہ" وہ

novelistaan.com

سوہا کو دیکھ کر بولے

الگ کر واسکا کھانا پینا بہت اکڑ ہے اسکے شویر میں تو اٹھائے سارا خرچہ خود اس کا کھانا پینا کپڑا بیل سب الگ کر دو"

اشفاق صاحب بیٹی ہے اپکی" سوہا حیرانگی سے بال کو دیکھ رہی تھی۔

اب یہ اس کی بیوی ہے جو مجھے ایک لمحہ بھی برداشت نہیں جب دوکان کے کاغزات مل جائیں تو کر لینا سب ایک اس سے پہلے یہ الگ رہیں"

وہ اخبار پھینک کر چلے گئے

ناشتہ حرام کر دیا" غصے سے بڑابڑائے تھے۔

اشفاق صاحب نماز کی ادائیگی کر کے واپس لوٹ رہے تھے۔آج صبح جو کچھ ہوا انکا بی پی ہائے ہو گیا تھا ۔گھر کا سکون ہی غارت ہو گیا تھا انھیں اگر بدر سے بھی زیادہ کسی سے نفرت تھی تو وہ ساز تھی۔یہ انکی سنگین غلطی تھی جو عمر کی شادی ساز سے کرادی تھی۔

بدر کو شیر بنانے والی ساز ہی تھی وہ اپنے شوہر سے پیسے نکلوا کر اپنے بھای کو دے رہی تھی یہ سوچ سوچ کر انکے غصے کا گراف بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

وہ گھر میں داخل ہوتے کہ انھیں کسی جاننے والے نے روک لیا۔

novelistaan.com

ارے مولانا صاحب اسلام علیکم "وہ جھک کر مودب ہو کر سلام کرنے لگا تایا جان نے سر ہلا کر جواب دیا اور پھر سے جانے لگے انکا جھوٹے منہ بھی کسی سے بات کرنے کا دل نہیں تھا۔

کیسے ہیں آپ صحت اچھی نہیں لگ رہی۔ آج دوکان سے بھی جلدی لوٹ ائے "وہ ادمی بولا جبکہ تایا جان نے سر ہلایا بس بی پی ہائی ہو رہا تھا۔ "وہ بولے

اچھا وہ آپکے بڑے بیٹے عمر خیام کی وجہ سے "وہ ادمی طنزیہ مسکرا کر بولا تو تایا جان کو شدید غصہ چڑھا۔ انکی عزت بہت تھی شہر میں وہ مولانا تھے اور اپنی بے عزتی وہ بھی عمر لی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے تھے

نہیں ایسا کچھ نہیں "وہ بولے

تو پینا پلانا چھوڑ دیا اسنے "

تایا جان نے سر ہلایا

ہاں چھوڑ دیا وہ میرا اچھا بیٹا ہے وہ میرا نام روشن کرے گا اور مجھے امید ہے بہت جلد "وہ بولے جبکہ ساز کو ڈاکٹر کے پاس سے لانے کے بعد اسنے کوک کا انتظام کرنے کے لیے شہر کے ہر کوک پر کال گھما دی تھی لیکن محترمہ کا کہنا تھا وہ نہیں کھائے گی۔ وہ تو حیران تھا ایک لڑکی اسکو کیسے چلا رہی تھی اور وہ چل بھی رہا تھا

وہ باہر سے اسکے لیے اور اپنے لیے کھانے کو لینے گیا تھا۔۔۔۔ جبکہ ساز نے قسم کھالی تھی کہ وہ تو نہیں

novelistaan.com

کھائے گی وہ ہمر بھی زبردستی خود گیا تھا آرڈر بھی نہیں کیا تھا اور واپسی پر یہ ساری گفتگو اسنے سنی۔

اور۔چند لمحے وہ۔ باپ کو دیکھتا رہا جس کے چہرے پر بلاوجہ ہی امید نظرار ہی تھی

اگر وہ انہیں خاموشی سے نوٹ نکال کر دے دیتا ہے۔اور اسنے یہ کہا کہ وہ اچھا بیٹا بنے گا تو یہ بات انھیں

ماننی نہیں چاہیے تھی وہ کیسے کسی کو اتنے فخر سے بتا سکتے تھے وہ بھی عمر خیام کے بارے میں یہ انکے

چہرے کا اطمینان یہ انکے چہرے کی خوشی۔ عمر کے پہلو میں جیسے اگ سی لگ گئ۔

ابھی تو معمہ ایزہ کا نہیں سلجھا تھا۔ وہ چند لمحے انھیں دیکھتا رہا اور پھر گاڑی سے نکلا۔

لو عمر بھی اگیا۔

عمر "انکے پکارنے پر نہ چاہتے ہوئے بھی روکا۔

یہ انکل مرزا ہیں۔ پاس کریانے کی دوکان ہے انکی۔ یہ میرا بیٹا عمر خیام "وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے

بولے حالات کچھ اور ہوتے تو وہ اس وقت اسکے دل کی خواہش کو پورا کر رہے تھے لیکن حالات ایسے

نہیں تھے کہ۔ وہ انکے اس ڈھکوسلے میں آتا۔

اسنے۔انکی جانب دیکھا اور مرزا صاحب کے اگے بڑھے ہاتھ کو۔

اور پھر مرزا صاحب کا ہاتھ اسنے اپنے ہاتھ کی آہنی گرفت میں جکڑ لیا۔

وہ ذرا منہ بنا گئے۔

اور عمر انکا ہاتھ چھوڑ کر۔ رسمی بھی مسکرانے کو اہمیت نہ دیتے ہوئے مڑا اور انکو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا۔

novelistaan.com

یہ وہ کیا کر رہا تھا اسنے اپنے ہاتھوں کی جانب اور پھر اپنے ہی کندھے پر اپنے باپ کا لمس محسوس کر کے وہ کھانا اور سامان وہیں پھینک گیا۔

جتایا تھا خود کو کہ عمر خیام یہ نہیں مڑ کر باپ کو دیکھا اسکی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر رہے تھے اور اسکے اندر اس بات سے عجیب ہی جنوں ابھر رہے تھے

وہ مڑا اور دوبارہ گھر سے نکل گیا جبکہ سازنے یہ منظر اوپر سے دیکھا تھا وہ نہیں جانتی تھی پل میں تولہ پل میں ماشہ تھا وہ لیکن وہ رزق کی بے حرمتی نہیں دیکھ سکتی تھی وہ انھیں جلے ہوئے پاوں سے دوڑ کر نیچے آیا اور سامان اٹھالیا کھانا سارا پیک تھا تو نقصان تو کوئ نہیں ہوا تھا اسنے کھانا اٹھایا اور۔اوپر کمرے میں لے گئ۔

معلوم نہیں اسے کیا ہوا تھا اب وہ پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگی تھی۔

۔عمر کا سیل فون بجنے لگا وہ گاڑی تیزی سے ڈرائیور کر رہا تھا اسنے نمبر دیکھا کال نہیں اٹھائ اسے ضرورت نہیں تھی فلحال وہ۔اپنے باپ کا نام روشن کرنا چاہتا تھا وہ کس حثیت سے اس کا تعارف ایک اچھے انسان کے طور پر کرا رہے تھے اور اسے اپنا بیٹا کہہ رہے تھے اج تک صرف وہ طوائف کا بیٹا تھا چند روپیہ دے کر وہ انکا بیٹا بن گیا اگر اسے دنیا میں کسی چیز سے سخت نفرت تھی تو وہ محبت تھی۔نہ وہ کسی سے محبت کرتا تھا اور نہ کرنا چاہتا تھا

novelistaan.com

یہ محبت نامی شے نہ اسے کبھی میسر ائی تھی اور نہ ہی وہ اس شے کو اپنی ضرورت بناتا۔

جبکہ حال دل ایسا تھا جیسے ضرورت سے ہی زیادہ کمزور ہو کہ صرف محبت کی چاہت رکھتا تھا کوئی دو بول

صرف اسکے لیے اس سے بولے تو سہی

لیکن اس وقت تو جنوں ہی الگ تھے۔

اسنے سعود کو کال کی۔

ہاں بولو۔ عمر"

چوری کرنی ہے بڑا بڑا میرا نام انا چاہئے اخبار کے فرنٹ پیج پر عمر خیام نامی شخص نے بینک لوٹ لیا سنار کی

دوکان یہ کچھ بھی جلدی بتاو آسان طریقہ کیا ہے"

وہ ایک سانس میں بولا

اوو بھائی پاگل ہو گیا ہے "سعود حیرانگی سے بولا

پہلے بھی عمر کچھ ٹھیک نہیں تھا مجھے بتاؤ یار"

وہ بگڑ کر بولا

پاگل مت بن ہوا کیا ہے"

کچھ نہیں تو ار ہا ہے یہ میں اکیلا یہ کام کرو"

پولیس پیچھے پڑ جائے گی بہت بکھیڑے ہو جائیں گے "سعود نے اسے ڈرانا چاہا لیکن وہ عمر خیام ہی کیا جو

novelistaan.com

کسی سے ڈر جائے۔

میں دیکھ لوں گا وہ سب "

بھای مجھے جیل نہیں جانا" سعود صاف مکر گیا۔

کچھ دیر عمر خاموش رہا تو سعود سر تھام گیا

اچھا ارہا ہوں کہاں مرنا ہے" وہ بولا جبکہ عمر نے اسے سمجھایا۔ وہ اسکے اس پاگل پن میں اسکا ساتھ دے رہا تھا کیونکہ اسکے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا وہ اور سعود بہت پرانے دوست تھے اور ہر جرم میں ساتھ تھے سعود نے ہی اسے پینے کی علت لگوائی تھی۔

اسنے کہا تھا وہ آئے گا لیکن دو دن گزر گئے تھے وہ نہیں آیا تھا اور وہ تو کیا شاہنواز دو دن سے گھر نہیں آیا تھا اسے شاہنواز کی پرواہ تھی بھی نہیں جب سے بھائی کو دیکھا تھا بس دل نے دعا کی تھی کہ اسکی نظروں میں وہ سچی ثابت ہو جائے۔

لیکن دادی جان نے اسکو سنا سنا کر جیسے مزید زخمی کر دیا تھا

حالانکہ اسنے بتایا تھا وہ اسکا اسکا بھائی ہے عمر خیام اسکا سگا بھائی لیکن وہ ماننے کو تیار نہیں تھی اور جب انھوں نے کہا

novelistaan.com

تیرے باپ نے بتایا تھا تو کتنی آوارہ ہے تجھے کیا لگتا ہے تیرے جھانسے میں آجاؤ گی اس دن تیرا بھائی بھی وہیں تھا ر ہم جس نے بتایا تھا کہ اگر وہ تجھے نہ روکتا تو کسی سے منہ کالا کروالیتی اسکے دل میں انکے الفاظ چبھے تھے انھیں صرف شاہ کی اولاد کی پرواہ تھی اور وہ دھمکی دے چکیں تھیں کہ جس بھی دن وہ انکا خون انکے ہاتھ میں رکھ دے گی اسی دن وہ شاہنواز اور اسکی طلاق کروالیں گی

اگر وہ سوچتی تو طلاق شاہنواز اسے دے بھی دے تو اسے کوئی فرق پڑتا تھا وہ اتنی سرد ہو رہی تھی کہ دل کسی چیز میں نہیں تھا محبت تو اسے تھی ہی نہیں شاہنواز سے تو وہ چھوڑ بھی دیتا تو کیا ہو جاتا جب اسکی محبت آگے بڑھ گئی تو اب اسے کسی کی ضرورت نہیں تھی دو دن جس طرح اسنے گزارے تھے یہ بات وہ ہی جانتی تھی م۔۔

دادی جان کا بس نہیں چل رہا تھا اسے مارنا شروع کر دیں۔

ایزہ نے لاکھ انھیں یقین دلانا چاہا لیکن بے سود بات وہیں کی وہیں تھی وہ اسے بدکردار سمجھتی تھیں اور اسکے علاوہ کچھ نہیں وہ اس سے حد سے زیادہ بدظن ہو چکی تھی۔

کچھ دنوں میں جو انکے رویے میں تبدیلی آئی تھی اب وہ ویسی ہی ہو چکی تھی جیسے وہ اسے بیاہ کر لائیں تھیں۔

وہ دادی جان کو چائے دینے لگی جبکہ انھوں نے اسے گھور کر دیکھا

دفع ہو جا میری نظروں کے سامنے سے شاہ کو آنے دے تیرے تو ٹکڑے کرواتی ہوں میں" وہ بھڑکیں

novelistaan.com

جبکہ ایزہ ذرا سہم سی گئ

اس دن عمر کے سینے سے لگی شاہ نے بھی اسے دیکھا تھا اسنے کہا تھا وہ آنکھوں دیکھی بات پر صرف بھروسہ کرتا ہے اور جب اسکی جب عمر بڑھا تو وہ وہاں سے چلا گیا یقیناوہ غصہ ہو گا تبھی وہ دو دن سے گھر بھی نہیں آیا اب ایزہ چکرا سی گئ

اس بات کی نہیں کہ وہ اسے طلاق دے گا اس بات کی کہ وہ اسپر ہاتھ اٹھائے گا اسکی بات کا یقین نہیں کرے گا ویسے بھی اس نے کہا تھا وہ صرف اسے بیوی کے روپ میں چاہیے اور شوہر کے لیے بیوی صرف بیوی ہی ہوتی ہے

نہ ہی وہ اسکی محبوبہ تھی اور اگر اسکا بچہ اب تک اسکے پاس تھا تو وہ اسے بھی اپنی ضد کے اگے روند دیتا

وہ پیچھے ہو گئیں دادی جان نے تسبیح پڑھنا شروع کر دی۔

وہ سائیڈ پر بیٹھ گئ

آوارہ بد چلن غیر مردوں کے سینوں سے چپکتی ہے اے بے حیا یہ ہی خیال کر لیتی کہ میرے شاہ کی نشانی لیے بیٹھی ہے" وہ ہاتھ بلند کرتی پھر سے چیخیں

دادی جان وہ عمر بھائی ہیں میرے سگے بھائی" اسنے یقین دلانا چاہا

اے بس کر آئ بڑی سگا بھائی تو جو وہ لوگ ہیں وہ کہاں سے اگئے تیرا سگا بھائی" وہ طنزیہ بولیں جبکہ ایزہ

novelistaan.com

خاموشی ہو گئ

تیری تو چمڑی سرخ کراتی ہوں نہ ایسی منحوس ہے میرا بچہ دو دن سے گھر ہی نہیں آیا دفع ہو جا تو اپنی شکل لے کر دفع ہو جا"

وہ باضد ہوئیں تو وہ اٹھ کر کمرے میں آ گئی آنکھیں خشک تھیں اسنے اپنا عکس دیکھا آئینے میں سردی کے باعث اکثر وہ سرخ شال لپیٹے رکھتی تھی اور اس سرخ شال میں اسکا گلاب سا چہرہ نکھر جاتا وہ نگاہ پھیر گئ بات تو حیرانگی کی تھی شاہنواز لاپرواہ نہیں تھا پھر ایسا کیا ہوا جو اسنے رابطہ نہیں کیا یقیناوہ خود میں بہت غصہ رکھ چکا ہے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سہم گئ تھی۔

وہ انکے کمرے کے ساتھ بنی ٹیرس پر پڑے ٹھنڈے جھولے پر بیٹھ گئ اور ابھی سکون کا سانس بھی نہیں لے سکیں تھی کہ شاہنواز کی گاڑی اندر داخل ہوئی زمیر نے دروازہ کھولا۔

جب عمر بھائی آئے تھے وہ اس دن کام پر نہیں ایا تھا اور نہ ہی اسے پتہ تھا کہ عمر یہاں آیا ہیں ورنہ جس طرح ایزہ کو سمجھ لگی تھی کہ وہ کتنا لالچی ہے وہ یقینا ایزہ سے بات کرتا۔۔

وہ شاہنواز کو دیکھنے لگی

جس نے اپنا کوٹ کندھے پر ڈالا ہوا تھا اور دور سے ہی وہ بہت تھکا ہوا لگا اور وہ اندر چلا گیا وہ جلدی سے بھاگ کر کمرے کے دروازے کے پاس ائی اب دادی جان کیا کہیں گی آگے کیا ہو گا سب سوچ کر اسکا چھوٹا سا دل بہت پریشانی کا شکار تھا

novelistaan.com

شاہنواز اندر آیا تو وہ لاونج میں نہیں دیکھی اچھا ہی تھا معلوم نہیں کیوں اب ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس سے پہلی بار مل رہا ہو اسکے اندر ایسے جذبات تھے جو اسکی اپنی سمجھ سے باہر تھے وہ بہت ٹینشن لے چلا تھا اور لے رہا تھا

وہ تھکے تھکے قدموں سے اندر آیا اور دادی جان کو سامنے دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی رک گیا

انھوں نے اسکے سلام کا جواب دیتے ہی تسبیح چھوڑی اور اسے الف سے یے تک کی ساری کہانی بتادی الٹا چار باتیں مزید بھی لگادیں کہ دادی جان نے اس دن شاہنواز کو نہیں دیکھا تھا کہ وہ بھی وہی موجود ہے۔

شاہنواز خاموشی سے سنتا رہا

اور ایسی آوارہ بدذات ہے کہ یوں کہہ رہی ہے میرا بھائی ہے اب بھلا کہاں سے پیدا ہو گیا یہ بد تمیز اسکا بھائی۔

ایسے ایسے مارنے کو چڑھا تھا مجھ پر کیا بتاو اب میں تجھے "دادی جان تو اب بھی سہمی ہوئی تھیں

شاہنواز نے بے بسی میں سر ہلایا عمر خیام سدھر نہیں سکتا تھا۔

اب تو کیوں منہ میں گوند لے کر بیٹھ گیا ہے بولا اسے اور اسکے ایسے ایسے تھپڑ لگا آج کے بعد نامحرم کے سامنے بھی نہ پٹخے "وہ برسیں شاہنواز نے گھیرہ سانس لیا وہ کچھ بولتا کہ دادی جان کو غصہ چڑھا گیا ہو کیا گیا ہے تجھے شاہ غیرت مر تو نہیں گئی تیری"

novelistaan.com

اے ایزہ" وہ اسے بلانے لگی جس نے دروازے کی چوکھٹ پر اپنے سفید ہاتھ کی مٹھی بنالی اور وہ سرخ ہوتی مٹھی کافی حسین لگ رہی تھی وہ ڈر گئی تھی

آئے ایزہ"

دادی نہ بلائیں" وہ بولا انھیں روکنا چاہتا تھا کہ سامنے کے لیے وہ بہت ہمت خود میں جکڑ کر لے لایا تھا لیکن اب لگ رہا تھا اس میں ہمت نہیں تو وہ سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا

اے مر گی کیا"

دادی جان میں دیکھ لوں گا آپ نہ بلائیں اسے" وہ بات مکمل کرتا کہ ایزہ آ گئی۔۔۔

جو کچھ وہ کمرے میں اکر کرتا وہ یہاں دادی کے سامنے ہی کر لیتا تاکہ انھیں یقین ہو جاتا کہ انکا پوتا مرد ہی ہے اور اپنی مردانہ انا کو تسکین کیسے دیتا ہے وہ۔۔۔

وہ ائی تو شاہنواز نے اسکی سمت دیکھا اسکا سر جھکا ہوا تھا

شاہنواز کے اندر عجیب احساسات تھے جیسے اسکے سامنے اسکی محبت ہو اور وہ کتنا لاپرواہ تھا وہ سر تھام گیا یوں لگا دماغ پر ہتھوڑے برسا دیے ہوں کیسی نے۔۔۔

ہائے شاہ شاہ میرے بچے تجھے کیا ہوا ہے" وہ اٹھیں اس تک پہنچی شاہنواز اب بھی سر تھامے ہوئے تھا

شاہ تجھے کیا ہوا ہے" ایزہ بھی پیچھے پیچھے سے دیکھ رہی تھی

میں ارام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

novelistaan.com

کہہ کر وہ جھٹکے سے اٹھا اور دھڑ دھڑ سیڑھیاں چڑھ گیا

دادی جان سمت ایزہ بھی اسے سیکھتے رہ گئ جبکہ وہ نگاہ ملائے بنا جا چکا تھا

دادی جان کو تو رونا ہی آیا کہ وہ کیا سوچ کر بھولائیں تھیں اور بھو کیسی نکلی وہ منہ پر دوپٹہ رکھے رونے لگیں اور ایزہ خاموشی سے کچن میں بڑھی

اری دفع ہو جا دیکھ اسے ضرورت ہو گی کسی چیز کی معلوم نہیں کیسی لڑکی ہے" وہ اسکا بازو سختی سے پکڑتی غصے سے جھٹکتی بولیں تو ایزی نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے کمرے کی سمت چلی گی

دادی جان نیچے کھڑی ہی گھور رہی تھی وہ اندر جب تک نہیں گی تھی تب تک دادی جان نے اسے گھورا وہ اندر آئی تو یہاں کا ماحول ہی بہت مختلف تھا۔۔

ہلکا ہلکا گانا کمرے میں چل رہا تھا جبکہ شاور گرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی جس سے مراد یہ ہی تھا وہ نہا رہا ہے ایزہ کا دل کیا بھاگ جائے وہ آنے والے وقت سے خوفزدہ ہو رہی تھی اور وہ باہر جیسے ہی نکلنے لگی دادی جان کو اب بھی لاونج میں ہی دیکھی وہ ملازمہ سے پاوں کی مساج کرا رہی تھیں وہ اندر ہی چلی گئ اور شاہنواز بھی شاور لے کر باہر نکل آیا۔

اسنے ایزہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

ایزہ نے بھی اسکی سمت دیکھا اور اسکی جانب بڑھی شاہنواز اسے اپنی سمت آتا دیکھتا رہا

ایزہ نے گھیرہ سانس بھرا شاہنواز نے سہولت سے اسکے سانسوں کا یہ اتار چڑھاؤ دیکھا تھا

novelistaan.com

وہ عمر بھائی ہیں میرے بھائی میرے سگے بھائی ہیں عمر خیام"

اسنے اسکے ہاتھ سے ٹاور لیتے ہوئے خود ہی بتادیا کہ وہ ڈر ڈر کر مر ہی جاتی۔

اچھا ٹھیک ہے ضروری ہے یہ بات مجھے بتانا" شاہنواز نے ٹاول اس سے کھینچا اور ذرا جھنجھلا کر بولا۔

ایزہ کو اسکے اس رویے کی عادت تھی تبھی برا نہیں منایا شاہنواز اسکے پاس سے ہٹ گیا اس لڑکی سے نگاہ کیوں نہیں ملا پا رہا تھا وہ۔۔۔۔

وہ بہت اچھے ہیں اپ ان سے ملیں گے تو اپکو بھی اچھے لگیں گے"

وہ اپنے بھائی کا ذکر کرتی مسکرادی

جانتا ہوں" بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا ایزہ نے چونک کر دیکھا۔

آپ جانتے ہیں بھائی کو" وہ سمجھی نہیں تھی

میرا مطلب ایسا ہو سکتا ہے وہ اچھا ہو" وہ بات گھما گیا

دادی جان غلط سمجھ رہی ہیں" وہ شرمندگی سے بولی

شاہنواز نے برش ڈریسنگ پر رکھا اور زور سے آنکھیں بند کر لیں

تم باہر جاؤ" وہ اہستگی سے بولا

دادی جان گھوریں گی پھر باتیں سنائیں گی اور خفا ہو گی" وہ بولی تو شاہنواز نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا چند لمحے دیکھتا رہا جیسے دل نے کہا وہ اب بھی غلط ہے اسکے ساتھ۔

novelistaan.com

اسکو اسکے اس رویے کی کتنی عادت ہو گئی وہ کتنا بھی روڈ ہو جائے وہ برا نہیں مناتی۔۔۔

شاہ اپکو میرا یقین ہے نہ"

وہ اہستگی سے نہ معلوم کس دھیان میں بولی کہ شاہنواز کے اندر تک جیسے سب جھنجھوڑ گئی

اسک بھیگا لہجہ شاہنواز ایکدم اسکی سمت بڑھا تھا وہ جو خول اپنے ارد گرد بنا رہا تھا کہ وہ اسے مزید تکلیف نہیں دے گا اس سے دور رہے گا۔۔۔

کیسے وہ اس سے آنکھ ملائے گا ایکدم اسکی سمت بڑھا اسکا چہرہ تھام لیا

تمھیں کسی اعتبار کی ضرورت نہیں ہے تم پر مجھے انکھ بند کر کے بھی یقین ہے یہ تم نے سوال کیا ہی کیوں مجھ سے" وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھامے پوچھ رہا تھا ایزہ نے آنکھوں کو حیرانگی سے اسپر ٹکا دیا شاہنواز نے بھی اسکی آنکھوں کی حیرانگی بھانپ لی۔

اپنی بے اختیاری پر ذرا سٹپٹا سا گیا دور ہوا اور اسکا راستہ چھوڑ دیا۔۔۔

میں سونا چاہتا ہوں تھوڑی دیر مجھے اکیلا چھوڑ دو" وہ بار بار اسے ایک ہی بات کہہ رہا تھا

میں بھی سونا چاہتی ہوں" وہ بولی

اور بیڈ پر لیٹ گئی جبکہ رات کا کھانا وہ کھا چکی تھی بس دادی جان کو چائے ہی دی تھی اور انکی باتیں برداشت کرنے لگی۔

شاہنواز نے اسے اپنے بستر پر دیکھا

novelistaan.com

یہ کیسا متحان تھا وہ سر تھام گیا اور باہر ٹیرس پر آ گیا

آسمان کو دیکھتا وہ کچھ کرنے اور نہ کرنے کے درمیان پھنس گیا تھا

ایک طرف عمر خیام جس سے اسکی محبت والہانہ تھی ایک طرف ایزہ جو دو دن سے اسکے دل کو جیسے گرفت میں لیے کھڑی تھی

عجیب و غریب رویہ تھا اسکا کیا کرے کیا نہ کرے۔

وہ پہلے جان نہیں سکا اگر وہ جان جاتا وہ کبھی شادی نہ کرتا جب عمر کو اولاد کیطرح سمجھا تھا تو ایزہ جو عمر سے بھی بہت چھوٹی تھی مگر اسکی بیوی تھی

وہ ٹیرس میں رکھی چیئر زپر بیٹھ گیا۔

اور معلوم نہیں ان سوچوں نے کب اسے نیند کی گہرائیوں میں اتارا تھا۔

شاہنواز "ایک حسین آواز جسے ہر پل سننے کا خواہش مند تھا وہ۔۔وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا

آنکھوں میں حیرانگی لیے انھیں دیکھنے لگا۔

تم پریشان ہو" وہ مسکرا رہیں تھیں

آپ یہاں" وہ کافی حیران تھا ابھی تو یہاں ایزہ تھی وہ سوئی تھی اسکے سامنے پھر۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔تم میری بیٹی سے کیوں خفا ہو اب" وہ دروازے میں کھڑی اپنی شخصیت کا اثر آج بھی اسپر

novelistaan.com

یوں ہی چھوڑتی بولیں

خفا نہیں ہوں" وہ مڑ گیا

پھر"

خفا تو آپ سے ہوں" اسنے اہستگی سے کہا

مجھ سے خفا تم ہو ہی نہیں سکتے" وہ ہنس دیں

شاہنواز نے جلتی ہوئی آنکھوں سے انکی طرف دیکھا

کوئی اس طرح بھی اپنی محبت سے فائدہ نہیں اٹھاتا" وہ خفگی سے بولا

تمھیں کتنی بار سمجھانی پڑے گی یہ بات تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے"

جھوٹ آپ جھوٹ بول رہی ہیں بیس سالہ لڑکے کو تو آپ بیوقوف بنا سکتی ہیں پینتیس سالہ شاہنواز کو

نہیں تو پلیز یہ کہنا چھوڑ دیں"

لو بھلا تم بھی حد کرتے ہو" وہ ہنس دیں

بتاؤ ذرا تم نے میرے لیے کس کس مرد کو مرنے کے لیے چھوڑا" وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھنے

لگیں

کیا مطلب" وہ سمجھا نہیں

بھئ مجھے بتاو کتنے فہیم ایسے تھے جن کو تم نے میرے لیے مار دیا"

novelistaan.com

میں کمزور تھا تب"

نہیں تم کمزور نہیں تھے۔۔

محبت کوئی مجبوری نہیں تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے ہاں تم میری عزت کرتے ہو اور اگر تمھیں مجھ سے محبت ہے تو چلو مانگ رہی ہوں میں وہ محبت تم سے "انھوں نے ہاتھ آگے بڑھا دیا

شاہنواز جانتا تھا وہ انھیں چھوئے گا تو وہ غائب ہو جائیں گی ہاتھ نہیں تھاما۔۔۔وہ مسکرانے لگیں

کیا چاہیے"

ایزہ سے عشق۔۔۔ عشق کی حدوں کو پار کرتا جنون ایسا عشق جو دنیا کی تاریخ میں نہ ہو"

میں اپکے بیٹے سے کر تو رہا ہوں" وہ ڈوبی ڈوبی آواز میں بولا۔

ہاں تو میرے بیٹے کو کبھی بھولنا بھی مت لیکن اب تمھیں میری بیٹی سے بھی محبت کرنی ہے لیکن اسکے لیے تو محبت تمھارے اندر موجود ہے بس تم مانتے نہیں" وہ ایزہ کیطرح منہ بنانے لگیں شاہنواز خاموش کھڑا رہا

تم نے مجھے کبھی مایوس نہیں کیا"

اور آپ نے کبھی مجھے خوش نہیں کیا

میں نے تمھیں اپنی قیمتی چیزیں دیں ہیں

لیکن مجھے آپ چاہیے تھی" وہ ہنس دیں

novelistaan.com

میرا وجود تمھارے پاس ہے مجھے اس طرح اپنی نظروں اور رویے کی مار نہ مارو" مدھم ہوتی آواز دور ہوتی چلی گئی شاہنواز اسکے پیچھے چلنے لگا

آپ مت جائیں" وہ بے چینی سے بولا

میں تمھارے پاس ہی ہوں"

وہ پھر سے مسکرادیں اور ایکدم اسکی انکھ کھل گئی۔

یااللہ!" ایزہ محترمہ جھک کر اسکو دیکھ رہی تھی وہ ڈر کر پیچھے ہٹتا اور ایکدم کرسی سے گیر گیا

غیر ارادی طور پر وہ ہنستی چلی گئی۔

شاہنواز نے ذرا غصے سے دیکھا۔

بہت ہنسی ارہی ہے تمھیں وہ اسی لہجے میں کھڑا ہوتا ہوا بولا ایزہ کی مسکراہٹ سمٹ گئی

سوری وہ میں دیکھ رہی تھی آپ یہیں سو گئے اور پھر کچھ بول رہے تھے

کیا بول رہا تھا" وہ گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

ایزہ سر جھکا گئی

آپ مت جائیں" وہ بولی جبکہ شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا جیسے خواب یاد اگیا

اچھا" اسنے کہا ایزہ سر ہلا کر اسکے پاس سے گزر گئی جبکہ شاہنواز خاموشی سے اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا

---

novelistaan.com

وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو کافی فریش تھا یہ ہونے کی کوشش کر رہا تھا اسنے نظر گھمائی ایزہ دیکھائی نہیں دی یقینا کچن میں تھی۔۔وہ دادی جان کے سامنے بیٹھ گیا انھوں نے تسبیح روکی اور جھک کر پوچھا

تو نے اسکا دماغ درست کیا" انکے سوال کو رات بھی شاہنواز اگنور کر گیا تھا

دادی جان جو آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے" اسنے سہولت سے بات سمجھانی چاہی

لو بھلا ویسا کچھ نہیں ہے کا کیا مطلب ہوتا ہے ارے اسکے باپ اور بھائی نے اسکی بدکرداری کے قصے مجھے خود سنائے تھے وہ کیا نام تھا اس لڑکے کا جس کے ساتھ معشوقی کرتی ہوئی پکڑی گئی تھی یہ منحوس۔۔۔

وہ" کچھ توقف لے کر سوچنے لگیں

ایزہ کے ہاتھوں ناشتے کی ٹرے کانپ اٹھی شاہنواز نے سرخ چہرے سے دادی جان کی جانب دیکھا

بدر"

ہاں اسکے چاچا کا بیٹا ہے اسکے ساتھ پکڑی گئی تھی تو مان نہ مان شاہ یہ بدکردار ہی ہے اور میں نے تیرا بچہ ہونے کے بعد طلاق دلوا کر اسے اس گھر سے نکالنا ہے اور۔۔۔

بس" وہ چلا اٹھا ایزہ کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ گئی چھناکے کی آواز چار وسمت پھیل گئی۔

اسے یوں لگا ابھی شاہنواز اسکے ٹکڑے کر دے گا بدر اسکی زندگی کا وہ نام تھا جس کا نام لیتے ہوئے بھی اسے خوف محسوس ہوتا تھا اور دادی جان کو اسکے اپنے باپ نے یہ سب بتایا تھا۔

اسکا بس نہیں چلا کہ زمین کھلے اور وہ اس میں سما جائے وہ خوفزدہ نظروں سے شاہنواز کو دیکھنے لگی

novelistaan.com

بس کریں اپ۔۔دنیا میں کوئی بھی منہ اٹھا کر اجائے گا اور ایزہ کے کردار کی گواہی دے گا تو تب بھی مجھے اسکے کردار کی گواہی کی ضرورت نہیں ہے اگر اسکے پاس کردار نہیں ہے تو دنیا کی کسی عورت کے پاس کردار نہیں ہے اور میں مزید اس موضوع پر بحث نہیں سنوں گا اور آئندہ یہ بات گھر میں نہیں ہو گی کوئی نام ایزہ شاہ کے ساتھ نہیں جوڑا جائے گا کیونکہ اسکے ساتھ جس کا نام جڑا ہے اسکے بعد کسی کی جرت نہیں ایزہ کے ساتھ اپنا نام جوڑے آپ طلاق کی بات کر رہی ہیں دادی جان مجھے اس گھر میں اب اس قسم کی بدمزگی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔یہ جہاں جانا چاہتی ہے جائے میری طرف سے اجازت ہے یہ جس سے ملے جس کے ساتھ بھی ہنسے بولے پڑھنا چاہتی ہے تو پڑھے گھر سے باہر جائے دوستوں میں جائے یہ اپنے گھر یہ کہیں بھی اس سے جواب طلبی تو میں نہیں کر سکتا پھر آپ کیوں کر رہی ہیں"

باولا ہو گیا ہے "دادی جان منہ پر ہاتھ رکھ گئیں کہ کس قسم کی اجازتیں دے رہا تھا وہ اسے۔۔۔۔۔

ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لیں ائندہ اسکے کردار کو برا مت کہیے گا اور نہ ہی ایزہ کے ساتھ برا رویہ رکھیے گا اور یہ بات میں آخری بار کہہ رہا ہوں "اسکی آنکھوں میں گھوری تھی آج تک ایسا رویہ یا پھر اونچی آواز سے اسنے انکے سامنے بات نہیں کی تھی اور آج وہ انھیں اس چھٹانک بھر کی لڑکی کی وجہ سے سنا رہا تھا۔

دادی جان کو تو یقین ہو گیا تھا ایزہ نے کوئی جادو تعویذ اسے گھول کر پلا یا دیا ہے

شاہنواز نے ایزہ کی صورت دیکھی دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

وہ ٹوٹے ہوئے برتن دیکھ کر اور ارد گرد پھیلی چائے دیکھ کر سر جھٹکتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

novelistaan.com

جبکہ ایزہ بھی مڑ گئی اُسکے پیچھے دادی جان کچھ نہیں بولیں تھیں پوتے نے آج سنا جو دی تھی جو حقیقت تھی وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا

شاہنواز کمرے میں اگیا جبکہ ایزہ دوڑ کر اسکے پیچھے آئی تھی اسنے مڑ کر دیکھا

کیا؟ سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

اپکو کیا ہوا ہے" وہ بس اتنا ہی پوچھ سکی

تمھیں کیا لگتا ہے کیا ہوا ہے" اسنے ایزہ کا ہاتھ تھام لیا ایزہ نے سر اٹھا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا جہاں ایزہ کے لیے نرمی تھی۔

ایزہ ہاتھ کھینچ گئ

اپکو بخار ہو گیا ہے" وہ منہ بنا کر بولی

نہیں میں ٹھیک ہوں اور ٹھیک ہونے کی کوشش کر رہا ہوں کیوں تمھیں اچھا نہیں لگ رہا"

اس میں اچھا کیا ہے اپ نے دادی جان کو سنا دیا یہ تو اچھی بات نہ ہوئی"

تو وہ تمھارے کردار کے بارے میں جو کچھ بول رہی تھیں وہ سنتا رہتا۔۔۔

پہلے بھی بولتی تھیں تب تو کچھ نہیں ہوتا تھا" ایزہ جتنی حیران تھی اتنی ہی تیزی سے جواب دے رہی تھی

پہلے اور اب میں فرق ہے پہلے تم بس ایزہ تھی اب مجھے کسی نے کہا ہے تم میری ہو بس"

novelistaan.com

وہ نگاہ چرا گیا ایزہ تو چکرا کر گیر جاتی یہ سب ہو کیا رہا تھا۔۔۔

وہ اسے کھڑی گھورتی رہی یہ بات تو خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اسے گھور رہی ہے جبکہ شاہنواز نے اسکے پاوں دیکھے جوتا پہن لو تمھیں چوٹ لگ سکتی ہے" وہ اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے نکلنے لگا

آپ اپنا بچہ مارنا چاہتے تھے اپ بھول گئے ہیں" ایزہ نے اسے یاد دلایا اور شاہنواز میں جیسے شاہنواز ہی لوٹ آیا

شدید غصے سے مڑ کر اسکی صورت دیکھی

ہاں بس یہ ہی شاہنواز کی عادت تھی اسے وہ اچھا بننے کی کوشش کیوں کر رہا تھا جب وہ کہہ چکا تھا ایزہ صرف اسے بیوی کے روپ میں چاہیے

" یہ ہمارا بچہ ہے اور ایسا کچھ نہیں ہو رہا"

شاہنواز" وہ پیچھے سے بولی مگر وہ سنے بنا باہر نکل گیا۔

وہ مار دیتا یہ جاننے کے بعد کہ وہ بچہ جس عورت کے وجود کے وجود سے ہے

کبھی نہیں۔۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں

ہاں اگر یہاں کوئی اور عورت ہوتی تو شاید وہ اس بچے کو کبھی نہ رکھتا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

novelistaan.com

ناشتے پر سب تھے سوائے سوہا اور بدر کے تائی جان کی بے چینی اتنی تھی کہ انھیں بیٹھنے ہی نہیں دے رہی تھی وہ کبھی ادھر پہلو بدلتی تو کبھی ادھر تایا جان یہ سب محسوس کر رہے تھے لیکن انھوں نے کبھی کسی کے جذبات کو اہمیت نہیں دی تھی۔

آج ناشتہ ثروت اور نجمہ نے بنایا تھا ساز بھی اہستگی سے نکل کر اگئی ماں کے احساس میں کہ اگر وہ نہ ائی تو یہ لوگ اسکی ماں کو کاموں پر لگا دیں گے لیکن تائی جان اسے دیکھتی ہی اکھڑ گئیں

کیا آئی ہے تو مہارانی جب تیرے شوہر نے حکم دے دیا کہ تو کام نہیں کرے گی تو اپنے قدموں کو میرے کچن سے دور رکھ اور بلا لے وہ کک کو۔۔ آیا بڑا" وہ بھڑکیں ساز شرمندہ ہوئی۔

میں کر دیتی ہوں تائی جان ایسی کوئی بات نہیں" وہ بولی جبکہ انھوں نے ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کر دیا اور ساز ابھی کچھ بولتی ہی کہ وہ کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھیں دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئیں

میری بچی کو الگ کر دیا اس غریب کے حوالے کر دیا۔

مرجاتی وہ منحوس ہی اسکے ساتھ تو بہتر تھا میری بچی کا قصور ہی کیا ہے" وہ بولنے لگیں تایا جان ارہم سے کاروبار کی باتیں کرنے لگے یعنی انکی بات کو ذرا بھی اہمیت نہیں دی اور ابھی سب اپنی اپنی جگہ پر مصروف تھے کہ پولیس اہلکار اندر داخل ہوئے

پولیس کی وردی میں موجود وہ ایس ایچ او نوجوان نے ایک نظر چاروں سمت دوڑائی اور ساز کے فق چہرے کو بھی دیکھا جو زندگی میں پہلی بار اپنے گھر پر پولیس کو دیکھ رہی تھی

novelistaan.com

عمر خیام کے والد کون ہیں ؟سب سے پہلا سوال آگے بڑھ کر ایک سپاہی نے یہ ہی کیا

جبکہ وہ ایس ایچ او گھر کا جائزہ لے رہا تھا اشفاق صاحب حیرانگی سے اٹھے انکا کبھی اپنی زندگی میں پولیس سے آمنا سامنا نہیں ہوا تھا اشفاق صاحب کو اٹھتا اور پھیکا بے رنگ چہرہ دیکھ وہ ایس ایچ او آگے بڑھا۔۔۔

تمھارا حلیہ تو بتا رہا ہے کہ محلے کے معزز میں شامل ہو اور بیٹا تمھارا چوریاں کرتا پھر رہا ہے "وہ گھور کر بولا

وہاں سب دنگ رہ گئے اشفاق صاحب نے ارہم کی طرف دیکھا

میں نے کچھ نہیں کیا" وہ ایکدم بولا

اور سب کو پتہ تھا عمر خیام کا نام لیا ہے انھوں نے ساز منہ پر ہاتھ رکھ گئ

بلاوا سے "وہ بھڑکا

جبکہ اشفاق صاحب کا چہرہ بلکل پھیکا ہو گیا باہر سے محلے والوں کی چیا گویاں بڑھتی ہوئی سنائی دے رہی تھی

مولوی صاحب کے گھر پولیس ائ ہے مولوی صاحب کے بیٹے نے چوری کی ہے یہ مولوی صاحب کا بیٹا چور نکلا شرابی نکلا

کیسی تربیت ہے انکی۔۔۔۔

مولوی صاحب نے تو سب پر ہاتھ پھر دیا باہر سے مذاق ہنسی افسوس حیرانگی ہر قسم کے تاثر کی آواز انکے کان میں پڑ رہی تھی جس پر انکا چہرہ سرخ ہو گیا

novelistaan.com

کہاں ہے عمر خیام "وہ پولیس والا بولا

میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا اسکے پاس بہت کچھ ہے اسے چوری کی ضرورت نہیں "اشفاق صاحب نے حمایت لی

مولانا صاحب زیادہ زبان چلائی تو تھانے کے اندر کی سیر کرادوں گا چوری کی ہے اسنے وہ بھی بینک میں تو زیادہ میرا میٹر خراب نہ کرواسے بلاوورنہ اس گھر کی ایک ایک چیز ٹوٹے گی اگر تلاشی لی ہم نے تو" وہ بھڑک کر بولا

اے منحوس کھڑی کیوں ہے بلا کر لا اپنے اس شرابی چور کو دفع ہو منہ لے کر انکھیں پھاڑے کھڑی ہے پردے کا تو احساس نہیں "تائی جان ساز پر چیخیں جس کا وجود برف کا ہو گیا تھا

عمر نے چوری یہ بات کتنی عجیب ہے وہ شخص جس کے اکاؤنٹس بھرے رہیں وہ چوری کرے گا"

بی بی ہمارے پاس وقت نہیں ہے "ایک کانسٹیبل چیخیں تھیں اسپر اور اسکے قدموں میں ایکدم پھرتی بھر گئی وہ تیزی سے اوپر بھاگی اور عمر جو سکون سے سو رہا تھا خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا ساز کے کانپتے ہاتھوں نے اسے جھنجھوڑ دیا

عم۔۔۔عمر "اسکا لہجہ کانپ گیا آنکھیں بھرا گئیں

عمر پو۔۔۔ولیس آئی ہے "عمر خیام نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی

novelistaan.com

ہاں تو رونے کی کیا بات ہے" وہ جلدی سے بلکل لاپرواہی سے اٹھا جیسے اسے اس بے عزتی سے فرق نہیں پڑتا ہو الٹا سکون سا بھرا ہوا وہ واشروم میں گیا فریش ہوا اپنے کپڑے چینج کیے اور بن ٹھن کر وہ نیچے چلا گیا سازا سکے قابل دید سکون کو بس دیکھ رہی تھی وہ شاکڈ کر دینے میں کسی کو بھی مہر تھا جیسے اس وقت گھر کا ہر دوسرا فرد شاکڈ تھا۔

وہ نیچے آیا تو اسکے ٹھاٹ باٹ سب نے دیکھے تھے۔

اسنے باپ کی جانب دیکھا جس کا پھیکا چہرہ گواہ تھا کہ بے عزتی کے احساس نے اس خود غرض لالچی شخص کی بنیادیں ہلا دیں ہوں محلے میں انکی عزت کی دھجیاں اڑا دیں ہوں اسنے مڑ کر دیکھا بدر بھی اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جیسے بات سمجھ سے باہر ہو۔۔۔۔

ہاں بھی شہزادے چوری کر کے بھی شہزادوں کیطرح آیا ہے تھا نے چل تیری ساری ہیرو گیری نکالتا ہوں" ایس ایچ او اسے دیکھ کر اگے بڑھا اور اسکا گریبان جکڑا

اب تک جو اسکے چہرے پر مسکان تھی لمحوں میں غائب ہوئی اور اسنے ائس ایچ او کے ہاتھ سے کھینچ کر اپنا گریبان چھڑایا۔

ساتھ چل رہا ہوں اتنا کافی ہے ورنہ عمر خیام اپنی مرضی کا مالک ہے چاہے تو یہیں کھڑے کھڑے تمھیں ایکسپل کرا سکتا ہے تو ایس ایچ او صاحب وردی میں رہو ہاتھوں کو قابو میں رکھو" مسکرا کر اسکی بے عزتی کرتا وہ آگے بڑھا

novelistaan.com

اسکے حلیے شکل وصورت سے وہ پہلے ہی متاثر ہو چکا تھا رکا کچھ لمحے اپنا کانفیڈنس بحال کیا اور پھر چلایا لے کر چلو اسے اسکی چمڑی سرخ کرتا ہوں" وہ بولا جبکہ عمر بنا کسی تردید کے گاگلز لگائے گھر کی دہلیز پار کر گیا

لیکن جاتے جاتے اسنے مڑ کر دیکھا تھا۔

وہ عین اسکے پیچھے کھڑی تھی اور آنکھوں سے آنسو بشار کی مانند بہہ رہے تھے عمر نے جیسے ہی دہلیز پار کی وہ کسی کچی ڈال کیطرح زمین بوس ہو گئ

وہ جو سکون اطمینان اسکے چہرے پر تھا وہ جو لاپرواہی تھی وہ جو بے نیازی تھی باپ کو بے عزتی کر کے جو سکون ملا تھا لمھوں میں ہوا ہوا اور عمر خیام کی بے چینی عروج پر پہنچ گئ

وہ مڑا پیچھے جانا چاہتا تھا وہ بیچم بیچ پڑی تھی اسے کسی نے نہیں اٹھایا تھا وہ ان پولیس اہلکاروں کو ہٹانا چاہتا تھا لیکن وہاں بہت لوگ تھے محلے والے۔۔۔۔

پولیس اہلکار نے اسے گاڑی میں ڈالا اور لے گئے جب تک عمر نے اسے دیکھا ساز کو کسی بے نہیں چھوا تھا جبکہ معلوم نہیں بدر کو یہ اسکی ماں کو دیکھائی کیوں نہیں دیا تھا اور اسے پولیس ڈالے میں لے گئے تو اسکی پر سکون روح کی بے چینی دیکھنے لائق تھی وہ پولیس اہلکار بھی حیران ہو گئے اب کس چیز نے اس کو بے چینی دی جبکہ نکلا تو ایسا تھا جیسے سب جان بوجھ کر کیا ہو۔۔۔

لیکن عمر خیام نے یہ نہیں سوچا ایک معصوم سا وجود اسکے ساتھ بندھا ہوا ہے اور اس بات کا احساس

novelistaan.com

شدت سے اٹھا تھا اس کے اندر جبکہ دوسری طرف تائی کا واویلا دیکھنے لائق تھا ارہم نے لوگوں کو گھر سے نکالا۔۔۔

مولوی صاحب کچھ تو تربیت کی ہوتی محلے کے نوجوان بچے نئی نسل کیا سیکھے گی

انھیں مولانہ کی گدی سے ہٹا دیا جائے بہتر یہ ہی ہو گا

دیکھو ذرا منہ مومنہ کر توت کافرانہ والا حال ہو گیا انکا تو۔۔۔

اولاد کی تربیت تو کر نہ سکے مسجد میں بیٹھ کر درس دیتے ہیں لمبے چوڑے" اتنی چیما گویاں تھی جنھوں نے انکا زلزلہ مزید بڑھا دیا

اٹھاؤں اسے اور نکالو اس کی بیوی کو گھر سے" وہ دھاڑے

ساز" بدر پلٹا اور بہن کو بے ہوش دیکھ کر تڑپ کر اس تک پہنچا

امی" نجما بھی جو کچن کے دروازے میں پتھر کی بنی کھڑی تھی حوش میں ائی اور بیٹی کی سمت بھاگی

پانی ڈالا مگر وہ ہوش میں نہیں آئی

میں کال کرتا ہوں ڈاکٹر کو" بدر نے فون گھمایا

بت کیطرح کیوں کھڑی ہو جاؤ دیکھو میری بہن کو" سوہا کو لگے ہاتھ جھاڑ دیا۔

یہاں مقصد اسے جھاڑنا نہیں تھا صرف تایا کو جتانا تھا کہ اگر اسکی بہن کا شوہر بے غیرت ہے تو بھائی ابھی زندہ ہے کوئی اسے اس گھر سے نکال نہیں سکتا اور یہ ساری چین بنانے والے اور اس ہی چین میں خود

novelistaan.com

پھسنے والے تایا جان خود ہی تھے

سب اچانک ہی رک گئے سوہا اکڑ کر کھڑی رہی وہ ساز سے اتنی نفرت کرتی تھی جتنا اس سے ہو سکتا تھا

بدر نے ڈاکٹر کو کال کی اور دوبارہ بہن کی جانب بڑھا

یہ سب کیا ہو رہا ہے بدر" نجمار ودی

جی یہ ہی سوال ہے یہ سب کیا ہو رہا ہے داماد ہے تو تمھارے ہی اٹھا شرابی الگ جواری الگ کسی روز زنا کر کے پہنچ جائے گا تم دیکھ لینا"

تائی جان کے طعنوں نے انھیں جینے نہیں دینا تھا

یہ آپ لوگوں کی زیادتی ہے جو ایسے شخص سے میری بہن کو بیاہ دیا بدر دھاڑا تو ایکدم سناٹا چھا گیا

تایا جان غصے سے پھنکارتے ہوئے اندر چلے گئے

جب عیاشیاں کرے اسکے مال پر تب دونوں ماں بیٹے کی ہنسی دیکھنے لائق ہوتی ہے شرابی تو تھا ہی اچھا ہوا تمھارے بیٹی کے ساتھ"

چپ کرا و اپنی ماں کو" بدر سوہا کی جانب دیکھتا انگلی اٹھا کر بولا جیسے کہہ رہا ہو آخری بار کہہ رہا ہوں پھر اچھا نہیں ہو گا

سوہا نے ماں کو پکڑا اور دوسرے کمرے میں لے گئیں

ساز کا چیک اپ کر کے ڈاکٹر نے اسے میڈیسن دی

novelistaan.com

کسی چیز کا صدمہ اچانک ملنے پر ایسا ہو جاتا ہے

تو آپ لوگ انھیں ریسٹ کرنے دیں اور پریشانی سے دور رکھیں "ڈاکٹر کہہ کر دوائیں دے کر چلا گیا اور نجما بیٹی کو سینے میں بھینچے روتی رہی گئ

بدر بھی مٹھیاں بھینچے کھڑا تھا اسکا بس نہیں چلا کہ عمر کا جا کر سر پھاڑ دے اتنی بے عزتی اتنی ذلت اپنے گلے میں ڈال کر اسے کیا ملا۔

باپ کو نیچا دیکھانے کے لیے خود کو گرانے کی ضرورت کیا تھا بدر سمجھ گیا تھا سارا معاملہ لیکن یہ طریقہ اسے بے حد فضول لگا تھا الٹا بے عزتی کا انبار منہ پر پڑا تھا

امی آپ میرے کمرے میں جائیں ساز کو کچھ کھلائیں یہ کچھ دیر تک ہوش میں اجائے گی میں ذرا دیکھتا ہوں آگے کی کاروائی "وہ کہہ رکھ باہر نکل گیا

حالانکہ یہ اتنی بڑی خبر نہیں تھی کیونکہ عمر خیام کوئی سلیبرٹی نہیں تھا لیکن پھر بھی جب بندہ ہی اپنی خبر بنوانے نکل پڑے تو آگ کیطرح دنیا میں پھیل سکتی تھی

آج صبح ہی گرفتاری ہوئی تھی اسکی اور اج صبح کے ہی اخبار میں بڑا بڑا اسکا نام اور تصویر درج تھیں

"نوجوان نسل کس راہ پر چل پڑی" عنوان کے ساتھ اسکی مسکراتی تصویر اور لوگوں کا ہجوم واقعی سے بہت بڑا کوئ سٹار بنا گئے تھے

novelistaan.com

یہ خبر سب کے لئے اہم نہیں ہو سکتی تھی تب تک جب تک وہ اخبار پر ایک پریشان حال مرد عورت بچہ یہ نوجوان کو دیکھ کر یہ سوچتے کہ آج کے حاکم میں بے روزگاری نے ہماری نسل کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔۔۔۔

افسوس کرنے کے بجائے دنیا حیران ضرور تھی پہلا چور تھا جس کے مسکراتے چہرے نے سب کو متوجہ کر لیا اور اسکی شخصیت اس بات کی گواہ خود بخود بن گی کہ کسی غلط الزام میں پھنس گیا

یہ پھر کسی بڑی پارٹی کی اولاد لگ رہی ہے جس نے جان بوجھ کر یہ سب کیا وہ خود باخود ہی کلئیر ہوتا چلا گیا لیکن اخبار اسکے ہاتھ میں ساکت رہ گیا

جب اسنے عمر کی تصویر دیکھی اور سر تھام گیا ایکدم وہ اٹھا اور موبائل نکالا۔

اسکو کال کی لیکن بیل جا رہی تھی کوئی اٹھا نہیں رہا تھا اسنے اپنے پی آئے کو فورا اس تھانے تک پہنچنے کا حکم دیا تھا۔

یہ کیا بچپنا ہے عمر" شاہنواز کے ماتھے پر بل سے پڑے اور بار بار اخبار کو دیکھتا وہ سر نفی میں ہلانے لگا میں نے کہا ہے فورا پہنچو ایک لمحہ بھی وہاں نہ رہے وہ"

جی سر بس ابھی" اسکے پی اے نے کہا اور شاہنواز نے اسے آرڈرز دیے کہ وہاں پہنچتے ہی عمر کی اس سے بات کرائی جائے

---

novelistaan.com

اوہیلو مجھے کھانے کو دو مجھے بھوک گی ہے" سلاخوں کے پیچھے سے اسکی یہ کوئی تیسری فرمائش تھی

تم پرائمنیسٹر کے بیٹے ہو جو پولیس کو اپنا سسرال سمجھ لیا ہے"

کانسٹیبل چلایا

اب تو کچھ کھانے کو دو گے نہ" پانچ ہزار کا نوٹ کھڑاک سے اسکی ہتھیلی پر سجا دیا وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا

آئس ایچ او صاحب اگئے تو

لو اگئے اسنے پیسے جیب میں رکھ لیا مگر کام نہیں بن سکا عمر نے یس ایچ او کو دیکھا

مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کے لیے دو اسکے علاوہ مجھے میرا موبائل دو مجھے ضروری کام کرنی ہے" وہ

جانتا تھا بدر نے اسے دیکھ لیا ہو گا لیکن اسکے دل میں فکر تھی تبھی وہ باضد تھا۔

نہیں مہیں نواب زادہ کے لیے لڑکیوں کا بھی انتظام کر دو" طنزیہ نظروں سے ایس ایچ او نے اسے دیکھا

نہیں فلحال نہیں رات میں یہ انجوائمنٹ کر چکا ہوں" وہ آنکھ دبا گیا جبکہ ایس ایچ او نے گھورا

بلاوجہ محنت لگا رہے ہو مجھے گھورنے میں وقت ضائع اس سے بہتر ہے کوئی اچھی سے چیز آملیٹ اور کافی

بنوا دو" وہ سکون سے بولا

اسکی" ایس ایچ او اسکے حرکتوں سے عاجز آتا غصے سے اسکی سمت بڑھا کہ کانسٹیبل نے روک لیا

سر جی کوئی پہنچی ہوئی شے ہے یہ" وہ اہستگی سے اسکے کان میں بولا اسنے بھی سر ہلایا

اتنا اترانا کسی عام انسان میں نہیں ہو سکتا

novelistaan.com

ہو سکتا تھا اسکی بیل لمحوں میں ہو جاتی لیکن ایس ایچ او مسکرا دیا۔۔۔۔

آج ہفتہ تھا اور سرکاری کاروائی سوموار کو ہوتی تو کم از کم وہ دو راتیں اسکے پاس مہمان تھا اسکی ایسی درگت لگاتا کہ یاد رکھتا

ابھی وہ مڑا ہی تھا کہ ایک جانا مانا وکیل اور اسکے ساتھ ایک لڑکا تھانے میں داخل ہوئے اسنے کاغذات پھینکے

بیل تو ہو ہی نہیں سکتی وکیل صاحب" وہ ایس ایچ او مسکرایا

معلوم ہے لیکن پھر بھی بیل چاہیے ایل لیگل ہی سہی"

ناممکن یہ تو ہو نہیں سکتا ہے ہمیں بھی جواب دینا ہے"

تو تمھیں آگے سے فون" پے آئے کے پاس آنے والی کال نے وکیل کی بات دھوری چھوڑ دی اور وہ پی آئے عمر کی جانب بڑھ گیا

اسے ایس ایچ او کے سامنے موبائل تھما دیا وہ مسکرا اور فون کان سے لگا لیا

وہ لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے عمر سکون سے دیوار سے ٹیک لگا گیا دوسری طرف خاموشی تھی آج سوال نہیں تھا

کیسے ہو شہزادے ایسے بات کریں یار"

تم نے مجھے disappoint کیا ہے عمر خیام نے یہ حرکت کیوں کی"

novelistaan.com

دوسری طرف سے سنجیدہ آواز ابھری

انھیں لگتا تھا میں انکا اچھا بیٹا بن سکتا ہوں انھوں نے میرے منہ پر تھپڑ مارا میں نے بس جواب دیا ہے اور کچھ نہیں" وہ سکون سے بولا

تم پاگل ہو گئے ہو یار تم ٹھیک ہے بدلہ کسی اور طرح بھی لیا جا سکتا تھا"

اچھا سچ بتائیں اپکو کیسے پتہ چلا" وہ واقعی اسکے سامنے بچہ تھا

تمھیں مزاہ ارہا ہے" شاہنواز نے سر نفی میں ہلایا

ایسا ویسا" وہ ہنس

کوئی حال نہیں ہے بیل مل جائے گی تم اپنے گھر جاؤ آرام کرو"

نہیں ملے گی جناب ہفتہ ہے اج" ہنستے ہوئے وہ بولا

عمر" شاہنواز نے دانت پیس لیے

پہلی بار مجھ پر غصہ کر رہے ہیں اپ" وہ جانتا تھا اپنی ماں اور بہن کیطرح منہ بنا چکا ہو گا وہ بھی۔۔۔۔

ہاں کیونکہ تم نے حرکت ایسی کی ہے"

اتنی بھی بڑی نہیں چوری ہی تو کی ہے" وہ شانے اچکا گیا

اور وہ چوری کا پیسہ کہاں ہے" شاہنواز کے سوال پر وہ ہنسا

وہ تو میں نے بانٹ دیا سوچا کچھ ثواب کمالوں"

novelistaan.com

بہت اچھے طریقے سے ثواب کمایا ہے تم نے"

تھینکس"

اب کیا چاہیے تمھیں" شاہنواز کا تو فرض تھا جیسے یہ سوال کرنا

ایک ریکوسٹ تھی"

حکم کرو یار ریکوسٹ تم تھوڑی کرو گے ریکوسٹ تو میں کروں گا آئندہ ایسا مت کرنا عمر"

وہ ہنس دیا ٹھیک ہے ماں لی اپکی ریکوسٹ اب میرا حکم سنیں"

وہ بولا

ہاں بولو" شاہنواز بولا۔۔۔

آپ اسکتے ہیں" اسنے کبھی دیکھا نہیں تھا اسے

شاہنواز چند لمحے ٹھہر گیا

ضروری ہے"

اپنے کہا حکم کرو"

شاہنواز نے گھیرہ سانس بھر کر فون بند کر دیا جواب نہیں دیا لیکن عمر کی ایکسائیٹمنٹ عروج پر تھی آج وہ اس شخص سے ملتا جو اسکی زندگی میں کیسے آیا اسے خود خبر نہیں تھی۔

---

novelistaan.com

شاہنواز تھانے میں داخل ہوا تو بیچ میں صرف پندرہ منٹ کا دورانیہ تھا

عمر پیٹھ مڑے کھڑا تھا اسنے اسے اندر آتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جبکہ اسکا پہ آئے وکیل یہاں تک کے ایس ایچ او بھی کھڑا ہو گیا

سر آپ کیوں اگئے ہم کر لیتے ڈیل" وہ لوگ بولے

جبکہ شاہنواز نے سر نفی میں ہلایا

مجھے بیل چاہیے "اس آواز پر عمر جھٹکے سے مڑا

اور اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ کر اسکے چہرے پر بچوں جیسی خوشی تھی۔

سر بیل ہی بیل ہے لیکن کچھ قانونی کروائی ہے"

ہم عمر سر کو شفٹ کرا دیں گئے بہترین جگہ ہو گی انھیں بلکل محسوس نہیں ہو گا کہ تھانے میں ہے ہر

سہولت ہو گی" یہاں یس ایچ او بولا

ابھی تو تم ناشتہ دینے کو تیار نہیں تھے "عمر کے پنگے بھی ضروری تھے

سر جی وہ تو بس منگا لیا فکر کیسی "وہ ایس ایچ او مسکرایا

شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا

مجھے ڈیٹیلز دو"

وہ سیاست کی دنیا میں ایسا جھنڈا گاڑھ رہا تھا کہ اسے پاکستان کا ہر شخص سہولت سے جانتا تھا وہ اسکی جانب

novelistaan.com

بڑھا شاہنواز اسکے پاس جا کھڑا ہوا۔

دروازہ کھولو" اسنے کانسٹیبل کو حکم دیا

نہیں ایسے ہی" عمر نے کہا

پہلی بار ملو گے ایسے ملو گے "

جب آزاد ہو جاو گا پھر ملو گا"

تم آزاد ہو شہزادے "

معلوم ہے" وہ مسکرا دیا

ایسے کیوں خوش ہو رہے ہو" شاہنواز ہنس دیا

ہاں یہاں اسکی بہن دیکھ لیتی تو حیران رہ جاتی وہ شخص ہنستا بھی ہے شاہنواز کو محسوس ہوا اسکی بہن کو ڈیل کرنا عمر کو ڈیل کرنے سے زیادہ مشکل تھا

بس یوں سمجھیں کافی بڑی دنیا میں پہلی بار کسی اپنے کو دیکھا ہے" وہ بولا شاہنواز کا دل باغ باغ ہو گیا مسکرا دیا

لیکن یہ حرکت اچھی نہیں کی تم نے" وہ سنجیدہ ہوا

وہ شانے اچکا گیا لاپرواہی سے

مجھے علم تھا میں زیادہ دیر یہاں نہیں رہو گا مگر دن غلط چوز کیا غلطی سے" وہ ہنسا جبکہ شاہنواز بھی مسکرا دیا

novelistaan.com

خیر تم فکر مت کرنا صرف یہاں رہنا ایک فارمیلیٹی ہے تمہیں تمام سہولتیں مل جائیں گی"

آہ"

میں کیا کروں گا" وہ منہ بنا گیا

شاہنواز ہنس دیا کھل کر۔۔

کیا ہوا"

کچھ نہیں"

تو پھر بتاو کیا چاہتے ہو"

ام ہاں وہ ایک تو میں سیل میں نہیں رہو گا کوئی روم ہو"

ٹھیک ہو گیا"

اور دوسرا ساز کو میرے پاس پہنچا دیں"

کون ساز" وہ چونکا

بیوی بھئی میری" وہ سکون سے بولا

ابھی تم نے کہا دنیا میں تمھارا میں ہوں" وہ ویسے ہی اسے چھیڑنے کو بولا

ہاں تو اسکا میں ہوں"

اوہ" شاہنواز سر ہلا گیا

novelistaan.com

تو محبت بھی کرتے ہو کسی سے"

آ محبت نہیں نہیں یوں سمجھیں دوست ہے میری بس نازک مزاج ہے میری حرکتوں پر رونے لگ جاتی ہے" وہ مجبوری بتا گیا

شاہنواز کی مسکراہٹ مدھم پڑ گئ

بہت ظالم لوگ ہو تم سب محبت کسی سے نہیں کرتے اپنے پیچھے لگا کر رکھتے ہو"

بلکل اپنی ماں کیطرح" اگلے الفاظ وہ دل میں ہی بول گیا۔

عمر نے اسکی جانب دیکھا

محبت دنیا کی سب سے بے کار شے ہے اور مجھے کسی سے نہیں ہے"

وہ سر جھٹک کر بولا۔

ٹھیک ہے تمھارے پاس سب پہنچ جائے گا اور وہ کیا نام بتایا"

ساز یار آپ کیسے بھول سکتے ہیں" اسے برا لگا

اچھا بھئ نہیں بھولتا اب"

او کے ہو جائے گا تم ٹینشن نہیں لو"

ناشتہ" وہ فرمائشوں کا انبار لیے کھڑا تھا

اسنے کانٹینبل ناشتہ لانے کو کہا

novelistaan.com

میرا موبائل" وہ پھر بولا

شاہنواز نے خود موبائل نکال کر دیا

عمر سکون سے موبائل استعمال کرنے لگا

مجھے دس منٹ کے اندر اندر یہ ساری پوزیشن چینج چاہیے" اسنے حکم دیا

یس سر ابھی ہو جائے گی" اسنے اپنے پی آئے کو باہر بلایا

ساز نامی کوئی لڑکی ہے اشفاق احمد کے گھر میں عمر خیام کی بیوی

اسے عمر تک پہنچا دینا"

اوکے سر" وہ سر ہلا کر باہر نکل گیا

آج کافی خوشی محسوس ہوئی تھی پھر دل میں ایک خیال سا آیا

اور اسنے کال گھمائی۔

ایزہ جھولے پر بیٹھی آسمان کی جانب دیکھ رہی تھی آسمان شفاف تھا لیکن اسلام آباد کی ٹھنڈ اور پھر دھند کافی حسین تھی اسکا دل کرتا تھا وہ ان راستوں پر جائے جہاں سے آسمان بہت قریب ہوں بادلوں کو وہ چھو سکے لیکن ہر شخص کی قسمت اچھی نہیں ہوتی اور وہ انھیں بد قسمتی میں سے تھی

دادی جان بلکل چپ ہو گئیں تھیں اسے بہت برا لگتا تھا ہاں وہ تلخ کلامی کرتی تھی اسکا دل بھی دکھتا تھا

novelistaan.com

لیکن اسنے کبھی یہ نہیں چاہا تھا وہ چپ ہو جائیں۔

وہ ان سے بولی بھی تھی لیکن انھوں نے جواب نہ دیا تو وہ خاموشی سے باہر اگئ

یہ سب شاہنواز کی وجہ سے ہوا تھا بھلا کیا ضرورت تھی اس سے اتنا اچھا بننے کی۔۔۔

اچانک ہی ملازمہ اندر سے ائی اور اسنے بتایا کہ شاہنواز کا فون ہے اسکے لیے۔۔۔

شاہنواز تو ان مردوں میں سے تھا جو بیوی کو ایسی سہولیات دینے پر مانتے ہی نہیں پھر اسکے لیے با قائدہ فون کا آنا انوکھا ہی تھا

کیا کر رہی ہو" اسکی پر سکون آواز ایزہ کو چوکنا کر گئ۔

جی میں کچھ نہیں اپکو کوئی کام ہے" اسکے سوال پر دوسری طرف وہ لب دبا گیا

نہیں کوئ کام نہیں ہے باہر ارہا ہوں آؤ تمھیں شاپنگ کرا آتا ہوں" وہ بولا جبکہ ڈرائیور بھی حیران تھا یہ شاہنواز ہے جو اپنے اکڑوں پن کی وجہ سے مشہور ہے کسی سے اتنا جھک کر بات کر رہا ہے۔

مجھے شاپنگ کی تو ضرورت نہیں" وہ حیرانگی سے بولی پیچھے اتنے عرصے میں یہ خیال نہیں ایا وہ ان چار دیواری سے نکلی نہیں کبھی اچانک اس خیال کا آنا معمولی تو نہیں ہو سکتا۔

شاہنواز کی جانب سے چند لمحے خاموشی رہی

تمھیں گھر سے باہر نہیں نکلنا" اسکے سوال پر ایزہ کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ اتنی کنفیوز تھی سمجھ نہیں پا

novelistaan.com

رہی تھی یہ تبدیلی کس بنا پر ہے

کیا آپ لے جائیں گے "

اکورس" وہ مسکرایا کہ وہ پھنس گئ

پھر نہیں جانا" عام سے لہجے میں اداسی سے کہہ گئ لیکن اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ ایکدم وہ کیا بول گئ

شاہنواز کے تیور دوسری طرف تن گئے

آگے سے جواب دینے کا تو بہت شوق ہے تمھیں "

میرے بھائی نے کہا تھا" جی ٹھیک ہے" نہیں کہنا" وہ ذرا فخر سے بولی کہ اسکا بھائی بھی زندہ ہے شاہنواز

اسے یوں ہی رول نہیں سکتا

ہاں تمھارا بھائی تو مجھ پر گورنر لگا ہوا ہے نہ "

تو آپ اسے دیکھ کر کیوں بھاگے تھے "

ایزہ کو مزاہ آنے لگا تھا اسکی ٹانگیں کھینچ کر۔۔

میں ڈرا نہیں تھا" وہ بولا لیکن لہجہ کمزور تھا وہ واقعی اس دن ڈر گیا تھا گھبرا گیا تھا کیونکہ اسکے سامنے جو منظر

تھا وہ کبھی زندگی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

تو پھر "

اچھا اب سوال بند کرو اور باہر آؤ باہر کھڑا ہوں "

novelistaan.com

اپکو ہوا کیا ہے آپ میرے ساتھ اتنا نرم کیوں ہونے کی کوشش کر رہا ہیں "ایزہ صاف گوئی سے بولی تمھیں برا لگ رہا ہے"

جی "وہ بولی کیونکہ میں نے صرف اکڑتا ہوا اور زبردستی کرتا ہوا اک انا پرست شخص دیکھا ہے اور شاید مجھے اسی کی عادت ہے"

لیکن وہ انا پرست شخص تم سے محبت کرنے کی کوشش بھی کر سکتا ہے "شاہنواز حیران تھا وہ لڑکی اسکے قابو میں کیوں نہیں ارہی تھی جبکہ عمر کو قابو میں کرنا اتنا مشکل نہیں تھا ہاں وہ سر پھیرا ضرور تھا وہ کبھی زندگی میں بھی اس ڈائری تک پہنچ جاتا تو شاید اس دن شاہنواز مر جاتا کیونکہ عمر سے محبت عجیب تھی وہ جو اسکی آنکھوں میں اپنے لیے خوشی دیکھ آیا تھا اب وہاں نفرت دیکھ نہیں پاتا

لیکن یہ لڑکی واقعی اپنی ماں کیطرح ضدی تھی اور شاہنواز کا ٹمپر لوز کر رہی تھی جب وہ کوشش کر رہا تھا تو وہ مان جاتی

لیکن دوسری طرف ایزہ کے دل میں اپنے بھائی کو دیکھ کر جو تقویت تھی وہ اس گفتگو کی گواہ تھی کہ وہ لاوارث نہیں ہے شاہنواز یہ دادی جان کچھ کریں تو سہی پھر اسکا بھائی بتائے گا جبکہ شاہنواز کی سوچ بس اتنی تھی بیس سال کی لڑکی ہے لاوبالی سی وہ لمحوں میں اسے یہ امارات دیکھا کر اپنا کر لے گا

مگر یہاں اسے سامنا کسی اور چیز کا کرنا پڑ رہا تھا

شاہنواز نے فون بند کر دیا اچانک ایک آواز سی کانوں میں ٹکرائی

novelistaan.com

شاہنواز مسکرایا کرو کیوں اتنا اکڑتے رہتے ہو دیکھو تم مسکراتے ہوئے کتنے اچھے لگتے ہو" وہ سر جھٹک گیا

دونوں کی سوچ میں بہت تضاد تھا

اسنے آفس جانے کا کہا ڈرائیور کو۔۔۔

اور ساتھ پی آئے کو دوبارہ آرڈر زدیے کہ عمر کے پاس ساز کو لمحوں میں پہنچادیا جائے" جبکہ ایزہ کو ٹریپ کرنے کے طریقے اسکا دماغ سوچ رہا تھا کیسے ایک چھٹانک بھر کی لڑکی اسے فکر میں ڈال رہی تھی

۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بدر عمر کے پاس آیا لیکن وہاں اس تھانے میں تھا ہی نہیں پریشانی اور فکر اسکے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی صبح سے رات ہونے کو آئی تھی کسی ایک نے بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ عمر کے پاس جائیں سارا دن گزر گیا تھا تائی جان نے ساز اور نجما کو ایک لقمہ توڑنے تک نہ دیا اور پورا دن انھیں طعنہ مارتی رہیں۔

دیکھو بھلا چوری کرلی تبھی میں کہوں اس حرام کھانے والے کے پاس اتنا پیسہ آتا کہاں سے ہے ڈاکے ڈالتا ہے اور اوپر سے ڈھٹائی کی انتہا تو دیکھو ذرا جو آنکھ میں شرم کا پاس ہو شرمندگی ہو کہ یہ کیا کیا ہے میں نے منہ اٹھا کر چلتا بنا جیسے اسکا باپ تو منسٹر لگا ہے فورا اسے چھڑوالے گا

میں نے تو کہہ دیا اشفاق صاحب کو بھلے ہڈیاں گل جائیں اسے چھڑانے کی ضرورت نہیں جھنمی جھنم میں ہی دفع ہو گیا چلو جان ہی چھٹ گئ

اے سازاے مر گی کیا ہو گئے تیرے خواب پورے اتر جااب بستر سے "وہ نیچے سے چیخیں سازنے ماں کی جانب دیکھا نظروں میں بہت سی شکایت تھی

میرا نصیب ایسا کیوں ہے امی" وہ ماں کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی اسکے پاوں کے زخم ٹھیک نہ ہوئے تھے کہ وہ اب دل پر زخم دینے لگا تھا

ساز تم فکر نہیں کرو اللہ بہتر کرے گا" وہ اسکو پیار کرتی ہوئی بولیں

نہیں کچھ ٹھیک نہیں ہو گا ہماری بے عزتی پہلے کم نہیں ہوتی تھی جواب وم۔۔ عمر کو کیا ضرورت تھی کیوں کیا"

اور ایک لمحے کے لیے وہ ٹھہر گی جیسے کچھ یاد آیا ہو اسکے الفاظ۔۔۔۔

تم دیکھنا اب میں کیسے تھپڑ مرتا ہوں" ساز جیسے سن سی رہ گئ

تایا جان تو شرمندگی کے مارے کمرے سے نہ نکلے تھے وہ سر تھام گی

اسنے اپنے باپ کو نیچا دیکھانے کے لیے یہ سب کیا تھا اپنی بے عزتی کروالی تھی معاشرے میں صرف اپنے باپ کو نیچا دیکھانے کے لیے بڑا بن گیا تھا یہ کیسا جنون ہے اس میں اتنی نفرت کرتا ہے وہ خود سے اپنے باپ سے اور ماں کا تو نام بھی سننا نہیں چاہتا۔

لیکن ساز کو پھر بھی اسپر غصہ تھا ابھی وہ کچھ کہتی ہی کہ نیچے سے آنے والی آوازوں پر گھبرا گی۔۔۔۔بدر آیا تھا

novelistaan.com

بھائی "سازنے پکارہ اور بدر نفی میں سر ہلا گیا

وہ وہاں ہے ہی نہیں میں نے معلوم کیا ہے کہتے ہیں اسے تو بڑی جیل پہنچا دیا گیا ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا یہ کیا ہو گیا ہے "بدر فکر مندی سے صوفے پر بیٹھ گیا

سیدھی بات ہے تیری بہن کا سہاگ اجڑ رہا ہے انشاءاللہ "تائی ہاتھ اٹھا کر بولی جبکہ بدر نے اسکی جانب دیکھا وہ سوہا کو تلاشنے لگا

اپکی بیٹی کا بھی اجاڑ جائے تو کہہ دیجیے انشاءاللہ بیوہ ہو یہ طلاق یافتہ

بدر "تائی نے غصے سے کہا

دوسروں کو سنانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لیں کچھ کر نہیں سکتیں تو طعنے مارنا بھی بند کر دیں اس سے شادی کرانے والی بھی آپ ہی تھیں "بدر کو تو صبح سے غصہ چڑھا ہوا تھا تائی نے سر جھٹکا سوہا جبکہ ایک طرف کھڑی تھی بدر کی آنکھوں میں غصہ نفرت وہ دیکھ سکتی تھی اسنے نگاہ پھیر کر اپنی بہن کے انسو صاف کیے اور اسے کچھ سمجھانے لگا

اور ابھی وہ سب گفتگو ہی کر رہے تھے کہ شاہنواز کاپی آئے بلیک پینٹ کوٹ میں اندر داخل ہوا دو سکیورٹی گارڈ کے ساتھ دو پولیس اہلکار بھی تھے ان کے ساتھ۔۔۔

مسز عمر خیام کون ہیں "انھوں نے چھوٹتے ہی سوال کیا سازنے بدر کا بازو تھاما لیا

سب ایک دوسرے کی شکل دیکھتے حیران تھے

novelistaan.com

جی آپ کو کوئی کام ہے "بدر ہی آگے بڑھا ساز پیچھے کانپنے لگ گی پولیس اسے بھی لے جائے گی مگر اسنے تو چوری نہیں کی تھی

مسز عمر خیام سے ہی بات کرنی ہے اس کے علاوہ کسی سے نہیں" وہ بولا

بدر نے پلٹ کر ساز کو دیکھا وہ بے چارگی سے دیکھ رہی تھی پولیس کی وجہ سے بدر کچھ نہیں بولا اور ساز کے پاس کھڑا ہو گیا

اور پی آئے سمجھ گیا یہ ہی ساز ہے

گڈ ایوننگ میم "انھوں نے مودب ہو کر اسے کہا

ساز کے رنگ جیسے اڑ رہے تھے سب ہی دیکھ رہے تھے

سر کے آرڈرز ہیں اپکو انکے پاس پہنچا دیا جائے ہم اپکو بحفاظت انکے پاس پہچانے آئے گے" وہ بولا ساز نے حیرانگی سے پہلے ان کو اور پھر اپنے بھائی کو دیکھا

کیا مطلب کون سا سر کہاں لے جانا ہے" بدر نے ذرا غصے سے پوچھا

سر ہم صرف مسز عمر سے بات کریں گے اور انکی ہی بات کا جواب دیں گے ہمیں سٹریکلی آرڈرز ہیں کہ ہم کسی کی بات کا جواب نہ دیں تو آپ ہم سے سوال کر کے ٹائم ویسٹ نہ کریں" وہ بولا عمر کی جانب سے سخت پابندی تھی کہ بات صرف ساز نے کرنی ہے

پوچھو ان سے "بدر ذرا بھڑکا ساز کو رونا آنے لگا

novelistaan.com

میں نے نہیں جانا" وہ سیدھا بولی

میم نہ جانے کا کوئی آپشن نہیں تو پلیز ہمیں زبردستی کرنی پڑے اس سے بہتر ہے آپ ہمارے ساتھ چلیں" اسنے کہا نگاہیں اب بھی جھکی ہوئی تھیں

بھائی مجھے نہیں جانا کون بلا رہا ہے کیوں بلا رہا وہ میں نے چوری نہیں کی" وہ بری طرح رو دی

تبھی ایک لیڈی پولیس کانسٹیبل آگے آئی

میم اپکو عمر سر نے بلایا ہے اپ پریشان مت ہوئیں ہم اپکو ان تک پہنچا دیں گے"

نہیں جانا اسنے کہہ تو دیا

نہ جانے کا آپشن نہیں ہے سر" وہ عورت بولی

ارے اشفاق صاحب دیکھو ذرا کیا تماشہ لگا یا رہا ہے" تائی اپنے اگلے پیٹی اندر دوڑی

اشفاق صاحب بھی آوازیں سن کر باہر اگئے

یہ لوگ اپکے نواب زادہ کے لیے اسکی رکھیل لینے آئے ہیں"

تائی جان" بدر دھاڑا

اپنی ماں سے کہو زبان کو لگا دے ورنہ تمھارا حشر بگاڑ دوں گا" وہ سوہا کو انگلی اٹھا کر بولا ساز کے جیسے سینے میں چبھے تھے یہ الفاظ اب بات عمر سے ہی ہونی چاہیے تھی وہ اور کیا الفاظ سنانے والی تھی۔

امی چپ رہیں تھوڑی دیر کیا چاہ رہی ہیں بیٹی پیٹے اپکی" سوہا جھنجھلا کر بولی

novelistaan.com

تائی نے منہ بنالیا

کس نے بلایا ہے "اشفاق صاحب کے سوال کا جواب ان لوگوں نے نہیں دیا

اگر کوئی سوال ہے تو میم کریں گی باقی کسی کے جواب دینے کے پابند نہیں ہیں ہم "پی آئے بولا

انکا منہ سا اترا صبح سے بس بے عزتی ہی کھا رہے تھے وہ۔۔۔

عمر پر ایسا جلالی غصہ تھا کہ سامنے ہوتا تو ٹکڑے کر دیتے اور وہ ایسا ہی کرے گے وہ سوچے بیٹھے تھے وہ کیا کرتا باپ کو مارتا نہیں اتنی بھی جرت نہیں تھی اس میں۔۔۔

اور اگر تھی بھی تب بھی انھیں یقین تھا وہ ایسا کچھ نہ کرتا۔

کہہ دو جا کر اس سے ہمارے گھر کی عورتیں یوں گلیوں بازاروں میں اسکی ماں کیطرح اپنے محرم سے بھی نہیں ملیں گی "انکی بات اگر سن لیتا عمر تو ایک بار تو اس لاونج کا حلیہ بگاڑا تھا دوسری بار بھی بگاڑ دیتا جنون میں۔۔۔

میم پلیز چلیں "سب کچھ اگنور کر کے وہ لوگ پھر ساز کی جانب متوجہ ہوئے

نہیں جانا "وہ بھائی کا بازو تھام گئ

میم آپ پلیز چلیں ہمیں فورس کرنے کی اجازت ہے"

پلیز آپ لوگ جائیں عمر سے کہیں وہ گھر اجائیں میں نہیں اسکتی "اچانک بجنے والے فون پر پی آئے نے کال پک کی

novelistaan.com

جی سر "اسے یقین تھا وہ انکار ہی کرے گی

لیں میم "اسنے ساز کی جانب فون دے دیا ساز کو عجیب ہی احساس ہو رہا تھا کانپتے ہاتھوں سے فون تھام لیا

جو یہ تمھیں کہہ رہے ہیں ویسا کرو ورنہ کندھے پر اٹھا کر تمھیں مجھ تک لے آئیں گے پھر روتی رہنا نا

محرم نے چھو لیا

اور دیکھو پاگل تو میں پہلے ہی ہوں یہ پولیس والوں کے پاس بندوق دیکھی ہے نہ یہ تمھارے سر میں

اتاریں گے پھر ضدی لڑکی سیدھی طرح مجھ تک پہنچو "

ک۔۔کیوں "وہ گولیوں کو دیکھتی تھوک حلق میں اتارتی سوال کر گئ

کیونکہ میں کہہ رہا ہوں "

میں میں نے نہیں "

ٹھیک ہے دو فون احمد کو "چیڑ کر وہ بولا

ساز نے فون ہٹایا اور پی آئے نے کان سے لگایا

اٹھا کر لے آؤ اسے "

او کے سر "

فون بند ہوا اور ساز کی جانب دیکھا ساز بدر کے پیچھے چھپ گئ

جاؤ ساز "بدر کی اجازت پر سب حیران رہ گئے

novelistaan.com

پاگل ہو تم گھر کی عزت کو کہاں بھیج رہے ہو"

شوہر کے پاس جا رہی ہے اپنے"

او بے غیرت شرم کر تیری بہن جا کر اب کس کس جگہ بیٹھے گی تو تو قابل ہی نہیں کسی"

اشفاق صاحب نے غصے سے اسے دھکیلا جبکہ ساز کو بدر نے آگے بھیج دیا۔۔۔جاؤ تم"

بھائی۔۔۔۔

جاؤ ساز"

ساز "تایا جان کے پھنکارنے کے باوجود بھی بدر نے زبردستی اسے وہاں سے ان لوگوں کے ساتھ باہر

نکال دیا

روتی ہوئی وہ گاڑی میں سمٹ کر بیٹھ گی گاڑی ڈرائیور سے لے کر پی آئے خود ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ گاڑی

میں ایک لڑکی بھی موجود تھی تاکہ وہ گھبرائے نہیں مگر وہ ان سب کے بیچ بھی گھبراتی ایک سانس رو رہی

تھی دوسری طرف تایا جان نے بدر کو لعنتیں ملامتیں دے دے کر بڑا حال کر دیا تھا

سوہا مجھے کھانا دو" وہ بس اتنا کہہ کر کمرے میں چلا گیا

سوہا باپ کو دیکھتی رہ گئی جو اسے نفرت سے دیکھ رہا تھا اسکی آنکھیں بھیگ گئیں بدر کی وجہ سے اسکا باپ

اس سے بد ظن ہو گیا تھا لیکن اسے یہ سمجھ نہیں ارہا تھا اسکا باپ ایک لالچی آدمی ہے اور صرف لالچ سے

جڑا ہے وہ۔۔۔۔۔

novelistaan.com

بدر نے اسے سبزی دی تھی صبح مگر اسنے بننے کی زحمت نہیں کی باپ کے نکالنے کے باوجود ماں کے ساتھ کھانا کھایا تھا اور اب بھی اسی ہانڈی میں سے بدر کے لیے لے گئ

وہ کمرے میں آئی اور اسکے سامنے ٹرے رکھی بدر نے گوشت دیکھ کر سوالیہ نگاہ اٹھائ تھی اسکی جانب

میں نے نہیں بنائی وہ سبزی جب گھر میں گوشت بنا ہے تو ہم کیوں کھائیں وہ۔۔۔

تمھارا باپ ہم دونوں کو نکال چکا ہے" بدر نے پھر بھی تحمل سے جواب دیا

تم معافی مانگ لو تمھیں بھی اکڑنے کا نیا نیا شوق چڑھا ہوا ہے" وہ سر جھٹک کر بولی بدر نے چند لمحے اسکی جانب دیکھا اور پوری ٹرے اٹھا کر دیوار میں دے ماری اپنی جگہ سے اٹھا سوہا سہم کر دور ہوئی۔

تم ایک نمبر کی بے غیرت عورت ہو وہ نکال چکا ہے اور تمھارے اندر اتنی غیرت نہیں کہ تم اپنا کھاؤ وہ کھاؤ جو تمھارے شوہر نے کمایا

تمھیں ہر بات ہوا میں لگتی ہے یہ تمھیں یہ لگتا ہے اب سب پہلے جیسا ہو گا

سوہا اپنا دماغ درست کرو" وہ دھاڑا باہر تک اسکے دھارنے کی آواز تھی نجما دل تھام گئ۔

اپنے آپ کو اپنی اوقات میں رکھو ورنہ تمھاری اوقات یاد دلا دوں گا میں۔۔۔ تم سمجھتی کیا ہو خود کو ہاں تم ایک غریب شوہر کی بیوی ہو اس سے زیادہ کو شناخت نہیں تو جو میں لایا ہوں وہ لے کر او"

وہ۔۔۔ وہ میں" وہ اپنے آنسو ضبط کرنے لگی گھر کی خاموشی میں سب نے اسکی یہ بے عزتی سنی تھی۔

novelistaan.com

بدر نے اسکا ہاتھ جکڑا اور اسے کچن میں لے ایا اسکی سبزیاں ایک طرف پڑی تھی

اسنے وہ سبزیاں اٹھائیں اسکی محنت کی کمائی اسنے کس بے توجہگی سے پھیکی ہوئی تھی غصے سے بھرا وہ اسکے ہاتھ میں گوبھی آلو دے گیا۔

بناؤ اسے"

سوہا نے اسکے ہاتھ سے سبزیاں لیں اسے کچھ خاص کوکنگ نہیں آتی تھی بس جتنا آتا تھا اسنے بنانے کی کوشش کی تھی کیونکہ بدر اسکے سر پر ہی کھڑا تھا اور پھر سوہا نے اسکے سامنے کھانا رکھا تو وہ خاموشی سے کھانے لگا۔ مم

سوہا اسکی صورت دیکھنے لگی سرخ چہرہ اور ناگواری سے بھرپور وہ اسے بلکل پسند نہیں کرتا تھا۔

سوہا نے دیوار کی جانب دیکھا

آئندہ جو میں لا کر دوں وہ ہی بنانا اور خود بھی وہ ہی کھانا منہ کھولو" اسنے اسکی جانب لقمہ بڑھایا

مجھے نہیں کھانا" وہ منہ پھیر گئی بدر نے اسکی کلائی پکڑی اور گھور کر دیکھا سوہا منہ کھول گئی

یخ اس میں مرچیں بہت تیز ہیں" وہ فورا پانی پینے اٹھی

یہ بلکل اچھی نہیں بنی" وہ اسکی صورت دیکھنے لگی

میری محنت کی کمائی ہے جیسی بھی ہے میری ہے" وہ اسے جتا گیا تھا جبکہ سوہا شرمندہ سی ہوئی کہ اسے کچھ ڈھنگ کا بنانا نہیں آتا یا اسنے پورے دن میں سب کھایا اور وہ بھی کیا کھا رہا تھا اسے شرمندگی ہوئی

novelistaan.com

پلیز اسکو چھوڑ دو میں دال بنا دیتی ہوں"

نہیں کھانا مجھے جا کر وہ دیوار صاف کرو" اسنے اسکو ٹوکا اور کام بھی بتا دیا

سوہا نے گھور کر دیکھا مگر بدر کی توجہ نہیں تھی پانی کے گلاس مسلسل چڑھا رہا تھا اور آدھی روٹی بھی بمشکل ہی کھائی تھی اسنے وہ کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر پلٹ گیا وہ سوچ رہا تھا کہ ساز کیا پہنچ گی ہو گی اور پھر خیال آیا کہ عمر کے پاس تو موبائل موجود تھا۔

اسنے جلدی سے عمر کو کال ملایا مگر نمبر بند تھا وہ پریشان سا ہوا جبکہ سوہا منہ بنا کر دیوار صاف کر رہی تھی اور گیلا کپڑا غصے سے دیوار پر پھیرنے لگی

بدر تقریبا آدھ گھنٹے اسے دیکھتا رہا سوہا اپنی سوچوں میں مگن تھی۔

رگڑ رگڑ کر سوراخ کرنا ہے تم نے اس دیوار میں" وہ سنجیدگی سے بولا تو وہ ذرا چونک کر مڑی

اٹھو اور میرے پاس آؤ اور یہ لائٹس آف کر دینا تھک گیا ہوں میں"

وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ گیا۔

بدر میں" وہ کچھ بولتی کہ اسنے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹا کر اسکی صورت دیکھی گندمی سا رنگ تھا لیکن کھلتا ہوا

نقوش خوبصورت تھے لیکن اسکی حرکتیں بدر کو اسکی طرف کبھی مائل نہیں کر سکتی تھی

لائیٹ بند کر دو اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے کل تم منمنائی تو اچھا نہیں ہو گا" اسنے بے رخی سے کہا اور

novelistaan.com

کروٹ لے گیا

سوہا کے خواب جیسے اسکے قدموں میں ہی کہیں رل سے گئے تھے۔۔۔۔

اسکی آنکھیں دھندلا گئی اور خاموشی سے وہ باہر چلی گئی بدر نے اسے باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا

پہلے ٹھنڈ کم تھی کہ وہ برف سی ہوتی ٹھٹرنے لگی تھی اسکا وجود بلکل برف کی مانند جم سا گیا تھا۔

وہ واقعی جیل میں تھی رو رو کر انکھیں الگ سوجھالیں تھیں اسکی حسین آنکھوں کے بھاری ہوتے پردے اور ہلکی سی ان میں سرخ لالی دل کی دھڑکنوں کا یہ عجیب خوف سے سہمی یہ ہلکی ہلکی دھڑکن اور اسپر ناراضگی

اپنا چہرہ آدھا چھپائے وہ کسی اس معصوم بچے کیطرح لگ رہی تھی جو میلے میں کہو گیا ہو اور کسی اپنے کو تلاشنا چاہتا ہو وہ سب اسکے ارد گرد چل رہے تھے

جیل اپنی آنکھوں سے پہلی بار دیکھ رہی تھی اور اسلامہ اباد کی سردی تو ہڈیاں جمادے۔۔۔درخت بھی اس سرد ہوا میں جھول رہے تھے وہ ان سب کے ساتھ آگے آنے لگی اور وہ اسے ایک برآمدے سے لے کر جاتے ایک حال کمرے میں لے آئے

یہاں کا ماحول قدرے بہتر اور کوزی تھا لیکن اتنا بھی نہیں بس باہر کی نسبت فرق تھا وہ دیوار کے قریب کھڑی ہو گئی اس حال میں تین افسر بیٹھے تھے تینوں نے ساز کی پشت کو گھورا تھا

novelistaan.com

عمر خیام کی مسز ہیں "پی آئے نے کہا تو وہ تینوں ہی ایکدم سیدھے ہوئے۔

اچھا اچھا۔۔۔وہ ساز نے کن انکھیوں سے دیکھا وہ تینوں کھڑے ہو چکے تھے

یہ کیسے پولیس افسر تھے چور کی بیوی کے آنے پر ایسے ہو گئے تھے گویا وہ کوئی بہت بڑی حاجی ہو۔۔۔یہ سب کیا تھا

میم کو اس طرف لے ائیں" وہ بولے تو پی آئے نے سر ہلایا اور وہ لیڈی کانسٹیبل جو اسکے پہلو میں چل رہیں تھیں اسے اس جانب لے کر چلنے لگی

عام سی زندگی گزارنے والی لڑکی یہ کس خاص سے انسان کے ساتھ بندھ گئی تھی جو اتنا پروٹوکول رکھتا تھا اسکا رونا پھر شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

سر جھکائے وہ ان سب کی قیادت میں اندر کی جانب گئی اندر ایک اور کمرے تھا اور وہ سب وہیں رک گئے

میم آپ اس کمرے میں چلی جائیں "ان سب نے کہا

شرمندگی سے اس سے سر نہ اٹھایا گیا اسکے بارے میں سب کیا سوچیں گے کیا کرنے آئی تھی وہ یہاں یہ بلا گئی تھی وہ حیا سے دھوری ہوتی قدم آگے بڑھا نہیں پا رہی تھی کہ عمر صاحب نے خود ہی دروازہ کھولنے کی زحمت کر لی

اپنا چہرہ چھپائے وہ ان سب کے بیچ سر جھکائے کھڑی تھی

سر اگر اپکو کچھ اور چاہیے تو میں یہیں ہوں "وہ پی آئے بولا

novelistaan.com

نہیں فلحال کچھ نہیں تم لوگ جاؤ" اپنے مخصوص انداز میں وہ بولا

اور یہ ڈور لاک کر دینا جب تک میں نہ کہو کھولنا مت" اسنے اس ڈور کیطرف اشارہ کیا جس کمرے میں وہ کھڑے گئے ساز کا چہرہ خوف اور شرمندگی سے لال سرخ ہونے لگا لوگ کیا سمجھیں گے وہ ایسی باتیں کیوں کر رہا تھا پہلی بار کسی چور کو عزت ملتے دیکھی تھی اسنے۔۔۔۔۔

وہ سب جانے لگے تھے

اچھا بات سنو پیسے دے دیے" عمر نے پی آئے سے پوچھا

سر پیسے بھر دیے گئے ہیں اپ فکر نہ کریں" وہ سر ہلا کر بولا

اوکے" وہ کہہ کر اگے بڑھا ساز کا ہاتھ تھاما اور اسے اندر لے ایا اور دروازہ بند کر لیا۔

کمرہ تھا یہ عالیشان لگزری سا اپارٹمنٹ

خوبصورتی سے سجا کمرہ اور ہر آسائش وہاں موجود تھی وہ آنکھیں پھاڑے ارد گرد دیکھنے لگی یہاں تک کے حجاب اپنے آپ ہٹ گیا اور عمر نے تھوڑی فرصت سے اسے دیکھا۔

اسکے تو ہر نقوش میں اتنی نزاکت سی بھری تھی

چھوٹی سی ناک جو سرخ ہو رہی تھی بلکل ملائی جیسی رنگت اور بڑی بڑی آنکھیں تھوڑا منہ سا بنایا تھا اسنے تو گہرائی میں ڈوبتا ایک گال میں گڑھا

novelistaan.com

عمر پہلی بار دل کی دھڑکنوں کو محسوس نہ کر سکا اسکی گردن کی شفافیت اور پھر اس گردن پر ڈور سے بھی چمکتا ایک تل۔۔۔

ایکدم ساز نے اسکی جانب دیکھا شاید وہ کمرے کا جائزہ لے چکی تھی۔۔۔۔

عمر ڈر ہی گیا آنکھوں پر ہاتھ رکھ گیا

چوری وہ نہیں تھی جو اسنے کی اور وہ یہاں بیٹھ گیا چوری یہ تھی جو اسنے کی اور فورا پکڑا گیا

سازا اسکی کیفیت کو سمجھ نہیں سکی اور عمر بھی اپنی بیوقوفی پر خود کو ڈپٹتا سیدھا ہوا چند لمحے ہی تو لگے تھے اسے۔۔۔خود کو سنبھالنے میں

ساز کچھ نہیں بولی

کیسی ہو بیوی" وہ آنکھ دبا کر بولا

سز نے رخ پھیر لیا

ڈونٹ پوزمی کہ تم مجھ سے ناراض ہو" اسکے پیٹھ موڑ لینے پر وہ جلدی سے اسکے آگے آیا

اپکو تو جیل میں قید ہونا چاہیے تھا یہ سب کیا ہے" وہ اپنے ذہن کا سوال پوچھنے لگی

یہ سب "عمر نے بالوں میں ہاتھ پھیرا پتہ نہیں کیا تھا اس میں اسکے آگے جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا دنیا میں میرے لیے ایک اینجل ہے جو میری ساری وشیز پوری کرتا ہے بس جب انھیں پتہ چلا تو انھوں نے مجھے یہاں بھیج دیا" وہ شانے اچکا گیا۔

novelistaan.com

ساز حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

اتنی خوشی تو کسی کا ذکر کرتے نہیں ہوتی تھی اس کے لبوں پر۔۔۔

کون؟

کیوں بتاو" وہ تیوری چڑھا گیا

نہ بتائیں یہ بتائیں کیوں بلایا ہے" وہ ذرا غصے سے بولی

تم بے ہوش ہو گئ تھی مجھے فکر ہو رہی تھی بھئ ایک تو احساس کرو اوپر سے غصہ کرتی ہے" وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا ناراضگی سے بولا

عمر آپ نے چوری کی ہے" ساز کا لہجہ بھیگ گیا اور بس عمر کی جان پر بن جاتی تھی وہ اسکے نزدیک ہوا

ساز چوری میں نے کی ہے مجھے فکر نہیں ہے تمھیں کیوں رونا آرہا ہے دیکھو پلیز رومت جو پیسہ میں نے چرایا تھا وہ واپس بھی دے دی گیا ہے اور قسم سے وہ چوری کا پیسہ اپنے پاس تھوڑی رکھا ہے میں نے بانٹ دیا ہے "

یہ کوئی نیکی نہیں ہے اگر تو اپکو لگ رہا پے کہ بہت اچھا کام کیا ہے تو بیوقوف ہیں اپ" وہ اسکو دور دھکیلتی بولی اور انسو صاف کیے۔

اچھا مجھے لگا ثواب ملے گا" وہ کنفیوز سا ہوتا اسے دیکھنے لگا

عمر کیا ہیں اپ اپکو یہ نہیں پتہ چوری چوری ہوتی " وہ چیڑ گئ

novelistaan.com

یار پتہ ہے اس میں جذباتی ہونے والی کیا بات ہے تم کہو تو تمہارا بیچ کر گھر حلال کا پیسہ دے دوں ان لوگوں کو" وہ صوفے پر بیٹھ گئی اور وہ غیر ارادی طور پر ایک کمفرٹیبل سا موڈھا کھینچ کر اسکے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا

محبت تھی نہیں یہ وہ مانتا نہیں تھا لیکن فکر اسکی پوری تھی اچھا تو اب وہ چھت بھی کھینچ لیں گے آپ اپکا یہ جو اینجل ہے نہ اسنے اپکو سر چڑھا لیا ہے اپکو دو تھپڑ کھانے چاہیے تھے چوری کرنا کتنا سخت گناہ ہے اپکو علم ہی نہیں مزے سے بیٹھے ہیں "

اپکو پتہ ہے تائی جان نے مجھے کیا کچھ سنایا ہے انھوں نے آپکے بارے میں کیسی کیسی باتیں کیں ہیں "عمر سکون سے اسکا ہچکیاں بھرنا دیکھنے لگا

تم اپنے لیے رو رہی ہو یہ میرے لیے "

آپکے لیے آپکے لیے آپ نے مجھے ہرٹ کیا ہے اپکو یہ بات ہی نہیں سمجھ آتی کہ آپکے ساتھ میں بھی جڑی ہوتا یا جان سے بدلا لینے کے لیے آپ نے ہم دونوں کو بدنام کر دیا۔۔۔وہ لوگ اپکو شرابی نشئ پہلے سمجھتے تھے اب چور بھی شامل ہو گیا۔

میری تو پہلے بھی عزت نہیں تھی عمر لیکن آپکی تو تھی نہ آپ نے ایسا کیوں کیا" وہ بری طرح رو دی اور یہ پہلا لمہہ تھا جب عمر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اب تک اسے کوئی احساس چھو کر نہیں گزرا تھا۔۔۔

خاموش ہو گیا

novelistaan.com

اچھا بات سنو" اسنے کچھ توقف سے اسکا ہاتھ پکڑانا چاہا

دور رہیں مجھ سے اور مجھے یہاں بلانے کا کیا مقصد تھا اپکو پتہ ہے لوگ مجھے کیسے دیکھ رہے تھے۔۔۔تایا جان نے مجھے کیا کہا۔

میں۔۔۔میں طوائف نہیں ہوں عمر نہ ہی آپکی رکھیل" وہ غصے سے بول گئی جبکہ عمر کے تیور ان دو لفظوں پر ایسے تھے کہ ابھی اسکا قتل کر دے۔۔۔

سب نے مجھے اسی نظر سے دیکھا

آپ اپنی دنیا کے بادشاہ ہیں سمجھ لیا ہے میں نے مگر آپکے ساتھ میں بھی سانس لے رہیں ہوں اب مجھے اسطرح رسوانہ کریں" وہ کافی کچھ سنا گئی وہ خاموشی اٹھ گیا چپ چاپ اٹھا اور دور جا کر بیٹھ گیا

ساز کچھ دیر روتی رہی وہ مٹھیاں بھینچے کھڑا رہا اور جب وقت کا دورانیہ بڑھنے لگا تو اسنے اپنے آنسو صاف کیے اور سوجھی سوجھی آنکھیں اسپر اٹھائیں

اب وہاں جا کر بیٹھ گیا تھا

معلوم نہیں کیا سوچ رہا تھا پھر اسنے فون اٹھایا اور کال ملائی

کیسے ہو شہزادے کوئی کمی کوئی دقت کوئی پریشانی "

دوسری طرف سے آدھی رات میں بھی اسکے لیے والہانہ محبت ٹپک رہی تھی۔؟

novelistaan.com

مجھے سیل میں بھیج دیجیے گا کل ہاں مگر میرے سیل میں کوئی دوسرا نہ ہو اور میں بس ایک دن رو کو گا وہاں مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے لیکن ایک دن سے زیادہ نہیں مناؤ گا "

تو تمھاری ساز تمھارے پاس ہے "دوسری طرف سے شاہنواز بے ساختہ ہنس پڑا اور اسے یقین تھا وہ منہ پھلائے بول رہا ہے

ساز بھی سر اٹھائے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

کیا میں بات کر سکتا ہوں؟

نہیں۔۔صاف ٹکا سا جواب دیا

اچھا پھر سپیکر کھول لو بس "

کیوں "وہ تو راضی ہی نہ ہوا

ارے بھائی میرے پاس بہت خوبصورت بیوی ہے مجھے بلکل انٹرسٹ نہیں کسی میں "وہ بولا تو عمر نے سر جھٹکا

اور سپیکر کھول دیا شاہنواز نے سلام کیا

دیکھیں آپ نے وہ کیا ہے جو میں چاہ کر بھی نہ کر سکتا

novelistaan.com

بس اس بار اسکو معاف کر دیں آئندہ ایسی غلطی پر میں خود اسکو دو چھتر لگاؤ گا " بھاری سی آواز لکھے میں عمر کے لیے محبت مان تھا جبکہ وہ اس آواز کے سامنے ایک ناراض سا بچہ لگ رہا تھا جس کا فیصلہ ساز کے ہاتھ میں تھا

ساز حونک سی ہو گئ

وہ نہیں مانے گی "

معافی تو اللہ سے مانگنی چاہیے میں تو کچھ بھی نہیں" وہ بولی

اوئے چلو وضو کرو اللہ تعالٰی سے بھی معافی مانگو اور پھر اپنی بیگم کو بھی مناؤ" شاہنواز کی آواز پر اسنے سپیکر بند کر دیا

کیا یار تم بھی کیا حرکتیں کرتے ہو" شاہنواز نفی میں سر ہلانے لگا

تھینک یو" وہ بولا

اب کس لیے" وہ مسکرایا

میرا کانفیڈینس بحال کرنے کے لیے ورنہ میں تو اس مولانی کے اگے بلکل دب ہی گیا تھا مجھے لگا بس اب قیامت ہے" وہ سر کجھاتا کنفیوز سا بولا۔

تم سدھر جاو عمر " شاہنواز کھل کر ہنسا

ہاں تھوڑا بہت اچھا وہ والی بات کینسل ہے" وہ ہلکی سی آواز میں بولا شاہنواز کا قہقہہ ابھرا

novelistaan.com

ایسے کیسے تمھیں سیل کی ہوا کھلا دوں گا چھوڑو اس بات کو ایزی رہو پیسے میں دے چکا ہوں لیکن وعدہ یہ ہے دوبارہ ایسا کچھ نہیں ہو گا اور توبہ کر لینا وہ ٹھیک کہہ رہی ہے "عمر نے کال بند کر دی

مڑ کر اسکی جانب دیکھا جو بڑی بڑی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اب مجھے ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے میں تم سے بات بلکل نہیں کر رہا ہوں تو بات ختم "وہ بول کر بستر پر لیٹ گیا

ذرا جو دو لمحے بھی خود کو شرمندگی کی کیفیت میں رہنے دیا ہو۔

اسنے موبائل پر گیم لگائی اور کھیلنے بیٹھ گیا کھانا بھی ٹیبل پر رکھا تھا ساز کو غصہ سا آیا اسپر اسنے موبائل کھینچ لیا

عمر نے گھورا

فری نہ ہو مجھ سے "وہ وارن کرنے لگا

مجھے نہیں شوق آپ سے فری ہونے کا اٹھائیں "وہ سختی سے بولی

عمر اٹھ گیا اور ساز نے اسکے سامنے کھانا رکھ دیا

یار میرا موڈ نہیں ہے کھانے کا تم سو جاؤ مجھے بس پینا ہے "

وہ لاپرواہی سے بولا ساز نے دیکھ تھا وہ بہت کم کھاتا تھا اور پینے پر اتنا فوکس تھا کہ سارا سارا دن بھی پی سکتا تھا لیکن پھر بھی وہ اتنا خوبصورت دیکھتا تھا۔

novelistaan.com

کھانا کھائیں" وہ بولی

عمر نے کھانے کی جانب دیکھا کافی مزے دار کھانا تھا

تم نے کھایا ہے "

نہیں "

لو پہلے بتانا تھا نہ جب سے آئی ہو لڑے جا رہی ہو" وہ اٹھا اور ٹرے اٹھالی گرم کروا کر لاتا ہوں " اسنے کہا

ساز نے سر ہلایا اور بیٹھ گئی وہ باہر چلا گیا

اسے بہت شدت سے پیاس لگی تھی

رو رو کر اسنے بڑا حال جو کیا تھا اب پیاس تو لگنی ہی تھی اسنے سائیڈ ٹیبل پر رکھا گلاس اٹھایا اور ایک سانس میں چڑھا گئی

عجیب سا ذائقہ تھا

منہ بنا کر اسنے گلاس کی جانب دیکھا

کیا یہ پانی تھا" آنکھیں پھیلیں

اس کمرے کے کسی گلاس پر یقین ہی نہیں کرنا چاہیے تھا منہ پر ہاتھ رکھے وہ اس گلاس کو گھورنے لگی۔

وہ کھانا گرم کروا کر لایا تھا اور کمرے میں جیسے ہی آیا۔۔۔۔۔

novelistaan.com

گھیرہ سانس بھرا وہ ناراض زیادہ تھی لیکن بس اب اس سے زیادہ وہ اسے منا نہیں سکتا تھا

اب یوں کیوں بیٹھی ہو بار بار ڈرا رہی ہو جیسے کوئی بھوتنی بیٹھی ہو۔۔۔

آؤ کھانا کھاتے ہیں "

اور دل پر نہ لو نہیں کرتا ایسا کام آئندہ جو تمھیں تکلیف دے "وہ بولا ساز نے گردن گھما کر دیکھا

وہ وائین کا پورا گلاس چڑھا گئی تھی اور دس منٹ میں اسکے دماغ کو نشہ چڑھ گیا تھا۔

عمر نے اسکو مسکراتے ہوئے دیکھا

کچھ عجیب سا احساس ہوا اور وہ آگے بڑھا تو اسکے ہاتھ میں گلاس دیکھ کر ایکدم اسکے چھکے چھوٹ گئے

ساز "وہ دنگ تھا

عمر "وہ پوری طرح اپنے گڑھے کی نمائش کرتی اٹھی اور ایکدم قدم لڑکھڑا گئے کہ عمر نے اسے آگے بڑھ کر سہارا دیا تو وہ اسکے گریبان میں جھول گئ

اسنے سائیڈ ٹیبل پر اپنا گلاس نہ دیکھ کر اسکے ہاتھ میں وہ گلاس دیکھا فلحال وہ صرف مسکرا رہی تھی اور

گلاس اسکے ہاتھ میں جھول رہا تھا

تم نے شراب پی لی "

میں نے ش۔۔۔شراب پی لی "وہ ہچکی لیتی سرخ ہوتی نظروں سے ہونٹ نکال کر بولی اور عمر کے

کندھے پر تھپڑ دے مارا

novelistaan.com

م۔۔۔میں نے شراب پی لی عم۔۔عمر میں نے شراب پی لی "وہ رونے لگی اور گلاس عمر کو دے کر مارا

اہ "عمر نے اپنے بازو کو سہلایا

کیا تم پاگل ہو "اسے غصہ چڑھا یہ لڑکی کتنی بیوقوف تھی اسے پانی اور شراب میں فرق نہیں پتہ تھا۔

ہاں میں پاگل ہوں۔۔پاگل عمر پاگل ساز پاگل پاگل پاگل "اسنے تکیہ اٹھا کر مارا

عمر تکیے سے جھک کر بچ گیا

ساز نے اپنا دوپٹہ اتارا کر اسکے منہ پر مارا

یااللہ ساز یہ کیا کر رہی ہو عجیب جاہل لڑکی ہو کھڑی ہو "وہ پریشانی سے اسکی سمت بڑھا صبح اٹھ کر اسنے

نئے سرے سے ڈرامہ کرنا تھا اور پھر ایسے ایسے فتوے لگاتی تھی عمر کو لگنا تھا بس قیامت منہ پر کھڑی ہے

اور وہ کہاں پھر رہا ہے

کیوں اٹھو "ساز لیٹ گئ

ساز "عمر نے گھورا اور ساز نے اسکے گال پر تھپڑ مار دیا

آپ بہت برے ہیں بہت زیادہ برے "وہ منہ بسور کر بولی جبکہ عمر نے آنکھیں سکیڑ لی

تمھیں تو اس مار کا جواب کل دوں گا میں اٹھو میں منگواتا ہوں کچھ اپنی اتر جائے گا یہ نشہ "وہ اسکو اٹھانے

کی کوشش کرنے لگا جو کہ اسکی گردن میں جھول گئ

novelistaan.com

ساز مجھے غصہ نہ دلاؤ تم نے پی کیوں ہے ؟وہ جو خود دن میں دس دس بوتلیں چڑھا جائے اور راتوں کا تو حساب ہی نہیں اسے اپنی بیوی کے پینے سے جتنی تکلیف ہوئی تھی یہ تو وہ ہی جانتا تھا اوپر سے غصہ اسپر الگ چڑھ رہا تھا کہ اسے دیکھائی نہیں دیا کہ وہ کیا پی رہی ہے

وہ ساز کو بہت پاک سمجھتا تھا بہت معتبر تبھی اسے کم از کم اپنے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش نہیں کی تھی ورنہ یہ کام کوئی مشکل بھی نہیں تھا

اٹھو واشروم میں چلو" وہ اسے گھسیٹ کر اٹھانے لگا مگر ساز نے اسے دھکیلا اور کمرے کے بیچ میں گول گول گھومنے لگی

عمر اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا اتنی ٹھنڈ میں بھی اسکی سانسیں پھول گئیں تھیں اور پیشانی پر ایک پسینے کی لکیر سی نکل آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر "وہ گول گول گھومتی اس سے پہلے بیڈ میں جا کر لگتی عمر نے اسکی کمر میں اپنا بازو سختی سے ڈالا اور اسے روکا

وہ ہنسنے لگی

عمر موسم کتنا اچھا ہے دیکھیں دھوپ نکل رہی ہے "

ہاں تمھارے دماغ پر بھی دھوپ نکلی ہے پاگل" وہ چیڑ گیا

کیا دھوپ نہیں نکل رہی" وہ ہونٹ نکال کر رونے کو بے چین ہو گئ

novelistaan.com

اچھا بابا نکل رہی ہے واو" وہ عاجز سا بولا اور اسے واشروم میں لے جانے لگا گرم پانی دماغ پر پڑتا تو کچھ بہتر ہوتا ہاں نشہ اترتا نہ لیکن کافی فرق پڑتا کم از کم وہ پاگلوں والی حرکتیں نہ کرتی۔

یپ" وہ اچھلی

ساز" وہ بھڑکا

وہ رک گئی اُسے دیکھنے لگی

عمر ہم دھوپ میں چلیں مجھے گرمی لگ رہی ہے "

اف" وہ لمحوں میں عاجز آیا تھا اسے چھوڑ کر بیڈ پر بیٹھ گیا

کیا ہوا آپ ناراض ہو جاتے ہیں جائیں میں خود ہی چلی جاؤ گی" اسنے سر جھٹکا

سامنے پوری گلاس وال شیشے کی تھی جس میں سے باہر کا منظر واضح تھا

خالی پلاٹ تھا اور ہریالی اور درخت اور گھیرہ اندھیرہ اس وقت سردی کی شدت سے تو جیسے درخت بھی اکڑے کھڑے تھے اسے دھوپ لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

عمر نے اسے نہیں روکا وہ سیدھا شیشے میں جا کر بجی اور پھر شیشے کو گھورنے لگی اور پھر وہیں بیٹھ کر رونے لگ گئی

میں پاگل ہو جاؤ گا اچھا بھلا کھانا کھانے کا موڈ بن گیا تھا دل تو کرتا ہے ایک لگاؤ" اسنے ہاتھ اٹھایا وہ اپنا چہرہ چھپا گئی

novelistaan.com

اسنے پی آئے کوکال کی مگر جیسے وہ بھی گھوڑے گدھے بیچ کر سو گیا تھا

لیکن کیوں وہ اسکی ڈیوٹی پر تھا اسے غصہ چڑھا یہاں سے وہ نکل نہیں سکتا تھا اور حالت یہ رہے تو صبح تک وہ پاگل ہو جائے گا اسنے دروازہ بجایا لیکن کسی نے نہیں کھولا جبکہ ابھی کچھ دیر پہلے اسنے کھانا گرم کرایا تھا

ابھی کچھ دیر پہلے اسنے کھانا گرم کرایا تھا عمر نے دروازے میں لات ماری اور غصے سے دوبارہ اندر آگیا

وہ اب بھی وہیں بیٹھی تھی

سردی لگ جائے گی اٹھو وہاں سے اسنے ساز کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور اٹھتے ساتھ ہی ساز نے اسکی گردن میں اپنے دونوں بازو حائل کئے اور اسکے سینے سے لگ گئی

عمر ایک لمحے کے لیے ٹھہر گیا جبکہ ساز کی انگلیوں کی گردش جو کہ وہ بخوبی جانتا تھا نشے کی وجہ سے ہو رہا ہے کیونکہ اگر وہ نشے میں نہ ہوتی تو عمر کے اتنے قریب تو وہ اتنے عرصے میں پٹخی بھی نہیں تھی آنکھوں میں محبت کا جو طوفان تھا عمر دیکھ سکتا تھا اور اس طوفان کی آمد کو وہ خاموشی سے کھڑا دیکھ رہا تھا

اس طوفان کو لانے والا بھی وہ خود تھا

آپ۔۔۔آپ اچھے ہیں" وہ اسکی انکھوں سے نشے میں بھی آنکھیں چرا گئی عمر دانت پر دانت چڑھا گیا

اسنے آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور اسکی جانب پھر سے دیکھا جس نے اسکے شانے پر سر رکھ لیا تھا

novelistaan.com

عم۔۔عمر "

آپ بہت اچھے ہیں آپ۔۔۔۔اپ اچھے لگتے ہیں مجھے۔۔۔آپ مجھے پہلے اچھے نہیں لگتے تھے پھر آپ مجھے تھوڑے تھوڑے اچھے لگے اور اب پورے اچھے لگ گئے ہیں" وہ منہ بنا کر بولی

عمر سنجیدگی سے سنتا رہا اسنے ارد گرد دیکھا

یہ اسکا قصور نہیں تھا ایسا الجھایا تھا اسے اپنی باتوں میں کہ وہ پھنس گئی تھی اور ریزلٹ یہ ہی ہونا تھا پھر سے کیوں سمجھ نہیں ارہی تھی کہ نتیجہ اچھا نہیں

عمر "وہ اسے جھنجھوڑ گئی

کیا عمر عمر۔۔۔۔۔ہٹو یہاں سے بیوقوف لڑکی ہو تم تمھیں شراب اور پانی کا فرق نہیں پتہ" وہ غصے سے بولا۔

آپ ڈانٹ رہے ہیں" وہ آنکھیں جھپکنے لگی

یہ یہ جو تم اداکاری کر رہی ہو اور۔۔۔اور یہ تم نے دوپٹہ کیوں اتارا ہے سازایک جھانپڑ کھاؤ گی مجھ سے " وہ بھڑک کر اسپر دوپٹہ اوڑھ گیا

مجھے نہیں لینا دوپٹہ مجھے گرمی لگ رہی ہے اتنی تیز دھوپ میں دوپٹہ کون لیتا ہے اپ اپ لڑکے دنیا میں مزے کرتے ہیں ہم لڑکیوں تو گھٹ گھٹ کر مرنے آئی ہیں پانچ گز کا سوٹ پہنو اور دو گز کا دوپٹہ آپ چاہتے کیا ہیں مر جاؤ" وہ بھنائی

novelistaan.com

عمر کو بے ساختہ اسکے چھیڑنے پر ہنسی اگئ جبکہ وہ اس موڈ میں نہیں تھا فکر مند ہو گیا تھا

ہنس لیں ڈانٹتے ہیں ہنستے ہیں باہر جانا ہے مجھے "وہ ضدی لہجے میں بولی

باہر سردی ہے "وہ مسکراہٹ روک گیا

آپ اندھے ہیں "

ہاں میں اندھا ہوں اور نشے میں بھی میں ہوں "اسنے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر واشروم میں پھر سے لے جانے لگا

مجھے نہیں اتارنا نشہ "وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر بولی

دیکھ لو "وہ وارن کرنے لگا

دیکھ لیا "وہ خوش ہو گئ

ٹھیک ہے پھر مجھے مت کہنا کہ میں نے کیا ہے یہ صبح تیزاب سے غرارے بھی خود ہی کرو گی "وہ شانے اچکا گیا اور صوفے پر بیٹھ گیا ساز اسکے سامنے کھڑی تھی۔

ساز نے اپنے ریشمی بالوں کی چوٹیاں کھولنی شروع کی

ساز "عمر حیرانگی سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے گا

یہ کیا کر رہی ہو "

novelistaan.com

مجھے نہ اپنے بال کھولنے کا بہت شوق ہے لیکن کوئی گھر میں کھولنے ہی نہیں دیتا میں کھول رہی ہوں تائی جان چڑیل ہیں نہ" وہ مصروف سی بولی عمر نے نگاہ پھیر لی

اسکے لمبے بال آبشار کی طرح پھیل گئے

ریشم سے بھی زیادہ نرم و ملائم لگ رہے تھے عمر نے مٹھیاں بھینچ لیں

اچھے لگ رہے ہیں نہ" وہ گھوم گھوم کر اسے دیکھانے لگی

عمر کو لگا ہیٹر تیز ہو گیا ہے اسنے ریموٹ تلاشنا چاہا

آپ مجھے نہیں دیکھ رہے" وہ منہ بنا کر اسکا چہرہ اپنی طرف موڑتی بولی

دیکھ رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ تم صبح یہ سب یاد کر کے یقیناً دو سالوں کے قیدیوں کے پانی کا انتظام کر کے جاؤ گی" وہ بولا اور اچانک سا زا اسکی گود میں بیٹھ گئی

عمر ایکدم چونکا وہی ریشمی بالوں جن کو چھونے کی خواہش میں اسنے خود کو روکا وہ اب اسکے ہاتھوں میں خود باخود تھی

یہ کیسی خوشبو تھی جو اسکے ارد گرد سے اٹھ رہی تھی یہ بس عمر کو محسوس ہو رہی تھی

وہ اسکی گود میں بیٹھی تھی جیسے صوفے پر بیٹھی ہو ٹانگیں چڑھا کر اسکی گردن میں بازو ڈالے۔۔۔

وہ سکون سے بیٹھ گئی

اب آپ نے صرف مجھے دیکھنا ہے" وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی

novelistaan.com

مجھے اکسانا بند کروں پشتاؤ گی پھر تم "وہ بھڑک کر اسے دور کرنے لگا

اپکو کیا ہے "ساز نے اسکے گال پر ہلکا سا تھپڑ مار دیا

اپکو چاہیے آپ مجھ سے پیار سے پیش آئیں

وہ نہ ایک دن میں نے نہ کچھ دیکھا تھا" وہ شرمائی شرمائی سی بولی

کیا" عمر حیران ہوا وہ باتیں اگل رہی تھی تبھی وہ متوجہ ہوا اور اسکی کمر میں ہاتھ بھی ڈال کر اسے مزید قریب کر لیا۔

کیا دیکھا تھا "

وہ ارہم بھائی لون میں نہ ایک موو ی دیکھ رہے تھے تو وہ" اسکے گال سرخ ہوئے

کیا وہ" عمر نے تیوری چڑھائی

تو اسنے میں۔۔۔ میں نے دیکھ لیا تھا کہ ہیرو ہیروئین سے بہت سارا پیار کیسے کرتا ہے" وہ جلدی سے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ گئ

معلوم نہیں کیوں عمر کو شدت سے غصہ آیا دل کیا ارہم کے تو کھینچ کھینچ کر دو چار اور لگا دے

گھر میں ایسی چیزیں دیکھنے کا مقصد اب کسی کا معصوم ذہن وہ خراب کر چکا تھا

ہاں عمر خیام ابو بن جاؤ اب تم خود بڑے اچھے ہو" اسکے دل نے ایکدم کہا جبکہ وہ اپنے دل کو بھی گھور گیا کہ وہ اتنے غصے میں تھا ساز تو بہت معصوم سی تھی اسے ان چیزوں کی کیا خبر

novelistaan.com

بہت اچھی بات ہے شرم نہیں آتی "وہ بولا

آتی ہے "وہ شرمندہ ہو گئی پلکیں جھکا گئیں اتنی بڑی بڑی پلکیں اور اسکا نرمائی کا احساس لیے چہرہ اسکے بے حد نزدیک تھا۔

ہاں تو نہیں دیکھنا آئندہ ایسا کچھ "

لیکن اس دن آپ بھی دیکھ رہے تھے "اسنے وہ دن یاد دلایا

بڑا تیز دماغ ہے میں دیکھ سکتا ہوں تم نہیں دیکھو گی مجھ سے ایک تھپڑ کھاؤ گی آئندہ فضول بولی "وہ گھور گیا اسکا ضمیر اسے طعنے مار رہا تھا جنھیں وہ اگنور کر گیا

ٹھیک ہی مگر امی نے بتایا تھا کہ پیار تو ہوتا ہے "

کون ہے تمھاری امی پوچھتا ہوں آج جا کر ان سے "وہ چڑ گیا

آپ غصہ کر لیں " وہ بھی غصے سے اٹھ گئ

اور عمر کو جو ابھی کچھ دیر پہلے اپنائیت کا احساس تھا وہ جاتا رہا ایسا لگا اسے نہیں جانا چاہیے اسکی قربت میں سے "

اسنے دوبارہ کھینچ کر اسے وہیں بیٹھا لیا اسے طریقے سے۔

غصہ نہیں کر رہا روک رہا ہوں خود کو تم بیوقوف ہو اور میں نہیں چاہتا تم صبح پشتاؤ "اسکے چہرے کی نرمی کو اپنی انگلیوں کے پور سے چھوتے وہ کہہ گیا

novelistaan.com

اتنے نرم تھے اسکے گال کہ عمر کا دل کیا بار بار چھوئے ساز کی بہکی بہکی نگاہیں اور بکھرے ہوئے بال

تمھیں مجھ سے محبت نہیں کرنی چاہیے تھی ان ساری باتوں میں بس یہ بات بڑی ہے ساز میں تمھیں

محبت نہیں دے سکتا نہ ہی تم سے کر سکتا ہوں" اسکے چہرے پر اپنی انگلی سے سطر بناتے وہ اسکی انکھوں کو

مزید بہکا رہا تھا جبکہ اسکی آنکھوں کے خمار کو دیکھ کر نشہ سا دماغ میں اترتا محسوس کرنے لگا

ساز پیچھے کو لیتی چلی گئی اور عمر اسپر اگیا وہ بار بار خود کو روک رہا تھا بار بار اسنے خود کو تنبیہ کی

بہت معصوم ہو تم میں نہیں چاہتا میرے ہاتھوں مسلی جاؤ میں اس وقت تک صرف رحم دل ہوں جب

تک تمھیں مجھ سے محبت نہ ہو اسکے بعد میری رحمدل ختم ہو جاتی ہے" وہ جھکا اسکے چہرے کے نیچے

شفاف گردن پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

ساز کا ایک سانس سا پھولا اور عمر نے اپنا چہرہ ہٹا لیا

تم میری سختی میری بے رخی سہہ نہیں سکتی میں محبت کا عادی نہیں ہوں" وہ اسکے بالوں کو سنوارتا ان میں

انگلیاں چلانے لگا

ساز نے بھی اسکی گردن میں بازو ڈالے لیے

مگر۔۔۔ مگر میں بری نہیں ہوں" وہ سچ بولی تھی

عمر اس سچ پر انکھ بند کر کے یقین رکھتا تھا

جانتا ہوں" اسکے ہونٹوں کو انگوٹھے سے رگڑتا وہ بولا

novelistaan.com

مگر میں بہت برا ہوں کیونکہ مجھے امید نہیں تھی تم ایک شرابی سے محبت کرنے لگ جاؤ گی ہمارا تو کوئی جوڑ ہی نہیں شرابی نشئی جواری اور اب چور۔۔

اور تم نازک سی نرم سی معصوم سی مولانی جو پانچ وقت کی نمازیں ہے جس کے چہرے پر نمازوں کا نور چمکتا ہے جس کی آنکھوں میں نور ہے جس کے وجود میں بہکی بہکی سی خوشبو ہے جو قابل محبت ہے لیکن غلط انسان سے سر پھوڑ رہی ہے "

وہ اہستگی سے بولتا بولتا اسکے ہونٹوں کے قریب آیا اسکے ہونٹوں کو اسی طرح دیکھنے لگا جس طرح وہ بہکی بہکی نظروں سے اپنی شراب کی بوتل کو دیکھتا تھا

ساز نے اپنے ہونٹوں کو پاؤٹ بنایا لیکن عمر ہلکا سا دور ہو گیا

یہ آگ ہے اس میں جلنا کیوں چاہتی ہو "

وہ اسکے منہ بنانے پر پھر منہ کھولتا اسکے قریب ہوا اور بنا چھوئے ہی دور ہوا اور اسی طرح وہ جیسے انوکھے سے طریقے سے اسے بن چھوئے اپنا احساس دینے لگا ساز بے چین سی ہوئی اسکی گردن میں بازو ڈالے لے مگر بے سود وہ عمر خیام تھا بے چینی کی مار مار کر لطف لے رہا تھا

عمر "وہ جیسے بے چارگی سے اسے دیکھنے لگی

یہ محبت کی سزا ہے تمھیں اجازت نہیں دی تھی کہ مجھ سے محبت کرنے لگ جاؤ" وہ بولا اور پیچھے ہٹ گیا ساز چہرے پر ہاتھ رکھ

novelistaan.com

گئ

اچھابس بس کنڑول کروخود کو میں نہیں تمہیں اپنا عادی بنانا چاہتا اٹھو بستر میں لیٹ اور یہ چونچ بند ہو جانی چاہیے اب "

وہ بولا

نہیں اٹھو گی "وہ صاف مکر گئ

عمر نے طویل سانس کھینچا اور اسے بازو کی گرفت میں بھر لیا

عمر کے سینے میں چہرہ چھپائے چوری چوری مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی وہ۔۔۔

عمر نے اسے لٹایا اور خود دوبارہ صوفے پر جاتا کہ ساز نے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔۔

نہ کرو وہ جو برداشت نہ کر سکو "وہ فورا اسکے چہرے پر جھکتا بولا وہ جذبات سے لبریز نظروں سے اسے دیکھنے لگی مگر بہکی بہکی نگاہیں تھیں

وہ ان نگاہوں کے اگے ہارنے لگا ایک بٹن پر ہاتھ مارا چار واطراف اندھیرہ چھا گیا اور اپنی شادی کے اتنے عرصے بعد وہ دونوں پہلی بار ایک ساتھ تھے

عمر نے لحاف ڈالا وہ اسکے سینے میں سمٹ گئ۔

عمر کے دل پر جیسے اسکا چہرہ تھا

novelistaan.com

اسکے دل کی سخت دیواروں میں دھاڑ ڈال رہی تھی لیکن ایسے بھی وہ ڈالنے نہیں دیتا اسنے آنکھیں بند کر لیں جبکہ لبوں پر ایک ہی بات تھی

"عمر آپ بہت اچھے ہیں" یہ لفظ جیسے چبھتا تھا اسے۔۔۔

کوئی اسے کیسے اچھا سمجھ سکتا ہے وہ قطعی اچھا نہیں ہے

آنے والا وقت ممکن تھا اسکے لیے مختلف ہوتا عمر نے جیسے آخری بار ہر بند توڑ کر اسے اپنے بانہوں میں بھینچ لیا

سازا اسکے بازو میں تھی عمر خود میں بھینچے اسے دیوار کے دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔۔ جبکہ وہ سوچکی تھی وقت ہاتھ سے گزرنے لگا

وہ اسے خود میں بھینچے ہوئے تھا جیسے ایک لمہ بھی نہیں چھوڑے گا جیسے وہ ہر لمہے اسکو اپنا کر لے گا

آج تک کئی لوگوں نے اس سے محبت کے دعوے کیے لیکن انکا پیسوں کا مطالبہ عمر کو بد ظن کرتا چلا گیا لیکن اسنے دیکھا تھا وہ قیمتی چیک آج بھی اس دراز میں رکھا تھا اور جب جب وہ یہ چیک دیکھتا اسکا سینہ جیسے فخر سے چوڑا ہو جاتا ہاں وہ چیک اسنے اسے دے دیا تھا وہ اسے استعمال کر سکتی تھی ممکن تھا اپنے بھائی کو دے دیتی لیکن وہ چیک محفوظ سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا گواہ تھا اسکی ساز بہت معصوم ہے اسے پیسوں کی حرص نہیں تو اب عمر اسکے لیے کیا کر سکتا تھا سوائے محبت کہ

وہ نہ محبت کر سکتا تھا اور نہ ہی اسے بیوقوف بنانا چاہتا تھا

novelistaan.com

رات جیسے آنکھوں میں کٹ گئ

لمہہ بھر خو بھی اسنے اسے خود سے الگ نہ کیا کہ دن نکل آیا

اسنے کمرے میں پھیلتی روشنی کو توجہ دی ہی نہیں۔۔۔۔۔

وقت گزرتا جارہا تھا وہ چاہتا تھا وہ اسکے بازو میں ہی سو کر اٹھے اگر اس کمرے سے نکلنے پر وہ اسکے لیے مختلف ہوتا تو وہ اس کمرے میں اسکو اپنائیت کا وہ ہی احساس دینا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا وہ اسکے بازو میں ہی اٹھے وقت گزرتا جارہا تھا وہ تھکا نہیں اسے نیند نہیں آئی اسے بے زاری نہیں ہوئی اور ساز کسمسائی

عمر کے لبوں کی تراش میں سرائیت سے مسکراہٹ دوڑ گئ

وہ ہوش میں آنے لگی اسے نیند میں ہی دور کرنے لگی

عمر نے اسے چھوڑ دیا

بند آنکھوں سے دوسری طرف کروٹ لے کر اسنے جیسے لحاف کو خود پر لپیٹنا چاہا کہ عمر نے اسکی گردن کی پشت پر اپنے ہونٹ رکھے اور دور کر لیے

گڈ مارنیگ ہنی" جان بوجھ کر وہ اسے رلانے کا پورا اہتمام کر رہا تھا مسکراہٹ روکے اسکی صورت دیکھنے لگا جس نے جھٹکے سے پٹ کر آنکھیں کھولیں تھیں

آآآ" اچھل کر لمحوں میں دور کھڑی ہو گئ

عمر" وہ چلا اٹھی

novelistaan.com

ریلکس ساز کیا ہو گیا ہے تھکا ہی دیا یار تم نے تو" وہ گردن موڑتا جیسے تھکاوٹ اتارنے لگا اور ساز کو لگا ابھی زمین کھلے گی آدھی تو وہ اس میں سما جائے گی بھلا کیا کر رہی تھی وہ اس سے چپکی

وہ منہ کھولے بستر میں پڑی شکنیں کو دیکھنے لگی

منہ بند کرو بلکل وہی ہوا ہے جو تم نے ارہم کے موبائل پر دیکھا تھا "

وہ بولا اور واشروم کی سمت بڑھ گیا

ساز کی آنکھیں مزید کھل گئی عمر نے مڑ کر آنکھ دبائی اور مزے سے ہنسی روکتا واشروم میں گھس گیا

میں عمر۔۔۔ارہم بھائی میں نے" اسکی یادداشت میں گویا سب واپس آنے لگا

اسنے شراب پی تھی اسنے حرام پی لیا پھر عمر کے ساتھ اور ارہم بھائی والی بات وہ کیا کیا بولی اسنے کیا حرکتیں کیں

یہ اللہ" وہ منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی ہچکی روک گئی جبکہ عمر فریش فریش سا باہر نکلا اور گیلے بالوں میں ٹاول پھیر کر اسنے ساز کی جانب اچھال دیا

جاؤ تم بھی لے لو ویسے مزاہ کافی آیا" وہ پھر انکھ دباتا اسکا جیسے چہرہ لٹھے کی مانند سفید کر گیا

میں نے کیا کیا۔۔۔آپ نے میں مجھے شراب پلائی ہے اپ نے "

وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنے آنسو بھاتی اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی

novelistaan.com

مجھے یقین تھا یہ الزام میرے سر ہی آئے گا بلکل میں ہی تو فارغ ہو جو تمھیں شراب پلاؤ گا میرے پاس اپنا منہ تو ہے نہیں اور پتہ بھی ہے کتنی مہنگی ہے جاپان سے منگوائی تھی" وہ بولتا چلا گیا جبکہ ساز اپنے کھلے بال محسوس کر گئ خود پر دوپٹہ ۔۔۔۔

اسنے سرخ نگاہوں کو گھمایا اور دوپٹے پر عمر خیام ہی کھڑا تھا

ساز نے اسے دھکیلا اور بس نہیں چلا کہ مکے برسا دے وہ باقائدہ بچوں کیطرح روتی چلی گئ

دوپٹہ سر پر رکھے بالوں کو سمیٹنا بھی چاہتی تھی

عمر کو پہلی بار اسکے رونے پر ہنسی آئی وہ بچوں کیطرح رو رہی تھی

لڑکیوں کے پاس کیا پہلا آخری حل بس رونا ہے رونا دھونا بند کرو پیزا کھاتے ہیں ویسے بھی محنت کے بعد خوراک اچھی ملنی چاہیے """

چپ ہو جائیں عمر" وہ بھڑکی

لو میں کیوں چپ ہوں میں تو تمھیں بتانے والا ہوں کہ کیا کیا ہوا دیکھو میں یہاں انسانوں کیطرح بیٹھا تھا خدا قسم "

عمر عمر مجھے نہیں سننا مجھے جانا ظے یہاں سے" وہ کشن مارنے لگی تھی اسے۔۔۔

عمر خیام کے قہقہے بلند ہوئے ساز بھاگ کر واشروم میں بند ہو گئ

جبکہ عمر ہنستا ہوا سر نفی میں ہلا گیا

novelistaan.com

پھولوں کا بکے اپنے سامنے دیکھ کر اسنے سائیڈ پر رکھ دیا شاہنواز نے اسکی صورت دیکھی

کیا تمھیں پسند نہیں آیا "

مجھے پھول نہیں پسند" وہ ناک چڑھا کر بولی

بلکل اپنے باپ پر گئی ہو" وہ بھی گھورتے گھورتے جیسے نارمل ہوا

اوکے سنیکس" اسکے پاس اتنے آپشنز تھے کہ کہیں تو وہ پھنستی

میں بچی ہوں " ایزہ نے پھر منہ بنایا

اہ" شاہنواز نے اسکے سامنے موبائل اور ٹیب بڑھایا

اسکا بھائی تو ہر نئی چیز کا خواہش مند تھا وہ کیا پسند کرتی تھی جس سے وہ خوش ہو جائے فلاپ تھے فلحال سارے پلین اسکے۔۔۔۔

میں نے کبھی استعمال نہیں کیا اور نہ ہی عادت" وہ سر جھٹکتے بولی

اب ایک آخری چیز تھی شاہنواز نے اسکے آگے ٹیڈی بیئر کیا اور اسنے اچھل کر اچک لیا چھین ہی لیا گویا اسکے ہاتھوں سے۔۔۔۔

شاہنواز کو لگا وہ امتحان میں پاس ہو گیا ہو۔۔۔۔وہ سکون کا سانس لے گیا

novelistaan.com

میری طبعیت خراب ہے تبھی آپ دادی جان کے خلاف جا کر مجھ پر توجہ دینا چاہتے ہیں" وہ سنیکس بھی کھانے لگی تھی

دادی جان سے بد تمیزی نہیں کرنی بڑی ہیں ہماری" وہ بچوں کیطرح اسے سمجھانے لگا

خود کو سمجھائیں آپ آپ کرتے ہیں بد تمیزی" اسنے جواب دیا

یہ جب سے تمھارا بھائی آیا ہے تمھاری اتراوٹ عروج پر ہے

ہاں تو آپ بھی تو سیدھے ہو گئے ڈر گئے نہ میرے بھائی سے" وہ فخر سے اسکی صورت دیکھتی آنکھیں گھماتی بولی جبکہ شاہنواز نے اسکی جانب دیکھتے سر جھٹکا

ایزہ نے وہ ٹیب اور موبائل بھی کھینچ لیا۔

شاہنواز آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں برش کر رہا تھا اور پیچھے اسے بھی دیکھ رہا تھا اپنے آپ مسکرا دیا اور پھر مسکراہٹ سمٹ گئ

تم ڈاکٹر کے پاس جاو گی زمیر آئے گا وہ لے جائے گا "

شاہنواز نے واچ پہنتے کہا ایزہ کی اس کی طرف توجہ نہیں تھی

شاہنواز سکندر جب بولے اور کسی کی توجہ نہ ہو اور وہ سہن کر لے ایسا ممکن بھی نہیں تھا

رات مہمان آئیں گے تیار ہو جانا اور بد تمیزی سے گریز" اچانک وہ رک گیا

اسکے چہرے کی خوشی کسی میں جا ملی تھی

novelistaan.com

شاہنواز چند لمحے کھڑا دیکھتا رہا اور پھر جیسے ہوش میں آیا دو انسان ایک نہیں ہو سکتے

اور کسی کے لیے کسی سے محبت کرنا کتنا مشکل تھا وہ یہ جان گیا تھا

ایزہ" وہ غصہ ضبط کرتا اسکے قریب کھڑا ہو گیا

مجھے یہ سیکھنا ہے شاہ اپ سکھائیں نہ" وہ اسے کھینچ گئ

بچی ہو" اسنے اسی کی بات لٹا دی

ہاں" وہ سکون سے بولی

یہ جو طوطے کی طرح زبان چلنے لگ گئ ہے نہ ایک بات اپنے دماغ سے نکال دو مجھے کوئی ڈر ور نہیں لگتا تمھارے بھائی سے" وہ آنکھیں گھما کر بولا۔

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا

اچھا بس اب نہ نکالو آنکھیں تمھارے قابو میں آنے والا نہیں ہوں"

مجھے آپکو کرنا بھی نہیں" صاف مکر گئ

کیوں" اسنے ٹیب ذرا غصے سے پٹخا

آپ میرے ٹائپ کے نہیں مجھے وہ دے دیں کیا ہے اپکو" وہ ٹیب اٹھانے کی کوشش میں تھی جبکہ

شاہنواز نے ٹیب کو سامنے زمین پر پھینک دیا

novelistaan.com

ایزہ کا منہ کھلا گیا لیکن اسنے طے کر لیا تھا وہ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرے گی

ٹیب چکنا چور ہو گیا اور شاہنواز سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا ایزہ اٹھی اور جلدی سے موبائل اچک کر

صوفے کی جانب بھاگ گئ

آپ تو سب توڑ دیں پیسے کی تو قدر نہیں ہے" وہ سر جھٹکنے لگی

کیا ٹائپ ہے تمھاری" اسنے عجلت میں سوال کیا

ایزہ نے اسکی صورت دیکھی اتر سا گیا تھا چہرہ حیرانگی تھی شاہنواز سکندر اور اسکی باتوں کو اہمیت دے۔

میری ٹائپ" اچانک بدر کا چہرہ آنکھوں میں لہرایا کہ وہ فورا سنبھلی سر جھٹکا

ہاں تمھاری ٹائیپ کیا ہے" وہ جیسے جلدی جاننا چاہتا تھا۔

گڈ لینگویج ہینڈسم اینڈ میرے بھائی جیسا انسان" جیسے اسے یاد آگیا

شاہنواز نے گھیرہ سانس لیا۔

ہاں چھچھورا" وہ بیوی کے آگے عمر سے بھی چیڑ گیا

دیکھیں یہ کوئی مذاق نہیں ہے میرا بھائی دنیا کا سب سے خوبصورت مرد ہے اور یہ سچ ہے"

ہاں خوبصورت تو تم اور وہ ہو باقی سب کو تو ویسے ہی رف عمل کے لیے بھیج دیا

شاہنواز جہاں کھڑا ہو جائے نہ آگے کوئی انہیں سکتا اسکے" وہ بے دھیانی میں اس سے لڑتا رہا تھا

ایزہ کو مزاہ آرہا تھا

novelistaan.com

بس بس ایسا بھی کچھ نہیں "اسنے بات ہوا میں اڑا دیں اور آہستگی سے کمرے سے نکل گئ

شاہنواز جو 35 سالہ مرد تھا ایک لمحے کے لیے شیشے میں مڑ کر خود کو دیکھا وہ واقعی ایک بھرپور وجاہت کا مالک تھا اور یہ سچ تھا جہاں وہ کھڑا ہو جاتا اسکے سامنے کوئی نہیں ٹک سکتا تھا

چھٹانک بھر کی لڑکی اسے کمپلیکس میں ڈال گی

وہ اپنی حرکت پر خود پر غصہ کرتا خود بھی نیچے آگیا وہ دادی جان کے پاس بیٹھی تھی۔

دادی جان آپ ایسے چپ نہ ہوئے نہ "وہ بولی

بس زیادہ پٹ پٹ نہ کر تو نے ہی کہا اس سے وہ بولے میرے اگے "

سچی میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا آپکے پوتے کی قسم "وہ جلدی سے بولی

آئے ہائے خبر دار جو آج کے بعد قسم کھائی اسطرح نہیں کوئی قسم ہوتی بلاوجہ یہ تو لڑکی سر پر سوار ہو گئ

"وہ منہ بنا کر بولی شاہنواز سامنے بیٹھا یہ سب خاموشی سے دیکھ رہا تھا ایزہ پہلے سے کافی مختلف لگ رہی تھی معلوم نہیں توجہ کا اثر تھا یہ کچھ اور مگر وہ کافی حد تک مختلف لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اتنا بھی قیمتی نہیں ہے "وہ منہ بنا کر بولی

شاہنواز نے ائ برو اچکا کر اسکی شکل دیکھی

آئے ہائے تو دیکھ رہا ہے کیسے کھینچی کیطرح چلتی ہے اسکی زبان ذرا جو یہ عمر کا بھی لحاظ رکھے "وہ گھورتے ہوئے بولی

novelistaan.com

میرا مطلب "وہ اٹک گئ

بس اپنے مطلب والے مجھے نہ سمجھا اور ایک بات بتا سارا سارا دن اس موئے درخت کے نیچے بیٹھی رہتی ہے سائے وائے چمٹے ہوتے ہیں درختوں کو دیکھ میرے پرپوتے یہ پوتی کو کچھ ہوا تیری ہڈیاں توڑ دوں گی "وہ آنکھیں سکیڑ کر بولیں جبکہ ایزہ سر ہلا گئ

اسکا واقع دل نہیں لگ رہا تھا وہ کچھ نہیں بولتی تھیں

اور وہ تیرا بھائی ہے واقعی " دادی جان کے سوال پر شاہنواز نے انکی جانب دیکھا۔

جی وہ میرے بھائی ہیں "وہ تو اتراہی گئ تھی جب سے بھائی اکر گیا تھا جیسے سب مل گیا ہو۔

بہت ہی بگڑا ہوا ہے "وہ جیسے اس دن کو یاد کرتے ہوئے بولیں ایزہ نے منہ بنا کر شاہنواز کو دیکھا وہ ان دونوں کی اس بیکار کا نو وکیشن کا حصہ بننا ہی نہیں چاہتا تھا۔

دادی جان مہمان ارہے ہیں کچھ تو آپ کو کوئی دقت تو نہیں یا پھر میں اپکو کچھ دیر کے لیے انکل کے ہاں چھوڑ آؤ "

دادی جان کی بہن کا گھر بھی اسلامہ اباد میں تھا

تو نظر لگوائے گا شاہ "وہ ایزہ کو دیکھتی بولیں

نہیں لگتی نظر فکر نہ کریں میری نظریں پوری پوری ہیں آپکی بہو پر " وہ اسے دیکھنے لگا جو چھوٹی سی پیشانی پر بل ڈال گئ۔

novelistaan.com

شاہ نے نگاہ پھیری۔

ہاں چھوڑ آ "وہ بولیں

جبکہ ایزہ نے ان کی اٹھنے میں مدد کی تو شاہنواز نے انکا ہاتھ تھام لیا وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے باہر کی جانب چل دیے

دادی جان اب بھی اسکی برائیوں میں لگیں تھیں

لیکن ایزہ کو برا نہیں لگ رہا تھا معلوم نہیں کیوں اسے ہنسی ارپی تھی اب وہ آنے والی نسل کی لیے کونشیس تھیں یہ پھر یہ انکی عادت تھی شاہنواز بھی تو کچھ نہیں بول رہا تھا۔

سارا دن کچھ نہیں کھاتی اس موئے درخت کی تو عاشق ہو گئی ہے لو بھلا پتہ ہے ماں بننے والی ہے تو کچھ تو خیال کرے

پتہ نہیں کہاں سے آج کل کی لڑکیوں کو اتنی ہوا لگ گئی اُسے مسلسل آوازیں ارہیں تھیں

ایزہ کو لگا وہ کھل کر سانس لے پا رہی ہے اسنے ایک گھیرہ سانس بھرا وہ مسکرا رہی تھی

کیوں بے ساختہ ہی مسکراہٹ نے لبوں کو کیوں چھوا

کیا شاہنواز کی توجہ سے ؟اسے ہنسی آئی وہ مختلف چیزیں لایا تھا

اسے تو ساری چیزیں پسند تھی مگر اکڑ بھی دیکھانی تھی لیکن فلحال یہ سمجھ سے باہر تھا وہ بدل کیوں رہا تھا وہ باہر لون میں آ گئی

مالی پودوں کو پانی دینے میں مصروف تھا حالانکہ اتنی سردی تھی پھر بھی وہ پانی دے رہا تھا وہ کھڑی دیکھنے لگی اور دل کیا کہ وہ خود بھی پانی دے وہ آگے بڑھی اور مالی سے پانی کا پائیپ لے لیا ایزہ بی بی آپ گیلی ہو جائیں گی " پانی اچھا خاصا گرمائش لیے ہوئے تھا تازہ پانی تھا اسے بہت اچھا لگا

یہ تو کافی گرم پانی ہے" وہ خوشی سے بولی

جی بی بی تازہ پانی دیتے ہیں شاہنواز صاحب غصہ کر جاتے ہیں ورنہ "مالی بولا

وہ کیوں غصہ کرتے ہیں" وہ حیران ہوئی۔

جی شاہنواز صاحب کو بہت پسند ہیں پھول پودے یہ باغ جی انھوں نے بڑی بی بی کے لیے لگوایا تھا کیونکہ انھیں بھی پھول بہت پسند "اچانک مالی جیسے تھم گیا یہ وہ کیا بولے جا رہا تھا ایزہ کے سامنے خوف اسے چہرے پر پھیلا کیونکہ ایزہ اسکی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

کون بڑی بی بی" اسنے بالآخر سوال کر ہی لیا

وہ جی بڑی بی بی" وہ ایسے بولا جیسے کہہ رہا ہو دادی جان

او اچھا دادی جان کا کہہ رہے ہیں اچھا لیکن انھیں کبھی باہر آتے اور لون میں بیٹھتے نہیں دیکھا" وہ بولی تو مالی خاموش ہو گیا

پودے تو مجھے بھی پسند ہے خاص کر وہ جگہ جہاں جھولے کے ارد گرد کئ پھول ہیں

خیر آج میں پودوں کو پانی دوں گی آپ وہاں کھڑے ہو جائیں "

novelistaan.com

صاحب غصہ کریں گے "وہ بے چارگی سے بولا

ایک کام کریں وہ آپ پر غصہ کریں گے نہ تو آپ یہاں سے چلے جائیں جتنا غصہ ہو گا مجھ پر کر لیں گے "

وہ آئیڈیا دیتی بولی

لیکن میں ایسا نہیں چاہو گا "وہ بولی تو مالی نے نفی میں گردن ہلائی

نہیں آپ مجھے"

آپ جائیں وہ پاؤں پٹخنے لگی۔

اور بہت زیادہ تردد کے بعد مالی کی ہار ہوئی اور اسے وہاں سے جانا ہی پڑا۔۔۔۔

ایزہ نے پودوں کو پانی دینا شروع کیا اور پودوں کو کیا دیتی وہ تو سارا پانی خود پر گرا چکی تھی اور پھر اسنے مالی کا سامان اٹھا کر اپنی مرضی سے چھاڑیاں کاٹنی شروع کر دی۔

یہاں تک کے وہ ایک پودے کے قریب آئی وہ مرجھا سا رہا تھا لیکن اسکو زبردستی بندھ کر کھڑا کیا ہوا تھا

ایزہ نے اس پودے کی شاخ کاٹ کر پھینک دی

شاہنواز اپنے دوستوں سے بات کر رہا تھا آج اسکے گھر سب نے آنا تھا سیاست میں آئے روز کی پارٹیز کوئی اتنا بھی بڑی بات نہیں تھی وہ اندر آیا گاڑی پورچ میں پارک کر کے وہ جیسے ہی مڑا یوں لگا جان سی نکل گئ ہو۔۔۔۔

موبائل پھینکتا وہ تقریبا دوڑا تھا

novelistaan.com

ایزہ "اسے غصے سے چیختے اسنے پیچھے کھینچا اور معلوم نہیں کیسے اسکا ہاتھ اٹھا اور ایزہ کے نازک گال پر نشان چھوڑ گیا

کیا کر رہی ہو یہاں ہاں تمھیں کس نے حق دیا یہاں کسی چیز کو چھونے کا کس کی اجازت سے تم نے یہ شاخ کاٹی ہے تم نے یہ یہ کاٹ دی تم جانتی بھی ہو کتنی مشکلوں سے اس پودے کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں میں یو جسٹ آبل شیٹ تم ایک بیوقوف احمق لڑکی ہو دل تو کر رہا ہے تمھارا بازو کاٹ دوں "

وہ دھاڑ رہا تھا ایزہ کی آنکھوں میں آنسوں سیلاب کیطرح پھیل گئے وہ شاہنواز کو تو کبھی اسکے خاص ملازم جو کہ زمیر تھا دور کھڑا تھا اسے دیکھتی سر جھکا گئ

بیوقوفی کی بھی حد ہوتی ہے مجھے سخت زہر کرتا ہے یہ بے تکہ بچپنا میچور بنو شادی شدہ ہو اور ماں بننے والی ہو آئندہ تمھیں لون میں دیکھا تو سریسلی ایزہ میں تمھارے ٹکڑے کر دوں گا " وہ دھاڑا

دفع ہو جاؤ " وہ بھڑکا اور ایزہ اندر بھاگ گئ

شاہنواز نے اس شاخ کو اٹھایا ایسا لگا اسکے دل کا کوئی ٹکڑا الگ ہو گیا ہو اسنے اس شاخ کو دیکھا اور ایک منظر آنکھوں میں لہرایا گیا

آپ میرے ساتھ گھر چلیں "

جی نہیں میرٹ پاس اپنا گھر ہے "

پلیز چلیں وہ گھر میں نے اپکے لیے خریدا ہے "

novelistaan.com

کیوں "

تاکہ جب اپکا شوہر اپکو باہر نکال دے تو آپکے پاس رہنے کی جگہ ہو کیونکہ آپ نے شادی تو مجھ سے کرنی نہیں "وہ خفگی سے بولا

تم بلاوجہ خرچے کرتے مت پھیرو میرے پاس میرا گھر ہے "وہ صاف مکر گئی اتنی ہی سنگ دل تھی

ایک بار بھی اپنے قدم نہیں رکھیں گی وہاں "

تم پاگل ہو گئے ہو "وہ مسکرائی۔

ہاں شاید ایک بار چل لیں دوبارہ کبھی ضد نہیں کروں گا "وہ بولا تو ایک گھیرہ مگر حسین سانس کھینچ کر وہ سر ہلا گئی اور اسکے بعد وہ دو روز بعد خود آئی تھی

اور اسکے لیے یہ پودا لائی تھی اپنی جان سے زیادہ اسنے اس پودے کی حفاظت کی اور آج وہ اسکی شاخ کاٹ گی

کتنا مشکل تھا اسکے لیے اس شاخ کو دوبارہ جوڑنا لیکن اب یہ شاخ جڑ نہیں سکتی تھی

پودا تباہ ہو چکا تھا اسکی چہرہ سرخ ہو گیا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایزہ کو ایک اور لگا دے اسنے وہ شاخ اٹھالی اور اسے لیے اندر آگیا جبکہ زمیر نے یہ سب کچھ دیکھا تھا اتنی سی بات پر اتنا شدید ری ایکشن کیوں تھا اسکا

وہ سمجھا نہیں تھا خود بھی لیکن یہ اپڈیٹ عمر کو دینا ضروری تھا اسنے فون اٹھایا اور باہر نکل گیا۔

novelistaan.com

شاہنواز کا دماغ اتنا خراب تھا کہ اگر وہ کمرے میں چلا جاتا تو یقینا کچھ غلط کر دیتا وہ لاونج میں ہی بیٹھ گیا سر تھام لیا۔۔

اسکا فون بجا تو کچھ دیر تک وہ حوش میں ایا تھا اسنے اپنا فون اٹھایا رمشہ کی کال تھی

کیا مسلہ ہے تمھیں کب سے فون کیے جا رہے ہیں "

ہمم ہاں بولو کیا کام ہے " وہ ارد گرد پھیلے اندھیرے کو دیکھنے لگا وہ سویا نہیں تھا لیکن اتنا کھو گیا تھا اپنے سوا کچھ اسے محسوس نہیں ہو سکا کہ اندھیرہ پھیل گیا ہے

ارے بھئی تم اپنے گھر کے دروازے کھولو گے تو ہم لوگ اندر آئیں گے "

اسنے کہا تو اسنے وقت دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا اسکا گھر اندھیرے میں ڈوب تھا

مر گئے تھے کیا ملازم "

اسنے فون بند کیا اور لون میں اکر زمیر پر دھاڑا تھا جو کہ کانوں میں ائیر فونز لگائے سکون سے آدھا لیٹا ہوا تھا بینچ پر۔۔۔۔۔

دروازہ کھولو" برہمی سے کہہ کر وہ وہیں کھڑا رہا۔

ضروری سی پارٹی تھی اور وہ ان سب سے یوں ہی ملا

رمشہ اسے غور سے دیکھنے لگی

novelistaan.com

سوری میں ذرا فریش ہو آتا ہوں" وہ بولا اور رمشہ کو ان سب کو ڈیل کرنے کا بیٹھا کر وہ مڑا

تو ملازمہ بھی دوڑتی ہوئی اندر آئی شاہنواز تپ ہی گیا

صاحب جی وہ بیٹا سیڑھیوں سے گیر گیا تھا میرا "وہ شرمندگی سے بولی تو شاہنواز بنا جواب دیے اندر چلا گیا۔

وہ اوپر کمرے میں آیا

ایزہ بیڈ پر پوٹلی کیطرح سکڑی سمٹی پڑی تھی اور سو رہی تھی

شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا بہت رونے سے تکیہ بھی گیلا کر لیا تھا اسنے اسپر لحاف ڈالا دیا اور خود فریش ہو کر چینج کر کے نیچے اگیا

ایزہ کہاں ہے ؟رمشہ نے کھوجتی نگاہوں سے دیکھا

سو رہی ہے طبعیت نہیں ٹھیک اسکی "

وہ سکون سے بولا اور جیسے ایزہ کا موضوع کرنا نہیں چاہتا ہو وہ ادھر ادھر ہو گیا

اور اپنی پارٹی میں مصروف سا ہو گیا

اشتہا انگیز کھانوں کی خوشبو اور ہلکی پھلکی گفتگو پارٹی میں ایک کلاس سی تھی اور تبھی دروازہ کھلا

وہ ڈارک پلم ویلویٹ کی ساڑھی میں کمرے سے نکلی اور چلتی ہوئی جب وہ نیچے اتری تو گویا یوں لگا ستاروں میں چاند سا اتر رہا ہو۔

novelistaan.com

ویلویٹ کی ساڑھی میں جڑے ستارے دور سے ہی آنکھوں کو خیر کر دیتے پھر اسکا نوخیز حسن کمال تھا وہ

نیچے آئی شاہنواز لمحے بھر کے لیے بس اپنی جگہ ساکت رہ گیا

نیچے آتے ہی سب سے پہلے وہ رمشہ سے ملی

اسنے ہلکا پھلکا میکپ کر کے اپنے نشان چھپا لیے تھے شاہنواز کو ذرا غصہ بھی ایا

ہر مرد کیا عورت کی بھی نگاہ اسپر تھی

اور آفت تو تب ہوئی جب اسنے اپنے سارے بال ایک طرف کر کے اگے کر لیے اسکی ملائی سی رنگت اور

کمر پر گھیرہ گلہ۔۔۔ پھر تنگ بلاوز وہ خود اپنی جگہ برف کا ہو گیا تھا تو کسی اور کو کیا روکتا

لیکن جلد ہی حوش میں اتے وہ ایزہ کی طرف بڑھا اور اسکی کمر میں بازو حائل کر لیا۔۔۔

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا وہ ہلکا سا مسکرایا اور اسکے بال پیچھے کر لیے ایزہ کسمسا کر اسکے پہلو سے نکلی اور

بالوں کو دوبارہ ایکطرف کر کے وہ سب سے یوں ہی ملنے لگی

اسکے چمکتے پاوں پر پل کلر کی اونچی ہیل والے سینڈل میں قیمت لگ رہے تھے وہ سب سے بات کر رہی

تھی پچھلے اتنے ماہ میں اتنی بار وہ ان سب لوگوں سے مل چکی تھی اب کوئی آپشن نہیں بنتا تھا وہ جھجھکے

شاہنواز نے پھر سے اس کے بال نزدیک جاتے پیچھے کر دیے اور کمر پر گرفت سخت کر لی

شاہنواز تو لگتا ہے تم سے بہت پیار کرتا ہے" ایک عورت بولی وہ شاہنواز کے دوست کی بیوی تھی ایزہ

مسکرا دی

novelistaan.com

جی بلکل انکے پیار کرنے کے بھی الگ ہی طریقے ہیں۔

کبھی عرش پر بیٹھانے کی کوشش کرتے کبھی فرش پر پھینک دیتے ہیں۔۔۔اب کیا بتاؤں میں اپکو پارٹی شروع ہونے سے پہلے ہی تھپڑ کھایا ہے" وہ بے ساختہ کھلکھلائی تو محفل جیسے تھم گئ

شاہنواز نے جھٹکے سے اسکی جانب دیکھا جبکہ وہاں قریب کھڑے چند لوگ حیرانگی سے شاہنواز کو دیکھنے لگے

نہیں نہیں ڈرانے والی کوئی بات نہیں ہے مجھے تو عادت ہے۔۔۔ بلکل عادت ہے مجھے آپ ٹینشن نہ لیں "وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی

اوکے میں ذرا ڈرنک لے آتی ہوں "

وہ کہہ کر وہاں سے ہٹ گئ جبکہ اسنے اپنے بال پھر آگے کر لیے تھے۔

وہ لوگ شاہنواز سے سوال نہیں کر سکتے تھے۔

شاہنواز نے نگاہ پھیر لی دانت پر دانٹ جما لیے

ایزہ لون میں جھولے پر بیٹھ گئ اور ہاتھ میں سوفٹ ڈرنک تھی

ہ۔۔۔ہائے "ایک 14 پندرہ سال کا بچہ اسکے سامنے کھڑا ہو گیا وہ اسکی جانب دیکھتی مسکرائی

ہیلو "ایزہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا وہ بچہ جیسے سانس بھر گیا اور ایزہ کھل کر ہنسی

کیوٹ "اسنے اسکا گال کھینچ دیا

novelistaan.com

آپ بہت خوبصورت ہیں اپکو پتہ ہے جب آپ آئی تو سب جیسے دل تھام گئے "

اچھا" وہ ہنس دی

لیکن شاہ انکل تو بہت بڑے ہیں آپ مجھے سے شادی کر لیں" وہ منہ بنا گیا

ہاہاہا " وہ کھل کر ہنسی

تم مجھے پہلے نہیں ملے نہ" وہ منہ بنا کر بولی

اف آپ بہت کیوٹ بھی ہیں کیا میں اپکا گال کھینچ سکتا ہوں "

ایزہ نے اپنا گال آگے کیا اور وہیں شاہنواز نے اس بچے کا ہاتھ جکڑ لیا اور اتنی شدت تھی اسکا ہاتھ پکڑے جیسے توڑ دے گا

شاہ" ایزہ کا بس نہیں چلا شاہنواز کے تھپڑ مار دے اتنے ہی جنون تھے اس میں "

جاؤ اپنے گھر" وہ سنبھل کر پھر بھی تحمل سے بولا۔

رمشہ نے ایزہ کو دیکھا ایزہ نے کوئی ریسپونس نہیں دیا

اسے اس بچے کی آنکھوں میں آنسو بہت برے لگے تھے بچہ مڑ گیا اور ایزہ جلدی سے اسکے پاس سے بھاگ گئی۔

شاہنواز کھڑا دیکھ رہا تھا

تم پریشان نہ ہو ہم دونوں ڈیٹ پر جائیں گے یہ میرا نمبر ہے " وہ مسکرائی

novelistaan.com

سچ میں "وہ بچہ خوش ہو گیا ایزہ بھی مسکرا دی

کسی کو خوشی تھما دینا اتنا بھی مشکل نہیں تھا اور وہ اسکی طرح تھی بھی نہیں کہ ہر انسان پر حکمرانی کرتی وہ صرف 13 سال کا بچہ تھا۔۔۔

تقریباً سب مہمان شاہنواز کا موڈ دیکھ کر نکلتے چلے گئے آخر میں رمشہ ہی رہ گئ

تمھیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

یہ امپورٹنٹ تھی پارٹی شاہ کے لیے "

اگر آپ انکو اور وہ اپکو اتنا انڈرسٹینڈ کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے آپ دونوں ہی شادی کر لیتے میرے ساتھ اس تکلف کی ضرورت ہی کیا تھی

ایزہ "وہ رمشہ حیران ہوئی

جی بلکل دور سے اس آدمی کی وجاہت پر کوئی بھی مر سکتا ہے لیکن قریب سے ان کی بدصورتی صرف میں نے دیکھی ہے اور میں کیوں نہ بتاو۔۔ صرف ایک پودے کی ٹہنی ٹوٹنے پر میرے شوہر نے مجھے مارا ہے۔

اپکو ہی مبارک ہو یہ اپکا شاہ نہ ہی مجھے ان میں دلچسپی ہے اور نہ ہی مجھے لینی۔۔۔ تو کسی کا بھی ہوئے مجھے کوئی فائدہ نہیں "

novelistaan.com

وہ اچھی خاصی سنا کر وہاں سے سیدھی ہو گئی تھی اندر شاہنواز ایک لفظ نہیں بولا رمشہ حیران تھی اسکے نزدیک آئی

تمھیں شرم نہیں اتی "رمشہ غصے سے بولی

وہ پودا ناز نے لگایا تھا "

وہ مر چکی ہے یار تم کیا حرکتیں کر رہے ہو "

ایزہ ناز کی بیٹی ہے اور عمر کی بہن "وہ اہستگی سے بولا

رمشہ جیسے جھٹکا کھا گئی جیسے زبان پر مزید کچھ بھی بولنے قابل نہیں رہا۔۔وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

پھر تو تمھیں ڈوب کر مر جانا چاہیے شاہ اسپر ہاتھ اٹھاتے "وہ غصے سے پھنکارتی وہاں سے چلی گئے ہاں ذہن میں کئی سوال تھے لیکن اس وقت پوچھنے نہیں چاہتی تھی

شاہنواز تنہا وہیں کھڑا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا اور تو پورے گھر میں بس ملازم بکھری چیزیں اور سامان سمیٹتے دیکھائی دیے اسنے اوپر کی جانب چہرہ اٹھایا وہ کمرے میں تھی وہ سانس کھینچتا اوپر چلنے لگا اسے اسطرح سب کے سامنے نہیں کہنا چاہیے تھا

novelistaan.com

اور مرد بھی کیا سوچ رکھتا ہے غصے میں بیوی پر ہاتھ اٹھالے تو اسکی عزت نہیں گھٹتی اگر وہ ہی حرکت بیوی سب کو بتادے تو عزت گھٹ جاتی ہے وہ اوپر چلتا جارہا تھا اسنے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا ایزہ ڈریسنگ میرر کے سامنے کھڑی اپنے گلے سے نکلیس نکال رہی تھی شاہ نواز اسکے نزدیک آیا اور اسکا بازو پکڑ کر رخ اپنی جانب موڑ لیا

یہ کیا تماشا تھا" اسکے سوال پر ایزہ نے اس سے سب سے پہلے اپنا بازو چھروایا اور اسکی جانب دیکھنے لگی

آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے" اسنے بھی الگ ہی سوال کیا

دیکھو جتنا تم سے پوچھا ہے اتنا جواب دو"

میرے پاس جواب نہیں ہے کیونکہ سارے جوابات سے آپ آگاہ ہیں "وہ اسکے پاس سے ہٹنے کی کوشش کرنے لگی۔

ایزہ جسٹ شیٹ آپ اتنی زبان درازی نہ کرو تو بہتر ہے کیونکہ تمھیں پتہ ہونا چاہیے تمھارے سامنے کوئی تیرہ سالہ بچہ نہیں شاہنواز سکندر کھڑا ہے تو سب سے پہلے اپنا لہجہ اور انداز درست کرو "

نہیں کروں گی "ضدی تو وہ سب ہی تھے معلوم نہیں اتنے عرصے اسنے خاموشی سے کیسے کاٹے لیں ایک لفظ نہ اختلاف اٹھایا اب شاید اسکے ارد گرد ڈھارس تھی

ایک تو وہ اپنے بھائی سے ملنے کے بعد مکمل بدل چکی تھی دوسرا ماں بننے والی تھی پھر شاہنواز کا نرم رویہ بھی اس میں ہمت مجتمع کر چکا تھا

novelistaan.com

شاہنواز نے غصے سے اسکی جانب دیکھا

ڈونٹ ٹیسٹ می "انگلی اٹھاتا وہ جیسے اپنے ضبط اور برداشت کی حدوں کو چھو رہا تھا

مجھے آپکی کسی بات سے فرق نہیں پڑتا میں تو دعا کر رہی ہو کاش کاش کہیں سے بھی عمر بھائی اجائیں تو میں انکو اپکا اصل چہرہ دیکھاو اور یہاں سے چلی جاو "

اوقات میں رہو اپنی " وہ دھاڑا

ڈرتا نہیں ہے شاہنواز کسی سے اور اگر کسی دن بھی جرت کی تم نے اس گھر سے قدم نکالنے کی تو طلاق بھی منہ پر مار سکتا ہوں

مجھے منظور ہے "بھیگی پلکوں سے وہ جیسے ضد پر اڑی کھڑی تھی

شاہنواز کو امید نہیں تھی وہ یہ کہے گی اسے لگا تھا وہ ہمیشہ کیطرح ڈر جائے گی سہم جائے گی اسکی جانب دیکھے خود اسکی جانب بڑھے گی

ایزہ اسکے پاس سے ہٹ گئی اور ڈریسنگ روم میں چلی گئی شاہنواز اسی جگہ کو گھورتا رہا جہاں وہ ابھی کچھ دیر پہلے موجود تھی

---

novelistaan.com

بدر کا کام چل رہا ہے ابو اور ہمارا نہیں آپ عمر کو واپس لے آئیں تا کہ اپنی دوکان میں نیا مال لائیں "ناشتے کی ٹیبل پر ارہم نے باپ سے کہا جبکہ اشفاق صاحب کے چہرے پر سنجیدگی اور سختی بھری ہوئی تھی دانت پر دانٹ چڑھائے بیٹھے تھے۔

بدر کچھ کرو میری بچی بھی وہاں ہے "نجما کچن میں کھڑی رو رہی تھی بدر انکے پاس ایا تو وہ بے چینی سے بولیں

میں کچھ کر رہا ہوں لیکن بات نہیں بن رہی فلحال ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں "

میں تمھارے تایا سے بات کرتی ہوں ہٹو ایسے کیسے وہ خاموش بیٹھ سکتے ہیں آج تیسرا دن ہے بچے کو قید ہوئے کچھ تو کریں "وہ بولیں بدر نے انھیں پکڑ لیا

اس آدمی کے منہ لگنے کی ضرورت نہیں اول تو عمر خود بہت بڑی چیز ہے جو جیل میں اپنی بیوی کو فون کال کر کے بلا سکتا ہے وہ یقینا اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہے تو آپ انکی فکر نہ لیں باقی میں خود بھی دیکھتا ہوں "وہ اسے سمجھانے لگا مگر ماں تھی دھڑکا سا لگا ہوا تھا دل کو۔

بدر باہر ایا اور صوفے پر بیٹھ گیا

سوہا کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی اب وہ بیمار کیوں ہوئی وہ نہیں جانتا تھا اسے کیا مسلہ ہے لیکن اسنے اٹھتے ساتھ اسے اٹھایا اور ناشتہ بنانے کا حکم دے دیا

novelistaan.com

اشفاق صاحب اور ارہم اسے ہی گھور رہے تھے وہ سمجھ سکتا تھا ان کی تکلیف بدر کی دوکان کارنر کی تھی جبکہ انکی اندر کیطرف تو گاہک کا پہلا رخ اسکی دوکان کی جانب ہوتا تھا اور وہ تو جیسے اپنی خوشیاں دبائے پھر رہا تھا اگر ایک جگہ اسکی ڈیلینگ ہو جاتی تو انشاءاللہ وہ ترقی کی پہلی منزل پر قدم رکھ لیتا وہ موبائل سکرول کر رہا تھا سوہا باہر نکلی اور اسکی جانب دیکھا

بدر میری طبعیت نہیں ٹھیک آج نجما آنٹی سے بنوالو" وہ بولی آہستگی سے بدر نے سر اٹھایا

جا کر ناشتہ بناؤ اور دوسری بات نہیں سنو گا میں " سختی سے کہہ کر وہ پھر موبائل دیکھنے لگا

سوہا کی آنکھیں بھیگ گئیں وہ جیسے اسے توڑ کر رکھ دینا چاہتا تھا

ہاتھ کا بدلہ جسم کو تکلیف دیتا ہے جو دو چار دن میں ٹھیک ہو جاتی ہے لیکن زبان سے بدلہ ساری عمر بھی زخموں کو بھر نہیں سکتا

وہ اسکے لہجے اور لاپرواہی پر ایک گھونٹ حلق میں اتارتی کچن کی جانب بڑھ گئ

تائی جان بھی باہر دیکھائی نہیں دے رہیں تھیں ورنہ سب سے پہلے انکا بولنا تو فرض تھا

اور سوہا کے باپ اور بھائی کو بدر کی دوکان اور اسکے کاروبار سے غرض تھی بس۔۔۔

سوہا کچن میں آئی اور کانپتے ہاتھوں سے بال سمیٹ کر اسنے پراٹھے کے لیے سامان تیار کرنا شروع کیا

اسکے واضح کانپتے ہاتھ اور سرخ چہرہ نجما دیکھ سکتی تھی

novelistaan.com

سوہا بیٹا کیا ہوا ہے طبعیت نہیں ٹھیک کیا" نجما بولی تو سوہا نے جواب نہیں دیا نہ ہی وہ کسی کے منہ لگنا چاہتی تھی۔

بیٹا طبعیت ٹھیک ہے "

مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ دھاڑی بدر سمیت سب کو سنائی دیا تھا

اندھی ہیں آپ دیکھائی نہیں دیتا آپکے راجہ آندھر کے لیے پراٹھا بنا رہی ہوں میری طبعیت کا ٹھیک ہونا یہ نہ ہونا ضروری نہیں ہے اپنے کام سے کام رکھا کریں" بہتی آنکھوں سے وہ انپر ٹوٹ پڑی نجما شرمندگی سے سر جھکا گئی جبکہ بدر نے دانت پیستے ہوئے یہ بکواس سنی تھی سوہا بدر کو دیکھ کر سٹپٹائی وہ اسکے نزدیک آیا اور اسکے ہاتھ سے سامان کھینچ لیا

یہاں کھڑے ہو کر میری ماں نے بخار سے جلتے وجود سے تمھاری پسند کی چیزیں بنائی ہیں

میری ماں نے ان ہاتھوں سے تم لوگوں کی خدمت کی میری ماں کے جسم کے کسی بھی حصے میں درد ہوتا تھا وہ اس درد میں کھڑی وہ کر اس خاندان کی بھوک مٹانے کو بنا رہی ہوتی تھی چیزیں اور تم ایک رتی بھر بخار پر اترا رہی ہو" وہ دھاڑا

اصل بے غیرتی تو باپ بھی کی تھی جو اٹھ کر نہ آئے سوال نہیں کیا

سوہا کے چہرے کے رنگ اڑے

معافی مانگو امی سے ابھی" وہ اسکا رخ امی کی جانب کرتا بولا نجما پریشان سی ہوئی۔

novelistaan.com

کیونکہ سوہا کی انکھ سے آنسو لڑی کی مانند بہہ رہے تھا

میں نے کہا معافی مانگو اور آئندہ تمھاری آواز میری ماں سے اوپر ہوئی تو زبان کٹ کر رکھ دوں گا اور میں یہی کروں گا" اسنے نجما کی جانب اسے دھکیلا دیا۔

نہیں بدر اسکی ضرورت نہیں اسکی طبعیت نہیں ٹھیک تم مجھے کہتے میں ناشتہ بنا دیتی "

امی بیوی یہ ہے میری اور اسکی ذمہداری ہے کہ یہ یہاں وہ سب کرے جو کہ آپ نے کیا ہے شوہر کے مر جانے کے باوجود بھی۔۔۔ وہ بولا تو نجما سوہا کو دیکھنے لگی

میرا ہاتھ اٹھا تو تمھیں زیادہ بے عزت کرے گا سوری کرو "

سوری چچی" وہ بولی اور بدر کو جیسے چین سا آیا۔

بلا چوں چراں ناشتہ دے دو مجھے دیر ہو رہی ہے مجھے" بدر لاپرواہی سے کہہ کر باہر نکلا سوہا نے خاموشی سے ناشتہ بنایا اور اور بمشکل ہی بنا ہوا پراٹھا انڈہ لیے وہ باہر آ گئی

ایک بات تھی وہ جیسا بھی بنا لیتی وہ چپ چاپ کھا لیتا وہ خاموشی سے کھا رہا تھا

پراٹھا جلا ہوا بھی تھا لیکن وہ کھانے میں مصروف تھا کھا کر وہ باہر نکل گیا۔

اور سوہا جلتی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔

novelistaan.com

نہ محبت نہ توجہ۔۔۔زبردستی کے بنائے گئے رشتے ایسے ہی ہوتے تھے شاید۔۔۔۔شدید غم کی سی کیفیت میں اسنے باپ کی اور بھائی کی جانب دیکھا جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھے ٹوٹے ہوئے قدموں سے وہ کمرے میں آئی اور لیٹ گئی اور بے شمار رو دی

ان روائیوں کی عادی نہیں تھی وہ اسکے باپ نے تو اسکو بہت محبت دی بھائی نے دی ماں نے دی اب وہ بدر کی دوکان کی وجہ سے یہ سب کر رہے تھے اسے منہ کی مار دے دی تھی

وہ روتے روتے سو گئی تھی

معلوم نہیں شام کے کس پہر آنکھ کھلی صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا ایک تو بھوک پھر تیز بخار اسکا سر چکرا گیا ہاتھ کانپنے لگے تھے وہ اٹھنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں تھی سردی کا بخار تھا اسکی جان لے رہا تھا کوئی آیا ہی نہیں اسکے پاس اسے دیکھنے۔۔۔

اسے لگا تھا اسکی ماں آئے گی سب سے پہلے مگر نہیں کوئی نہیں تھا وہ بستر پر ہی پڑ گئی ہمت تھی کہ ختم ہو رہی تھی

وہ وہیں لیٹی رہی اور کھڑکی کے باہر رات کی چادر آسمان پر پھیلتی اسنے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔ اسنے آنکھیں بند کر لیں۔

اور معلوم نہیں وہ پھر کھل میں چلی گئی تھی

اور پھر جیسے اسے احساس ہوا کہ اسکو کوئی ہلا رہا ہے اسنے آنکھیں کھولیں بدر تھا

novelistaan.com

اوپر ہو کر لیٹو" اسنے حکم دیا

سوہا اسے دیکھتی رہی اسنے اسکا بخار چیک کیا وہ واقعی تپ رہی تھی وہ میڈیسن لایا تھا اسکے لیے۔۔۔

اسنے سب سے پہلے کھانے کے شوپر کھولے اور خود ٹرے میں کھانا رکھ کر لے ایا

سوہا اسے دیکھ رہی تھیں وہ سنجیدگی سے یہ سب کر رہا تھا وہ اسکے نزدیک بیٹھا اور اسکے منہ کی جانب دو چار لقمے بڑھائے اور اسکے بعد اسکے ہاتھ میں دے دیا تھا بریڈ بوائل ایگ اور بازاری کھانے کے ساتھ ایک بیمار بندے کا بھی کھانا تھا وہ چپ چاپ اپنا کھانے لگا سوہا اسے دیکھنے لگی

یہ توجہ تھی یہ بھیک تھی

وہ بر حال چھوٹے چھوٹے لقمے لینے لگی اور کچھ ڈھارس آئی تھی وجود میں جیسے راحت سی میسر ہوئی ہو کچھ سمجھ لگا ہو دماغ کو۔۔

اس میں جتنی ہمت تھی اتنا کھا کر رکھ دیا

بدر نے فورس نہیں کیا پہلے اسنے مکمل کھانا کھایا اور پھر دوا نکال کر اسکی ہتھیلی پر رکھ کر اسے گلاس تھما دیا

۔

تم بیمار مت ہوا کرو پیسے نہیں ہیں میرے پاس اتنے کے کھانے کو بھی دوں اور یہ بے تکے چونچلے بھی اٹھاو" سرد مہری سے کہہ کر وہ برتن اٹھا گیا

novelistaan.com

سوہا خوش ہو گی تھی کہ اسے اسکا احساس ہے لیلن وہ مجبوری میں کر رہا تھا اسنے دا وئی لی اور پانی کا گلاس سائیڈ پر رکھ کر لیٹ گی اسے سخت سردی لگی تھی۔

یہاں تک ہے وہ دو کمبل میں بھی کانپ رہی تھی۔

بدر صوفے پر بیٹھے کسی سے بات کر رہا تھا کاغذ پنسل سے کچھ لکھ رہا تھا۔

سوہا اسے دیکھتے دیکھتے سو گئ تھی پھر دوائی نے کچھ اثر کیا تو اسکا دماغ شعور میں تھا مگر آنکھیں بند کیے وہ سوتی جاگتی کیفیت میں تھی

معلوم نہیں کس وقت کام سے فارغ کو کر وہ اسکے نزدیک آیا

اور اسکے ساتھ لیٹ گیا سخت تھکاوٹ تھی اسنے کچھ دیر لیٹ کر چھت کو گھورا

کمبل گرم تھے لیکن وہ سکڑی ہوئی لیٹی ہوئی تھی بدر نے سر جھٹک کر اسکا گال تھپتھپا دیا

اٹھو" وہ بولا سوہا نے آنکھیں کھولیں

لائیٹ بند کرو اور" وہ رک گیا اپنی قمیض کا گریبان چاک کرتے اسنے اسکی صورت دیکھی سوہا کی آنکھیں حیرانگی سے پھیل گئ

اس میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی وہ خواہشمند کس بات کا تھا اس سے۔۔۔۔۔

بدر "

سوہا مجھے بکواس نہیں سننی" اسنے بس اتنا ہی کہا

novelistaan.com

لیکن میری طبعیت نہیں ٹھیک" وہ جیسے منت کرنے لگی

یہ میرا مسلہ نہیں ہے کہ تم بیمار ہو اور ویسے بھی کھا ہی چکی ہو بحث کر کے میرا موڈ سپائل نہ کرنا" اسنے کہا اور اسکی جانب دیکھا

تم بہت بڑے وحشی ہو " وہ رو پڑی

اچھا دیر سے احساس ہوا تمھیں اس بات کا" وہ اب بھی لاپرواہ تھا

میں تمھاری شکایت ابو کو لگا دوں گی" وہ بے بسی سے بولی

اچھا ٹھیک ہے جاؤ لگا دو میں بھی دیکھ لوں گا وہ باپ جو تمھیں منہ لگانا پسند نہ کرے وہ کیا کرے گا تمھارے لیے" اسکی بات پر سوہا بے بسی سے اسے دیکھنے لگی

میرا ٹائم ویسٹ کر رہی ہو کیسی بیوی ہو تم سارا دن محنت کر کے آیا ہوں اور تم اپنی تکلیف اور طبعیت کے ڈھکوسلے لے کر بیٹھ گئی ہو "

وہ بولا سوہا نے گال صاف کیا کانپتے ہاتھوں سے لائیٹ بند کی کمرے میں اندھیرا چھا گیا لیکن چونکہ انکے کمرے میں ہیٹر نہیں تھا تبھی سردی کا احساس شدید تھا

لائیٹ بند ہوتے ہی سوہا اندھیرے میں اسکی پہچان کرنے لگی اور بدر اسے اپنی جانب کھینچ لیا وہ اسکے سینے پر گیری

novelistaan.com

تمھیں پتہ ہے میں تمھارے ساتھ ہوتے اس اندھیرے میں کیوں ڈوبنے کی خواہش رکھتا ہوں" سختی سے اسکی کمر پر اپنی آہنی گرفت کرتا وہ بولا

تاکہ مجھے تمھاری شکل نہ دیکھنی پڑے تاکہ مجھے تمھاری شکل سے جتنی نفرت ہے اسکا اظہار میں روشنیوں میں کر کے واقعی ایک جانور نہ بن جاؤ" وہ اسکے کان کی لو کو آہستگی سے اپنی انگلیوں کے بیچ زور سے دباتا بولا سوہا اسے دیکھتی رہ گئ

اتنی نفرت" بے ساختگی میں آہ نکلی تھی منہ سے

اس سے بھی کہیں گناہ زیادہ

اسنے ایکدم سے بال مٹھی میں جکڑے اور اسکی گردن پر جھکا۔ سوہا کو اپنی گردن پر اسکا لمس محسوس ہو رہا تھا اسنے سوہا کو کروٹ دے کر اپنے پہلو میں لیٹا لیا اور اسکے چہرے کو ہاتھوں میں جکڑے وہ اسکے خشک ہوتے ہونٹوں پر جھکا تھا

سوہا کو اسکی یہ قربت بھیک لگ رہی تھی جیسے اسکے جسم کو بس نوچا جا رہا ہے بنا احساس کے وہ اپنی تھکاوٹ ہی تو اتار رہا تھا اور وہ کر بھی رہا تھا

سوہا دم سادھے پڑی تھی بدر کا لمس چار سو تھا لیکن کوئی اچھا احساس کوئی گدگدی دینے والی بات کچھ نہیں تھا بس ایک خالی پن ایک کھوکھلا پن تھا جسے وہ سہہ رہی تھی۔

اسکی آنکھیں بھی خشک تھیں اور بدر اپنی من مانی پر اترا ہوا تھا۔

novelistaan.com

اور جب اسکا دل راضی ہو گیا تو وہ منہ سا بن گیا۔

اتارو اس بخار کو کل مجھے تمھاری یہ حالت نہیں چاہیے " بر ہمی سے کہتے اسنے اپنے بٹن لگائے

اس پر اپنی تھکاوٹ اتار کر اپنی خواہش پوری کر کے وہ برا سا منہ بنا گیا تھا اسنے لیمپ اون کیا اور موبائل میں وقت دیکھتا کر وہ لیٹ گیا آنکھیں بند کر لیں

سوہا کی آنکھیں یوں ہی کھولی ہوئی تھیں اور وہ دیوار کو گھور رہی تھی۔

شاہنواز ساری رات آنکھوں میں کاٹ چکا تھا سیگریٹ پیتے

اور اسے جیسے احساس ہو گیا کہ وہ عمر کی ہر غلطی کو ایسے اگنور کرتا تھا جیسے اسکی غلطی پانی پر لکھی جا رہی ہے

اور جبکہ ایزہ کی غلطی گناہ بنا کر فورا سزا دے دیتا تھا

عادت پرانی تھی تبھی چھوٹ نہیں رہی تھی وہ جانتا تھا وہ بھی اس سے ناراض ہو جائے گی کہ وہ اسکی بیٹی کے ساتھ کیا کر رہا ہے جبکہ وہ اندر خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی

وہ اٹھا اور اسکے پاس آ کر اسکے چہرے پر سے کمبل ہٹایا تو حسین سا چہرہ ہلکا ہلکا گرمائش سے سرخ ہو گیا تھا

وہ آرام سے سو رہی تھی اسے بے سکون کر کے

شاہنواز اسکے نزدیک لیٹ گیا اور اسکے گال پر ہاتھ پھیرنے لگا نشان تھا لیکن ہلکا سا۔۔۔

اسکے بال سنوارے اور گھیرہ سانس بھر کر اٹھ گیا

novelistaan.com

ضد تو ان سب میں شاہنواز سے بھی بڑھ کر تھی آخر کو جس کے بچے تھے اسکے اندر کم ضد تھی وہ اٹھ گیا۔

دادی جان کو دو دن بعد لینے جانا تھا اسنے عمر کے پاس بھی جانا تھا کل اسکی بیل ہونی تھی

ویسے بھی آج سنڈے تھا اور اسنے شام میں ہی باہر نکلنا تھا

وہ کسمسا کر اٹھی اور ایکدم اسکا ہاتھ ایک نرم نرم چیز سے ٹکرایا کچھ ڈر کر آنکھیں کھولیں تو ایک بڑا سارا بھالو عین اسکے پہلو میں تھا اسنے جلدی سے وہ بھالو اٹھالیا تو بیڈ پر اتنے سارے بھالو دیکھ کر وہ اچھل پڑی اور پھر صوفے پر موجود چاکلیٹس دیکھ کر تو دوڑ کر چاکلیٹ کھانے پہنچ گئی تھی

اسنے ٹیبل پر دیکھا فلورز تھے اور انکے بیچ ایک کارڈ تھا اسنے وہ کارڈ اٹھالیا اور چاکلیٹ کھول کر بڑی ساری بائیٹ لی

سوری آئندہ تم پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤ گا ائی پرومس" اسنے پڑھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی

منانے کا طریقہ تو اچھا تھا لیکن وہ کنفیوز سی ہو گئی

ہاں وہ کبھی کچھ تھا کبھی کچھ لیکن وہ ماننے والی نہیں تھی

مزے سے چار چاکلیٹس کے پیک کھا کر وہ فریش ہوئی اور اسکے بعد پھیلے بھالو اٹھا اٹھا کر دیکھتی خوش ہونے لگی مگر اسنے پھولوں کو نہیں چھوا تھا چاکلیٹس بھی ویسے ہی پڑی تھیں بس وہ انھیں دیکھ رہی تھی

شاہنواز نے ملازم کو بھیجا کہ وہ ناشتے کے لیے نیچے جائے "

novelistaan.com

نہیں کرنا ناشتہ "وہ بولی اور سر جھٹک گئ

کچھ دیر بعد شاہنواز خود آگیا

ناشتہ نہیں کرنا" نرمی سے بولا

نہیں "وہ بس اتنا ہی بولی

تمھیں پھول اچھے نہیں لگے "وہ گلابی پھولوں کو دیکھتے ہوئے بولا

مجھے ریڈ پھول پسند ہیں "وہ بولی شاہنواز اسکا نکھرے دیکھ رہا تھا اور بڑی بات تھی سہہ رہا تھا۔

اوکے تم مجھے لسٹ بنا دو تمھیں کیا کیا پسند ہے "

اپکو کیوں بتاؤ "

کیونکہ میں تمھارا شوہر ہوں "وہ اسکے نزدیک آیا گیا

میں نہیں مانتی "

ہیں نکاح نامہ ہے میرے پاس تمھاری ماننے یہ نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا" وہ بولا

تو اپنے پاس رکھیں اسے آپ بڈھی روح ہیں "وہ بولی اور اسکے پہلو سے ایک بھالو اٹھا کر نکل گئ

واٹ "شاہنواز اسکی ان باتوں سے پریشان ہی ہو جاتا تھا آئینے میں خود کو دیکھ کر وہ اسکے پیچھے پیچھے گیا تھا وہ

جو اپنے پیچھے لوگوں کو چلاتا تھا خود سے پیچھے گیا

تم نکھرہ دیکھانا بند کرو اب بس "

novelistaan.com

کس لیے "میں سوری بولا تو ہوں "

وہ انا پرست شخص منہ سے معافی مانگتا ہی کیسے۔

کیا بولا ہے "وہ بھی زچ کر رہی تھی

وہی " وہ بس اتنا ہی بولا

منہ سے بولیں "وہ بولی

زیادہ فری نہ ہو "وہ انگلی اٹھا کر بولا

ایزہ صوفے پر بیٹھ کر اپنا موبائل دیکھنے لگی

بات کر رہا ہوں تم سے "وہ موبائل چھین گیا

تھپڑ ہی ماریں گے اپ مار لیں "وہ بھی غصے سے بولی

اچھا ٹھیک ہے

س۔۔۔سوری "وہ بولا ایزہ کو بے ساختہ ہنسی آئی۔

میں نے معاف نہیں کیا "وہ بولی اور باہر نکل گئ

ایزہ "وہ غصے سے چیخا اور ایزہ لون میں آ گئ شاہنواز نے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا۔

میں اس پودے کو توڑو گی اسکے بعد معاف کرو گی "

اب تم میری برداشت آزما رہی ہو "

novelistaan.com

کیا ہے اس میں جو اتنا قیمتی ہے یہ "

کیا ہے اس میں اتنا قیمتی جو آپ کی جان جا رہی ہے "ایزہ نے اسے غور سے دیکھا

نہیں کچھ نہیں ہے بس پلانٹس سے میری اٹیچمنٹ ہے تو مجھے اچھا نہیں لگتا کوئی انھیں چھیڑے۔۔۔۔

میں کوئی نہیں ہوں شاہنواز سکندر "وہ اسکی اس بے کار ڈیفینیشن پر جیسے تڑپ اٹھی بنا لحاظ کے اسنے اسپر ہاتھ اٹھا لیا تھا اور اب کیا تفصیل دے رہا تھا

میں کوئی دروازے پر پڑا ڈور میٹ نہیں ہوں جیسے جب چاہیں گے اسپر قدم رکھ دیں گے یہ پودے آپکے لیے اتنی ویلیو رکھتے ہیں کہ آپ انکی وجہ سے ایک جیتے جاگتے انسان کو بڑی طرح پیٹ ڈالیں اور بس یہ ہی وجہ ہے ہمارے بیچ میں کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا" بھیگے لہجے میں بولتی وہ بھالو کو اسکے قدموں میں پھینک گئ

مجھے بھی ٹیڈی بئیرز بہت پسند ہیں اگر آپ انھیں چھیڑیں تو اجازت دیں کہ میں بھی اپکو تھپڑ مار سکوں "

وہ دو قدم دور ہوتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی شاہنواز خاموش رہ گیا ہاں جو وجہ اسنے بتائی تھی وہ سننے میں تو کافی بے کار تھی۔

ایزہ میری بات "وہ ابھی کچھ بولتا کہ وہ اس پودے کے پاس گئ اور اس پودے کی سوکھی ہوئ بقیہ ٹہنیاں اور جھاڑیاں ساری نکال کر پھینک دی یہاں تک کے اسکے ہاتھ بھی زخمی ہو گئے۔

novelistaan.com

ایزہ نے شاہنواز کی جانب دیکھا وہ لہو ہوتی آنکھوں سے برداشت کے ڈھانے پر کھڑا تھا اس پودے کو دیکھ رہا تھا

ایزہ نے اپنی بھیگی پلکیں صاف کیں اور اسکے پاس سے گزرنا چاہا کہ شاہنواز نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ہاتھ پر گرفت پہلے سخت تھی لیکن ایزہ کی آنکھوں میں دیکھ کر اسنے گرفت نرم کر لی

سوری میں واقعی آئندہ تم پر ہاتھ نہیں اٹھاؤ گا میری بات کا یقین کرو" وہ بولا تو لہجہ نرم تھا وہ ریکویسٹ کر رہا تھا وہ حیران رہ گئ

یہ شاہنواز سکندر ہے جو دوسروں کو صرف اسکی اوقات پر رکھتا ہے یہاں تک کے ایزہ کو بھی جو اسی کی بیوی ہے

شاہنواز کی بات پر اسنے مڑ کر اس پودے کو دیکھا

وہ میں نے توڑ دیا اپکو غصہ نہیں ارہا" اسکے سوال پر شاہنواز نے ایک نگاہ گھما کر بھی نہیں دیکھا تھا کہ وہ کیسے بکھرا ہوا پڑا تھا

نہیں "

تو اس دن کیوں آیا "

بہت سوال کرتی ہو اتنے سوال نہ کیا کرو" اسنے اسکا گال تھپتھپایا لیکن ایزہ کی آنکھوں میں الجھن تھی۔

شاہنواز اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا اسکا بھالو خود اٹھا کر اسے اندر لے آیا

novelistaan.com

ایزہ حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی

آپکو واقعی بخار ہو گیا ہے" وہ منہ بنا کر بولی شاہنواز نے سر جھٹکا

ناشتہ کرو" اسنے بیٹھنے کا کہا

دادی جان کب آئیں گی۔ "

شاید دو چار روز تک "

اتنی دیر سے میں بور ہو جاؤں گی" وہ گہرہ سانس بھر گیا

اچھا تو تمہیں انکے طعنے سن کر مزاہ آتا ہے"

شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا جبکہ وہ سکون سے ناشتہ کر رہی تھی

جی نہیں لیکن بس گھر بڑا نہیں لگتا "

اداس مت ہوا کرو تمھیں جو چیز چاہیے جس سے تم اداس نہ ہو جس سے تمھارا دل لگ جائے بتاؤ مجھے

۔۔۔میں تمھارے پاس اویلیبل کر دوں گا "

وہ کانٹا منہ کیطرف لے جاتا بولا

ایزہ کا ہاتھ تو رک گیا تھا مجھے ان مہربانیوں کی وجہ سمجھ نہیں ائی" اسکے سوال پر شاہنواز نے خاموشی سے

اسے دیکھا اور سر ہلایا۔

ٹھیک ہے میں سمجھاتا ہوں مگر پرومس کرو کہ تم کوئی سوال نہیں کرو گی "

novelistaan.com

جی "وہ اپنا ناشتہ چھوڑ چکی تھی

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آپ کسی پیاری سی لڑکی کے ساتھ ہوئی زیادتیوں کو دل سے فیل کر لیتے ہیں اور پھر کوشش کرتے ہیں کہ اسے خوش کر دیں

تو بس اتنی سی بات ہے "

آپ مجھے خوش کرنا چاہتے ہیں" وہ بولی شاہنواز نے اسکا خوبصورت ہاتھ تھپتھپایا

ہاں "

اچھا۔۔۔اور اگر میں اپکو ایک بات بتاؤ "

وہ جیسے اسے آزمانا چاہ رہی تھی جیسے چاہتی تھی کہ ابھی وہ اس کھول سے باہر نکلی اس نقاب سے جو وہ اپنے منہ پر چڑھا کر اس سے باتیں کر رہا ہے

تبھی اپنی جان کی پرواہ نہیں کی تھی

کیا بات" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

میں بلکل ویسی ہی ہوں جیسا دادی جان کہتی ہیں" وہ بولی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

آوارہ کہہ سکتے ہیں میرے گھر والوں نے میری شادی اسی وجہ سے مجھ سے پندرہ سال بڑے مرد سے کی کیونکہ میری عاشقی معشوقی پکڑی گئی تھی

ہاں لوگوں کی زبانیں ان ساری باتوں کو انھیں لفظوں میں ادا کیا جاتا ہے

novelistaan.com

میرے بھائی کو بتایا گیا تھا کہ میں گھر سے بھاگ گئی ہوں

میرا کردار "اسنے سانس لی

جیسے ماضی یاد کر کے اسکے اندر تک تکلیف اتر گئی تھی

سب کے سامنے معمہ ہی رہ گیا" اسنے انکھ سے بہنے والے آنسو کو صاف کیا اسے بہنے نہ دیا

شاہنواز نے اپنے اندر کی تمام برداشت کع اس وقت آزمائش میں ڈال دیا تھا اسنے دو بار گھیرے سانس بھرے

کس سے محبت کرتی تھیں تم "

وہ محبت تو نہیں ہوتی بد کردار ہوتی ہو جائے پاک نہیں ہوتے جھوٹے فریب ہوتے ہیں ہمارے سلام میں محبت جائز نہیں تھپڑ جائز ہیں

بہن بیٹی بیوی یہاں تک کہاں کو مارنا حلال ہے لیکن محبت حرام یہ تو بات بھی نہیں ہو سکتی کہ محبت کسی سے کی جائے "وہ بری طرح رو پڑی شاہنواز اسے دیکھتا رہا۔

لیکن۔۔۔۔میں قسم کھاتی ہوں میں نے اپنے بچے کے بعد کسی کو سوچنا نہیں چاہا" وہ اپنا جرم بتا رہی تھی

شاہنواز اسکے پہلو سے اٹھ گیا

ناشتہ کر لینا ضروری ہے تمھارے لیے "

وہ غصہ نہیں ہوا تھا لیکن اسکے چہرے پر کئی رنگ تھے

novelistaan.com

ایزہ کی سچائی اتنی ہی تھی کہ اسنے بدر سے محبت کی تھی لیکن جنگ کے میدان میں وہ بھی اجنبی ہی تھا کہ اسے پتہ ہی کہاں تھا اس محبت کا۔۔۔جو اچانک کھل گئ تھی

ایزہ سر جھکائے آنسو صاف کر گئ

اسنے سوچ لیا تھا وہ بلکل نہیں روئے گی

شاہنواز بھی تو کسی سے محبت کرتا ہے وہ جانتی تھی شاید اسی خوبصورت عورت سے "اسنے گھیرہ سانس بھرا

اپنے منہ سے وہ سب سچ بتا چکی تھی اسے

اب دل پر بوجھ رکھنے کو کچھ نہیں تھا آزاد ہو گئ تھی وہ ہر چیز سے لیکن اسکا بہت دل تھا وہ عمر سے ملے اسکا بھائی آئے وہ اس سے باتیں کرے۔

اور کسی چیز کی تو تمنا نہیں تھی اسے۔۔۔۔

ہمممم یہ گھر کا اڈریس ہے تم نے یہاں پر 4 دن سے زیادہ ریلی نہیں کرنی یہاں ایک لڑکا ارہم ہے اور ایک اسکے علاوہ ہے وہ لڑکا اسکی تصویر اور اسکی ڈیوٹیلز مجھے چاہیے "

اس کے ہاتھ میں اشفاق صاحب کے گھر کا اڈریس تھما کر وہ سنجیدگی سے بولا تو زمیر سر ہلا گیا۔

ارہم کے علاوہ وہاں بدر تھا وہ جانتا تھا سب کو لیکن شاہنواز کے اگے بول نہیں کھول سکتا تھا اپنی۔۔۔

novelistaan.com

جی سر کہہ کر وہ باہر نکل گیا

شاہنواز صبح سے سٹڈی میں ہی تھا۔

ایزہ کے بارے میں جان کر اسکے اندر کا ایک انا پرست مرد انگڑائی لے رہا تھا بار بار ایک جنون کیطرح اسکی انا اٹھتی جسے وہ بمشکل بیٹھاتا تھپتھپا دیتا

یہ بات اسے ہضم ہو ہی نہیں رہی تھی کہ اسکی قربت میں اسکی بیوی کسی اور مرد کے خیال میں رہتی تھی اسنے سچ بتایا تھا اپنے منہ سے بتایا تھا

کوئی اور حالات ہوتے یہ ایزہ کی جگہ کوئی اور عورت ہوتی وہ اسکی زبان ہی کھینچ دیتا کہ اسکی جرت کیسے ہوئی وہ اسکے سامنے بیٹھ کر اپنے کرتوت سنائے اور یہ بتائے کہ وہ ابھی اپنے بچے کے بعد اسے بھولی ہے اگر وہ اپنے گریبان میں جھانک لیتا تو کیا وہ ایزہ سے محبت کرتا تھا جو اسکی محبت کی کہانی پر تڑپ اٹھا تھا۔

اپنی محبت اپنی تھی دوسرے کی غیرت پر بن رہی تھی

مردوں میں انا ایک سی ہی ہوتی ہے بھلے وہ عاشق ہی کیوں نہ ہو۔

دوسری طرف سارا دن گزر گیا تھا اسے پریشانی ہو رہی تھی اب اسنے شاہنواز کے لیے وہ ساری ٹہنیاں اکٹھی کی اور انپر ایک ریڈ بو باندھ کر اسنے وہ ملازم کے ہاتھ سٹڈی میں بھیج دیں

لیکن ملازم اندر سے تڑپ کر نکلی کہ وہ ٹہنیاں شاہنواز نے اسکے منہ پر ماری تھی وہ بھاگ کر باہر اگئ

ایزہ کا تو دم ہی نکل گیا

novelistaan.com

معلوم نہیں کس جون میں بہک کر اسنے سب سچ اگل دیا اب تو دل تھا سہم ہی اٹھا تھا۔

ایزہ نے اپنے کانپتے ہاتھ دیکھے اور دل تھام لیا

اب کیا ہو گا وہ کیا کرے گا شاید اسکو مار مار کر وہ بھی گھر سے نکال دے کیا ضرورت تھی اسے یہ سب کہنے کی۔۔۔

وہ اپنی بھیگی آنکھیں سٹڈی کے دروازے پر جما گئ تھی۔

شاہنواز کی ایک پکار پر جیسے دل منہ کو آگیا

ایزہ "غصہ نہیں تھا سنجیدگی تھی اسکے لہجے میں اسے یاد آیا اسنے فہیم کو مار دیا تھا کیونکہ اسنے ایزہ کو چھونے کی کوشش کی تھی تو اب کیا ہو گا وہ باہر کھڑے ہی رونے لگی۔

ایزہ "دوبارہ پکارہ

ایزہ دروازہ کھول کر اندر آئی

تقریبا اندھیرہ تھا سٹڈی میں بس ایک لیمپ ہی چل رہا تھا وہ اندر آئی اور دروازے کے نزدیک رک گئ

شاہنواز نے اسے اپنے پاس بلایا۔

ایزہ گویا مجرموں کیطرح اسکے نزدیک آئی وہ اسے مارے گا۔

اسے یقین تھا وہ اسکے پاس ائی اور شاہنواز نے چیئر کو تھوڑا دور کر کے اسے اپنے بازوں میں اٹھا کر ٹیبل پر ایک جھٹکے میں بیٹھا دیا اور چیئر عین اپنے قریب کر دی

novelistaan.com

ایزہ اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

لیٹ جاؤ" یہ وہی شاہنواز لگ رہا تھا جس سے وہ شادی کے پہلے روز ملی تھی۔

ایزہ کے پاس دوسرا کوئی اوپشن نہیں تھا شاہنواز نے ہاتھ مار کر ٹیبل کا سارا سامان پھینک دیا۔

شاہ "

چپ" وہ آنکھیں نکال کر بولا ایزہ نے انکھیں زور سے بند کر لیں

شاہنواز اٹھا اور اسکی کمر پر ہاتھ رکھتا اسکے چہرے پر جھکا

تمھیں میری خوشبو ارہی ہے" سنجیدگی سے اسکے کانپتے لبوں کو دیکھا تھا اسنے سوال کیا

ج۔۔۔جی" وہ جواب دینے کی پابند تھی

سمیل می" اسنے کہا ایزہ نے ایک گھیرہ سانس بھر کر اسکی خوشبو کو اندر اتارا

ج۔۔۔جی "

Open your eyes and look at me fast "

اسنے جتنی تیزی سے کہا اتنی تیزی سے ایزہ نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں

یہ خوشبو تمھارے شعور اور لاشعور بلکہ ہر حد میں ہونی چاہیے ایزہ شاہ۔۔۔ تم شاہنواز سکندر کی بیوی ہو اور آخری سانس بھی تمھیں اسی حالت میں لینی ہے کہ تم پر تمھارے دماغ پر تمھاری روح پر میرا اختیار ہو صرف شاہنواز کا ورنہ میرے لیے یہ کام کہاں مشکل ہے کہ میں فہیم کیطرح کسی کو بھی مروادوں

novelistaan.com

بدر زمان یہ نام میرے ذہن میں چھپ گیا ہے تمھاری حرکات اسکی زندگی یہ یاد رکھنا

میں اپنے لیے کمپرومائز نہیں کرتا

آ۔۔۔۔آ" اسکی پھیلتی آنکھوں پر پیار کرتے وہ بولا

حیران مت ہو میں نے کہا نہ تمھاری کوئی بھی حرکت اسکی زندگی۔۔

اور مجھے ایمپریس کرنے کی کوشش مت کرنا

میں کوئی بھی تمھارا عمل اسکی زندگی کے لیے برداشت نہیں کروں گا "

اسنے اسکے ہونٹوں کو چھوا اور اہستگی سے وہ چھوتا وہ تیزی پر اتر گیا۔۔

ایزہ کیا کرتی بدر کی زندگی کا سوچتی یہ پھر اپنے اوپر برستے اس شخص کو۔۔۔

کم اوں ریسپونس کروائی ڈونٹ لائیک ایٹ "

وہ شدت سے اسکے ہونٹوں پر برستہ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ وہ اسکی ہے اور ہر صورت اسی کی رہے گی وہ

یہ سمجھنا بھول جائے کہ وہ اس سے انجان ہے

اسنے ناز کا لگایا پودا آج ناز کی بیٹی سمجھ کر نہیں ایزہ سمجھ کر ہی اسنے اسے اگنور کیا تھا لیکن اسکی حرکت

شاہنواز کو غصہ دلانے کے لیے کافی تھی

وہ اسکے ہونٹوں سے اترتا اسکی گردن کو چھونے لگا بدر کہیں دور چلا گیا

novelistaan.com

ایزہ اسکے لمس کو محسوس کر رہی تھی شاہنواز نے اسکے گلے سے دوپٹہ اتارا کر اپنے ہاتھ میں جکڑتا وہ اسپر جھکا کھڑا تھا۔

ایزہ مچل سی گئی وہ مسکرا دیا

پہلی بار ایک الگ سا احساس تھا

وہ دور ہوا۔۔۔۔ کھڑا ہو گیا

سٹینڈ آپ "اسنے بولتی اسکی آنکھوں میں دیکھا اور اسکی جانب ہاتھ بڑھایا

شاہ "وہ کچھ کہنا چاہتی تھی شاہنواز نے اسکے لبوں پر اپنی انگلی جما دی نہ کوئی سوال نہ کوئی جواب اتنا بھی ہلکا نہیں ہے شاہنواز سکندر کے اسکی قربت میں تم کسی کو سوچ سکو بات یہیں ختم مجھے دوبارہ تمھاری اس زبان پر شاہ کے علاوہ کوئی نام سنائی نہ دے "اسکا گال تھپتھپا کر وہ بولا

اور چیئر پر بیٹھ گیا اسکے ہاتھوں میں اب بھی ایزہ کا دوپٹہ تھا۔

اور وہ سکون سے چیئر گھماتا ایزہ کو ہی دیکھ رہا تھا جس میں رتی بھی نگاہ اٹھا کر یہ سوال کرنے کی ہمت نہیں تھی کہ بدر زمان کا اسے کیسے پتہ چلا

وہ آپ نے کہا" وہ چپ ہو گئ

کم ہئیر آج تم نے میرا موڈ بنا دیا ہے

novelistaan.com

کمرے میں آؤ" وہ اٹھا اور اسکا دوپٹہ ایک ہاتھ میں لیے وہ آگے آگے بڑھا ایزہ سن سے ذہن سے بیٹھی تھی

ایزہ شاہ کہیں دیر نہ ہو جائے" وہ بس اتنا ہی بولا ایزہ نے پریشانی سے سر اٹھایا اور جلدی سے اسکے پیچھے لپکی

وہ اسکے پیچھے پیچھے چلتی ایک معصوم سی پری لگ رہی تھی جو بلکل ڈر گئ تھی اس سے۔۔۔ شاہنواز کمرے میں داخل ہوا اور ایزہ بھی پیچھے پیچھے اگئ۔

دروازہ بند کر کے ڈریس چینج کرو میں زیادہ ویٹ نہیں کروں گا" اسنے کہا تو وہ دروازہ بند کر گئ

اس وقت اسکے دماغ میں صرف شاہنواز کا خیال تھا وہ کیا کر رہا تھا کہیں اسکی وجہ سے بدر کی زندگی وہ اسکی بات کو مذاق نہیں سمجھ سکتی تھی وہ فہیم کو مار سکتا تھا تو بدر کیا تھا

بہت دنوں بعد کوئی فرمائش کی تھی اسنے۔۔۔

اور ایزہ نے ہینگ ہوئی نائٹیز میں سے ایک پرپل کلر کی نائیٹی کھینچی اور اسے لیے واشروم میں چلی گئ

شاہنواز بیڈ پر لیٹا موبائل سکرول کر رہا تھا کہ زمیر نے اسے بدر کی تصویر سینڈ کی

خوبرو سا نوجوان تھا ہینڈسم تھا لیکن وہ مان نہیں سکتا تھا اس سے زیادہ ہے۔۔۔

خستہ حال ٹوٹی پھوٹی بائیک پر بیٹھا تھا اسنے سر جھٹک کر موبائل پھینک دیا

ایک اختیار سا اسکے اندر سما گیا

اسنے ایزہ کو دیکھا وہ اسکی تھی اسکا حق تھا وہ اسے چھوتا اسکے ساتھ جو مرضی کرتا نا چاہتے ہوئے بھی جیلس تھا وہ بدر سے۔۔

موبائل پھینک کر اسنے ایزہ کو آگے بڑھ کر کسی نازک گڑیا کی طرف خود پر خود ہی کھینچ لیا

وہ سردی سے کانپنے لگی تھی

شاہنواز نے ہیٹر تیز کر دیا اور اسکی صورت دیکھی جو نگاہ نیچے جھکائے ہوئے تھی

کیا سوچ رہی ہو" شاہنواز کی بات پر ایزہ نے اسکی سمت دیکھا۔

میری زندگی میں اب آپکے علاوہ کوئی نہیں بھلے آپ مجھ سے محبت کریں یہ پھر نہ کریں" ایزہ بے اپنا ٹھنڈا ہاتھ اسکی گردن پر رکھا لیکن آنکھیں اوپر نہیں اٹھائی تھیں اس نے۔

وہ بقرار پلکیں جھپکا رہی تھی جھکا رہی تھی دوسری طرف شاہنواز نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

مجھے علم ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیے" وہ سنجیدگی سے بولا

ایزہ نے سر ہلایا

مجھ سے نگاہ چرانے کی ضرورت نہیں ٹیک ایٹ ایزہ دیکھ لیا ہے اس پھٹیچر کو میں نے انسان کا محبت کرنے کا کوئی ٹیسٹ بھی ہونا چاہیے" اسکے ہونٹوں پر نرمی سے انگوٹھا رگڑتے وہ بولا

ایزہ کچھ نہیں بولی پھر اسے اس عورت کا خیال آگیا

آپ بھی تو کسی سے محبت کرتے ہیں" اچانک ہی اسنے پوچھ لیا شاہنواز نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

novelistaan.com

میں نے تمھیں یہ کبھی اپنے منہ سے کہا ہے "

لیکن میں نے وہ تصویر دیکھی ہے" وہ منہ بنا کر بولی اور شاہ نے اسکے ہونٹوں کو پوری طرح خود میں قید کر لیا

کہ سانسیں بھی اسکی سانسوں میں بھرنے لگی تھی وہ۔۔۔

شاہنواز کے ہاتھوں کی حرکت چار واطراف میں پھیلی ہوئی تھی وہ مدہوش سی ہوتی اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی

جس دن اپنے منہ سے بتاؤ اس دن مان لینا" وہ اسے تکیے پر لیٹا تا بولا اور اسکی گردن سے نیچے نائیٹی کا نیٹ کا گاون ہٹایا۔

آپ نے کہا تھا مجھ سے محبت نہیں کر سکتے" اسے یاد تھا

کافی ذہین ہو۔۔۔

ممکن ہے کر لوں "

اہستگی سے بولتا وہ ایزہ کو دنگ چھوڑتا اسکی گردن سے کچھ نیچے جھکا اور ایزہ کی جیسے جان ہی کھینچ گیا

ایزہ کے جسم کا رواں رواں شاہنواز کے لبوں کی حرکت پر جاگ رہا تھا وہ آنکھیں بند کر گئی اور وہ اس پر زور شور سے برسنے لگا

novelistaan.com

شاہنواز نے اسکے دونوں بازو اپنی گردن میں حائل کر لیے ایزہ کو اپنے لبوں پر اپنی گردن پر اسکی سارے احساس تھے

شاہنواز نے اسکے بازو پر جو وہ اس نیٹ گاؤں سے آزاد کرا چکا تھا دانت چبھو دیے

وہ سسکی اور ماتھے پر مدھم سے تیوری ڈالتی اسے دیکھنے لگی وہ مسکرایا اور اپنی شرٹ کے بٹن آدھے کھول کر چھوڑ دیے

" Open it

اسنے حکم دیا

ایزہ نے کانپتی انگلیوں سے بٹن کھولے اور شاہنواز نے اپنی شرٹ اسکی آنکھوں پر باندھ دی

" شاہ

ششش "اسنے روکا اور اسپر اپنے تمام اختیار کو اپنے قبضے میں لیے وہ اسکی جان پر بنا رہا تھا

آج اس قربت میں ایک الگ ہی اختیار تھا اگر نہیں تھی تو صرف ضرورت نہیں تھی

جو ہمیشہ سے ان دونوں کے بیچ رہی تھی

آج شاید ایک ننھا منھا سا اپنائیت کا پودا جنم لے چکا تھا

---

novelistaan.com

بدر نے پولیس اسٹیشن کے چکر لگا لیے تھے لیکن اب اسے یہ پتہ چل رہا تھا کہ عمر خیام کی تو بیل ہو چکی ہے اور وہ جا بھی چکا ہے بدر نے ایک سانس کھینچا معلوم نہیں کہاں گیا تھا اور بیل کس نے کرائی تھی اسکی

پھر اسکے پیسے کا خیال آیا تو اسنے اپنی بائیک گھمائی اور وہاں سے اپنے دوکان پر واپس آگیا۔

دماغ میں ساز کی فکر تھی آج تیسرا دن تھا ساز اسکے ساتھ رہتے پاگل ہو جاتی یقیناوہ دوکان کے اندر ایا اور سب سے پہلے خدا کا شکر ادا کیا تھا

یہ سب اسکا تھا اسنے محنت کی تھی۔

ابھی تو اسنے اس پلاٹ کا ذکر نہیں کیا تھا جو صرف بدر کے نام تھا اور یہ باتیں اسے ابو کی الماری میں لپیٹے ہوئے ایک پیج پر لکھی ملیں تھی شاید حساب کتاب تھا۔

اور تب سے وہ پکا ہو گیا تھا کہ اس گھر میں اسکا بہت کچھ ہے وہ خدا کا شکر ادا کرتا اندر ایا اور اپنے کام پر بیٹھ گیا۔

اسکی دوکان گاہکوں سے بھر جاتی تھی اور اب بھی ایسا ہی ہو رہا تھا

تایا جان اپنی دوکان سے نکلے اور اسکی دوکان میں اگئے۔

بدر نے توجہ نہیں دی اپنے کام میں مگن رہا۔۔۔

novelistaan.com

یہ بہت ہلکی کوالٹی کا کپڑا ہے "وہ اس عورت کے ہاتھ سے کپڑا کھینچتے بولے بدر کی پیشانی پر شکنے پڑے کہ یہ وہ کیا کر رہے تھے وہ کچھ بولتا کہ وہ عورت خود ہی بول اٹھی

بھائی ہم پہلی بار نہیں آئیں ماشاءاللہ بچے کی دوکان سے جو بھی لیا بہت ہی اچھا تھا تبھی دوبارہ آئے ہیں اپ ہٹیں ذرا راستے سے " وہ عورت سوٹ تایا جان کے ہاتھ سے کھینچتی ذرا ناگواری سے بولی اور وہاں سے چلی گئ

تایا جان اسکی پشت گھورتے رہے اور دوسری طرف بدر سر جھٹک کر اپنا سامان سمیٹنے لگا

تم تمھیں لگ رہا ہے تم ان پروں پر اڑ لوگے بس ایک دوکان اور ادھار کا پیسہ "وہ ذرا غصے سے بولے مجھے اللہ اڑائے گا کیونکہ نہ ہی میں نے کسی کا حق مارا ہے اور نہ ہی کسی پر بری نگاہ رکھیں ہے مسجد کا موذن ہونے کے باوجود۔۔۔

اور ذرا احتیاط سے بات کریں بدر زمان کے پاس آپکی بیٹی ہے اب "

ارے بھاڑ میں گئ بیٹی ویٹی مجھے کون سا فرق پڑتا ہے پہلے کون سا پڑا تھا جس وہ تیری معشوقہ کو ایک بڑی عمر کے آدمی سے بیاہ دیا تھا تو اس دوکان کو فورا خالی کر ورنہ تیرے لیے اچھا نہیں ہوگا میرے مقابلے پر آنا چاہ رہا ہے "وہ پھنکارے

بدر نے انھیں حیرانگی سے دیکھا اسے لگا تھا وہ سوہا اور ارہم سے تو کم از کم محبت کرتے ہی ہیں لیکن بات تو غلط ثابت ہوئی

novelistaan.com

انھیں صرف مال و دولت کی حرص تھی اور تو کچھ بھی نہیں

اور وہ بیوقوف سمجھتی ہے اسکا باپ اس سے محبت کرتا ہے" وہ طنزیہ مسکرایا

اشفاق صاحب کا خون کھولنے لگا

باہر نکلیں "بدر ہر لحاظ اٹھا کر رکھ چکا تھا

میں نے کہا باہر نکلیں اور آج کے بعد یہاں قدم بھی مت رکھیے گا کیونکہ مجھے وہ پلاٹ چاہیے اب جو کہ آپ دبا کر بیٹھے ہیں اور وہ میرا ہے "

اسکے منہ سے پلاٹ کا ذکر سن کر وہ چونکے کہ اس بارے میں اسے کیسے علم ہوا۔

لیکن اسے علم ہو جانا اتنی بھی بڑی بات نہیں تھی وہ طنزیہ مسکرا دیے۔

پلاٹ تو کیا اب تجھے اپنا تھوک بھی نہ دوں میں "

ہاں یہ تو وقت بتائے گا کہ کیا ہو گا" اسنے تایا جان کو دھکا دیا وہ ایک سٹیج نیچے اتر گئے

دوبارہ میری دوکان پر مت آیئے گا" غصے سے پھنکارتا وہ انھیں حیران کر گیا تھا جبکہ تایا جان مڑ گئے اور گھر کی جانب بڑھ گئے انکا دماغ کافی تیزی سے حرکت کر رہا تھا۔

وہ مڑے اور راستے میں سے سوہا کی پسند کی کچھ چیزیں لیں اور گھر آ گئے۔

دوکان کے لڑکے کے ساتھ وہ لڑکا چلا گیا اور وہ جیسے شکستہ قدموں سے گھر میں داخل ہوئے سوہا کا بخار ابھی اترا ہی تھا پہلی بار بس چند گولیاں کھا کر بخار اترا تھا اسنے ورنہ تائی جان اسے روئی کا پھویا بنا لیتی تھی۔

novelistaan.com

وہ بھی اپنے کمرے سے نکلی ہی تھی کہ جب تایا جان کی نظر اسپر پڑی اور بیٹی کے لیے انھوں نے بازو کھول دیے

سوہا کو لگا اسکے اندر جیسے کچھ ٹوٹ رہا ہو وہ دوڑ کر باپ کے بازوں میں سما گئ

سوہا بے ساختہ بے شمار رو دی

تایا جان کا بھی ڈرامہ عروج پر تھا تائی اور باقی سب بھی انکے روندنے پر اکٹھے ہو گئے۔

ابو آپ مجھ سے اتنا اجنبی ہو گئے" وہ بولی جبکہ انھوں نے اسکے سر پر پیار کیا اور اسکے ہاتھ میں سامان پکڑایا

۔

سوہا مسکرا دی وہ مختلف ڈرائے فروٹس تھے سوہا خوش ہو گئ وہ اسے لیے صوفے پر بیٹھ گئے

بدر نے بہت بے عزتی کی ہے میری آج" وہ سر جھکائے بولے

دھکے دے کر دوکان سے باہر نکال دیا جبکہ میں صرف کھانے پینے کا پوچھنے گیا تھا کہ صبح سے کام میں لگا ہے نیکی بھی اب تو دریا میں ڈال والی مثل ہو رہی ہے" انھوں نے کہا تو سوہا نے ماتھے پر تیوری ڈال دیے

اب دوکان چل نہیں پا رہی تو شامل ہو جائے ہمارے ساتھ۔۔

غصے میں تمھیں نکال دیا اپنے ساتھ سے لیکن باپ ہوں سب دیکھ رہا ہوں میری پھول سی بچی کا کیا حال کر کے رکھ دیا ہے اسنے "

لیکن ضد اور اکڑ" وہ چپ ہو گئے

novelistaan.com

سوہا کے چہرے پر ناگواری کے اثرات پھیل گئے

احسان فراموش لوگ ہیں ابو یہ سب انکی بیٹی کی شادی کرادی ہم لوگوں نے تین وقت کا کھانا دیتے ہیں

اور بیٹے کو دوکان بھی دے دی تب بھی ان سب کے دلوں سے نفرت نہیں نکل سکتی۔

اور دفع کردیں کسی کے لیے اچھا سوچنے کی ضرورت نہیں "

وہ نجما کو دیکھتی بولی تائی جان نے اسکا شانہ جیسے فخر سے تھپتھپایا کہ آج وہ بہت اچھا بولی تھی۔

نجما کا چہرہ سا اتر گیا اور کچن میں چلی گئ

اچھا بیٹا تم سے کہا تھا دوکان کے کاغذات۔۔۔

ابو میں ڈھونڈو گی الماری میں ہی ہوں گے میں آپکو دے دوں گی "

وہ سکون سے بولی

یہ ہوئی نہ بات "وہ ہنس دیے

یہ کام بیٹا جلد از جلد کر لینا" سوہا بھی مسکرا دی

مگر اب کے تائی جان نہ مسکرائی وہ اشفاق صاحب کو توجہ سے دیکھنے لگی۔

بیٹی انکے رد عمل سے دھوکا کھا سکتی تھی وہ نہیں وہ عرصے سے ان کے ساتھ تھی واقف تھی کہ وہ کیا چال

چل رہے ہیں لیکن اب کی بار بیٹی کے گھر میں انھیں شرم آنی چاہیے تھی۔۔۔۔

سوہا تو باپ کی اتنی سی توجہ سے پھولے نہ سمائی تھی۔

novelistaan.com

تایاجان ریسٹ کرنے چلے گئے اور اسنے انکے ساتھ ہی کھانا کھایا اور آج جو بدر سبزی دے گیا تھا اسے ہاتھ تک نہ لگایا۔

شام ڈھلنے ہی ارہم گھر واپس لوٹ آیا۔

تھکا تھکا سا وہ بیٹھ گیا اور رات کے کھانے پر بحث چھیڑ دی کہ اسے نہیں کھانا تھا اسے پلاؤ کھانی تھی بہت نکھریلا ہو گیا ہے یہ اسکی شادی کریں تاکہ اسکی بیوی نکھرے اٹھائے اسکے ماں کی ہڈیوں میں دم نہیں رہا اب" وہ بولی اور دوسری طرف نجما کو پلاؤ کا حکم دے دیا اور وہ بے چاری اب اسکے لیے پلاؤ بنانے لگ گئی تھی۔

ہاں تو کر دیں" وہ سکون سے بولا کوئی شرم نہیں تم دونوں بہن بھائی میں۔۔۔

وہ بولیں لیکن وہ کہاں گھاس ڈالتے تھے انھیں سر جھٹک گیا تھا ارہم نے کھانا کھایا گیا بہت اچھے ماحول میں۔

عمر کی بیل کا کیا بنا" ارہم نے باپ سے پوچھا

ہاں کل جاؤ گا کرانے"

کیوں" وہ پوچھنے لگا اتنے دن تو خیال نہ آیا

پیسے چاہیے مجھے "

دوکان بھری ہوئی ہے ابو مال بک نہیں رہا" وہ حیران تھا۔

novelistaan.com

تم چپ کر جاؤ" انھوں نے تیوروں میں کہااور کھانا کھا کر اٹھ گئے سوہا بھی کمرے میں اگئ

ڈرائے فروٹس سائیڈ پر رکھے اور ابھی بیٹھنے ہی لگی تھی کہ بدر بھی اگیا اسنے کچھ سامان سائیڈ پر رکھا اور اسکی جانب ایک نظر دیکھ کر نگاہ پھیر گیا

مجھے بات کرنی ہے تم سے" سوہا نے فورا کہا

کہو" وہ پانی کا گلاس خود اٹھا کر پانی نکالنے لگا لیکن جگ خالی تھا اسنے گلاس وہیں رکھا اور جگ اٹھا کر باہر نکل گیا

سوہا نے دیکھا وہ پانی لینے گیا ہے۔

وہ تھوڑی دیر بعد واپس آیا پانی گلاس میں انڈیل کر پینے لگا جبکہ بیڈ پر بیٹھ گیا

تم نے ابو کے ساتھ جو بد تمیزی کی ہے تمھارا حق بنتا تھا کتنے بڑے احسان فراموش ہو بلکہ تم سب بہن بھائی تمھیں ابو نے آج تک سب کچھ دیا ہے اور تم اتنے ناشکرے انکے دیے مال پر اتنا نہ اترا و بدر " وہ مظبوط لہجے میں بول رہی تھی گویا باپ کی توجہ مل گئ تھی

اسنے جواب نہیں دیا

کھانا لے آؤ مجھے بھوک لگ رہی ہے" وہ اتنا ہی بولا

novelistaan.com

کھانا کھانا ہے میرے ہی باپ کے مال پر پل رہے ہیں تمھارے سارے گھر والے اور بات سنو یہ روز روز کی سبزی لا کر میرے سر پر نہ رکھ دیا کرو میں نہ ہی بناؤ گی اور نہ میں نے بنائی ہے جو گھر میں رکھا ہے وہ لا دیتی ہوں "

رک جاؤ "اسکی ساری بکواس وہ خاموشی سے سنتا رہا اسے ٹوک دیا۔

تم نے کھانا نہیں بنایا" اسنے بس اتنا ہی پوچھا

نہیں "وہ دوٹوک بولی اور بدر خود کچن میں اگیا سردی کی وجہ سے اج کل سب اپنے بستر میں جلدی گھس جاتے تھے وہ کچن میں آیا اور گاجر کاٹنے لگا

تم میں اتنی ضد کیوں ہے یہ کھانا بنا ہوا ہے کھا کیوں نہیں لیتے" اسکے ہاتھ سے چھری کھینچتے وہ بھڑکی بدر نے کوی ریسپونس نہیں دیا اسنے گاجر بنائیں جیسی بھی پکیں اور روٹی بھی اسی اٹے میں سے کچھ نہ کچھ کر کے اڑی ترچھی بنا کر وہ کمرے میں اگیا اور خاموشی سے کھانے لگا سوہا کے اندر عجیب بے چینی بھر گی تھی۔

کیا تھا وہ اسکے ہاتھ کا بھی بے کار سا کھانا کھا لیتا تھا اور اپنے ہاتھ کا بھی صرف انا کے چکر میں۔۔۔۔

اسنے کھانا کھایا اور گلاس میں تھوڑا سا پانی انڈیل کر اسنے ابھی لبوں سے لگایا ہی تھا کہ وہ بول اٹھی

novelistaan.com

دوکان کے کاغذات مجھے دے دو میں نے ابو کو واپس کرنے ہیں جو چیز انکی ہے اسپر قبضہ نہ جماؤ اتنی انا ہے تو سب اپنی محنت سے کرو" وہ بڑا کھل کر وار کر رہی تھی بدر نے گلاس لبوں سے ہٹایا اور سارا پانی اسکے منہ پر انڈیل دیا ایک جھٹکے سے

منہ دھو کر رکھو کہ تمھارے کمینے باپ کا میرے پاس کچھ ہے الٹا میں نے چھوڑا ہوا ہے اسکے پاس پلاٹ کے۔کاغزات لینے ہیں ابھی تو۔میں نے اس سے۔ تمھارے کمینے باپ کی حرام کی کمائی نہیں ہے یہ کھانا گھر پر بنا کر رکھا کرو آئندہ تمھارے نکھرے برداشت نہیں کروں گا " اسنے گلاس سائیڈ پر رکھا اور ٹرے اٹھا کر باہر نکل گیا

بے عزتی کے احساس سے۔ سوہا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

غصے سے ایکدم اٹھی اور اسکا گریبان جکڑ لیا

یہ سب تم میرے ساتھ کیوں کر رہے ہو و " سرخ انکھوں سے وہ اسکے گریبان کو پکڑے سوال کر رہی تھی

زور سے انا پر لگی ہے نہ تمھارے۔بس میرے بھی اسی طرح لگتی ہے۔تو نہ تم چھیڑا کرو مجھے نہ میں جوابی کاروائی کروں گا " وہ بولا اور اسکے ہاتھ جھٹک کر وہ۔سائیڈ سے نکل گیا۔

جبکہ سوہا کی انکھ سے انسو نکلا۔

مجھے دوکان کے کاغزات چاہیے "وہ تحمل سے بولی

novelistaan.com

ٹھیک ہے اپنے باپ سے کہو پلاٹ کے کاغزات دے دے دوکان کے لے لے اب مجھ سے مزید مت الجھنا میں تھکا ہوا ہوں "وہ زرا غصے سے اسے گھور کر بولا۔

اور سو پا۔

سر ہلا گئ

بیوقوفوں کیطرح۔اور اپنا چہرہ صاف کر گئ اُسے بے عزتی سے سرخ ہوتا وہ چہرہ محسوس ہو رہا تھا۔

سوہا ائینے کے سامنے کھڑی تھی۔

بدر انکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا ہوا تھا وہ بار بار اسے پلٹ کر دیکھ رہی تھی

اج اسنے کوئ بات نہیں کی

اپنے پاس نہیں بلایا اسپر حکم نہیں جمایا اور وہ۔ جیسے لاشعوری طور پر منتظر سی تھی

بات سنو"

اسنے انکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا۔

سوہا نے مڑ کر دیکھا۔

میرے پاوں دبا دو زرا "

وہ سنجیدگی سے بولا

سوہا کے جیسے سینے میں خنجر کیطرح چبھی تھی وہ کسی کے پاوں دباتی۔؟؟؟؟؟؟

novelistaan.com

ایسا کہاں ممکن تھا۔

اسنے نہایت ناگوری سے مڑ کر دیکھا

کیوں تمھارے پاس اپنے ہاتھ نہیں "وہ تڑخ کر بولی

بدر نے مڑ کر دیکھا۔

تو کیا اب اپنی تھکاوٹ اتارنے کے لیے باہر سے بلاو عورت کو " وہ زرا بھڑک کر بولا

ہاں تمھارے پاس تو بہت پیسے ہے تو بلالو اپنی ہر قسم کی تھکاوٹ اسی سے اتروایا کرو

اور سوہا

تمھارے پاوں کو چھوئے گی۔۔۔ کبھی نہیں

کہہ کر وہ بیڈ کے دوسری سائیڈ پر لیٹ گئ۔

جبکہ بدر نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا اور اٹھ کر بیٹھ گیا

سوچ لو سوہا "

وہ اہستگی سے بولا جیسے کہہ رہا ہو واقعی سوچ لو

سوچ لیا بدر زمان " وہ بھی الجھی تھی اور بدر اٹھ کر باہر نکلنے لگا

کہاں جا رہے ہو " وہ تو ایکدم تڑپ کر اٹھی تھی

عورت کو لینے جو میرے پاوں دبا کر میری تھکاوٹ اتار دے "

novelistaan.com

کہہ کر وہ باہر نکل گیا

بکواس مل ہی نہ جائے تمھیں عمر خیام لائے تو مان لوں تم اور ایسی فضولیات کر ہی نہیں سکتے "وہ دانت کاٹتے بولی جیسے خود کو تسلی دے رہی تھی

لیکن وہ ایک خوبرو حسین مرد ہے "

لیکن کنگلا بھی تو ہے؟؟؟

لیکن بازاروں عورت تو مرد کے حسن پر مرتی ہے؟

نہیں مرد کی جیب میں موجود پیسے پر مرتی ہے؟؟؟

یکدم اسکے پاس کئی سوال آئے اور وہ لب کاٹتی گھڑی کو گھورتے ہوئے دیکھتی رہی کہ اچانک اسے بدر آتا دیکھائی دیا۔

پورے دو گھنٹے بعد وہ واپس لوٹا تھا۔

سوہا نے اسے غور سے دیکھا

نیند میں بلکل دھت تھا۔اور بستر پر گیرہ اور معلوم نہیں کیسی گھیری نیند میں اتر گیا

یہ کیا طریقہ تھا وہ اسکے قریب گئی تو خوشبوں میں لیپٹا تھا سوہا کے رنگ سے اڑ گئے۔

اسنے بدر کا چہرہ دیکھا۔

وہ حسین ترین تھا

novelistaan.com

اسکی بریڈ بھی بلکل بلیک نہیں تھیں ہلکی ہلکی براونش پر تھی۔

اور جیسے ہی بدر کی شرٹ کے کلر پر اسے لیپسٹک کا نشان دیکھا سوہا تو جیسے ختم ہی ہو گئی کھڑے کھڑے۔

جھنجھوڑ دیا اسے

یہ تم کیا کر کے آئے ہو " وہ چیخی

تمھاری خواہش پوری " وہ کروٹ لیتے بولا جبکہ یہ سب جان بوجھ کر کیا تھا اسنے نہ ہی وہ کہیں گیا تھا اور نہ ہی یہ کسی لڑکی کی لیپسٹک کا نشان تھا اول تو وہ امی کے پاس تھا جنھوں نے بہت محبت سے اسکا سر دبایا تھا اور یہ نشان اسنے خود لگایا تھا معلوم نہیں کیوں۔۔

بدر "سوہا کی انکھ کا آنسو اسکے گال پر گیرہ

تم ایسے نہیں ہو تم عمر خیام نہیں ہو میں نے غصے سے کہہ دیا تو اسکا مطلب یہ تو نہیں ہے یہ حرکتیں کرو ت۔ تم کیسے کسی لڑکی کے ساتھ سو سکتے ہو۔ میں مر گئی ہوں کیا "

وہ بری طرح روتے اسے جھنجھوڑتی بولی وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا جو بلکل ہی آوٹ ہو چکی تھی ایک بات تو طے تھی۔

وہ نہایت جذباتی لڑکی تھی۔

تم نے جو کہا میں نے وہ ہی کیا "

novelistaan.com

ہاں میں کہو گی چھت سے کود جاو کود جاو گے تم تم کر کیسے سکتے ہو کس منحوس کے ساتھ سو کر آئے ہو

"وہ بھڑکی

ہاں میں تمھیں دھکا دے دوں گا تاکہ تم مر جاو اب تنگ مت کرنا مجھے نیند ارہی ہے "

وہ بولا اور کروٹ لے لی

ایسی کی تیسی تمھاری نیند کی میں پاگل ہوں جو بخار میں بھی تمھیں وقت دیا میں نے تم میرے ساتھ اس قسم کی ناانصافی کر کیسے سکتے ہو میں تمھارے ہاتھ پاوں نہ توڑ دوں "

بلاوجہ ہی بدر کو ہنسی آگئی تھی اسکی بات پر اسنے تکیے میں منہ دے دیا۔

یہ یہ تم منہ کیوں چھپا رہے ہو تم چاہتے ہو میں پاگل ہو جاو "

وہ جھلا اٹھی اور سر پکڑ کر بے شمار رو دی۔

مرومت کہیں نہیں گیا تھا میں امی کے پاس تھا "

وہ جس طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اسے کچھ ترس آیا سو ہاپر۔چپ ہو گئی اسکی صورت دیکھنے لگی

تو یہ لیپسٹک۔

اسے تسلی نہ ہوئی

تمھیں انسان بنانے کے لیے جان بوجھ کر لگائی تھی۔

اور پرفیوم

novelistaan.com

اف ہو بھئی وہ میرا ہی ہے "

پہلے تو خوشبو نہیں ائی تم میں سے "

تمھارے پاس دماغ نہیں تھا اب ناک بھی نہیں ہے مجھے ہو گیا ہے علم "

وہ غصے سے بولا۔

قسم کھاو نجما چچی کی کھاو مجھے تو مارنے کے لیے جھوٹی کھالو گے "

میں کیوں کھاوا اپنی ماں کی

اللہ کے علاوہ کوئی قسم جائز نہیں

تو کھاو اللہ کی "

وہ جلدی سے بولی

ہاں بھی قسم سے "

وہ زچ ہوا

تو اسے چین آیا

اور پھر اسے گھورنے لگی۔

تم تمھاری جان لے لوں گی بدر اور تم کسی اور کے پاس گئے تو "

وہ سنجیدگی سے بولی۔

novelistaan.com

مجھے تمھاری بکواس میں بلکل انٹرسٹ نہیں ہے تم۔لائیٹ بند کرو ساتھ اپنا منہ بھی "

سنجیدگی سے بولتا وہ لیٹ گیا

سوہا کو لگا جان میں جان ائی

اسنے لائیٹ آف کی اور لیٹ گئی وہ خاموشی سے جیسے سونے میں مصروف۔۔۔۔تھا یہ کوشش کر رہا تھا

سوہا نے اندھیرے میں ہی اسے اٹھ کر دیکھا بدر کی آنکھیں بند تھیں

وہ ڈر گئی تھی آج بہت یہ ویسا ہی ڈر تھا جیسا اسے ایزہ کی محبت کا جان کر ہوا تھا بدر اسکا تھا ہمیشہ سے وہ کتنا بھی لڑتی وہ اسی کا رہتا۔

اسنے اسکا بازو کھولا اور سر رکھ لیا۔

اور اسکا چہرہ دیکھنے لگی

بدر کے وجود میں جنبش نہیں ہوئی تھی گہری سانسیں گواہ تھیں وہ سو گیا ہے

میں ڈر گئی تھی بہت میں تمھیں شئیر نہیں کر سکتی "

وہ اپنی بے بسی بیان کر رہی تھی

اور پھر اٹھ کر اسنے اپنا آنسو صاف کرتے اسکے گال کو چھوا۔

اچانک بدر کے بازو کی گرفت سخت ہوئی تھی اسکی کمر پر۔

تم جاگ رہے تھے "

novelistaan.com

وہ دنگ ہوئی اور پہلی بار شرم بھی ائی۔

بدر نے اسے جلتی انکھوں سے دیکھا

یعنی اب تم میری تھکاوٹ اتارنے کو تیار ہو " وہ سکون سے پوچھنے لگا۔

سوہا کچھ نہیں بولی

بدر نے اسے بلنکیٹ میں چھپا لیا اور اسپر کسی گھیرے بادل کی طرح سایا کر لیا۔

لیکن سوہا کی آنکھوں کی لو اسکی آنکھوں میں بدر کے لیے محبت کا طوفان بدر کو کسی بھی عمل سے روک گیا اگر آج یہ قربت ہوتی تو محبت کی بنیاد پر اور وہ نہ ہی اس سے محبت کرتا تھا اور نہ ہی اس بد تمیز لڑکی کو خوش فہم کرنا چاہتا تھا اسنے اسے چھوڑ دیا اور کروٹ لے لی وہ خاموشی سے اسکی کمر سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر گئ

اسکے لئے اتنا احساس کافی تھا وہ اسکا ہے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے لیے ایک بہت بڑے گھر میں آ گیا تھا وہ اپنے گھر جانا چاہتی تھی لیکن عمر خیام کا دماغ کیسے درست کرتی اول تو ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ اسکی جانب دیکھ بھی لے اسنے اسے شدید تنگ کیا ہوا تھا

وہ اسے بار بار یاد دلا رہا تھا کہ اسنے ارہم بھائی کے موبائل میں کیا دیکھا تھا اور ساز جیسے ہی اسکی یہ باتیں

novelistaan.com

سنتی سن رہ جاتی اور شرمندگی سے سر جھکا لیتی کہ اب تو بولنے کے لیے اسکے پاس الفاظ نہیں اور اسی چکر میں وہ اسے یہاں لے آیا تھا یہ بہت بڑا گھر تھا پتہ نہیں کیوں ساز کو لگ رہا تھا عمر اسے ناز آنٹی کے گھر لے ایا ہے کیونکہ یہاں پر موجود ہر چیز کی نک سک بیان کر رہی تھی کہ یہ انکا گھر ہے وہ کمرے سے باہر نکل ائی کیونکہ عمر بیڈ پر پھیل کر سو رہا تھا اور وہ صوفے پر ہی تھی۔

وہ باہر اگئی تھی فریش ہو کر اور اسنے ایک نگاہ پورے گھر پر گھمائی

رہنے والے کی نازک مزاجی کی طرح تھا یہ گھر کچھ بہت حسین بہت خوبصورت اور پھر وہ پورے گھر کی سیر کو نکل گئی اسنے کمرے کھول کر چیک کیے۔

عجیب نچوڑ والی چیزیں تھیں کہیں ویڈیو گیم کا پورا ایک سسٹم تھا اور کہیں دیوار پر پوری ایل سی ڈی لگی تھیٹر کی شکل دے رہی تھی

کسی کمرے میں عمر کے سردیوں کے کپڑے تھے کسی میں گرمیوں کے کہیں عمر کا کچھ تھا کہیں کچھ اور جم بھی تو تھا اسی گھر میں۔۔۔۔

یہ عمر کا گھر تھا یہ ناز آنٹی کا انکا تو کوئی کمرہ نہیں تھا وہ پر سوچ ہوئی اور اچانک سکی نگاہ ایک چھوٹے سے دروازے پر گئی اسنے وہ دروازہ کھولا

اور اندر سے بڑی پیاری سی خوشبو اسکے ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی اور وہ اندر اگئی

بلکل عام سا فرنیچر اور بلکل عام سا کمرہ

novelistaan.com

ایک جائے نماز بچھا ہوا تھا بستر پر شکنیں تھیں جن پر ڈھول جمی ہوئی تھی اور جائے نماز پر رکھی تسبیح کے دانے آدھے ہوئے ہوئے تھے پانی کا گلاس آدھا رکھا تھا اور ایک سفید شال لیٹی ہوئی ایک طرف رکھی تھی

وہ حیرانگی سے ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ تو عمر ناز آنٹی کے مرمت کے بعد یہاں آیا ہی نہیں تھا یہ پھر اسنے ان چیزوں کو انکے احساس کو ایسے ہی چھوڑا ہوا تھا اگر ایسا تھا تو وہ تو عشق کرتا تھا اپنی ماں سے۔۔۔وہ دل ہی تھام گی کہ اسکے دل میں بھی کبھی اسی محبت نہیں آئی اپنی ماں کے لیے

کیا کر رہی ہو یہاں "اچانک پیچھے سے آتی آواز پر وہ ذرا ڈر گی مڑی تو وہ دروازے کے باہر کھڑا تھا آف سردی اتنی تھی اور وہ یوں ہی شرٹ لیس اگیا تھا

آپ کپڑے تو پہنیں "وہ جلدی سے چہرہ موڑ گئی۔

تم باہر او "اسنے سنجیدگی سے کہا

ساز کو احساس ہوا کہ وہ غلطی کر چکی ہے وہ خاموشی سے سر جھکائے باہر اگی اور بنا اندر جائے ہی اسنے وہ دروازہ بند کر دیا

آپ اندر کیوں نہیں گئے "

مجھے طوائفیں پسند نہیں "سر جھٹک کر وہ بولا اور کچن کی جانب بڑھ گیا۔

novelistaan.com

طوائفیں نماز بھی تو نہیں پڑھتی ہو سکتا ہے کہ انھوں نے توبہ کر لی ہو آپ ایسے تو ان پر ٹھپا نہیں لگا سکتے کہ اگر وہ طوائف تھیں تو مری بھی طوائف رہ کر ہی ہیں" اسنے جراح کی

ڈاکٹر ڈاکٹر ہو کر مرتا ہے وکیل وکیل ہی مرتا ہے شرابی شرابی ہی مرتا ہے اور نمازی نمازی ہی مرتا ہے اور طوائف بھی طوائف ہی مرتی ہے مجھ سے بحث مت کرو میں تمھارے ساتھ سخت رویہ نہیں رکھنا چاہتا کافی پیو گی" وہ اپنی بات پر ایسے زور دے گیا جیسے یہ ہی حقیقت ہو اور وہ اسے چلا نہیں سکتی۔

مجھے نہیں لگتا ایسا ہے نہ ہر شرابی شرابی ہو کر مر سکتا اور نہ ہر طوائف طوائف ہو کر ہدایت کسی کو بھی کسی بھی وقت مل سکتی ہے ایک نمازی سے زیادہ" اسنے اپنی بات مکمل کی عمر نے سنجیدگی سے دیکھا

کافی پینی ہے" اسنے پھر پوچھا

میں کالا پانی نہیں پیتی اور مجھے گھر جانا ہے مجھے میری امی یاد آرہی ہیں"

کون ہیں تمھاری امی مجھے تو کبھی نہیں ملوایا تم نے" وہ کافی بنا کر خود پینے لگا اور اسکے لیے فریج سے جوش دودھ چاکلیٹ جام کا جار اور بریڈ رکھ دیا

اتنے سب کچھ وہ بھی بنا محنت کے اسنے پہلی بار دیکھا تھا

یہ میں کھالوں۔" وہ عجیب ایکسائٹمنٹ سی شو کرنی لگی تھی چاکلیٹ کو دیکھ کر۔۔۔

اکلورس بھوت تو ہیں نہیں یہاں" عمر نے سر جھٹکا

اور ساز بریڈ کھول کر اسپر زیادہ زیادہ لگانے لگی جیسے اسے بس ایک ہی سلائس کھانا ہے اور وہ جتنا بھی

novelistaan.com

لگائے گی اب ابھی لگالے بعد میں ملے نہ ملے۔

ہے ہے ریلکس یہ سارا تمھارا ہے بریڈ ٹوٹ رہا ہے تھوڑا تھوڑا کر کے کھاو" وہ بولا اور اپنی مسکراہٹ کپ کے پیچھے چھپالی وہ شرمندہ سی ہو گئ

تمھیں چاکلیٹس پسند ہیں" اسنے اسے اہستہ سے کھانے کو بولا

جبکہ ساز کی انگلیوں میں چاکلیٹس لگ گئیں تھی ساری اسنے سر ہلایا پورے جوش سے اور اپنی ایک انگلی منہ میں لے لی۔

عمر اسے دیکھ رہا تھا

کتنی پسند ہے" وہ سنجیدگی سے اسے گھورتی نگاہوں سے دیکھتا سوال کرنے لگا

بہت پسند ہیں مگر میرے پاس پیسے نہیں ہوتے تھے تو کھانے کو بھی نہیں ملتی تھی بدر بھائی کبھی کبھی لا دیتے تھے۔۔ کوئی لاتا ہی نہیں تھا۔۔ پھر اسنے دوسری انگلی بھی منہ میں ڈالنی چاہی کہ عمر نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا۔

حالانکہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے شیلف کے اسطرف وہ تھی اسنے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کر لیا۔

ساز اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی اسکا کپ کافی کا دھواں اڑا رہا تھا۔۔۔ جنوری کی یکم تھی سرد ہوائیں وجود میں اتر رہیں تھیں پہلے ہی اوپر سے اسنے بھی اسکے اندر جیسے برف جما دی اسکی آنکھیں عجیب ہی طرح

novelistaan.com

سے ساز کو دیکھ رہی تھی۔

مجھے بھی بہت پسند تھی یہاں تک کے ایک بار میں نے مام سے ضد لگالی کہ مجھے اپنا پورا روم چاکلیٹ سے بھرا ہوا چاہیئے تھیں چھوٹا تھا کافی۔۔۔

اور تم جانتی ہو جب میں سکول سے آیا"

وہ رکا اسکی کمر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر اسے شیلف پر بیٹھا دیا ساز جیسے آنکھیں پھاڑے سے دیکھتی رہ گئی

عم۔۔۔ عمر "عمر کو سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔

ساز کو لگا سردی اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہ ٹھٹھر رہی ہے عمر عین اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

میں سکول سے آیا تو میرے کمرے کو انھوں نے چاکلیٹس سے بھر دیا دیواروں پر بیڈ پر میرے کپڑوں میں ہر جگہ چاکلیٹس تھی

میں نے خوشی سے انھیں کیسیز کر ڈالیں ایسے۔

اسکے حسین سے چہرے پر جھک کر اسنے اسکے گال پر ایک چھوٹی سی کس کی۔۔۔ ساز کو ہچکی لگ گئی لیکن عمر اسکی حالت کی پرواہ نہیں کر رہا تھا اسنے ایکدم اپنے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھے اور اسے دباؤ دے کر دور کرنے لگی مگر مجال ہو اسکے پہاڑی وجود کو وہ ہلا بھی پا رہی ہو۔

اسکی ٹھنڈی انگلیاں ساز کو اپنے قبضے میں قید کر رہیں تھیں

novelistaan.com

پھر یہاں کس کی "اسنے دوسرے گال پر بھی کس کی۔

پھر ناک پر کی اسکی دونوں آنکھوں کی نرمی سی لبوں میں دبالیا ساز کی سردی جاتی رہی اور لگا جیسے ماحول میں تپش بڑھ رہی ہو اسکے کان سرخ ہو گئے اور گالوں پر لالی الگ بکھرنے لگی۔

عمر کچھ دیر بعد اسکی آنکھوں پر سے ہٹا اور دور ہو گیا۔

بدلے میں انھوں نے بھی ساری مجھے کس کی تھیں "وہ بولا ساز پہلے کم حونک تھی جو مزید ہو گی اُسکو پھر سے ہچکی آئی شرمندگی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی

خیر بتانے والی بات یہ ہے کہ ہم دونوں کو چاکلیٹس پسند ہے ہاو کو من "اسنے چاکلیٹ کا ڈبہ اٹھا اور اس میں سے چمچ بھر کر منہ میں رکھ لی

کھانا چاہو گی "وہ مزے سے اسکے دیکھتا بولا۔

ن۔۔۔ نہیں "اسنے ری جیکٹ کیا اور۔۔۔ شیلف پر سے اترنے لگی۔

عمر خیام کو انکار کرنے والوں کا انجام نہیں ہوتا میری ہر طاقت کا جواب ہاں ہے"

کیوں ہٹیں دور ہوئے مجھے گھر جا "اسکے الفاظ ادھورے رہ گئے اسنے اسکا چہرہ اپنے دونوں ہتھیلیوں میں جکڑا اور اسکے لبوں پر جھک گیا۔

ساز کو یہ کھیل نہیں کھیلنے اتے تھے جبکہ وہ تو لگتا تھا بادشاہ ہے اس دنیا کا جب وہ اپنی ایسی جھلک دیکھا دیتا ساز جیسے سن رہ جاتی اسے دماغ عمر کے قبضے میں چلا جاتا اور دماغ کے ساتھ ساتھ اسکے دل اور اسکے جسم پر

novelistaan.com

بھی عمر خیام کا اختیار ہو جاتا

اسنے اسکی کمر میں ایک ہاتھ ڈال لیا اور وہ خود بھی کھا رہا تھا اسے بھی کھلا رہا تھا جیسے چاکلیٹ کے ٹیسٹ میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔

ساز کو اپنے منہ میں گھلتی وہ چاکلیٹ فیل ہو رہی تھی اور اسکے ساتھ ساتھ زبردستی احتجاج کرتا اسکا لمس جو زبردستی اسے کھلا رہا تھا گویا وہ کھانے پر مجبور تھی اور چاکلیٹ تمام ہوئی عمر نے ساری چاکلیٹ صاف کر لی اور پھر جیسے جھٹکے سے دور ہو گیا

ساز کے سرخ ہونٹ گویا تھے شدت خوب تھی پر زور تھی۔

وہ یہ سب نہیں کرنا چاہتا اسکے ساتھ پھر بھی اسے اپنی جانب اب کھینچنے لگی تھی۔

ساز جہاں منہ جھکا کر بیٹھی تھی وہیں عمر دور ہو گیا۔

اسکا چہرہ دیکھنے لگا اپنے بے اختیار ہونے پر خود کو کوسنے لگا یہ کیسی بے اختیاری اسے اپنے ارد گرد لپیٹ رہی تھی وہ اسے چاہتا نہیں تھی پھر اسکے ساتھ یہ سب کرنے کا کیا مقصد تھا یہ زیادتی تھی لیکن وہ کر رہا تھا وہ اسے چھوڑ دے گا وہ جانتا تھا

پھر اسے اپنا کر کے کیوں چھوڑنا چاہتا تھا وہ چھوڑ دیتا نہ ویسے ہی جیسی وہ ہے

لیکن یہ بے خیالی سے اپنے قبضے میں بڑی طرح جکڑ رہی تھی وہ جیسے دماغ کی ہر دلیل پر لعنت بھیجتا آنے والے وقت کی پرواہ کیے بنا دوبارہ اسکی جانب بڑھا نیوٹرلا کی چمچ بھری اور ساز کے لبوں پر پھیر دی۔

novelistaan.com

Open your mouth .....

حکم دیا وہ لب وا کر گی دل کی دھڑکنوں کی بے ہنگمی عمر کو سنائی دے رہی تھی وہ کان بند کر گیا اور اسکے منہ میں چمچ ڈال کر اسکے ہونٹوں کو اور ادھ کھلے منہ کو دیکھنے لگا۔

عمر۔۔ساز نے جیسے اسے روکنا چاہا

عمر نے اسکی آنکھوں میں دیکھا اور جیب میں سے اپنا رومال نکال کر اسکی آنکھوں پر باندھ کر وہ اسکے شانے پر دباؤ ڈال کر اسے شیلف پر لیٹا چکا تھا۔

ساز جیسے کسی بے جان گڑیا کیطرح اسکی ہر بات مان رہی تھی وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور اسکے بعد اسکے کان میں مدھم سی سرگوشی کی تھی

مجھے آج سے پہلے اتنا ذائقہ کیوں محسوس نہیں ہوا" وہ سوال کر رہا تھا اور کرتے کرتے ساز کے لبوں پر سے اسکے ساری چاکلیٹ صاف کر دی ساز کی سانسوں کی آواز بہت تیز تھی اتنی کہ عمر کو پاگل پن پر اکسا رہی تھی اور عمر نے اسکے آدھے کھلے منہ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور پوری طرح اسپر چھا گیا

اسکا لمس آگ تھا اور وہ خود کسی انگارے سے کم نہیں تھا جلا کر راکھ کر دیتا۔

لمحے سرک رہے تھے پل بڑھ رہے تھے مدہوشی سر پر چڑھ رہی تھی دیوانگی سی محسوس ہو رہی تھی جسے فلحال ایک ضدی شہزادہ کوئی نام نہیں دینا چاہ رہا تھا لیکن دل کے ہاتھوں مجبور ہو رہا تھا

ان لمحوں کی خوبصورتی نہ قابل بیاں سی تھی۔

novelistaan.com

وہ اسکے ہونٹوں سے گال پر آیا مٹھاس جیسے بڑھتی گئی ساز چہرہ موڑ گئی اور عمر نے اس گال پر بھی مٹھاس گھول دی

چاکلیٹ سے زیادہ ذائقہ ہے تم میں جس چیز کا ذائقہ مجھے سمجھ اجائے میں اسے اسے ختم کر دیتا ہو۔۔

پورے طرح "ہلکی سی چاکلیٹ اسکے ہونٹوں کے کنارے پر تھی اسنے وہ بھی صاف کی اور اسکی جانب دیکھا

وہ اسکے شولڈر زپر سختی سے ناخن چبھوئے ہوئے تھی عمر نے اسکی آنکھوں کی ہٹی یوں ہی کھول دی ساز آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔

حسین "عمر ایک لفظ میں بات تمام کر گیا اور ساز کے لب مسکرا دیے۔

وہ اس حسین مسکراہٹ کو پہلی بار بہت قریب سے دیکھ رہا تھا

یہ سب بھول جانا تمھاری زندگی میں ایسا بھی کچھ ہوا تھا" اور پھر خود ہی دور ہو گیا۔

میں فریش ہو جاتا ہوں" وہ پیچھے ہٹ گیا

پھر ہم گھر چلیں گے" وہ بولی

ابھی نہیں ابھی مجھے تمھارے ساتھ تھوڑا اور وقت گزارنا ہے"

وہ مڑ کر اسکی جانب دیکھنے لگا۔

لیکن آپ گھر میں بھی تو گزار سکتے ہیں" وہ اہستگی سے بولی

novelistaan.com

پھر عمر خیام تمھیں مختلف ملا تو تم ہرٹ ہو گی

اسنے کہا۔

کیا مطلب "ساز کو سمجھ نہیں آیا۔

کچھ نہیں وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

ساز اس انوکھے چاکلیٹ کھانے کے طریقے سے جیسے بہک گئ

معصوم جذبات تھے اسکے بھاؤ میں بہتے چلے گئے۔

ایک لمحے کے لیے بھی ان مہربانیوں کے پیچھے کی وجہ نہیں جاننی چاہی تھی

وہ محبت کرنے لگا تھا وہ یہ جان گی تھی اور جب محبت ہونے لگ جائے تو کہاں عقل کہ باتیں سمجھ آتی ہیں وہ بھی بہتی جا رہی تھی

وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو فریش تھا

چلو نیوائیر اس بار تمھارے نام"

کیا نیوائیر "وہ بریڈ کھا رہی تھی۔

عمر کو کافی اچھی لگتی تھی اسکی یہ سادگی۔

آج فرسٹ جنوری ہے"

تو"

novelistaan.com

تم پاگل ہو"

اب آپ مجھے پاگل کہیں گے"

پاگل کو پاگل ہی کہا جاتا ہے دماغ تو گٹھنے میں ہے تمھارے" وہ اسکو اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا

ویسے تم کم و بیش میری بیوی نہیں میری ماسی لگتی ہو" ساز نے اسے گھورا

آپ ہٹیں مجھے اپنے گھر جانا ہے"

مجھے اپنے گھر جانا ہے" وہ منہ بنا کر بولا

چلو شوپینگ کرتے ہیں تمھاری"

اسنے کہا اور ساز کے نہ چاہنے کے باوجود اسے کھینچ کر اسنے گاڑی میں بیٹھا دیا

میرے پاس بہت کپڑے ہیں" وہ بولی تھی وہ نہیں کرنا چاہتا تھی شاپینگ

تو اور لے لو" اسنے شانے اچکا کر گھر سے باہر گاڑی نکالی اور گارڈ نے دروازہ بند کر دیا یہ واحد شخص تھا جو

ان دونوں کے علاوہ یہاں موجود تھا۔

اسنے زن سے گاڑی آگے بڑھائی اسکی گاڑی کی آواز ساز کے دل کو ہمیشہ پریشان کرتی تھی۔

یہ اسراف ہے فضول خرچی گناہ ہے اللہ تعالٰی پسند نہیں کرتے حساب کتاب نہیں دینا آپ نے" وہ

گھورنے لگی

میرے باپ کی جگہ دھاڑی مونچھ لگا کر مسجد کا امام بن جاؤ۔۔۔ چلو اللہ کے گھر میں ڈھونگی انسان کی جگہ

novelistaan.com

ایک اچھا انسان بیٹھ جائے گا جو لوگوں کو ایسی باتیں بتا کر سیدھا کر دے گا" وہ ہلکا سا ہنسا

وری فنی" وہ منہ بنا گئ

اوئے تمھیں انگلش بھی آتی ہے" وہ حیران ہونے کی اداکاری کرنے لگا۔

جی الحمدللہ میں نے ایف ایس سی کیا ہے اور بہت اچھے گریڈز میں پاس ہوئ تھی"

ایکدم جھٹکے سے گاڑی رکی۔

تم ایف ایس سی کی سٹوڈنٹ ہو" وہ حیران ہوا

جبکہ ساز تو پھولے نہ سمائی وہ ایمپریس ہو گیا تھا اس سے۔

جی" وہ دانت نکالنے لگی

اچھا" بس اتنا کہہ کر اسنے گاڑی آگے بڑھ لی

آپ نے کتنا پڑھا ہے"

پی ایچ ڈی انگلش" بات ختم بس

اسکا منہ کھلا گیا جبکہ وہ لاپرواہ ڈرائیو کر رہا تھا

جھوٹ" وہ بس اتنا ہی بولی اور عمر کا قہقہہ گاڑی میں بلند ہوا۔

سریسلی جھوٹ نہیں ہے یہ بس وقت زیادہ تھا تو پڑھتا گیا اور گھر آنے کا دل نہیں کرتا تھا" وہ بولا

ساز کو رونا نے لگا وہ تو چوڑی ہو گئ تھی کہ وہ ایف ایس سی کیے ہوئے ہے۔

novelistaan.com

ایک شرابی کیسے اتنا پڑھ سکتا ہے اسے کیوں یقین نہیں ارہا تھا مگر وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا

مجھ سے بات نہ کریں" وہ منہ بنا کر منہ پھیر گئ

لو مجھے کیا پتہ تھا تم نے بس ایف ایس سی کیا ہوا ہے"

تو حیران کیوں ہوئے تھے" وہ آنکھیں نکال گئ

اوہو یار مجھے یقین نہیں ایا تم اتنی چھوٹی ہو بس" وہ پہلی بار تفصیل دے رہا تھا کسی کو جبکہ ساز کو رونا ارہا تھا

اب

میں نے کہا نہ مجھ سے بات نہ کریں گھر چلیں"

لو میرے پڑھنے پر ناراض ہو گئ ہے کہا ہے نہ تمھاری عقل گھٹنوں میں ہے" وہ سر جھٹک گیا

جبکہ ساز گھور کر بے بسی سے چہرہ موڑ گئ

وہ دونوں مال پہنچے اسکا منہ بنا ہوا تھا عمر نے سب سے پہلے اسکا ڈریس چینج کرایا وہ اب بھی منہ پھلائے

ہوئے

اچھا میری ڈگریاں تم لے لینا میرے تو کسی کام کی نہیں" اسنے اسکے شانوں پر بازو پھیلا کر اسے اپنے

نزدیک کر لیا۔

ایسا تھوڑی ہوتا ہے" وہ ہونٹ نکال گئ۔

عمر کو ہنسی ارہی تھی

novelistaan.com

تم واقعی اس بات پر دکھی ہو" وہ حیران تھا

ہاں" اسنے کہا

آہ اب کیا کیا جائے تم ایڈمیشن لے لو آگے پڑھ لو" وہ بولا

جبکہ وہ اداس ہو گئ

تایا جان نہیں مانیں گے"

تمھاری شادی تایا سے ہی تو ہوئی ہے"

استغفر اللہ استغفر اللہ" وہ توبہ توبہ کرنے لگا وہ ہنسنے لگا اور ایک فوڈ کارنر پر رک گیا دونوں کے لیے برگر خریدا

وہ خوش لگ رہی تھی اسکے ساتھ۔

اگر میں بھی تمھارے تایا جیسا ہوتا یہ بڑی ساری دھاڑی مونچھیں اور لالچی" وہ ہنس دیا۔

آپ بہت اچھے ہیں عمر" وہ اہستگی سے بول دی

عمر کی مسکراہٹ سمٹی اور سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا

مجھے یہ الفاظ مت کہا کرو میں بلکل اچھا نہیں ہوں نہ تمھارے لیے نہ کسی اور کے لیے" وہ سکون سے بولا اور ایک شاپ میں داخل ہوا۔ ساز ذرا ہچکچا سی گئ وہ ہر بات منہ پر جو مارنے کا عادی تھا یہ جنٹس شاپ تھی وہ اپنے لیے کچھ دیکھ رہا تھا۔

novelistaan.com

اور وہاں سے اپنے لیے شاپینگ کر کے وہ باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر پورا دن اسنے ساز کے ساتھ نیوائیر کا پہلا دن بنایا تھا اسے اپنی دنیا کی سیر کرادی تھی۔

وہ بھی خوش تھی اسکے ساتھ اور اب ایسی کوئی بات نہیں کی جس سے وہ اداس ہوتا یہ اسکے منہ سے کوئ تلخ بات نکلتی۔

پورا دن دونوں نے ساتھ گزارا تھا اور رات کے ڈنر کے وقت جب وہ ٹیپ ریکارڈر کیطرح چل رہا تھا اچانک زمیر کی کال دیکھ کر رکا۔

ویٹ میں ابھی آیا'

اسنے کہا اور ساز نے سر ہلا دیا وہ خاموشی سے کھا رہی تھی تبھی کسی نے اسے پکارہ

ہائے کسی ہو ساز"

وہ سبحان تھا ایک بار جب انکے گھر آیا تھا اسنے دیکھا تھا ایکدم وہ کھڑی ہو گئ اور مڑ کر دیکھنے لگی

عمر وہاں کسی سے محو گفتگو تھا

اپ"

جی میں سبحان کیسی ہیں اپ ننم اپ گھبرا کیوں رہی ہیں" وہ مسکرایا

آپ جائیں" وہ بس اتنا ہی بولی وہ بر بار مڑ کر دیکھا رہی تھی۔

تو آپکی شادی ان سے ہوئی ہے عمر خیام شرابی" سبحان نے منہ بنایا

novelistaan.com

اور عمر نے کال بند کی مڑا تبھی سبحان بھی ایسے مڑ گیا جیسے بس گزر رہا ہو

کھانا کھالیا" وہ سنجیدگی سے بولا

ج۔۔جی چلیں پھر" اسنے پوچھا تو وہ سر ہلا کر اٹھ گئ

لیکن سبحان نے ان دونوں کو ہی دیکھا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر چلنا ہے؟۔۔۔

یہ چوتھی بار اسنے بس چھوٹے سے راستے میں پوچھ لیا تھا

جی عمر اور کہاں جائیں گے" پہلے وہ سبحان کو دیکھ کر حیران تھی پھر اس بات پر اور حیران ہو گی کہ وہ اس سے بات کرنے پہنچ گیا پھر عمر کو شرابی کہہ کر کے کتنا برا سا منہ بنا گیا تھا وہ دل ہی دل میں پریشان سی تھی ہو سکتا ہے یہ اتفاقا ہو۔۔۔۔

ہو سکتا دوبارہ کبھی سامنا نہ ہو اسنے بلاخر اپنے سر سے اتار کر اسکے سوال کا جواب دیا۔

اچھا اگر بالفرض ہم گھر نہ جائیں تو" وہ روڈ کی جانب دیکھتا پھر اسکی طرف دیکھتا بولا۔

تو اور کہاں جائیں گے سڑکوں پر گھومنا ہے کیا؟

novelistaan.com

اسکی آنکھوں میں نرمی اور محبت اتر آئی معلوم نہیں کیوں وہ ایسا تھا کہ دل کرتا تھا اس سے کھل کر محبت کی جائے اسے دیکھتے رہنا بھی ایک عجیب ہی محبت اور دیوانگی کا ثبوت تھا۔

بس میرا دل نہیں کر رہا تمھارے تایا کے گھر جانے کا میرے گھر چلتے ہیں" وہ بولا

عمر نہیں امی کو سب نے پریشان کر رکھا ہو گا وہ لوگ خود سے کام نہیں کرتے امی پھر سارے کام اکیلے کریں گی وہ بیمار ہو جائیں گی پہلے ہی میں شرمندہ ہوں میں بلاوجہ ادھر ادھر گھوم پھر رہی ہوں امی کا احساس ہی نہیں کر رہی" وہ منہ بنا گئ

تم ذرا اپنی امی سے ملوانا مجھے میں بھی دیکھو کون ہیں وہ جن کا خیال مجھ سے زیادہ کیا جا رہا ہے میرے لیے تو کبھی ایسے جان نہ نکلی۔۔۔ تمھاری بدتمیز ہو یار تم بہت" وہ سر جھٹک گیا

اپکو کیا پتہ جب پولیس اپکو لے کر گئ تو واقعی جان نکل گی کہ اس منظر کو نہ سہتے ہوئے بے ہوش ہو گئ تھی" وہ سر جھکائے اہستگی سے بولی عمر نے اسکی جانب دیکھا۔

ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔۔۔

لیکن تمھیں سنبھالنا چاہیے خود کو ایسے بچوں والی حرکتیں وہ بھی میرے ساتھ رہتے ہوئے مجھے پریشان کرتی ہیں تم اگر بیوی ہو میری تو تمھارے اندر دس مردوں کی طاقت ہونی چاہیے" وہ اسے مسکرا کر دیکھانے لگا

ساز کو بے ساختہ ہنسی اگئ اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ ہنسنے لگے تھے

novelistaan.com

بہت برا جوک تھا" ساز نے چہرہ موڑا

عمر بھی سر نفی میں ہلانے لگا۔۔

چند لمحے دونوں کے مابین خاموشی سی پھیلی

عمر جیسے کسی گہری سوچ میں تھا اور ساز کے قدم زمین کو ٹک نہیں رہے تھے اسنے کھڑکی کھولی اور تیز ٹھنڈی ہوا گاڑی کے اندر آنے لگی جس میں وہ ہاتھ باہر نکالے ہوا سے لطف لے رہی تھی

یہ کیا فضول حرکت ہے کوئی ہاتھ اتار کر لے گیا نہ ایک ہاتھ سے کرنا پھر اپنی ماں کی مدد" اسنے اسے اندر کھینچا اور شیشہ بند کر دیا۔

ساز نے منہ بنایا۔

یہ تم نہ اوور ایکٹنگ کم کیا کرو۔۔۔۔

تمھیں پیسے نہیں ملتے اوور ایکٹنگ کے ایسے منہ بنائے گی بندے کا دل حلق میں آجائے" وہ بڑبڑایا

میں بور ہو رہی ہوں" وہ بتا گئ

عمر نے اسے موبائل نکال کر دیا

میں پکچرز کھینچتی ہوں" وہ ایکدم خوش ہو گئ اور ساز نے عمر کی تصویریں لینا شروع کر دیں وہ مسکراہٹ روکے اسکی آوٹ پٹانگ حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

آپ کتنے خوبصورت لگتے ہیں تصویروں میں" وہ اداسی سے بولی

novelistaan.com

اب اس میں اداس ہونے والی کیا بات ہے"

میری تصویر اچھی نہیں اتی آپکی آتی ہے" اسنے موبائل بند کر دیا

یااللہ" عمر نے گھیرہ سانس بھرا اور گاڑی کو آٹو میٹک موڈ پر ڈال کر موبائل اس سے کھینچ کر کیمرہ اوپر کیا

اور دونوں کے چہرے موبائل میں دکھ رہے تھے۔

جیسے وہ ایک دوسرے کے لیے بنے ہوں۔

عمر نے کلک لیا تھا ایک یاد محفوظ کر لی تھی۔

اتنی تو اچھی ارہی ہے"

جی نہیں سوہا نے کہا تھا شکل دیکھو اپنی سفید اٹا لگ رہا ہے اور براؤن لوگوں کی پکس اچھی آتی ہیں" وہ بولی

جبکہ عمر نے گھیرہ سانس لیا

یہ تو رائلٹی ہے کہ سکن ٹون جن کی لائیٹ ہوتی ہے انکی پکس زیادہ اچھی آتی ہے لیکن آپکی تو وائیٹ ہے"

وہ جواب پر جواب دیتی الجھتی جا رہی تھی

عمر کھل کر ہنسا

تم بہت خوبصورت ہو اور یہ بات ہر آنکھ مانتی ہے کیمرے کی آنکھ بھی۔

ہمممم چلو ٹھیک ہو کر بیٹھو میں لیتا ہوں"

نہیں نہیں مجھے شرم آئے گی۔

novelistaan.com

عمر یہ سب ویڈیو میں ریکارڈ کر رہا تھا

ہائے ساز" عمر نے کیمرہ اسکے چہرے کی جانب کیا اور ساز کا چہرہ لال سرخ ہونے لگا وہ ہنستا ہی چلا گیا

یہ اسکی زندگی کا بہترین سفر تھا جسے وہ کبھی ختم نہیں کرنا چاہتا تھا اسنے سیو کی اور موبائل رکھ دیا۔

ساز اب بھی چہرہ چھپائے ہوئے تھی اور اچانک ہی عمر نے جھٹکے سے گاڑی روک لی

گھیرہ سانس بھرا تھا۔

شاید یہ ہنسی مسکراہٹ یہ دل کا زندہ ہونا یہیں تک تھا وہ یہیں تک محسوس کر سکتا تھا۔

اسکے بعد کا سفر وہ کہانی میں سے اپنا کردار نکال کر تلخ کر دیتا لیکن یہ حقیقت تھی اور کچھ نہیں۔

اوئے گھرا گیا" ساز خوش ہو گئی عمر اسکی خوشی خاموشی سے دیکھنے لگا وہ گاڑی سے اتری

رکو" اسنے مڑ کر دیکھا۔

عمر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

ساز کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں ذرا کانپا جس پر اسنے قابو پایا

عمر نے اسے اپنی سمت کھینچا

عمر"

شش۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اگر صرف لمحے اتنے ہی ہیں تو ایک بار میں تمھیں پوری شدت سے چھونا چاہتا ہوں" اور کہتے ہی اسنے

novelistaan.com

اپنے ہاتھوں کے پیالے میں اسکا چہرہ بھرا اور اسکے ہونٹوں کو خود میں پیوست کرتا وہ اسکی سانسوں کو اپنا غلام بنا چکا تھا

ساز کی آنکھیں خود باخود بند ہوتی چلی گئیں اور عمر نے جیسے ساری شدت ایک ساتھ ہی لٹا دی

ساز اسکی اس عجیب شدت پر پریشان سی ہو گئ

اسکی سانسیں الجھنے لگی تھی جبکہ عمر خود میں بھینچے اسے کسی پیاسے کو ملنے والا عرصے بعد پانی کیطرح خود میں اتار رہا تھا

ایم سوری "اور اپنی مرضی سے اسکے ہونٹوں کے کنارے سے نکلتے خون کو اسنے صاف کیا اور دونوں کی سانسیں پھول گئیں

بھول جانا سب کچھ ہر چیز جو کچھ ہمارے بیچ ہوا

ک۔۔کیوں۔"

کیونکہ یہ ہی ہونا تھا"

اہستگی سے کہہ کر اسکا گال تھپتھپا کر وہ خود پہلے نکل گیا

ساز نے سامنے پڑا ٹشو پیپر اٹھا کر لبوں کے کنارے صاف کیے اور خود بھی اسکے پیچھے پیچھے اگئ

رات گھیری تھی وہ سیدھا اوپر چل گیا

باقی سب بھی سونے میں مصروف تھے

novelistaan.com

وہ امی کو ایک نظر دیکھ کر خود بھی اسکے پیچھے اگئ وہ اپنی بوٹلز اٹھا رہا تھا

ساز کا دل کی اسے روک دے وہ مان لے گا شاید

نہ پیئیں" وہ جھجھکتی ہوئی اس سے بولی۔

وہ مسکرایا

تمھیں پتہ ہے ساز شرابی بدلتا نہیں ہے میری بس اتنی بات یاد رکھنا

تم کہہ سکتی ہو میں سانپ ہوں یہ جو مرضی۔

میں نہ ہی بدلو گا اور نہ ہی کسی کو خود کو بدلنے دوں گا۔

میرے کندھوں پر رویوں کا اتنا بوجھ ہے کہ میں خوش بھی ہوتا ہوں تب بھی میرے اندر سے ایک آواز

اٹھتی ہے کہ تم خوش کیوں ہو تم میرے لیے اپنے آپ کو ہلکان نہ کرو سو جاؤ اور بار بار نہیں کہوں گا"

سنجیدگی سے کہہ کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا

تم بیڈ پر سو سکتی ہو اگر سونے کا ارادہ نہیں" وہ کہہ کر گلاس میں انڈیلتا اور ایک باری میں ادھا گلاس چڑھا

گیا اور اسے لگا کہ شراب نے اسے حقیقت میں لا پٹخا

ساز کے سر پر سے یہ گفتگو گزر رہی تھی وہ کیا کہہ رہا تھا کیا تھا سمجھ نہیں ائی

اسنے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر اسکے لیے دعا کرنے لگی

عمر سر جھٹک کر بالکنی میں چلا گیا۔

novelistaan.com

اگلی صبح وہ ساز سے پہلے اٹھ گیا تھا اسنے ایک لمحے کے لیے انکھ بند نہیں کی تھی تبھی اس پر نشہ ابھی سوار ہی تھا۔

جبکہ اسنے شاور بھی لیا تھا اور اپنے کپڑے بیگ میں ٹھونسنے لگا اور اچانک اسکا پاوں ٹیبل سے ٹکرایا تو گرتے گرتے بچا اور تبھی ساز بھی جاگ گئ۔

اسنے سنبھل کر اپنا بیگ بند کیا

نیچے سب جاگ گئے تھے وہ گھر میں پھیلی ہل چل سے گھبرا کر اٹھی۔۔اور سامنے عمر کو بیگ باندھتے دیکھ اسنے ذرا حیرانگی سے اسکی سمت دیکھا

آپ کہیں جا رہے ہیں" وہ بولی

ہاں" ایک لفظی جواب

کہاں۔" وہ ذرا تیزی سے اٹھی

انہونی دل میں کھٹکنے لگی

جہاں سے آیا تھا وہاں یہ پھر تائی لینڈ یہ پھر ملیشیا امریکہ جہاں دنیا میں میرے لیے جگہ ہو گی" وہ بولا اور بیگ اٹھا لیا

کیا مطلب عمر میرا دل بیٹھ رہا ہے"

novelistaan.com

اپنے دل کو۔۔۔میرے دل سے لگانے کی ضرورت ہی کیا تھی جواب بیٹھ گیا ہے" وہ لاہر وہی سے بولا۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں" اسکی آنکھیں بھیگ گئ اور آگے بڑھ کر اسنے عمر کے بازو تھام لیے

عمر کیا ہو گیا ہے" وہ پیار سے بولی تھی عمر نے اسکے ہاتھ جھٹکے۔

میں جا رہا ہوں میں نے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا تھا

اپنا خیال رکھنا اس دراز میں کارڈ ہے جب جہاں جیسے تمھیں جس چیز کی ضرورت ہو تم وہاں سے پیسے خرچ کر لینا۔

بہت جلد تمھیں آزاد کر دوں گا" وہ بولا سازکی آنکھوں میں ڈھیروں پانی بھر گیا۔۔وہ شاکڈ تھی اتنی حیران کہ ایسا لگا جیسے دل کی دھڑکنیں بس ابھی بند ہو جائیں گی

وہ شاکڈ کھڑی رہ گئ اور وہ پہلو سے گزر گیا۔

بے ساختہ وہ بیڈ پر دھپ سے گیری۔

کچھ سمجھ نہیں آیا ہو کیا رہا تھا اسکے ارد گرد۔

وہ اٹھی اور اس سے پہلے وہ دروازے سے نکلتا وہ اسکے سامنے آ گئ

اپکو مجھ سے محبت نہیں ہے" بہت ہمت اور حوصلے سے یہ سوال کیا تھا اسنے جیسے اپنے جسم کی تمام طاقت اس ایک سوال پر سرو کر دی ہو جس کا جواب سننا بھی نہ چاہتی ہو لیکن سوال پھر بھی کر دیا تھا۔

بتائیں عمر" وہ جھنجھلا اٹھی اسکے انسو تیزی سے بہنے لگے تھے

novelistaan.com

نہیں مجھے تم سے محبت نہیں ہے اور میں نے تمھیں نہیں کہا تھا مجھ سے محبت کرو" وہ سفاکی سے بولا

تو تو وہ سب" وہ جیسے انکے درمیان کچھ اچھے لمھوں کو یاد کرنے لگی عمر نے ایک نظر دیکھا

کہا تھا نہ بھول جاؤ" وہ سختی سے بولا

میں کھلونا نہیں ہوں" وہ چیخنا چاہتی تھی۔

شکر مناؤ کھلونا سمجھا بھی نہیں تمھیں اپنے آپ کو مجھ پر تھکاو مت ساز۔۔" وہ اسے پیچھے کرتا باہر نکلا ساز

اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی خوشیاں ٹھیک سے اسکے دروازے پر آئیں ہیں کب تھیں جو جا رہی تھیں

وہ سامان لیے نیچے اتر گیا

دل کیا بھاگ کر روک لے اسکے پاوں میں پڑ جائے وہ نہیں کرتا تھا محبت لیکن وہ تو کرتی تھی نہ پھر وہ ایسے

سفاک کیوں ہو رہا ہے وہ تو سب جانتا ہے ایسا کیا ہو ہے جو وہ ایسا کر رہا ہے

وہ دروازے سے نکلتا کہ اشفاق صاحب کی آواز پر قدم رک گئے

کہاں جا رہے ہو" وہ آج اسی کی بیل کے لیے جا رہے تھے لیکن اسے گھر سے جاتے دیکھ کچھ حیرانگی سے

پوچھنے لگے

جہاں سے آیا تھا کیونکہ مجھے علم ہے جو مجھے چاہیے وہ آپکے پاس نہیں آپکے پاس وہ ڈائری نہیں ہے مجھے

پتہ ہے اور میرا یہاں کام نہیں ہے" ترچھی نگاہوں سے دیکھتا وہ آگے بڑھنے لگا

کیا بکواس ہے بیوی ہے یہاں تمھاری ایسے کیسے منہ اٹھا کر اپنے نام پر بیٹھا کر نکل سکتے ہو تم" انھیں ساز

novelistaan.com

کی ایک پرسنٹ بھی پرواہ نہیں تھی انھیں پرواہ اپنے جاتے ہوئے ان بلینک چیکوں ان پیسوں کی تھی جو وہ اس سے نکلوانے رہے تھے لیکن نشانہ ساز کو بنایا تھا

طلاق دے دوں "اسکے الفاظ ساز پر جیسے تیزاب کی طرح گیرے تھے آنکھوں میں شناسائی سی جاتی رہی

۔

بتائیں دے دوں کیا سمجھا ہے آپ نے مجھے۔۔۔جب چاہا کسی سے بھی اٹھوا کر شادی کروادی اور سمجھ لیا عمر بندھ گیا

کیا ہیں اپ مجھے سمجھ کیوں نہیں آتا لیکن مزے داری والی بات تو یہ ہے "وہ آنکھ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مسکرا رہا تھا

اپکو بھی سمجھ نہیں ارہا میں کیا ہوں سب تو ٹھیک ہی تھا پھر اب کیا ہو گیا تو مائے ڈیٹ ڈیڈ سب آپکی نظر میں ٹھیک تھا۔

میری نہیں "وہ طنزیہ مسکرایا۔

تم یہ صرف مجھے تکلیف دینے کے لیے کر رہے ہو "اشفاق صاحب سمجھ رہے تھے وہ چین سے کبھی بیٹھے گا نہیں۔۔

ہاہاوہ طنزیہ ہنسا دیا۔

میرے جانے یہ نہ جانے سے تکلیف کا آپ سے کوئی تعلق نہیں تو ایسا کچھ نہیں ہے خوش فہمیاں نہ

novelistaan.com

پالیں"

وہ انکا کاندھا تھپتھپا کر وہاں سے جانے لگا ان لوگوں کے ارد گرد رفتہ رفتہ سب ہی جما ہونے لگے تھے بدر حونک تھا جبکہ نجما فوراساز کے پاس گئ تھی سو ہا بھی حیران تھی ہاں ٹھیک ہے اسے ساز پسند نہیں تھی مگر عمر سے اس حرکت کی امید بھی نہیں تھی۔

سوائے تائی جان اور ثروت چچی اور ارہم کے کسی کو کوئی خوشی نہیں تھی سب حیران تھے

ایزہ گھر سے بھاگی تھی؟

بس اتنا ہی سوال کیا تھا اسنے اور باپ کی آنکھوں میں دیکھا وہ فورا نگاہ چرا گئے

ہاں اس بدبخت کا نام میرے سامنے مت لینا" وہ بھڑک اٹھے

ہمممم بدبخت بے غیرت" وہ سر جھٹک کر باہر نکلنے لگا

تم پاگل ہو گئے ہو گھر میں جو تمھارے نام سے پڑی ہے اسے کہاں لے کر جاو گا میں"

میں آزاد کر دوں گا"

عمر۔"بدر نے جھٹکے سے اسکا گریبان جکڑ لیا

عمر نے ناگواری سے اسے دیکھا

میری بہن ہے وہ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو" وہ چلا اٹھا

عمر نے اسے جواب نہیں دیا اور اسکے ہاتھ جھٹک دیے اور وہاں سے نکل گیا

novelistaan.com

عمر عمر" وہ دھاڑا مگر اسنے جواب نہیں دیا اور شاید زندگی بھر میں اسے اپنے کسی فیصلے کا کبھی افسوس نہیں ہوا تھا جتنا اس فیصلے کا تھا اسنے ایک نظر گاڑی کی جانب دیکھی اور گاڑی میں سوار ہونے لگا اور اسکا دل جیسے کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا اس معصوم لڑکی کے ساتھ اسنے زیادتی کی تھی وہ بھاگ کر باہر ہی ارہی تھی اسنے گاڑی کو ٹرن لیا

ایک لالچی باپ اور کئی جھوٹے اور سوتیلے رشتے وہاں کھڑے ہونے لگے تھے لیکن ان میں سے وہ کسی ایک کا دل توڑ کر جارہا تھا اسکی گاڑی زن سے آگے بڑھ گئی اور وہاں سب دیکھتے رہ گئے بدر فورا بہن کی جانب بڑھا

ساز" اسنے اسے جھنجھوڑا جو پتھر کی بنی کھڑی تھی

بھائی یہ سب" وہ جیسے اب تک کچھ سمجھ نہیں پارہی تھی

ہونا ہی تھا جب تک ہواؤں میں اڑنا تھا تم نے آخر کو زمین پر پٹخا ہی جانا تھا چلو خیر صبح کا بھولا گھر لوٹ آئے تو اسے بھولا تھوڑی کہتے ہاہا" ثروت چچی نے باقائدہ نفرت کا اظہار کیا اور اندر چلی گئیں اور دوسری طرف تائی منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی۔

نہ سہاگن بنی نہ کنواری رہی" انکے الفاظ کافی تلخ تھے وہ لوگ اندر چلے گئے

نہ بدر کچھ بولا نہ ہی ساز اس میں ہمتیں ختم تھیں

امی پلیز یار" سوہا ذرا جھنجھلاتی ہوئی ماں کو ٹوک گئی

novelistaan.com

ہیں تواب اس کی حمایت لے گی "تائی جان نے ائ بروا چکا کر دیکھا

میں کسی کی حمایت نہیں لے رہی میں اس بیچ حرکت پر حیران ہوں جو اسنے کی ہے"

اچھا ہی کیا ہے عمر خیام تھا دوگلی عورت کا بیٹا۔

ان کے دلوں میں وفا ہوتی تو کیا ہی بات تھی "وہ سر جھٹک گئیں

اصل تو اسپر حیرانگی ہے شرابی سے محبت کے پینگے بڑھا رہی تھی"

وہ کھل کر ہنسی تھی۔

امی "سوہا نے ماں کی جانب دیکھا

تو بن جاان کی حمایتی"

وہ چیڑ کر بولیں بدر ساز اور نجما بدر کے کمرے میں چلے گئے تھے

معلوم نہیں کیوں سوہا کو اچھا نہیں لگ رہا تھا بلکل ایسا نہیں تھا اسے ساز سے ہمدردی ہو رہی تھی لیکن پھر بھی اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا لمہہ بھر کے لیے جب اسے یہ محسوس ہو کہ بدر کسی اور کا ہے تو اسکے جذبات کیا تھے

آج بس ایک لڑکی کے جذبات کی حیثیت سے وہ ساز کے ساتھ ہوئی اس حرکت پر افسوس کر رہی تھی

اور وہ ہی کیا۔۔۔

صنم اور صوفیا بھی تو کھڑی تھیں وہیں۔

novelistaan.com

ارہم تو مسکرا کر کب کا جا چکا تھا

اشفاق صاحب لاونج میں سر تھامے بیٹھے تھے پیسہ نہیں ڈلے گا دوکان کیسے چلے گی جبکہ بدر کا تو یوں تھا کہ آہستہ آہستہ وہ اوپر چڑھنے لگا ہوا ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھتا وہ اپنا کام بنا رہا تھا۔

اشفاق صاحب کو لگا دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی وہ اٹھ کر کمرے میں چلے گئے

سوہا بار بار اپنے کمرے کے دروازے کی جانب دیکھتی اور پھر پانی کا گلاس لے کر وہ اندر چلی گئ

ساز کے رونے کی آواز باہر تک ارہی تھی صوفیا اور صنم بھی اگئیں تھیں یہ ویسا افسوس تھا جیسا اس دن ہوا تھا کہ ساز کی شادی ایک شرابی سے ہو گئ ہے بس اسی طرح کا افسوس تھا لیکن اب اس افسوس میں سوہا بھی شامل ہو گئ تھی۔

وہ تینوں پہلی بار کھڑی ہوئی تھی اندر داخل ہوئیں۔

تو وہ جیسے بن پانی ہی مچھلی کیطرح تڑپ رہی تھی

بھائی میں کیا کروں گی اب" وہ بدر کا چہرہ پکڑے سوال کر رہی تھی

اسپر تو طعنوں کی بوچھار ابھی سے شروع ہو گئ تھی

بدر اسے تھامے بیٹھا تھا نجما ایک طرف بیٹھی رو رہی تھی سوہا نے ساز کے اگے پانی کا گلاس بڑھایا۔

پی لو وہ واپس اجائے گا انشاءاللہ" وہ آہستگی سے بولی

غلام نہیں ہے میری بہن اسکی جب چاہے اجائے جب چاہے چلا جائے خلع اب میں خود لوں گا" وہ سختی

novelistaan.com

سے بولا ساز نے سر اٹھا کر بھائی کی جانب دیکھا

ہاں ایسا ہی ہو گا"

نخوت سے بولتا وہ بہن کو سینے میں بھینچ گیا جبکہ وہ بری طرح رو دی پھوٹ پھوٹ کر بہت کہ سب کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں اسکا قصور کیا تھا وہ اتنا بتا کر چلا جاتا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی روک کر وہ باہر نکلا اور چوکیدار کو تو اس سے چیڑ ہو گئ تھی عین دروازے کے بیچ میں گاڑی روکتا تھا

۔

وہ جمپ لگا کر نکلا اور سیدھا اندر بڑھا

صاحب گاڑی کی چابی دے دیں یا گاڑی سائیڈ پر لگا دوں" بلا خر وہ بول ہی اٹھا

کیوں" اسنے سیدھا سوال کیا

میری گاڑی میں جہاں مرضی پارک کروں"

بڑے صاحب غصہ کریں گے تمھارے بڑے صاحب کے دانت توڑ کر ہتھیلی پر سجا دوں گا" گھور کر کہتا

وہ اندر بڑھا۔

اور لون میں ہی رک گیا

ایزہ اکیلے تھی لون میں ہی تھی ایکدم نگاہ اسپر گئ تو دوڑ کر اسکے پاس آئی اور اسکے سینے سے لگ گئ

novelistaan.com

کسی ایک جان کا دل دکھا کر آیا تھا اور دوسری کو تکلیف دینا نہیں چاہ رہا تھا

کیسے ہیں اپ بھائی" وہ مسکرا کر سوال کر رہی تھی

تمھارا شوہر کہاں ہے" وہ غور سے اسے دیکھتا پوچھنے لگا

شاہ" وہ پر سوچ ہوئی

پتہ نہیں کچھ صبح گئے تھے" وہ لاعلم تھی

اپنے شوہر کو کال ملاو پرائمنیسٹر ہے میں جب آتا ہوں گھر پر نہیں ہوتا"

جب سے زمیر نے بتایا تھا کہ شاہ نے ایزہ کو بڑی طرح مارا ہے تب سے اسکی کیفیت بدل گئی تھی لاپرواہی کی جگہ جیسے اس تکلیف نے لے لی جو اسنے اپنا سارا بچپن دیکھ کر گزار دی

اگر اسے کسی بات سے خوف آتا تھا تو وہ یہ ہی تھا کہ اسکے رشتوں کو یہ پھر دنیا کی سب سے معصوم مخلوق کو مار اپیٹا نہ جائے

بحال ایک لڑکی یہ عورت اتنی طاقت رکھتی ہے کہ مرد کہ وحشی پن سے جان بچا لے۔

اسکے ہاتھ کو پکڑ کر وہیں سے توڑ دے۔

نہیں شاید کبھی نہیں رکھتی

بھائی وہ" ایزہ حیران ہوئی

تم نمبر ملا رہی ہو یہ پھر میں اس تک پہنچو"

novelistaan.com

نہیں نہیں آپ کہیں مت جایئے گا"

وہ دونوں بازو پکڑ گئ تھی اسکے شاہ کا نمبر ڈائل کیا۔

ہمممم"

مصروف ہوں تم نے سہی بچوں کیطرح تنگ کیا ہوا ہے مجھے "اسکی طبعیت پہلے ہی خراب تھی

اور ایزہ بار بار فون کر رہی تھی آواز بھاری ہونے کی وجہ سے عمر پہچان نہ سکا

گلے کی خرابی شاہنواز کو بچا گئ تھی

اووو مصروف بات سن میری "شاہنواز ایکدم تھم گیا

اسنے عجلت میں فون نمبر چیک کیا۔

کہیں وہ پہچان تو نہیں گیا

فکر اسکے چہرے سے عیاں تھی۔

بہن ہے میری اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں دوبارہ تم نے ایزہ پر ہاتھ اٹھایا خدا کی قسم وہ ہی ہاتھ جڑ سے نکال دوں گا لاوارث نہیں ہے یہ "شاہنواز کی ہمت تھی وہ آگے کچھ بولتا۔

بھائی "ایزہ کو فکر ستا رہی تھی بھلا شاہنواز اتنی کسی کی برداشت کر لیتا وہ کسی کو بھی آسانی سے ختم کرا سکتا تھا

دوسری طرف سے جواب نہیں ملا تو عمر نے خود ہی فون بند کر دیا

novelistaan.com

میرے ساتھ چلو تم دونوں چلتے ہیں یہاں سے دور"

وہ جانتی تھی وہ نہیں لے جائے گا لیکن اسکے یہ لفظ جیسے اسے کسی نعمت کیطرح لگے وہ مسکرا اٹھی اور اسکے سینے سے لگ گئ۔

آپ مجھے بس چند گھڑیاں دے دیں میرے لیے وہ ہی سب کچھ ہے" وہ بولی

عمر نے گھیرہ سانس بھرا اسکے چہرے میں بار بار ساز دکھ رہی تھی

وہ جھولے میں بیٹھ گیا وہ بھی اسکا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئ

جارہا ہوں میں یہاں سے"

کہاں" ایزہ حیرانگی سے اسکی جانب دیکھنے لگی

جہاں دنیا میں جگہ ملے گی" وہ شانے اچکا گیا

اچھا" وہ اداسی ہو گئ

تم اداس کیوں ہوئی" اسے لگتا تھا صرف ساز اسکے لیے اداس ہوتی ہے پھر ایزہ کیوں ہوئی۔

کیونکہ مجھے برسوں بعد کوئ اپنا ملا تھا" وہ ہلکا سا مسکرائی

ایک ٹوٹے پھوٹے شرابی کا سہارا مت لینا ایزہ

آج میں تمھارے لیے بول رہا ہوں کل کچھ نہ بولوں" وہ شانے اچکا گیا

اپکو یقین اگیا کیا کہ میں غلط نہیں تھی" اس نے اس سے سوال کیا تھا

novelistaan.com

معلوم نہیں بس جانے سے پہلے تم سے ملنا چاہتا تھا" اسنے کہا

میں سچ میں نہیں بھاگی تھی

مجھے جاننا نہیں"

پلیز جاننے کی کوشش تو کریں"

جھوٹ ہی ہے سب باپ جھوٹ بول کر اپنے گھر لے گیا معلوم نہیں تم جھوٹی ہو یا نہیں میرے ارد گرد

ایزہ اتنا جھوٹ ہے کہ شاید جو سچا ہے میں اسے بھی نہیں پہچان پاتا خیر"

وہ کھڑا ہو گیا

خیال رکھنا اپنا" بس اتنا کہا اور سیدھا چل دیا

بھائی" اسکی پکار پر رکا مڑ کر دیکھا

آنکھوں میں کسی بات کا دکھ ہے اپکی"

ہاں کسی معصوم کا دل دکھا دیا" اسنے کہا ایزہ خاموشی ہو گئی اور وہ باہر نکل گیا۔

گاڑی میں سوار ہوا اور ائیر پورٹ کی جانب بڑھ گیا

کیوں لوٹنا مشکل لگ رہا تھا اسے اس وقت یہ سب کرنا

اسنے ائیر پورٹ کے باہر گاڑی روکی اور نکلتا کہ شاہنواز کا فون دیکھ کر اسنے کال پک کی

کیسے ہو یار کہاں ہو" فریش کرنے کی پوری کوشش تھی۔۔اسنے آواز کو سنبھالا تھا عمرا گر اپنی ذہنی

novelistaan.com

الجھن میں نہ ہوتا تو اسکی اس چوک کو پکڑ چکا ہوتا۔

پاکستان سے باہر جا رہا ہوں اور ٹھیک نہیں ہوں "معلوم نہیں کیوں اسکے سامنے بچہ سا بن جاتا تھا وہ منہ بنائے ہوئے بولا

کیا ہوا ہے عمر" وہ تو جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

بس مجھے خود بھی نہیں پتہ بس سب سے دور جانا ہے مجھے "

ساز سے جھگڑا ہوا ہے۔"

وہ جھگڑتی نہیں "وہ ہلکا سا مسکرایا

پھر "

پھ کچھ نہیں بائے

فون بند کیا اور کانوں میں ائیر پورٹس لگا لیے تا کہ اسے کسی کی آواز نہ آئے اتنا ہنگامہ اتنا شور ہو جائے اور وہ دوبئ کہ لیے فلائے کر گیا وہاں سے سیدھا تھائی لینڈ کے لیے فلائے کرنا تھا اسنے

دن بڑی تیزی سے پر لگا کر اڑنے لگے لیکن بس ساز کے لیے دن گزارنا اور پھر رات اسی کمرے میں کاٹنا سالوں کی طرح بن گیا۔

novelistaan.com

وہ کوشش کرتی تھی پورے دن میں اتنا تھک جائے اتنا تھک جائے کہ نیند اسکے ٹوٹے پھوٹے وجود پر رحم کھالے۔

بنا افسوس بنا کسی بھی بات کی پرواہ کیے یہ یہ سوچے کہ کوئی تو اسکا احساس اور خیال رکھے وہ کام میں لگ جاتی۔

نجما کوشش کرتی تھی وہ بات کرے تائی جان کے طعنوں پر اپنی ہی ماں سے شکوہ کرلے مگر ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکلتا تھا۔

وہ سارا سارا دن کام میں لگی رہتی اور جب کوئی کام نہیں بھی ہوتا تب بھی وہ کچھ نہ کچھ ڈھونڈ ہی لیتی ذہنی اذیت اگر دیکھی جاتی تو شاید اس غم کو جو سینے میں چھپائے وہ خاموشی سے پھر رہی تھی کوئی دیکھ کر مر نہ جاتا۔

اسکے جانے کے بعد تو نفرت ہونی تھی اس سے یہ محبت میں شدت نے جگہ لے کر اسے محبت سے اوپر کے راستے کیوں دیکھا دے بدر ہر طرح سے کوشش کرتا تھا ساز کو نارمل کرنے کی۔۔۔

لیکن وہ ہوں ہاں میں جواب دے دیتی اور جو سب سے بڑی حیرانگی کی وجہ تھی گھر میں وہ تھی سوہا۔

جو کہ تائی جان کو تو ہضم نہیں ہو رہی تھی ثروت چچی بھی حیران تھی کہ آخر معاملہ کیا ہے کیا بدر نے اسے سیدھا کر دیا تھا

لیکن بدر تو اسے منہ بھی نہیں لگاتا تھا تو وہ بدر کو ایمپریس کرنا چاہ رہی تھی

novelistaan.com

نہیں وہ اسکی غیر موجودگی میں بھی ساز کا لاشعوری طور پر خیال کر رہی تھی لیکن نہ ہی ساز کام میں کسی کی مدد لیتی تھی اور نہ ہی اسے ضرورت تھی

اگر کوئی کام کر بھی دیتا اسے لگتا اب وقت بچ گیا ہے اب سوچیں اسے جینے نہیں دیں گی لیکن پھر بھی سوہا کہ سینے میں کیوں اسکے نام کی ہمدردی جنم لے رہی تھی۔

شاید اس لیے کہ لمحہ بھر کے لیے اسنے بدر کو کسی اور کا سوچ لیا تھا وہ لیپسٹک کا نشان وہ خوشبو اس وقت اسکا پاگل پن ایسا تھا کہ وہ چیخیں مرے پھر ساز بھی تو ایک لڑکی ہی ہے اور اسکی آنکھوں کی ویرانی اسکی محبت کی گواہ تھی۔

صنم اور صوفیا بھی کشمکش میں تھیں اپنی ماں کی باتوں پر وہ غصہ کرتی لیکن ساز تو بس وہ ربڑ کا کھیلوں بنتی جا رہی تھی جس کو مار بھی لیا جائے اسکی صحت پر اثر نہیں پڑے گا۔

ساز کچن میں کھڑی برتن دھو رہی تھی ڈھنڈے پانی میں انگلیاں شل تھیں وہ دھو رہی تھی

اور تبھی جیسے کسی کا احساس اپنے پیچھے ہوا تھا ابھی وہ مڑتی کہ کسی نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھا اور ساز مڑی ارہم کو دیکھ کر وجود سے جیسے خون ہی خشک ہو گیا

کیسی ہو اداس اداس رہتی ہو آنکھیں بھی اداس ہیں بھئ مسکراو تمھیں چاہنے والے کم تھوڑی ہیں تم نے بلاوجہ اس شرابی کو اپنا مان لیا ہے"

ارہم بھائی" وہ جھٹکے سے دور ہوئی۔

novelistaan.com

دیکھو بھائی وائی کہہ کر موڈ نہ خراب کرو بتاؤ تمھیں ائسکریم کھلاو"

جائیں اپ یہاں سے" وہ کانپ اٹھی۔

یہاں کون سا کوئی تمھیں دیکھ رہا ہے اتار دو یہ شرافت کا اور معصومیت کا ماسک آؤ چلو"

ارہم بھائی" اسکی جیسے دنیا کی ہل گئی تھی۔

چھوڑیں میرا ہاتھ میں چلا چلا کر سب کو اکٹھا کر لوں گی" وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی

اچھا ٹھیک ہے ڈرامے بند کرو اس شرابی کے ساتھ بھی تو لمحوں میں سیٹ ہو گئی تھی میرے ساتھ کیا

تکلیف ہے" ارہم گھور کر دیکھنے لگا تھا

شوہر ہیں وہ میرے"

تھا میری جان تھا جس کے سر کے سائباں نہیں اسے ہمارے جیسوں کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔

تو زیادہ منہ بنانے کی ضرورت نہیں"

ارہم بھائی میرا ہاتھ چھوڑیں آپ یہ سب کیا کر رہے ہیں" وہ بے بسی سے رو دی۔

بھائی" وہ چلاتی کہ ارہم نے اسکے منہ پر ہتھیلی جما دی۔

تیرے کمرے میں بھی گھس سکتا ہوں اپنی زبان کو لگام دے ائندہ یہ ڈرامہ برداشت نہیں کروں گا

تیرا اور تو ہے کون تو اب اس گھر میں فالتو اور بے کار چیز ہے تو تیرے ساتھ تو سب سے پہلے میں کھیلوں

گا"

novelistaan.com

وہ دانت دیکھاتا وہاں سے چلا گیا ساز کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جب وہ کنواری تھی تب ارہم کی جرت نہیں ہوئی تھی اور آج جب وہ اسے تنہا چھوڑ گیا تھا تو اسے نوچنے کے لیے اسکے گھر سے ہی سب سے پہلے کھڑا ہو گیا تھا۔

آنکھوں سے آنسو یوں بہنے لگے جیسے پانی ٹپک رہا ہو وہ دوڑ کر کمرے میں بند ہو گئی اور اسکا یوں بند ہونا سوہا نے دیکھا تھا پھر اپنے بھائی کو دیکھا جو دانت نکوس رہا تھا

کیا ہوا ہے اسے "اسنے سنجیدگی سے ارہم سے پوچھا

بے چاری اب تک شوہر کے غم میں ہے" وہ ہنس دیا

سوہا اسے سنجیدگی سے دیکھتی رہی

ڈوب کر مر جاو ارہم "اسنے اسے پیچھے دھکیلا

اووہیلو تمھیں اگر ہمدردی کا دورہ پڑ گیا ہے تو ضروری نہیں سب کو پڑ جائے میرے معملات سے دور رہو"

میں بدر کو بتادوں گی "وہ وارن کرنے لگی ارہم ہنس دیا

اسکے پاس سر کھجانے کی فرصت نہیں ہے

وہ تو تمھاری بات پر کیا توجہ دے گا کہانہ میرے معاملے سے دور رہو" وہ سختی سے بولا

شادی شدہ ہے وہ "سوہا نے جیسے یاد دلایا تھا

novelistaan.com

شرابی کی بیویوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے"

ارہم "وہ بھڑکی

اف ہو زیادہ ہی اوور ہو گئی ہو تم تو" وہ جھنجھلا گیا

اور وہاں سے چلا گیا جبکہ سوہا کو کیوں افسوس تھا وہ خود بھی انجان تھی وہ پانی کا گلاس وہیں رکھ کر ساز کے کمرے میں اگئی اور دروازہ کھولا ہوا تھا وہ دروازے سے ہی ٹیک لگائے بیٹھی تھی اتنا ڈسٹرب ہو گئی تھی کہ سوہا کو دیکھ کر خوفزدہ ہوتی پیچھے ہٹنے لگی۔

ساز"

ک۔۔۔کیوں ائی ہیں آاپ"

سوہا کا دل کٹ سا گیا پہلی بار جو کسی کی تکلیف کو محسوس کر رہی تھی۔

تم پریشان نہ ہو وہ دوبارہ تمھارے ارد گرد نظر نہیں آئے گا میں ٹانگیں نہ توڑ دوں اسکی" وہ دور کھڑی ہی اسے تسلی کے دو بول دے رہی تھی

اور اب تک وجہ خود بھی نہیں سمجھی تھی۔

کہ وہ یہ سب کیوں کر رہی ہے لیکن ایک بات طے تھی ساز کے لیے ہمدردی خود باخود ہوئی تھی اس میں بدر کا کوئی ہاتھ نہیں تھا

اسنے سوہا کی جانب دیکھا اور دیکھتی رہ گئی

novelistaan.com

ایسے مظبوط الفاظ تو آج تک عمر کے علاوہ اسے کسی نے نہیں دیے تھے سازا سے دیکھتی رہی

تم ایزی ہو جاو اور اپنا روم لاک کر لیا کرو"

آپ بھائی کو بتائیں گی" وہ بولی

ویسے حق تو یہ ہی بنتا ہے" وہ رک گئ

وہ میرے بارے میں کیا سوچیں گے" وہ سہمی سہمی سی بولی

وہ سب کے بارے میں سب کچھ سوچ سکتا ہے سوائے تمھارے"

میری بے عزتی ہو گی سب مجھ پر الزام لگائیں گے اپ بھی" وہ بول گئ

سوہا کمرے کے اندر آ گئ

میں کسی کو نہیں بتاؤ گی" وہ آہستگی سے بولی

آپ اچھی نہیں ہیں پھر کیوں بننے کی کوشش کر رہی ہیں" اسکی سمجھ میں نہیں آیا تھا سوہا کو ہنسی آ گئ

معلوم نہیں کیوں غصہ نہیں آیا

بلکل میں اچھی نہیں ہوں شاید تب تک کوشش کر سکتی ہوں جب تک عمر لوٹ نہ آئے" وہ شانے اچکا گئ

۔

وہ نہیں آئیں گے" وہ بس اتنا ہی بولی اور چہرہ موڑ گئ سوہا چپ ہو گئ اسکو چند لمحے دیکھتی رہی اور پھر وہاں سے جانے لگی

novelistaan.com

شکریہ "وہ بس اتنا ہی بولی تھی

کہ اسکے انے سے وہ جو پاگل سی ہو رہی تھی کچھ بہتری آئی تھی

وہ مسکرادی اور باہر نکل گئ۔

دودھ والے کو پیسے دینے ہیں کب سے روکے ہوئے ہیں "تائی جان نے اشفاق صاحب کی جانب دیکھا

جبکہ تایا جان نے حساب کتاب کی کتاب انکے منہ پر ماری

یہ لے لے اس میں سے پیسے "

ابو "سوہا تقریبا ساری رات ہی نہیں سو سکی تھی۔

کیونکہ بدر گھر نہیں ایا تھا وہ جانتی تھی وہ دوکان پر ہی ہو گا آج کل یوں ہی کر رہا تھا

وہ صبح بھی گھر میں سب سے پہلے جاگتی ہوئ نظر ارہی تھی اور ماں کے پاس سے آ لگی تو یہ نظارہ دیکھ کر آج

اسے تکلیف ہوئی اسکی ماں کی تلخی ایسے ہی نہیں تھی۔

اے دفع ہو یہاں سے "اشفاق صاحب کا جب سے قومی خزانہ چلا گیا تھا وہ تلخ ہو چکے تھے ایسا ہی رویہ تھا

کیونکہ ارہم دوکان پر بیٹھتا نہیں تھا کام بن نہیں رہا تھا سیزن شادیوں کا تھا کوئی نیا مال نہیں تھا تقریبا

دوکان بند ہی رہتی تھی بدر کو ترقی کرتے دیکھ وہ جیسے کوئلوں پر سوتے تھے وہ دن رات ایک کر رہا تھا

جیسے خود کو بنانے میں۔۔۔۔۔

novelistaan.com

سوہا اپنی ماں کو دیکھنے لگی جو کہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی کھجالت مٹار ہی تھی

بس ہر وقت غصہ میں رہتا ہے اب موئے عمر کو ہم نے تو نہیں بھیجا

ذلیل عورت یہ تیری ہی منحوست کی وجہ سے ہوا ہے جب سے توائ ہے ٹکے ٹکے کے لیے مر رہا ہوں وہ

ناز تھی تو پیسہ ٹوٹ ٹوٹ کر برستہ تھا

وہ غصے سے انھیں مارنے لگے۔

سوہا اندر داخل ہوئے اور باپ کے سامنے کھڑی ہو گئ

اپنے ہاتھوں کو سنبھال لیں مفت نہیں ہے میری ماں

نکل باہر یہاں سے تو شکل گم کر اپنی" وہ اسے باہر دھکے دے چکے تھے انھوں نے دروازہ بند کر لیا اور

جیسے سوہا کی جان نکلنی لگی

یہ بے حسی تھی جو ان سب میں سے احساس اور محبت کو ختم کر گئ

وہ بے ساختہ رو پڑی جب اپنے وجود پر یہ ہی نشان جو اسکی ماں کے وجود پر تھے بنے تو اسے اندازا ہوا

اسکی ماں ایک جاہل عورت تھی جو شوہر کی مار کو اسکا حق سمجھتی تھی

وہ بس اتنا ہی بول رہی تھی اشفاق صاحب میری ہڈیوں میں آپکی مڑ سہنے کی ہمت نہیں اب اور تھپڑ اور

مکوں کی آوازیں باہر تک سنائی دے رہی تھی

بدر گھر میں داخل ہوا تو وہ دوڑ کر اس تک گئ

novelistaan.com

ابو امی کو مار رہے ہیں" اسکی آنکھیں تکلیف کی گواہ تھیں

کچھ کر و بدر وہ بوڑھی ہو گئی ہیں" وہ بے چینی سے اسے جھنجھوڑتی بولی

اگر وقت پر انکا ہاتھ روک دیتے تو آج باہر کھڑی تڑپ نہ رہی ہوتی"

کہہ کر وہ پہلو سے نکل گیا

بدر" وہ چلائی

مگر وہ بھی نہیں رکا اور اندر کی مار بھی نہیں۔

کتنے بے حس ہو" وہ کمرے میں آگئی غصے سے بولی

تم لوگوں سے کم ہو" تھکے تھکے اسنے اپنے شانوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے دبایا تھا

سو ہا اسے دیکھنے لگی۔

آگے بڑھی اور اپنا ہاتھ اسکے شانے پر رکھ کر خاموشی سے دبانے لگی

بدر نے مڑ کر دیکھا

مہربانی کی وجہ" اسنے سوال کیا مگر اسکا ہاتھ نہیں ہٹایا

تم ابو سے بہتر ہو" اسنے سب اتنا ہی کہا

مجھے تو نہیں لگتا ہاتھ تو میں نے بھی اٹھایا ہے تم پر" اسنے چہرہ اٹھایا کر اسے دیکھا۔

پتہ نہیں لیکن پھر بھی تم ان سے اچھے ہو" وہ جھنجھلا گئی

novelistaan.com

ماں کے لیے بے چین تھی باہر چلی گئ

آواز انا بند ہو گئ تھی وہ دروازے کو گھورتی رہی دل کیا دروازے توڑ دے پھر اندر آئ

ابو کو پیسے دے دو" بدر نے اسکی صورت دیکھی۔

اس آدمی کو اپنا تھوک بھی نہیں دوں گا برسوں تک میرا حصہ کھائے مجھے بھکاری بنا دیا اور اب تم کہتی ہوں پیسے دوں اسے کبھی نہیں" بھڑک کر کہتا واشروم میں چلا گیا۔

سوہا پھر باہر آئی

ابو باہر نکل کر چلے گئے تھے وہ دوڑ کر امی تک پہنچی

وہ بیڈ پر بیٹھیں تھیں سوہا انکے سینے سے جا لگی اور رونے لگی

اے کیا ہو گیا تیرے باپ کی عادت ہے جب پیسہ اسکے ہاتھ میں نہیں ہوتا سب سے پہلے مجھے ہی مار دیتا ہے بس ہڈیوں میں اب مار سہنے کی طاقت نہیں رہی" وہ بس اتنا ہی بولیں سوہا کو یوں لگا جیسے وہ لوگ ڈوب کر مر جائیں

ان کے لیے کتنی عام بات تھی شوہر کی مار کو سہہ جانا یہ پھر انکی حمایت کرنا انکے چہرے کے نیلے نشان بھی انھیں تکلیف نہیں دے رہے تھے وہ انکے ہاتھ چومنے لگی

سوہا" انھوں نے اسے حیرانگی سے دیکھا

بڑے بڑے نشان دیکھیں ہیں تو نے مجھ پر آج سے پہلے تو ایسے نہ ہوئی" وہ مسکرائی

novelistaan.com

خود پر نہیں پڑی تھی نہ تو تکلیف کا احساس نہ ہوا" وہ بولی

اور ان کے ہاتھ پکڑ لیے آپ لیٹ جائیں میں کچھ لاتی ہوں

ارے نہیں بھئی اٹھو اب نہیں سونا مجھے "

وہ بولیں جبکہ سوہا نے زبردستی لیٹا دیا

اور دس منٹ میں وہ سو بھی گئیں وہ باہر آ گئی۔۔

بدر خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

سوہا غصے میں اسکے قریب ائی

بہت بدتمیز اور برے ہو تم" وہ بھڑکی

اچھا" وہ سینے پر ہاتھ باندھ گیا

مجھے ان جذبات کی ضرورت نہیں ہے بدر میں مر جاو گی اپنے ارد گرد کا ظلم دیکھ کر" وہ اسکے سینے سے لگ گئی

وہ یوں ہی کھڑا رہا وہ روتی رہی

میں اس ڈرامے کو کیا نام دوں یہ بتا دو" اسنے سنجیدگی سے کہا۔

سوہا نے غصے سے سر اٹھایا

نہایت گھٹیا ہو" وہ آنسو صاف کر گئی

novelistaan.com

ناشتہ کرنا ہے میں نے ساز کہاں ہے" وہ بولا

میں بنا دیتی ہوں

تم مجھے ہارٹ اٹیک دے دو" وہ زچ ہوا

چلو کچھ تو آئے تمھیں" وہ کچن میں چلی گئ

زبان تو نہیں روکے گی تمھاری" وہ اسکے لئے ناشتہ بنانے لگی

میں ساز کو دیکھ لوں" اسنے کہا اور اوپر کی جانب بڑھا کہ ساز خود ہی نیچے ارہی تھی وہ کچن میں آ گئ۔

سوہا کو ناشتہ بناتے دیکھ اسنے جلدی سے اس سے سامان لے لیا۔

آپ لوگ باہر بیٹھیں میں بنا دیتی ہوں

وہ بنا رہی ہے تم ادھر آؤ بدر نے اسکا ہاتھ پکڑا

نہیں بھائی میں۔۔۔۔

جاؤ ساز میں کر لیتی ہوں" وہ بولی تو ساز نے ایک نظر اسے دیکھا اور بدر کے کہنے پر اسکے پیچھے پیچھے ہولئ

اور اسکے بعد بدر نے اس سے لاکھ سوال کیے جن کا جواب ساز کے پاس نہیں تھا۔

عمر کی فکر تو تھی لیکن وہ ٹریپ پر جا چکا تھا وہ تھائ لینڈ میں تھا اور اسکی جو ایکٹیوٹی جا رہیں تھیں وہ عام نہیں تھی

novelistaan.com

لیکن دوسری طرف اسکی بہن نے شاہنواز کو گھنچکر بنادیا تھا

وہ اسکے اشاروں پر ناچ رہا تھا یہ دادی جان کا کہنا تھا۔۔۔

شاہنواز نے اسکی کسی بھی بات کا اختلاف کرنا چھوڑ دیا تھا

اور یہ حالات دیکھ کر ایزہ شیر ہوتی جارہی تھی اسے لگتا تھا شاہنواز اسکے بھائی کے دھمکانے سے ڈر گیا ہے

۔

اور اسے حیرانگی ہو رہی تھی کہ وہ کسی کے دباو میں اگیا البتہ خوش بہت تھی

شاہ اٹھیں ٹیرس پر چلتے ہیں" اٹھتے ساتھ ہی اسنے اسے جھنجھوڑ دیا

ایزہ" وہ کھانے کو دوڑا

کیا" وہ بولی

میرا موڈ نہیں ہے" کہہ کر اسنے سر تک کمبل لے لیا

شاہ" وہ اسکے بازو کے سائیڈ سے کمبل اٹھا کر اندر منہ دیتی اسے دیکھنے لگی

اف" شاہنواز غصے سے کروٹ لے گیا

دیکھیں چل لیں ایسے بوڑھی روح کیوں بن گئے ہیں"

وہ دوبارہ اسکے کمبل کے اندر منہ ڈال گئ

شاہنواز نے وہیں اسکی گردن جکڑی اور اسے اپنے کمبل کے اندر چھپا کر زور سے بھینچتا خود میں آنکھیں

novelistaan.com

بند کر گیا

یہ کیا بد تمیزی ہے"

تم مجھے تنگ کر رہی ہو اور میں بچہ نہیں ہوں تو مجھے تنگ کرنا بند کرو" وہ بولا

شاہ" وہ اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ گڑیا سی کڑی اسکے چنگل سے نکل نہیں سکتی تھی

منہ بن کر اسنے کوشش ترک کر دی تھی

شاہ نے گردن اٹھا کر سکی جانب دیکھا منہ پھلائے ہوئے تھی وہ گھیرہ سانس لے گیا۔

اٹھو چلو چلتے ہیں" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

نہیں جانا اب میں دادی جان کو لے جاو گی" وہ اٹھ کر بھاگی

ایزہ۔" وہ جھڑک گیا

ایک تو تمھارے اندر معلوم نہیں کون سی مشین لگ گئ ہے"

دادی جان کو لے جاؤں گی نہ۔"

تم انھیں بہت تنگ کرتی ہو رات بھی تمھاری شکایتوں کا انبار تھا انکے پاس کیوں چھیڑتی ہو انھیں"

وہ شور مچاتی ہیں پھر" وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئ

کچھ شرم کرو اور یہ تمھارے بھائی کی دھمکی نہ مجھ تک کافی ہے دادی جان کو دینے کی ضرورت نہیں" وہ

novelistaan.com

گھورنے لگا

میں تو بتا رہی تھی عمر بھائی آئے تھے" وہ بولی جبکہ شاہنواز نے اپنی شرٹ ڈالی اور اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

اسے دیکھنے لگا

ایزہ کی پلکیں جھپک سی اٹھی۔

آنکھوں کے پردے جھک گئے وہ ایسی ہی لو دیتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

اسنے اپنی ہتھیلی اسکے گال پر پھیری

ٹیرس پر کچھ نہیں ہو گا رات بھی تم سوئی ہوئی تھی کیوں نہ ہم کمرے میں ہی رہیں"

اسکی انگلیاں اسکے رخسار پر گردش کر رہی تھیں تیزی سے

ایزہ کو اسکی ٹھنڈی انگلیاں سے عجیب احساس ہونے لگا۔

وہ دو قدم دور ہوئی اور شاہنواز دو قدم نزدیک ہوتا اسے بازو میں اچک کر دیوار سے لگا گیا۔

وہ اسکے شولڈرز تھامے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

شاہنواز اسکے ہونٹوں کو خشک ہوتا دیکھتا رہا اور پھر دیوار پر ہاتھ رکھتا اسنے ایزہ کے ہونٹوں کو تر کرنا چاہا تھا

۔

ابھی جزبات کا طوفان انگڑائی ہی لیتا کہ دروازہ کوئی کھولنے کی کوشش کر رہا تھا اور دادی جان اندر آتی کہ

شاہنواز جھٹکے سے مڑا۔

novelistaan.com

ایزہ کو چکرا کر زمین پر گیری کیونکہ وہ مکمل اسپر تھی

دادی جان آپ"

آئے ہائے یہ چشمہ کہاں چلا گیا شاہنواز کوئی ملازم بھی نہیں سن رہا" "

شکر یہ تیرا کمرہ تھا۔

شاہنواز نے دادی جان کو دیکھا عینک کے بنا انھیں بس تھوڑا بہت ہی دیکھتا تھا۔

سکون کا سانس لیا مڑ کر دیکھا ایزہ منہ بنائے ہوئے تھی

اٹھو" وہ اہستگی سے بولا

آئے شاہنواز"

دادی جان ڈھونڈتا ہوں"

نہیں اٹھنا مجھے"

اچھا یار اٹھ جاو کہیں عینک تم نے تو مہیں چھپائی"

ایزہ نے فورا نفی کی

ایزہ"

وہ ٹوٹ گی مجھ سے" وہ معصومیت سے بولی

تو بتایا کیوں نہیں مجھے" وہ گھورنے لگا

novelistaan.com

میں ڈر گئی تھی" وہ بولی تو شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا

دادی جان دفع کریں میں نئی بنوادوں گا

یہ ایزہ ہے نہ یہ اسی نے چھپائے ہے بڑی چالاک ہو گی ہے ایسے جواب دیتی ہے نہ میں کہتی ہوں شاہنواز اسے فارغ کر"

وہ بولیں ایزہ نے شاہنواز کو دیکھا وہ نفی میں سر ہلانے لگا

گویا کہہ رہا ہو ایسا نہیں ہو گا ایزہ اسکے پاس ائی

منہ سے تو اپکا بیٹا کہہ نہیں سکتا دادی جان کہ نہیں چھوڑو گا ایزہ کو کان میں کہہ رہا ہے" وہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی

شاہنواز شرمندہ سا ہو گیا جبکہ دادی جان تو توبہ توبہ کرنے لگی

تو دیکھ اسکی زبان کیسے کھینچی کی طرح چلتی ہے اس چلاکو ماسی کی زبان کیسے تر تر چلاتی ہے میں کہہ دیتی ہوں شاہ یہ مجھے مار کر دم لے گی" دادی جان آپکی عینک ابھی دس منٹ میں بن جائے گی"

ہائے بیٹا اللہ تجھے زندگی دے۔

تیرے بچوں کو دیکھنا نصیب کرے مجھے۔۔۔

میرا بچہ ورنہ یہ چڑیل ہے شاہ تیری بیوی تو" وہ منہ بنا گئی

شاہنواز نفی میں سر رکھ ہلا گیا۔۔۔

novelistaan.com

سہی ڈرامہ لگ گیا تھا اسکے گھر میں۔۔۔۔۔

اسنے زمیر سے عینک کا کہا اور دادی جان کو کمرے میں لے آیا ایزہ دور دور سے اسے دیکھ رہی تھی شاہنواز نے نگاہ پھیری اور دادی جان کو اندر لے گیا۔

شاہنواز تیرے ماموں کی بیٹی ہے نہ کیا نام ہے بھلا سا اس بچی کا

عائشہ "شاہنواز نے یاد دلایا

ایزہ دروازے کے نزدیک اگئ

ہاں۔۔ہاں میرے بچے وہ بچی اتنی کوئ پیاری بچی ہے اسے دعوت دی ہے میں نے زلیخا کے گھر ائ ہوئی تھی میں نے کہا بیٹا ہمارے گھر بھی آؤ ایسے پیار سے بولی ہے نہ کہتی دادی جان جب آپ کہیں گی میں اجاو گی میرا بچہ جا کر اسے تو لے آ اور یہ جو تیری کبوتری ہے نہ اسے بھی ساتھ لے کر چلا جا ورنہ تجھے چونکے مارے گی توبہ توبہ بڑی تیز ہو گئ ہے

جب سے وہ موا اسکا بھائ آیا ہے نہ۔۔۔

دادی جان ویسے میں سب سن رہی ہوں اور عمر بھائی تو کہہ رہے تھے کہ آپ سے خصوصی ملنے آئیں گے "وہ شاہنواز کو گھور کر دیکھتی دادی جان کو بولی

novelistaan.com

آئے ہائے مجھ سے کیوں ملنے آئے گا نہ بابا میں نہیں ملو گی کسی سے کیسے کھانے کو دوڑا ہے شاہنواز

میرے بچے تو سن رہا ہے نہ" وہ شاہنواز کو ٹٹولنے لگی

ایزہ" شاہنواز سختی سے بولا

وہ مجھے کبوتری کہہ رہی ہیں"

ہاں تو تو ہے کبوتری تو ہے چالاک لومڑی" دادی جان کہاں پیچھے رہنے والی تھی

چلیں ٹھیک ہے پھر اپکا پوتا چالاک لومڑا ہے" وہ ذرا غصے سے بولی

شاہنواز نے اسے ضبط سے دیکھا اب دادی جان کو تو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا وہ تو اپنا منہ بند کر سکتی تھی لیکن نہیں اسنے کہاں رکنا تھا

دیکھا دیکھا پھر تو کہتا ہے کہ دادی جان سختی نہ کیا کریں آنے دے میری عینک اسے میں سیدھا کرتی ہوں

"

مگر ایزہ تو وہ ضدی انسان بن گئ تھی جسے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھ کسی بھی بات کا۔

شاہنواز نے اسے بلکل چپ رہنے کا اشارہ کیا اور وہ خلاف توقع چپ بھی ہو گئ

دادی جان آپ آرام کریں زمیر ابھی آپکی عینک لے آتا ہے"

اسنے انھیں لٹایا اور انپر کمبل درست کیا

ہاں بیٹا اگر تو نہ ہو تو میرا کیا بنے

novelistaan.com

یہ تو مجھے کچا کھا جائے گی تھکا دیتی ہے یہ لڑکی ایسے اڑتی اڑتی پھر رہی ہے لو بھلا کل کی سن لو کہتی ہے مجھے تیز جھولے دو انسانوں کیطرح تو یہ اب مجھے لگتی ہی نہیں بھلا بچے کو کچھ ہو جائے کہاں جاؤ گی میں تو میرا بیٹا عائشہ کو لے ایہ تو میرے دن کم کر رہی ہے زندگی کے "

وہ لیٹتے لیٹتے بھی بولے جا رہی تھیں شاہنواز باہر نکل آیا ایزہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

شاہنواز نے ملازمہ کی جانب دیکھا

ایک کپ کافی لا دیں مجھے "اسنے سنجیدگی سے کہا اور اخبار اٹھا لیا ایک نظر سرخیوں پر ڈالی اور ماتھے پر کئی بل ڈال گئے

اسکے خلاف آج کل ایک مہم چل نکلی تھی کسی نے فہیم کی آڈیو لیک کر دی جس میں وہ شاہنواز کو چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ مجھے مت مارو اور اسکے بعد وہ آڈیوز اس تیزی سے پھیلی تھی کہ اسکا سب تباہ کرنے پر تلے تھی۔

لیکن اسنے اس بات کو ناک پر سے مکھی کیطرح اڑا دیا تھا وہ اخبار کو ہی غور سے دیکھ رہا تھا

میرے بارے میں آپ سکون سے برائیاں سن لیتے ہیں "

میں نے تمھیں کچھ بھی نہیں کہا "وہ بولا اور کافی کا مگ اسنے ٹرے میں سے اٹھا کر لبوں سے لگا لیا

کہا نہیں سنا تو ہے نہ "

ہاں تو "وہ لاپرواہی ظاہر کر رہا تھا۔

novelistaan.com

سہی عائشہ کون ہے" وہ سینے پر ہاتھ باندھے اس سے سوال پر سوال کر رہی تھی

کزن ہے"

کزن یہ"

میں نے سوال کیا ہے تم سے کبھی ایسا" وہ گھور کر بولا۔

جو آپ نے سوال کیا تھا نہ جس طرح اسکا بھگتان میں نے اتارا ہے یہ مجھے پتہ ہے"

تمھاری زبان واقعی بہت لگ گئ ہے" شاہنواز نے اخبار کا پیج پلٹا۔

اسے زبان لگنا نہیں کہتے اسے"

ہمممم"

اسے اسے بس بولنا کہتے۔۔۔۔آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں"

ایزہ منہ بند رکھو اپنا" وہ خبر پر پوری توجہ دے رہا تھا ایزہ نے اخبار کھینچ لیا

ایکدم بڑی شدت سے غصہ آیا تھا اسے لیکن سامنے محسوس ہو گیا کون کھڑا ہے پی گیا

کیا چاہیے تمھیں" وہ جیسے عاجزی سے بولا۔

مجھے باہر جانا ہے" وہ فرمائش کر رہی تھی پہلی بار ہی تھا

اچھا ٹھیک ہے تیار ہو کر اجاو جاو شاباش اور ذرا اچھی سے تیار ہونا

او کے پھر میں بلیک سوٹ پہن لیں" وہ جوش میں آ گئ

novelistaan.com

ہاں ہاں پہن لو اچھا سا تیار ہونا جاو جاو" وہ جان چھڑا کر اخبار کو دیکھنے لگا

جس میں چھپنے والی خبر ایکدم دماغ ہلا گئی اُسنے فون اٹھایا اور زمیر کو کال کی۔

کہاں تھے کل تم"

سر میں"

ابھی گاڑی نکالو"

سر"

شیٹ اپ"

اسکی دھاڑ ہی کافی تھی وہ ویسے ہی اٹھا اور وہ اخبار بھی ساتھ لے کر وہ باہر نکل گیا۔

دوسری طرف ایزہ پورے ڈیڈ گھنٹہ لگا کر تیار ہوئی تھی اور جب وہ نیچے آئی تو ادھورا کافی کا ٹھنڈا کپ اسکا منتظر تھا

شاہ" وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی

بی بی وہ تو بہت دیر کے چلے گئے ہیں" ملازمہ نے کہا

ایزہ چپ ہو گئی اور شدید غصے سے اسنے اپنا دوپٹہ وہیں پھینکا اور ایر نگز بھی اتار کر پھینکے چوڑیاں بھی پھینکی اور اوپر کمرے میں بند ہونے کی نیت سے ابھی جاتی کہ دیکھا ملازمہ سامان اٹھا رہی تھی

خبر دار جو آپ نے کچھ اٹھایا" وہ بھڑکی اور ملازمہ کے دور ہٹتے ہی اندر چلی گئی۔۔۔۔

novelistaan.com

شاہنواز گھر پہنچا تو لاونج میں پڑی چیزوں پر توجہ نہیں دی سیدھا دادی جان کو کمرے میں عینک دینے چلا گیا اور پورے گھنٹے بعد وہ اٹھ کر باہر آیا تو اچانک ایزہ پر نگاہ گئی وہ کپ میں چمچ چلا رہی تھی اسنے گھڑی کی جانب دیکھا اور شاہنواز نے سر پکڑ لیا

وہ کیسے بھول گی تھا کہ وہ اسے باہر لے کر جانے والا تھا سنجیدگی سے دیکھ کر ایزہ دوبارہ سے کمرے میں جانے کے لیے اوپر چڑھ گئی جبکہ وہ چائے میں چمچ چلا رہی تھی بلیک ویلویٹ کے سوٹ میں لے تو کمال رہی تھی لیکن وہ پہلی بار ڈر گیا کہ یہ کیا گستاخی ہو گی

اور یہ سب جو کچھ ان دونوں کے بیچ چل رہا تھا بڑا بے ساختہ تھا وہ ایک دوسرے سے ناراض ہو رہے تھے ایک دوسرے کو منا رہے تھے زندگی روش بدل رہی تھی خبر دونوں کو ہی نہیں تھی۔

شاہنواز نے اب لاونج میں پڑا سامان دیکھا ملازمہ اسکے نزدیک آئی

شاہ جی میں اٹھا دوں" وہ بولی

نہیں تم جاؤ" وہ اوپر کھڑی دیکھ اور سن رہی تھی

اور شاہنواز نے جھک کر اسکا سارا سامان اٹھایا اور پھر وہ بال جھٹک کر کمرے میں چلی گئی تو وہ بھی اسکے پیچھے اگیا

وہ میں کسی کام سے نکل گیا تھا یاد نہیں رہا" وہ بولا جبکہ ایزہ نے جواب نہیں دیا اترا کر موبائل دیکھنے لگی۔

novelistaan.com

تم سے بات کر رہا ہوں"

میں بہری ہوں مجھے سنائی نہیں دیتا" اسنے موبائل کو گھورتے ہوئے کہا۔

میں واقعی بھول گیا تھا" وہ بس اتنا ہی بولا

ٹھیک ہے عائشہ کو اس تصویر والی آنٹی کو اور اس ملازمہ کو یاد رکھیں جو شاہ جی کہہ رہی تھی اپکو"

تو سارے ملازم ہی یہ کہتے ہیں"

شاہنواز کو سمجھ نہیں آئی ملازمہ کا کیا سین تھا اس میں۔۔۔

جی نہیں صاحب صاحب کہتے ہیں اسے دورا پڑا ہے شاہ جی کہنے کا تو ٹھیک ہے کہتی رہے سننے والا راضی

بولنے والا راضی میرا کیا کام ہے"

اچھا بس چلے اٹھو چلتے ہیں" اسنے اسکے ہاتھ سے موبائل کھینچا۔

شاہ مجھے غصہ آرہا ہے" وہ آنکھیں دیکھتی بولی

اچھا" وہ موبائل پھینک گیا اور ایکدم ایزہ کو کھینچ کر کے سینے میں بھینچ لیا۔

واہ" وہ داد دینے لگا وہ آنکھیں سکیڑ کر منہ بنا کر صوفے پر سے اٹھنے لگی

شاہنواز نے اسے صوفے پر ہی کھڑا کر لیا اپنے سامنے۔

سوری" وہ اہستگی سے بولا۔

نہیں قبول ہو گی"""

novelistaan.com

کیوں" وہ اسکے بازو پھر پکڑ گیا ایسے تیر کیطرح بھاگتی تھی جیسے واقعی کبوتری ہو پر پھڑا کر نکل جائے گی

میرا دل نہیں ہے آپ سے بات کرنے کا دور ہٹیں" وہ غصے سے بولی

ایسی کی تیسی تمھارے موڈ کی"

اسنے ایزہ کو شانے پر اٹھایا اور ملازمہ کو تو وہ پہلے ہی نکال چکا تھا اور دادی جان وظائف پر لگی ہوئی تھیں وہ اسکے چیخنے کے باوجود اسکے ناتواں وجود کو کندھے پر اٹھائے لے جانے لگا تھا گاڑی کیطرف۔۔۔

کہ اچانک دادی جان کے کمرے کا دروازہ کھلا اور دادی جان نے ان دونوں کو دیکھا

چھوڑیں مجھے چھوڑیں آپ بہت تیز ہیں اپ اپنی من مانی کرتے ہیں اپ مجھے بھول بھی کیسے گئے۔

آپ نے خود کہا تھا لے جائیں گے۔

اب رکے کیوں ہیں" وہ چلا اٹھی اور شاہ نواز کو لگا آج دنیا جہاں کی شرمندگی کا سامنا ہو گیا ہے۔

وہ شخص جو ڈرائیور و اچمین مالی یہ کسی ملازم کے سامنے نہیں گھبراتا تھا وہ دادی جان کے سامنے جیسے پانی پانی ہو گیا اپنی حرکت پر کہ وہ ایزہ کو کندھے پر اٹھائے لے جا رہا تھا۔

دوسری طرف ایزہ نے اپنے بال ہٹا کر دادی جان کو دیکھا

بچارے دادی پوتا ایک دوسرے کے سامنے ایک لفظ نہیں بول پا رہے تھے ایزہ کو تو خوب مزاہ آیا جلدی سے شانے سے اتری اور دادی جان کو دیکھنے لگی۔

دادی جان وہ شاہ کو پتہ نہیں تھا کہ آپ جاگ رہی ہیں" جان بوجھ کر پنگا لیا تھا شاہنواز کو مزید شرمندہ

novelistaan.com

کرنے کے لیے

نہیں ایزہ کے پاوں میں درد تھا تو میں نے پھر "وہ نگاہ چرا گیا۔

بلکل نہیں میرے پاوں تو بلکل ٹھیک ہیں اچھل کر دیکھاؤ آپکو "وہ اچھلتی کہ دونوں کی گھوری سے ساری بتیسی اندر چلی گئ

غلطی آپکے پوتے کی ہے اور دونوں گھوری مجھے جا رہے ہیں"

جاو جہاں جا رہے تھے "انھوں نے بس اتنا ہی کہا شاہنواز سر پکڑ گیا کیونکہ دادی جان یہ کہہ کر اندر چلی گئ تھی اور ایزہ کو ہنسی ا رہی تھی

یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے "ایسی کی تیسی تمھارے موڈ کی میں نے کہا تھا نہ۔۔۔

چپ چپ چپ شاہنواز سکندر کیا کیا آپ نے ساری پرسنیلٹی ختم"

منہ بند کرو اپنا" وہ گھورتا بولا

اور کہہ نہیں سکتی تھی کہ ہاں میرے پاوں میں درد ہے

کیوں جھوٹ کیوں بولتی

مولوی کی بیٹی ہوں جھوٹ نہیں بولتی"

ہاں بڑا اچھا ہے تمھارا باپ تو جتنے فخر سے بتا رہی ہو" وہ طنزیہ بولا اور آگے بڑھا

آپ ابو کو جانتے ہیں"

novelistaan.com

ایزہ کے سوال پر شاہنواز ایکدم ہوش میں ایا

کون ابو" بے دھیانی میں وہ بول تو گیا تھا اگر ایزہ کے والد سے تو کبھی نہیں ملا تھا جبکہ وہ دنیا میں واحد شخص ہے جس کا خون کر دینا چاہتا تھا وہ۔۔۔

ابھی آپ نے کہا تمھارے ابو کون سا اچھے ہیں"

ویسے ہی کہہ دیا گاڑی میں بیٹھو اب" وہ اسکے سر پر چپت لگاتا بولا اور ایزہ گاڑی میں سوار ہو گئ۔

اب یہ ٹیپ ریکارڈر بند کیوں ہوا ہے"

اسکی خاموشی سوال تھی اور سوالوں کے جواب سے ہی وہ الجھتا تھا تبھی کبھی نہیں چاہتا تھا کہ عمر کو یہ پتہ چلے جسے وہ اپنا دوست بھائی یہ باپ یہ فرشتہ سمجھتا ہے وہ ایزہ کا شوہر ہے اور وہ ہی شخص جو انکی ماں کی زندگی میں تھا۔

ویسے ہی بھائ کی یاد اگئ"

دو دن سہی سے ملی نہیں وہ یاد تمھیں رہی ہیں"

رشتہ ہے نہ ان سے میرا" وہ بولی

اچھا اداس نہ ہو جب وہ پاکستان آئے گا تو تمھارے ساتھ ساتھ میں بھی ملوں گا"

واقعی" وہ خوش ہو گئ

میرا بھائی بہت ہینڈسم ہے" وہ فخر سے بولی جبکہ شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا

novelistaan.com

اور میں "اسکے سوال پر ایزہ ذرا چپ ہو گئ

آپ بھی اچھے ہیں لیکن تب جب غصہ نہ کریں"

نہیں کرو گا اب یہ ڈیپارٹمنٹ تمھارا ہے غصہ بھی تمھارا ناراضگی بھی تمھاری میرا کام صرف منانا ہے

"

ایزہ منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی

آپ مذاق کر رہے ہیں"

اوہو سچ بول رہا ہوں" وہ بولا تو ایزہ کو جیسے بڑی خوشی ہوئی

اور پھر جہاں جہاں اسنے کہانہ چاہتے ہوئے بھی شاہنواز نے اسے وہ سب کچھ کھلایا جو وہ کھانا چاہتی تھی

اور اب اسکے پیٹ میں درد شروع ہو چکا تھا پیٹ پکڑے بیٹھی تھی

اور کھاو فضول چیزوں کو" وہ بولا جبکہ وہ منہ بسورا اسے دیکھنے لگی

جب کوئی بیمار ہو نہ تو اسے ڈانٹنا نہیں چاہیے"

ہاں دادی اماں پتہ ہے مجھے چلو اندر بے بی کا بھی پتہ چلے ذرا کچھ مجھے" وہ رمشہ کے کلینک لے آیا تھا اسے

وہ دونوں اندر آئے رمشہ اٹھ کر ملی۔۔۔ایزہ کے چہرے کا اطمینان اور شاہنواز کا سکون گویا تھا معملات بہتر ہو رہے ہیں جبکہ رمشہ نے ایزہ کو دوسری ڈاکٹرنی کے پاس بھیج دیا جو چیک اپ کر رہی تھی۔

novelistaan.com

شاہنواز کی جانب دیکھا۔

قبول کر لیا ہے یہ محبت ہو رہی ہے"

پتہ نہیں" وہ لاعلمی کا اظہار کرنے لگا

اچھا جو بھی ہے دل نہ دکھانا اب اسکا جب میں پہلی بار ملی تھی نہ اس سے تو وہ ایک قیدی لگی تھی اور آج وہ تمھاری بیوی لگ رہی ہے بلکہ بیوی نہیں محبوبہ"

شاہنواز کچھ نہیں بولا۔

تم نے خود چیک کیوں نہیں کیا اسے کچھ ہو گیا تو" رمشہ کھل کر ہنسی

کچھ نہیں ہو گا وہ چیک کر کے مجھے رپورٹ دے گی میں خود ڈیل کروں گی"

تبھی منہ بنائے ایزہ باہر آئی اور جھک کر شاہ کے کان میں بولی

یہ ڈاکٹرنی اچھی نہیں ہے" شاہنواز سمیت رمشہ اور وہ ڈاکٹرنی بھی سمجھ گئی تھی اور شاہنواز نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

رمشہ نے اسے دراز میں سے چاکلیٹ نکال کر دی

تھینکیو" اسکا موڈ اچھا ہو گیا اور وہ سکون سے بیٹھ گئ

ہمم تو لڑکی تم تو بلکل بھی اپنے بے بی کا خیال نہیں رکھتی ہو دیکھو کیسے ویک سا ہے" رمشہ نے کہا

شاہنواز نے گھور کر اسے دیکھا

novelistaan.com

تم اور گند بلا کھاؤ" اسنے چاکلیٹ کھینچ لی اس سے۔

اچھا یار اب لڑنے مت پڑ جانا" وہ ہنسی۔

تم اسکی ڈائیٹنگ مجھے بتاو میں خود دیکھو گا"

ہاں خیال کرو بے بی تو بلکل چھوٹو سا ہے" وہ بولی اور پورا ڈائیٹنگ پلین دیا جس میں گول گپے اور چاکلیٹ اور فضول چیزیں تو بلکل نہیں تھی شاہنواز اسے لے کر باہر آگیا

چاکلیٹ تو دے دیں"

شاہنواز نے روڈ پر کھڑی چھوٹی بچی کے ہاتھ میں دے دی اور خود گاڑی کھولنے کھا جبکہ ایزہ اس سے لڑ پڑی تھی

یہ میری ہے" وہ بولی

وہ بچی بھی آنکھیں نکال کر بولی

یہ آپکے بڑے بھائی نے مجھے دی ہے"

تمھارا بھائی ہو گا تمہیں نظر نہیں اتا میرے شوہر ہیں" وہ بھڑکی

ایزہ" شاہنواز نے زبردستی اسے بیٹھایا وہ کافی لڑاکا ہو چکی تھی کھل کر جو سامنے اگئی تھی اب۔

کیا کرو میں تمھارا"

اتنا تو عمر تنگ نہیں کرتا جتنا اسنے نچا دیا ہے مجھے" شاہنواز گھیرہ سانس بھرتا سوچنے لگا۔

novelistaan.com

ایزہ سارے راستے منہ پھلا کر بیٹھی رہی اور گھر پہنچ کر بھی کمرے میں چلی گئی اور کمبل میں بیٹھ گئی۔

شاہنواز نے ملازمہ سے ڈنر لگوایا۔

ایزہ نے سکون سے ڈنر کیا مگر مجال ہے شاہ سے بات کی ہو

شاہنواز کا ڈنر کا موڈ نہیں تھا تبھی صرف ایزہ نے کیا اور شاہنواز کو لگا وہ تو آج بہت تھک گیا ہو

اتنا تو کام کر کے نہیں تھکتا تھا جتنا وہ آج اس کے ساتھ رہ کر تھک گیا وہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔

شاہ"

اچھا بس چپ" وہ جھٹکا دیتا اسے اپنی جانب کھینچ گیا

سر دباو میرا" اسکو خود میں سموئے وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپاتا بولا

ایزہ کا دل تیزی سے دھڑکا شاہنواز نے اپنی انگلیوں کے نیچے اسکے دل کی بے ہنگم دھڑکن کو اپنے لیے محسوس کیا تھا وہ مسکرا دیا

حسین سے خوشبو اٹھتی تھی اس حسینہ میں یہ بڑی الگ بات تھی

جبکہ اسنے کبھی پرفیوم یوز نہیں لیا تھا شاہنواز اسکی گردن پر پیار کرنے لگا ایزہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔

شاہنواز اسے پیار کرتا کرتا اسکا چہرہ دیکھنے لگا اور پھر اسکے ہونٹوں پر جھک کر اسکی سانسوں کو خود میں اتارنے لگا

ایزہ شرما سی گئی۔

novelistaan.com

اسکا دل شاہنواز کے لئے دھڑک رہا تھا کافی حیران کن تھا

جب سے اسنے سنا تھا بدر کی شادی کا تب سے اسنے اپنے دماغ کو ہر ممکن طریقے سے اسپر سے ہٹانے کی کوشش کی تھی اور پھر شاہنواز کے اختیار نے اسے سب بھلانے پر مجبور کر دیا

خیال رکھو ہمارے بچے کا" وہ دوبارہ اسکے ہونٹوں کو چھوتا بولا جبکہ ایزہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئ

شاہنواز کو ہنسی آئی تھی اسنے اسکے گالوں کو چھوا اور اسے سینے سے لگا لیا

اب چپ" وہ کچھ بولتی کہ وہ روک گی

تھکتی نہیں ہو بولتے بولتے سارا دن چک چک چک"

🥲 ایزہ مایوس سی ہو گئ اور شاہنواز نے فلحال اسکی اداسی کو اہمیت نہیں دی اسکی پیشانی پر پیار کرتا وہ اسے سونے کا کہہ رہا تھا۔۔

ایزہ نے انکھیں بند کر لیں

انکھیں بند کرتے ہی خیال پہلا بدر کا آتا تھا لیکن آج صرف شاہ کا تھا

---

novelistaan.com